شرح حدائقِ بخشش

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

جلد دوم

علامہ
فیض احمد اویسی

ناشر
المختار پبلیکیشنز کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحقائق فی الحدائق

المعروف

شرح حدائق بخشش

جلد دوم

از قلم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر

مختار پبلی کیشنز کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ------- شرح حدائق بخشش

کلام ------- امام احمد رضا خان محدث بریلوی

شارح ------- علامہ فیض احمد اویسی رضوی

بتعاون ------- شیخ نثار احمد پراچہ

صفحات ------- ۴۳۲

سن اشاعت ------- ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء

نگران طباعت ------- اقبال احمد اختر القادری

ہدیہ درجہ اول -------

ہدیہ درجہ دوم آفسٹ ----

ناشر ------- المختار پبلی کیشنز

ملنے کے پتے

○

○ المختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی ۷۴۴۰۰
فون- ۷۷۷۱۲۱۹، ۷۷۲۵۱۵۰

○ مکتبہ رضویہ آرام باغ، گاڑی کھاتہ، کراچی

○ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

○ مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور

○ المختار پبلی کیشنز، ڈی-۴/۴۴، اسٹریٹ ۳۸، ۶/۱-ایف، اسلام آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الکریم

حرفِ سخن

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

امام احمد رضا عہد جدید کی ایک عظیم عبقری شخصیت کا نام ہے۔ آپ کی فکر میں عشق رسول کی پاکیزگی اور دین اسلام کی حرارت و روشنی ہے' یوں تو آپ ہزار سے زیادہ کتب و رسائل کے مصنف ہیں' اور علوم عقلیہ اور نقلیہ' قدیمہ و جدیدہ تمام پر یکساں دسترس رکھتے ہیں' لیکن عشق و اتباع رسول ہی اپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ اپنے پڑھنے والوں کو اپنی دنیا کی سیر کرا کے حیرت زدہ کر دیتے ہیں' قاری حیران رہ جاتا ہے اور آخر میں سبحان اللہ کا کلمہ خیر اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے کہ "سبحان اللہ ! اللہ تبارک و تعالیٰ مالک و قادر و قدیر نے اس ایک شخص میں کتنی وسعتیں سمودی ہیں۔" یقیناً امام احمد رضا علیہ الرحمتہ و الرضوان پر اللہ عزوجل کا فضل عظیم ہے۔ لیکن یہ سب صدقہ ہے ان کے اس جذبہ عشق صادق اور والہانہ لگاؤ کا جوان کو اللہ رب العزت کے محبوب مکرم کی ذات اقدس کے ساتھ ہے۔ یہی جذبہ عشق امام احمد رضا کی زندگی ہے' اور یہی ان کا پیغام ہے۔ تحریر ہو یا تقریر' نظم ہو یا نثر' امام احمد رضا ہر جگہ اسی عشق کے جلوے دکھاتے اور یہی پیغام دیتے نظر آتے ہیں

یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں

Marfat.com

آج لے ان کی پناہ' آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے' قیامت میں اگر مان گیا

وہ اسی عشق کو جو ہر زندگی اور فنا فی الرسول ہو جانے کو مقصد حیات قرار دیتے ہیں

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الف رسول اللہ کی

"حدائق بخشش" امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا مجموعہ ہے' آپ کی شاعری بہت بلند ہے بڑے بڑے شاعروں کی رسائی سے بھی بلند و بالا۔ بقول ماہر رضویات' مسعود ملت محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب "امام احمد رضا نے غزل کو اتنا بلند کیا کہ نعت بنا دیا جھوٹے محبوبوں سے دل ہٹا کر سچے محبوب کی طرف لگایا دیا دل کی متاع گراں بہا کو ضائع ہونے نہ دیا' پراگندہ خیالی سے بچا کر یکسوئی عطا کی' بڑا احسان فرمایا امام احمد رضا نے ! ان کا کلام ان کی ذات کا بھی آئینہ ہے اور ان کے عہد کا بھی"۔

امام احمد رضا کے مجموعہ کلام کا عنوان "حدائق بخشش" یعنی بخششوں کا باغ ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ حیات بخش بھی ہے' الحمد للہ اب اس حیات بخش کلام کی شرح کی طرف علماء و فضلاء متوجہ ہو رہے ہیں یوں تو امام احمد رضا کی مجموعی شاعری کے حوالے سے بہت سے مقالات ابتک شائع ہو چکے ہیں اس ضمن میں اب تک کی پیش رفت کا ایک مختصر خاکہ محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ "الحقائق فی الحدائق المعروف شرح حدائق بخشش (جلد اول) مصنفہ حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم کی تقدیم میں پیش کر چکے ہیں۔ لیکن جو خوش آئند بات ہے وہ یہ کہ شرح کلام رضا کی ضمن میں مثبت پیش رفت ہوئی ہے' سب سے پہلے تو علامہ مفتی غلام یٰسین صاحب راز دامت برکاتہم عالیہ' شاگرد رشید حضرت صدر الشریعہ علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ و مہتمم جامعہ قادریہ رضویہ ملیر کراچی' کی دو جلدوں میں حدائق بخشش کی چند نعتوں کی شرح منظر عام پر آئی۔ اس کے بعد علامہ مفتی محمد خان قادری زید مجدہ نے امام احمد رضا کے مشہور قصیدۂ سلامیہ "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کی مبسوط شرح لکھی جو لاہور سے دوبار شائع ہو چکی ہے۔ اور اب حضرت علامہ شیخ الحدیث و التفسیر محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی نے پانچ جلدوں میں حدائق بخشش کی شرح تحریر فرمائی جس کی پہلی جلد مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور سے شائع ہو چکی ہے' زیر نظر دوسری جلد کی طباعت کی سعادت المختار پبلی کیشنز کراچی حاصل کر رہا ہے جو کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان کا اشاعتی یونٹ ہے۔ اس کی کتابت و تصحیح خود علامہ اویسی صاحب قبلہ کی زیر نگرانی بھاولپور میں ہوئی ہے۔ لیکن

Marfat.com

اس پر نظر ثانی علامہ موصوف کے حکم پر احقر نے کی ہے۔
علامہ اویسی دامت برکاتہم عالیہ کی ذات علماء اہلسنت میں معروف و مشہور ہے کسی تعارف کی محتاج نہیں' آپ کو حضرت غزالی دوراں علا سید احمد سعید کاظمی شاہ اور محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد خان صاحب رحمتہ اللہ علیہما سے شرف تلمیذ اور موخر زکر سے شرف بیعت و خلافت بھی حاصل ہے۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں' خود امام احمد رضا کے حوالے سے کئی مقالات تحریر فرما چکے ہیں' باوجویکہ آپ کی مادری زبان سرائیکی ہے' اردو نہیں ہے' حضرت علامہ موصوف نے اردو ادب و نعت کے حوالے سے شعر کی تشریح کے تمام لوازمات کو اپنی اس شرح میں ملحوظ رکھا ہے اور کلام رضا کی شعری حسن و خوبی کو بھی جہاں تک ممکن ہوا بیان کیا ہے ممکن ہے اس کے باوجود بعض حضرات کلام رضا کے معنوی اور صوری خوبیوں کی مزید تشریح کی ضرورت محسوس کریں لیکن جو بات بہت اہم ہے وہ یہ کہ علامہ اویسی صاحب نے امام احمد رضا کے اشعار کے جن گوشوں کو اجاگر کیا ہے۔ اور جن پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ اردو نعت و ادب کے ایک ادیب اور دانشور کے لئے ممکن نہ تھا۔ اس لئے کہ حضرت رضا بریلوی کی سب سے بڑی خوبی محض یہ نہیں ہے کہ آپ نے مدحت شہ کونین محض شاعرانہ تعلی' شوکت الفاظ' حسن انتخاب ردیف و قوافی' حسن الفاظ و بیان اور ضائع شعرو سخن کے سہارے پر کی ہے بلکہ شعر و سخن کی تمام معنوی اور صوری خوبیوں کے اظہار کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے ہر شعر میں آیات قرآن حکیم یا ارشادت رسول کریم اور آثار و اخبار علمی و دینی کی طرف اشارات کئے ہیں اور اسی ضمن میں بکثرت استعارہ و تلمحات کا استعمال کیا ہے مثلاً اس شعر میں :

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعہ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

قرآن کریم کی آیت کریمہ "قاب قوسین او ادنیٰ" اور واقع معراج کے کمال عروج اور تصوف کے رموز و نکات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اسی طرح درج ذیل شعر ملاحظہ ہے۔

مومن ان کا کیا ہوا' اللہ اس کا ہو گیا
کافر ان سے کیا پھرا' اللہ ہی سے پھر گیا

اس شعر میں احادیث مبارکہ کے بھی مضامین ہیں اور آیات کریمہ کی طرف بھی

Marfat.com

اشارات ہیں جن کی صحیح تشریح و تفصیل علامہ اویسی صاحب جیسی فاضل شخصیت ہی کر سکتی ہے۔

یہ بات قابل ستائش ہے کہ علامہ اویسی صاحب نے قرآن کریم اور احادیث و آثار کے رموز و نکات کی تشریح کا حق بخوبی ادا کیا ہے' ہمیں یقین ہے کہ علامہ اویسی صاحب کی یہ شرح آنے والے محققین' شارحین کلام رضا' اور امام احمد رضا کے کلام اور علمی دینی و فکری کارناموں پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے معاون و مددگار ثابت ہوگی' اور چراغ سے چراغ جلتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ادارہ حضرت علامہ اویسی دامت برکاتہم کا ممنون ہے کہ انہوں نے درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کی مصروفیات سے اپنا وقت نکالا اور شرح کلام رضا کا بہت اہم کام سر انجام دیا' و نیز ادارہ ہذا کو جلد دوم کی طباعت کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ عزوجل سے امید ہے کہ اس کی بقیہ جلدیں بھی کتابت و تصیح کے مراحل سے گذر کر جلد زیور طباعت سے آراستہ ہوں گی۔ جلد دوم میں جو فروگذاشت یا کوتاہی نظر آئے اس کی مخلصانہ نشاندھی کے لئے ادارہ قارئین کرام کا سپاس گذار ہو گا۔ آئندہ اس کی اشاعت یا دیگر جلدوں کی اشاعت کے بارے میں جو مفید تجاویز ذہن میں آئیں اس سے بھی ادارہ کو یا شارح محترم کو آگاہ فرمائیں تاکہ خوب سے خوب تر کی طرف سفر جاری ہے۔

آخر میں ادارہ اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا جنھوں نے دامے درمے سخنے قدمے' تعاون فرمایا' بے حد شکر گذار ہے۔ خاص کر طباعت کے ضمن میں محی شیخ نثار احمد پراچہ صاحب اور نکاسی کے سلسلے میں مکرمی سید اللہ رکھا صاحب کا ادارہ ممنون ہے۔
ان کے فراخدلانہ تعاون کے بغیر اس کی طباعت و اشاعت ممکن نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ کے طفیل ان سب حضرات کو جزائے خیر دنیا و آخرت میں ترقی و کامرانی عطا فرمائی (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا محمد و علیٰ الہ واصحابہ اجمعین و بارک وسلم۔

وجاہت رسول قادری عفی عنہ
(صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا)

Marfat.com

حسن تحسین — از خامہ رنگین التحریر مولانا حسن علی رضوی بریلوی

الحقائق کی افادیت و اہمیت

احمد اللہ الاجل رضا السیدنا احمد واصلی واسلم علی سیدنا احمد رضا م للہ الواحد الصمد وعلی جمیع من رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ، اما بعد

یہ مژدہ جانفزا و بشارت روح افزا روحانی طمانیت اور فرحت کا باعث ہے کہ شیخ التفسیر و شیخ التدریس و شیخ الحدیث مولانا الحاج الحافظ ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی بانی و مہتمم شیخ الحدیث جامعہ اویسیہ رضویہ دار العلوم اہلسنت و جماعت بہاولپور شیخ الاسلام والمسلمین حجۃ اللہ علی الارضین سیدنا الامام احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ الولی کے کلام بلاغت نظام مجموعہ حمد و نعت و مناقب "حدائق بخشش" کی شرح ارقام فرماتے ہیں جس کا حصہ اول الحقائق فی الحدائق کے روح پرور کیف آور نام سے منظر عام پر آچکا ہے سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا کلام کلام الامام ، امام الکلام کا آئینہ دار ہے ۔ کلام امام کی شرح فاضل محقق شارح کی جلالت علمی کی بین دلیل ہے بے ساختہ زبان پر آیا

تفہیم کی کلام جناب امام کی
پہنچی ہے گویا اوج فلک پر تری کمند

یہ کتاب قبر و حشر کے لئے بہترین

Marfat.com

حصہ اول بادی النظر میں نظر نواز ہوا جس سے پتہ چلا کہ "حدائق بخشش"

کی یہ شرح محض اردو سے اردو میں نہیں یا محض شاعرانہ لفاظی پر محیط و مشتمل نہیں بلکہ سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ العزیز کے اشعار مبارکہ کو قرآن وحدیث واقوال ائمہ واولیاء قدست اسرارہم سے ثابت کیا جارہا ہے

فقیر کی مدت مدید اور عرصہ بعید سے یہ دلی آرزو تھی اور قلبی تمنا بھی۔ آج تک ہم اہلسنت سیدنا امام اہلسنت کی ذات ستودہ صفات پر غیر متزلزل یقین کے باعث یہی کہتے چلے آئے ہیں اور گو یہ بات فی الواقع حقیقت پر مبنی بھی ہے۔ کہ حضور اعلیحضرت مجدد دین وملت کا کلام قرآن واحادیث اور اقوال بزرگان دین کے ارشادات وکنایات کا نظم ہے مخالفین اہلسنت دشمنان دین وملت معاندین وحاسدین اعلیحضرت دن رات امام اہلسنت کے کلام پر جاہلانہ مگر شدید مغالطہ آمیز اعتراضات پیدا کرکے عوام میں غلط فہمیاں پیدا کررہے ہیں۔ اپنی جہالت اور حماقت اور بے بصیرتی سے آپ کے اشعار کا اُلٹا سیدھا من مانا مفہوم پیش کرکے غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ مخالفین اہلسنت کے رد وابطال میں بحمدہٖ تعالےٰ سیدنا اعلیحضرت قدس سرہٗ کے اتباع میں ۵۵ کے قریب کتابیں ان کی مقدس قلم کی بھیک کے صدقہ میں اس فقیر کو بھی لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس میں سیدنا امام اہلسنت کے مبارک اشعار کے مفہوم کا حلیہ بگاڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ دیدہ ودانستہ مغالطہ دیا گیا ہے فقیر نے اپنی تصانیف "قہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی" "برہان صداقت بر نجدی لطالت" "برق آسمانی بر فتنہ شیطانی"

Marfat.com

"احسن التحریر علیٰ اخبث التقریر" میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے بعض اشعار پر جاہلانہ اعتراضات کے جوابات بھی عرض کیے ہیں لیکن اشد ضرورت اس امر کی

کی تھی کہ حدائق بخشش کے جملہ اشعار حمد و نعت و منقبت کو قرآن و حدیث واقوالِ ائمہ وارشاداتِ اولیاء سے بحوالۂ کتب معتبرہ ثابت کر دیا جائے۔ مقامِ صد مسرت ہے کہ الحمد للمولیٰ تعالیٰ میری یہ دیرینہ خواہش پوری ہو گئی۔ حضرت علامہ اویسی صاحب مدظلہ، نے پورے حدائق بخشش کے اشعار کو مدلل و محقق فرما دیا اب کوئی بد مذہب، بدعقیدہ گستاخ سرکارِ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے اشعارِ مبارکہ پر اعتراضات کی جرأت و جسارت نہ کر سکے گا الحقائق فی الحدائق صرف یہ نہیں کہ صرف اس سے حضرات شعراء وادباء استفادہ کر سکیں گے یا یہ کتاب محض اہل نعت کی روح کو تسکین پہنچا سکے گی بلکہ شرح حدائق بخشش مخالفین اہلسنت کے مصنفین و مناظرین کا منہ بھی بند کر سکے گی۔ فقیر کے نزدیک یہ کتاب مصنفین و مناظرینِ اہلسنت کیلئے بھی گراں قدر سرمایہ ہے۔ مصنف نے ایک ایک شعر کو مستند و معتبر حوالوں سے پایۂ ثبوت کو پہنچایا ہے۔ مخالفین اہلسنت اور معاندینِ اعلیٰحضرت کی یہ کتنی بڑی بدقسمتی ہے کہ ان کے اکابر میں خواہ وہ قتیل دہلوی ہوں یا شیخ نجدی، نانوتوی گنگوہی ہوں۔ یا تھانوی انبیٹھوی دربھنگی ہو یا ٹانڈوی۔ وسنبھلی کسی کو بھی نعت کا مجموعہ لکھنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ البتہ دہلوی و نانوتوی تھانوی گنگوہی وغیرہ کے مرثیے ضرور لکھے۔ اور یہاں سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ خود بھی اعلیٰ درجہ کے بلند پایہ نعت گو شاعر تھے جن کے

Marfat.com

روح پرور اور کیف آور کلام بلاغت نظام اور مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام سے نہ صرف برِصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش بلکہ عرب و افریقی ممالک حتیٰ کہ مغربی اور یورپی ممالک بھی گونج رہے ہیں۔ حتیٰ کہ حضور اعلےٰ حضرت کے خلف و خلفاء اور تلامذہ احباب و اخوان کے مجموعہ ہائے نعت موجود ہیں یہ عنوان ایک تفصیل کا متقاضی ہے۔ یوں تو پورا قرآنِ عظیم حبیب و محبوب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ہے۔ اور کتب سیر و تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ما ھو شاعر کے مصداق خود حضور جانِ نور سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجدِ نبوی میں منبر کا اہتمام فرماتے اور ان کے رجز اور نعت و حمد سے مزین اشعار پر داد تحسین فرماتے۔ اور اللّٰھم ایدہ بروح القدس اور وقاك الله من حرّلنا ر کی دلنواز دعاؤں سے بھی نوازتے اس سے معلوم ہوا کہ نعتیہ شاعری فی نفسہ بُری نہیں۔ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت کعب ابنِ زبیر رضی اللہ عنہ کے یہ نورانی شعر چودہ سو سال سے شرق و غرب میں گونج رہے ہیں۔

خُلقتُ مبرا من کلّ عیب
کانك قد خلقت کما تشاء

اور حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ شہرہ آفاق قصیدہ ع

بَانَت سُعَادُ فَقَلبِی الیومَ مَتبُول

سلطانِ ہند اجمیری، اکابر اسلاف اسلام میں سیدی امام شرف الدین بوصیری، مولانا جامی، مولانا رومی، شیخ سعدی، فریدالدین عطار، خواجہ قطب جمال

Marfat.com

ہانسوی، امیر خسرو، قدسی اسرار ہم آسمانِ نعت کے درخشندہ ستارے ہیں۔ چودھویں صدی میں رقمِ نعت کا سب سے بڑا اعزاز و اعجاز سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے حصہ میں آیا دنیائے عشق و محبت اور نعت رسالت کے میخانے ان کے دم سے آباد ہیں۔ ورنہ زاہد تنگ نظر نے تو نعت کو ہی بدعت بنا ڈالا۔ سیدنا اعلیٰحضرت امام اہلسنت کی شاعری کوئی ایسی شاعری نہ تھی جس کو قرآن مجید نے یوں جھڑکا والشعراء یتبعہم الغاون بے ادب شاعروں کی پیروی وہی کرتے ہیں جو گمراہ ہیں لیکن نعت میں شاعری سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سچا اور حقیقی اتباع و نیابت ہے اور یہی پاکیزہ شاعری ہے جس کے بارے میں پاک نے فرمایا ان من الشعر الحکمۃ وان من البیان لسحر یعنی بے شک بعض شعر سراسر حکمت و دانائی ہوتے ہیں اور بے شک بعض بیان جادو کی طرح اثر رکھتے ہیں۔ بلاشبہ سیدنا اعلیٰحضرت کی شاعری حکمت و دانائی معارف و معانی اور حقائق سے لبریز و بھرپور ہے۔ بظاہر اس عظیم صنعتِ نعت میں حضور اعلیٰحضرت قدس سرہ کسی کے شاگرد نہیں اور کوئی آپکا استاد نہیں بلاشبہ یہ بھی انہیں علوم کے حصہ سے ہے جو بارگاہِ رسالت و سرکارِ غوثیت سے آپ کو عطا ہوئے۔ اور آپ کا دامن کلام غالب اور امیر و ذوق و داغ وغیرہم کے داغِ شاگردی سے پاک ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ سیدنا الامام قدس سرہ خود فرماتے ہیں ؎

توشہ میں غم و اشک کا ساماں بس ہے افغانِ دلِ زار حدی خواں بس ہے

Marfat.com

رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو،
نقشِ قدم حضرت حساں بس ہے

یعنی نعت کی راہ میں اگر رہبر کی ضرورت ہو تو میرے لئے حضرت حسان رضی اللہ عنہ

کا نقشِ قدم کافی ہے۔ عامیانہ شاعری سے اظہار براءت ولاتعلقی کے طور پر فرماتے

ہیں ؎

رہا نہ شوق کبھی مجھ کو سیرِ دیواں سے   ہمیشہ صحبتِ اربابِ شعر سے ہوں نفور
نہ اپنے کاموں سے تضییعِ وقت کی فرصت   نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور

علوم میں ہو تبحر تو در شمار آباء!
ڈبوؤں کیوں کر کے بحرِ شعر عبور!
جبینِ طبع ہے ناسودہ داغِ شاگردی
غبارِ منتِ اصلاح سے ہے دامن دور
مگر جو ملہمِ غیبی مجھے بتاتا ہے
زبان تک اسے لاتا ہوں میں بمدحِ حضور

ماننا پڑے گا کہ اعلحضرت عظیم البرکت کی شاعری کسی استاد کی مرہونِ منت نہیں

یہ عطیہ ہے سرکارِ رسالت و بارگاہِ غوثیت کا ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ

Marfat.com

چونکہ امامِ اہلسنّت مجدّدِ اعظم دین و ملت کی شاعری کا ماخذ قرآنِ عظیم ہے
اور آپ نے اپنی شاعری میں احکامِ شریعت کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے
اسی لیے ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حُسن کیونکر آئے
لا اسے پیشِ جلوۂ زمزمۂ رضؔا کہ یوں

غرض کہ اعلیٰ حضرت کی شاعری میں شریعت کی پابندی حضرت حسان کا اتّباع
محاورات کی لطافت الفاظ کی فصاحت کلام کی بلاغت مضامین میں دلکشی
تشبیہات کی عمدگی، استعارات کی خوبی اصطلاحاتِ علمی کی تلمیحیں آیات
و احادیث کے اقتباسات الغرض آپ کی شاعری میں تمام تر خوبیاں بدرجۂ
اتم موجود ہیں۔ اسد السنّۃ، غازیٔ ملّت مولانا محبوب علی رضوی علیہ الرحمہ
نے آج سے کئی سال پہلے فرمایا کہ اعلیٰحضرت کے ایک ایک شعر کی شرح کی
جائے تو کئی ضخیم مجلدات تیار ہوں۔
اور آج بحمدہٖ تعالیٰ اکابرِ اہلسنّت کی مبارک آرزوؤں کی
تکمیل حضرت علامہ اویسی رضوی مدظلہٗ کے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ اور یہ بھی خود حضور
سیدنا اعلیٰحضرت مجددِ دین و ملت قدس سرہٗ کی روشن کرامت اور سیدی و
سندی حضور محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد بریلوی قدس سرہٗ کا روحانی
تصرف اور ان کی تعلیم و تربیت اور فیضِ صحبت کا اثر ہے کہ علامہ اویسی صاحب
جیسا خالص سرائیکی زبان کا حامل بریلی کی اردو جس کے متعلق اربابِ علم و ادب
اور اربابِ شعر و سخن کہتے ہیں کہ اپنی ملاحت اور حسنِ فصاحت و بلاغت

Marfat.com

کے باعث دہلی اور لکھنؤ کی اردو پر حاوی ہے۔ اس لیے اہلِ سخن نے بریلی کو رشک دہلی کہا ہے دیکھیں کتاب "محمد حسن نانوتوی" اور یہ حضور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی کرامت ہے یا عطیۂ سرکارِ غوثیت ہے کہ ان کی بارگاہ میں کوثر و سلسبیل میں دھل کر الفاظ و معانی کی صفیں حاضر ہیں۔ اور وہ الفاظ جدید و قدیم لغت ہائے اردو فارسی میں بمشکل ملتے ہیں بلاشبہ علامہ اویسی صاحب کا یہ کمال ہے کہ اس قدر دقیق اردو اشعار کا نہ صرف مفہوم بیان فرما رہے ہیں بلکہ اپنی تشریحات کو حوالہ جات سے مدلل و مبرہن فرما رہے ہیں۔ نائبِ اعلیٰ حضرت سیدی و سندی محدثِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ العزیز کی زیارت و صحبت سے مشرف ہوئے ان کی نورانی روح پرور محفلوں میں شریک ہونے والے آج بھی ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں کہ بڑے کیف و سرور و انہماک سے کلامِ اعلیٰ حضرت سنتے اور ساتھ ساتھ اس کی تشریح فرماتے جاتے۔ اور اعلیٰ حضرت کے ایک ایک شعر کی وضاحت و اثبات میں حوالہ جات کے انبار لگا دیتے کہ یہاں فلاں آیت کی ترجمانی ہے۔ یہاں فلاں حدیث کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کے اتباع میں یہی انداز حضرت ممدوح قدس سرہٗ العزیز کے تلمیذ ارشد فاضل علامہ اویسی رضوی مدظلہ العالی کا ہے۔ "الحقائق فی الحدائق" کا مطالعہ کریں تو الا [illegible] خود کو [illegible] اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث سردار احمد رضی اللہ عنہ کی محفل میں موجود [illegible] ہے۔ یہ امر واقع ہے جس طرح سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت [illegible] کے کلام [illegible] سے سوز و گداز کی محفلیں گرم ہیں اسی طرح حدائق [illegible] سے خلافِ رسول شیدایانِ رسول اور

Marfat.com

فدایانِ رسول روحانی سرور و تسکین پاتے رہینگے عشقِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شعلہ روح وایمان کو گرماتا رہے گا۔ اور اعلحضرت کی نعت کا عنوان اور موضوع بھی یہی ہے۔ جیسا کہ خود بدولت رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں ؎

شعلۂ عشقِ نبی سینہ سے باہر نکلا　　عمر بھر منہ سے مرے وصفِ پیمبر نکلا
سازگار ایسا بھلا کس کا مقدر نکلا　　دم مرا صاحبِ لولاک کے در پر نکلا

اب تو ارمان ترا اے دلِ مضطر نکلا

صنعتِ نعت میں اعلحضرت کو جو کمال اور مہارتِ تامہ حاصل تھی تحدیثِ نعمت کے طور پر اس کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں ؎

ہے میرے زیرِ نگیں ملکِ سخن تا بہ ابد ! !
میرے قبضہ میں ہیں اس خطہ کے چاروں سرحد
اپنے ہی ملک سے تعبیر ہے ملکِ سرمد
ہے تصرّف میں میرے کشورِ نعت۔ احمد
میں بھی کیا اپنے نصیبہ کا سکندر نکلا

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور تشفیعِ امّت نبی رحمت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ سے مولانا اویسی صاحب کے قلب پر سیدنا اعلحضرت وسیدی حضور محدثِ اعظم پاکستان کا تصرّف اور قبضہ ہے۔ اسلام وسنیت کا غلبہ خدمتِ دین اور تعلیمِ دین کا جذبہ تحریری وتقریری اور تدریسی میدان میں شبانہ روز موجود ہیں۔ جامعہ اویسیہ

Marfat.com

رضویہ میں مسندِ تدریس پر اعلےٰ درجے کے اُستاد ہیں ۔ میدانِ مناظرہ میں بلند پایہ محقق مناظر ہیں ۔ درسی کُتب کے شروحات و حواشی لکھے جا رہے ہیں وہابیہ، دیوبندیہ اور نجدیہ کی گستاخیوں کا رد و ابطال ہو رہا ہے ۔ روافض زمانہ منکرینِ احادیث باغیانِ ختمِ نبوّت کے عقائدِ باطلہ کا پوسٹ مارٹم ہو رہا ہے ۔ عشق و محبّت کی وہ چنگاری جس کو حضورِ اعلےٰ حضرت نے یوں بیان کیا ہے وہ مولانا اویسی کے دل میں روشن ہے مولانا اویسی اور سرکارِ اعلحضرت حضرتِ اویس قرنی کی بارگاہِ عظمت پناہ میں یوں حاضر ہیں ؎

عشق میں پھنستی ہیں کس دام بلائیں جائیں ہم گئے قبر اویس قرنی پر کہ سُنیں
کبھی زندہ کبھی مُردہ ہوئے ہم الفت میں قبرِ عاشق سے صدا آئی کہ کیا حال کہیں
شوقِ نظّارہ مگر دل سے نہ باہر نکلا

اعلحضرت عظیم البرکت کا کیف و سرور سے بھرپور یہ شعر بھی علامہ فاضل اویسی کے حسبِ حال ہے اللہ تعالیٰ موصوف کے اس جذبۂ صادقہ کو دوام بخشے اور اپنے مقاصدِ حسنہ میں کامیاب فرمائے اِن کا سایہ پر مایہ اہلسنّت

وحامیانِ مسلکِ اعلحضرت پر صبحِ قیامت تک دراز فرمائے ۔ آمین ،،

ع این دُعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

سگِ بارگاہِ محدثِ اعظم پاکستان فقیر قادری گدلئے رضوی عبدالنبی محمد حسن علی غفرلہٗ
خطیب جامع مسجد فریدیہ میونسپل پارک بلدیہ میلسی ملتان ڈویژن

Marfat.com

شرح

حدائق بخشش

جلد دوم

Marfat.com

نعت شریف

غم ہو گئے بیشمار آقا (۱) بندہ تیرے نثار آقا

حل لغات

آقا: اسم مذکر بمعنی صاحب و مالک اور افسر
نثار: کوئی شے صدقے کے طور کسی کے سر پر بکھیرنا۔ نچھاور کرنا ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

(۱) شرح

اے مالک کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ پر قربان میرے غم بہت زیادہ ہو گئے فلہذا غموں سے نجات دلائیے۔ شعر کے مصرعۂ ثانی میں سنّت صحابہ رضی اللہ عنہم کے مطابق فدائیت کا اظہار فرمایا ہے فن حدیث کا ماہر جانتا ہے کہ ہر صحابی (رضی اللہ عنہ) کا معمول تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارگاہ بیکس پناہ میں جب بھی کوئی عرض کرتے پہلے عرض کرتے فداک ابی وامی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی متعدد مثالیں فقیر اویسی غفرلہٗ نے "عاشقان رسول میں عرض کی ہیں"

شفاء شریف ص۱۷ ج ۲ میں ہے۔

كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ	کہ کوئی آدمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں آپ کو ٹکٹکی باندھ کے دیکھ رہا تھا۔ پل جھپکنے کے برابر

Marfat.com

لَا یَطْرُفُ فَقَالَ مَا بَالُكَ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّی اَتَمَتَّعُ مِنَ النَّظَرِ اِلَیْكَ فَاِذَا كَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَفَعَكَ اللّٰهُ بِتَفْضِیْلِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الآیة وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ الخ۔

بھی اِدھر اُدھر نہ دیکھتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا کیا حال ہے کہا میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں آپ کے دیدار سے نفع اٹھا رہا ہوں۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ آپ کو فضیلت دیتے ہوئے اعلیٰ درجہ میں رکھے گا ر میں تو دیدار سے محروم ہو جاؤں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی

بلکہ بی بی عطیہ کے متعلق ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کا بہت کم اتفاق ہوتا جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ذکر مبارک کے ساتھ یہ نہ کہتی ہوں بابی میرا باپ قربان (بخاری شریف) اور یہ نہ صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کا خاصہ ہے بلکہ بعض ایسے خوش نصیب اس دولت سے نوازے جاتے رہے تا قیامت نوازے جاتے رہیں گے جن کی خبر خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ (شفاء شریف ص۱۷ ج ۲)

میرے وصال شریف کے بعد میرے امتی بعض ایسے بھی ہوں گے جو میرے ساتھ سخت محبت کی وجہ سے آرزو کریں گے کہ (ماں باپ) اہل وعیال قربان کرکے کاش مجھے دیکھ لیں۔

Marfat.com

امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ انہی خوش نصیبوں میں ہیں جو اظہار مدّعا کے وقت عرض کرتے ہیں "

بندہ تیرے نثار آقا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ | اے اللہ ہم غریبوں کو بھی انہی خوش نصیبوں سے بنا۔

مصرعۂ اوّل میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس وصف کریمہ کی طرف اشارہ ہے جسے قرآن مجید نے بتایا۔

عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۱ توبہ) | وہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت ہی چاہنے والے اہلِ اسلام پر کمال مہربان رحم والے ہیں۔

کسی نے اس کی یوں ترجمانی کی ہے ؎

کانٹا چبھے کسی کو ردتے ہیں ہم امیر
دونوں جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کا دُکھ درد دیکھ سُن کر پریشان ہو جانا اپنوں بیگانوں میں مشہور ہے نہ صرف اہل ایمان بلکہ غیروں پر بھی آپ حد سے زیادہ کریم و رحیم تھے۔ بیشمار روایات میں سے ایک حاضر ہے۔

اسیران بدر کو جب باندھ کر مسلمانوں نے قید کر لیا اور رات آئی تو حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) سخت بندش کی وجہ سے کراہنے لگے جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے کراہنے کی آواز سنی تو آپ سو نہ سکے صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نیند کیوں نہیں آرہی ہے۔ فرمایا اپنے

Marfat.com

چچا عباس کے کراہنے کی وجہ سے. جب انصار نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی رضا حضرت عباس کے بند نرم کرنے میں پائی تو انہوں نے ان کے بند ڈھیلے کر دیئے اور حضرت عباس سو گئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کیا بات ہے۔ میں عباس کے کراہنے کی آواز نہیں سنتا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اُن کے بندوں کو ڈھیلا کر دیا گیا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ تمام اسیروں کی بندشیں ڈھیلی کر دی جائیں (مدارج النبوۃ ص ۱۶۴ ج ۲)

یہی وجہ ہے کہ کل قیامت میں جب کہ ہر ایک نفسی نفسی پکارے گا آپ کے لبوں پر اُمتی اُمتی، اور رَبِّ سَلِّمْ، ہوگا. انہی شفقتوں کے پیش نظر کوئی امتی آج بھی اگر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ اپنی فریاد پیش کرے تو ممکن نہیں کہ آپ اس کا مداوا نہ فرمائیں۔ اس کی بیشمار حکایات و روایات کتب سیر و تواریخ میں موجود ہیں۔

---

(۲) بگڑا جاتا ہے کھیل میرا
آقا آقا سنوار آقا

حل لغات کھیل بگڑنا۔ بنا بنایا کام بگڑنا سنوار سنوارنا کا حاصل معنی درست کرنا یہ لفظ مؤنث مستعمل ہوتا ضد ہے بگاڑ بمعنی درستی و زینت و سنگار اور سدھار وغیرہ۔

Marfat.com

(۲) شرح — اے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا بنا بنایا کام بگڑتا جارہا ہے براہ کرم جلد از جلد اسے درست فرمائیے۔

استغاثہ — بارگاہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشکل میں پکارنا اور مطلب حاصل کرنا بہت سے مقربین بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصیب ہوا۔ فقیر نے درجنوں روایات و حکایات اپنی کتاب "ندائے یارسول اللہ" میں درج کی ہیں۔ چند یہاں بھی عرض کر دوں۔

راجز کی فریاد:

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ حَدَّثَتْنِیْ مَیْمُوْنَۃُ بِنْتُ الْحٰرِثِ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَاتَ عِنْدَھَا فِیْ لَیْلَتِھَا فَقَامَ یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضَّاہٗ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ثَلَاثًا نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ فِیْ متوضائک لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ثلاثا نُصِرْتَ ثلاثا کانک تکلم انسانا فھل کان معک احد فقال ھذا راجز یستصرخنی (طبرانی ص۲۰ مطبوعہ لکھنؤ)

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب باش تھے اُٹھے اور نماز کے لئے وضو فرمایا۔ پس میں نے سُنا فرما رہے تھے لبیک تین بار اور فرمایا تیری مدد ہوگئی۔ میں نے عرض کی آپ کس سے لبیک وغیرہ فرما رہے تھے۔ فرمایا یہ راجز مجھے پکار رہا تھا۔ میں نے اسے جواب دیا۔

(مفہوم)

Marfat.com

راجز رضی اللہ عنہ کا واقعہ

راجز صحابی کا واقعہ یوں ہوا کہ کفار حضرت عمرو بن سالم راجز کے لیے مکہ سے ہجرت پر راضی نہ تھے لیکن آپ مکے سے نکلے اور مدینہ طیبہ کا راستہ اختیار کیا راستے میں زبردست دشمن کے گھیرے میں آگئے تو اس عمرو بن سالم صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا اور فریاد کی کہ حضور مجھے بچائیے ورنہ دشمن قتل کر دے گا تو آپ اس وقت حضرت میمونہ بنت حرث (اپنی بیوی صاحبہ) کے گھر وضو فرما رہے تھے تو وہیں مدینہ طیبہ میں مقام وضو میں بیٹھے ہی لبیک فرما کر راجز کے پاس اپنی حاضری کا ثبوت دیا اور نصرت سے اس کی امداد فرما کر اس کو دشمن سے بچا لیا اور اپنی امداد سے راجز رضی اللہ عنہ کو تسلی دی۔ چنانچہ راجز صحابی اس واقعہ سے استمداد اور آپ نے اپنی امداد غائبانہ کو اپنی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی بیان فرمایا اور جب عمرو بن سالم راجز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غائبانہ امداد سے مدینہ طیبہ پہنچا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امداد کے متعلق چند اشعار پڑھے اس کا ایک شعر فقیر بھی عرض کرتا ہے جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ نَصْرًا اعْتَدًا - وَادْعُ عِبَادَ اللّٰہِ یَاْتُوا مَدَدًا

پس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگ کیونکہ آپ کی مدد ہر وقت تیار ہے۔ اور اللہ کے بندوں کو پکار تو تیری مدد کو پہنچیں گے [1]

ایک صحابی کی فریاد

ایک شخص کسی حاجت کے لیے بار بار حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔

---

[1] اصابہ ص۲۹۷ و کتاب الاستیعاب ص۴۴۲/۲ میں بھی مذکور ہے
دلائل النبوۃ للبیہقی ص۳۲/۱۲

Marfat.com

مگر حضرت خلیفہ توجہ نہیں فرماتے۔ حضرت عثمان بن حنیف صحابی اس شخص کو وہ طریق توسل بتلاتے ہیں جو خود حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نابینا کو بتایا تھا جس میں یہ الفاظ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَتَوَجَّہُ بِکَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِی۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا ہے اور کامیاب رہا یہی عمل آج تک مشائخ امت میں جاری ہے۔

نعرۂ مجاہدین اسلام

عہدِ فاروقی ہی میں سنہ ۱۵ھ میں مسلمانوں کا مقابلہ یوقنا حاکم حلب کے لشکر جرار سے ہوتا ہے۔ حضرت کعب بن حمزہ لشکرِ اسلام کے بچانے کے لیے بے چین ہو رہے ہیں اور یوں پکار رہے ہیں۔

یا محمد یا محمد	یا محمد یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یا نصر اللہ انزل۔	اے نصرت الٰہی! نزول فرما۔

اور مسلمانوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

یا معشر المسلمین اثبتوا انما ھی ساعۃ ویاتی النصر وانتم الاعلون (فتوح الشام ص ۱۵/۱۴)	اے مسلمانو ثابت قدم رہو یہی ایک لمحہ ہے مدد آنے والی ہے۔ تمہارا ہی غلبہ ہی غلبہ ہے۔

فائدہ ابن کثیر نہایہ میں لکھتا ہے کہ غزوات میں یا محمد (یا رسول اللہ) کہنا مسلمانوں کا شعار (علامت) بن گیا۔۔۔

Marfat.com

منجدھار پہ آ کے ناؤ ٹوٹی
(۳) دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

حل لغات منجدھار دریا کا بیچ۔ بھنور نون غنہ جیسے مینہ۔ یہ مؤنث اور اردو ہے۔ ناؤ مونث ہے لمبی اور بیچ سے خالی شے اور کشتی یہاں یہی مراد ہے۔ دے ہاتھ سہارا دیجئے۔

شرح (۳) یہ بھی اسی استغاثہ کا ایک پہلو ہے کہ ہر مشکل میں ہی امتی کو سہارا ملتا ہے تو آپ پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے خوب عمل فرمایا اور خوب مشکلیں حل کرائیں۔ ملاحظہ ہو۔

عن ابن عمر خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیك یزل عنك فصاح یا مُحَمَّدَاہ فانتشرت (الادب المفرد)

ترجمہ: ایک دفعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں مبارک مفلوج ہو گیا اور بحس وحرکت ہو گیا۔ کسی نے آپ کو اس کا علاج بتلایا کہ آپ اس شخص کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فوراً یہ عارضہ جاتا رہے گا۔ آپ نے اسی وقت چلا کر کہا یا مُحَمَّدَاہ۔ تو وہ شکایت اور عارضہ جاتا رہا۔ (مدارج النبوت) اسی لیے امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے اہل سنت کو مشورہ دیا ؂

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

حضرت امام نووی شارح مسلم شریف رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب (الاذکار)

Marfat.com

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا کہ ان کا بھی پاؤں مفلوج ہوگیا تو یا محمداہ کہا اور اچھا ہوگیا۔ اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہے۔ چنانچہ اہلِ مدینہ میں قدیم سے یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آئی ہے علامہ شہاب خفاجی رحمۃ اللہ علیہ مصری نسیم الریاض شرح شفاء میں فرماتے ہیں۔ (ھٰذا مما تعاھدہ اھل المدینۃ) یہی اہل مدینہ کی عادت میں شامل ہے یعنے جب مشکل پڑی تو یا محمدؐ کا نعرہ لگایا اور ان کی ہر مشکل حل ہوگئی۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

---

(۴) ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری
للہ یہ بوجھ اُتار آقا

(۴) شرح گناہوں کے بوجھ سے میری پیٹھ ٹوٹی جارہی ہے خدارا اے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بوجھ اتاریئے۔ یعنی زندگی کی مشکلات آسان ہوں۔

حل اشکال ویسے تو مخالفین کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے کچھ مانگنا شرک محسوس ہوتا ہے اس پر مزید براں یہ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مانگنا اور اللہ تعالیٰ کا نام وسیلہ دے کر یہ الٹی چال ہوگئی کہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے چاہیئے پہلے تو کسی کے وسیلہ کی ضرورت ہی نہیں لیکن بقول اہلِ سنت حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے مانگنا

Marfat.com

لیکن یہاں حضور علیہ السلام کا مانگنا اور اللہ تعالیٰ کو جو مقصود بالذات ہے۔
سے وسیلہ بنانا (توبہ ۔ توبہ)

شیأ للہ ۱۔ دراصل مخالفین نے یہ اعتراض "وظیفہ" یا شیخ عبدالقادر شیأ للہ پر اٹھایا تھا اس کے جواب میں علماؤ و مشائخ اہل سنت نے دلائل کے انبار لگا دیئے۔ درجنوں تصانیف اس موضوع پہ شائع ہوئیں۔ فقیر اسلاف صالحین رحمہم اللہ کے فیض سے یہاں اختصار کے طور پر کچھ عرض کرتا ہے۔

شیأ للہ کا مطلب حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ شیأ للہ بمعنی اعطنی اکراماً للہ تعالیٰ مما اعطاک اللہ من الفیوض الباطنیۃ مجھے وہ شے عطا کرو اس اعزاز و اکرام کی بدولت جو اللہ نے آپ کو فیوض باطنیہ سے نوازا ہے یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ امددنی شیأ اکراماً بعد بالدعاء من اللہ تعالیٰ یعنی میری مدد کرو دعا کر کے بوجہ اس اعزاز و اکرام کے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر دعا مستجاب فرمائی ہے۔

پہلی وجہ میں التماس ہے کہ بندہ پر القائے فیوض باطنی فرمائیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں طلب دعا ہے اور وہ کوئی شرک نہیں بلکہ عین اسلام ہے۔ اس لیے کہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ محبوبان خدا کی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں حدیث میں لا یرد القضاء الا الدعاء تقدیر کو دعا ہی ٹالتی ہے" یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کیلئے تقدیر مبرم بھی ٹال دیتا ہے سوائے اس کے جس کا وقوع متمتع ہو تفصیل فقیر کی کتاب "التقدیر فی التدبیر" میں ملاحظہ ہو۔

فائدہ جلیلہ کسی کو للہ کہہ کر اس سے کچھ مانگنے کی سات وجوہ ہیں۔ چنانچہ علمائے بلاغت لکھتے ہیں کہ یا شیخ عبدالقادر شیأ للہ کے معنی صحیح اور اس کی عبارت فصیح ہے اور اس کی ۷ وجوہ ہیں

Marfat.com

(۱) یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِرْ جِیلَانِی اُمْدُدْنِی شَیْئاً مَمْلُوکاً لِلّٰہ۔ پس الشئے تو اُمْدُدْنِی کا مفعول ہے اور لِلّٰہ کی لام تملیک کی ہے۔

(۲) یا شیخ عبدالقادر جیلانی اَطْلُبُ بِتَوَسُّلِکَ شَیْئاً مَمْلُوکاً للّٰہ۔ الشئی اَطْلُبُ کا مفعول ہے اور لام تملیک کی ہے۔

(۳) یا شیخ عبدالقادر جیلانی اَعْنِیْ بِتَوَسُّلِکَ شیئاً خَاصّاً للّٰہ۔ اَلشَّیْئُ اَعْنِیْ کا مفعول ہے۔ اور لام تخصیص کی ہے۔

(۴) یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی اَطْلُبُ حَاجَتِیْ بِتَوَسُّلِکَ خَالِصُ لِوَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ الشئی بتدا محذوف کی خبر ہے اس تقدیر لام بھی بہ تقدیر مضاف تخصیص کے لیے ہے۔

(۵) یا شیخ عبدالقادر اَتَوَسَّلُ بِکَ شیئاً مَمْلُوکاً لِلّٰہِ۔ پس منسوب ہے۔ بہ نزع خافض تقدیر حذف اور ایصال پر لام تملیک کی ہے۔

(۶) یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی اُرِیْدُ بِتَوَسُّلِکَ تَحْصِیْلُ شَیْئٍ مَمْلُوکٌ اللّٰہ۔ پس الشئے تقدیر مضاف اور القادر مضاف الیہ اپنے حال پر نادر قلیل جداً اور لام تملیک کے لیے ہے۔

(۷) یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی اَعْطِنِیْ شیئاً مَمْلُوکاً للّٰہ۔ الشئے اعطنی کا مفعول ہے اور لام تملیک کی ہے۔

مزید ابحاث اور جواز وظیفہ یا شیخ عبدالقادر کی تحقیق فقیر کے رسالہ "شیئاً للّٰہ" کا مطالعہ کیجئے۔

یہاں صرف ایک فتویٰ ملاحظہ ہو۔

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للّٰہ

Marfat.com

اس کا پڑھنا شرک اس وقت ہے کہ شیخ کو عالم غیب و متصرف مستقل جانے اور جو لفظ میں برکت و اثر جان کر پڑھے تو بعض مشائخ قادریہ کا معمول ہے ایسے پڑھنے پر تکفیر ہو سکے نہ تفسیق۔ اگرچہ ایسے وظیفہ کا پڑھنا اولیٰ بھی نہیں (یہ گنگوہی کا اپنا عندیہ ہے اگر یہی روایت مد نظر ہے تو ہزاروں عبادات ترک کرنی پڑیں گی مثلاً حدیث شریف میں ہے "خیر الذکر الخفی" خفی ذکر اولیٰ ہے) اس حدیث کے مطابق کیا ذکر جہری ترک کر دیا جائے[1]۔

اور کسی مسلمان پر گمان کفر و شرک فسق کرنا جب تک تاویل اس کے قول کی حسن ہو سکے درست نہیں ہاں اگر وہ اقرار کرے کہ میری مراد معنیٰ کفر کے ہے تو مضائقہ نہیں اور جب تک کہ وہ اقرار کچھ نہ کرے تو تاویل کر کے مسلمان بتا دے۔ اور جو تاویل اچھی بیان کرے تو پھر اس پر گمان بد کرنا خود معصیت ہے۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ لہٰذا ایسے شخص کی امامت بھی درست ہے اور پہلی صلوٰۃ بھی درست ہے اور باہم اتفاق واجب ہے۔ فقط

واللہ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

نوٹ:- یہ فتویٰ مجموعہ فتاویٰ جواز یا شیخ القادر جیلانی شیئاً للہ ۱۳۳۶ھ میں انجمن نعمانیہ ہند لاہور نے شائع کیا۔ اس میں دیگر علماء کرام (مولانا ارشاد احمد راہوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولانا لطف اللہ دہلوی علیگڑھی مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا محمد نعیم لکھنوی، مولانا عین القضاۃ، مولانا محمد مسعود نقشبندی دہلوی میں شائع ہوا۔ ویسے یہ وظیفہ شیئاً للہ قدماء مشائخ و علماء میں مروج ہے اس کے جواز پر متقدمین کی متعدد تصانیف ہیں۔

---

[1] اضافہ اویسی غفرلہٗ

Marfat.com

ہلکا ہے اگر ہمارا پلّہ
(۵) بھاری تیرا وقار آقا

حل لغات ہلکا۔ کم وزن۔ پلّہ۔ ترازو کا پلڑا۔ مرتبہ۔ درجہ
وقار۔ قدر منزلت۔ عربی لفظ ہے

(۵) شرح اگرچہ میزان عمل میں ہماری نیکیاں بہت کم وزن ہیں لیکن آپ کی قدر و منزلت اور عزت وعظمت اتنی وزنی ہے کہ آپ کی شفاعت سے ہمارا ہلکا پلڑا بھی وزنی ہو جائیگا۔ یہاں شفاعت بالوجاہت کی طرف اشارہ ہے۔ اہل علم کو معلوم ہے کہ شفاعت کی دس قسمیں ہیں اور وہ تمام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیں۔ بعض کا ظہور دنیا میں ہوا اور ہو رہا ہے اور بعض کا قیامت میں ہوگا۔ ان میں ایک یہی شفاعت بھی ہے۔

حدیث شریف میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے میں قیامت میں اس کے میزان پر کھڑا ہوں گا اگر نیکیاں غالب ہیں تو الحمدُللہ ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا (مدارج)

ایک ایسے شخص کا واقعہ خود امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ اسی حدائق بخشش میں لائیں گے جسے اپنی طرف منسوب کر کے بتائیں گے کہ دوزخ کے کنارے لگنے والے کو واپس کر کے اس کے درود شریف پڑھتے ہوئے پڑے میں ڈالیں گے تو اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

Marfat.com

(۶) مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے
تم کو تو ہے اختیار آقا

(۶) شرح اے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر گنا ہوں کی وجہ سے ہم مجبور اور بے اختیار ہیں تو

کوئی غم نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تو اختیار کلی بخشا ہے یہ ان احادیثِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے جن سے ثابت ہے کہ حضور سرور عالم کو شفاعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ابھی سے کلی اختیار عطا فرمایا ہے۔ امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے صرف اسی موضوع پر ایک مستقل تصنیف لکھی اس میں ثابت فرمایا کہ حضور سرور عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منجانب اللہ ابھی سے اذن شفاعت ہو چکا جو بد مذہب وہابی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اب کوئی اذن نہیں قیامت میں بھی عام شفاعت کی اجازت نہ ہوگی۔ اس کے لیے شفاعت ہوگی جس کے لیے اللہ تعالیٰ خود آپ کو شفیع فرمائے گا۔ اس کے رد میں چند احادیث نقل کرنے سے پہلے فرمایا نہ جس طرح ایک بد مذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنا دے گا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا و رسول نے شفیع کا پیارا نام بتا دیا اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ یہ بات گول رکھی جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے جس کو وہ چاہے ہمارے لیے شفیع بنا دے یہ حدیثیں مژدۂ جانفزاء دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لیے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہو گیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت

Marfat.com

نادم وپشیمان وترسان ولرزاں ہے جس طرح ایک کورِ باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اسے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا۔ مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن روتا ہے۔ نہیں نہیں ان کے رب کی قسم جس نے انہیں شفیع المذنبین بنایا ان کی شفاعت ہم جیسے روسیاہوں پُر گناہ سیہ کاروں ستم گاروں کے لئے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ وعار رکھتا ہے ؎

ترسم آلود، شود دامنِ عصیاں ازمَن

مجھے ڈر ہے کہ دامن عصیان مجھ سے آلودہ ہو۔

احادیث مبارکہ (شفاعت)

حدیث نمبر ۱ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

خیرت بین الشفاعۃ وبین ان یدخل شطر امتی الجنّۃ فاخترت الشفاعۃ لانہا اعم واکفی اترونہا للمومنین المتقین لا ولکنہا للمذنبین الخطائین۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا کہ تمہاری آدھی امّت جنّت میں جائے میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کام آنے والی ہے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے نہیں بلکہ وہ ان گناہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت کار ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر۲ ابنِ عدی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع عاصیاں صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

شفاعتی للھالکین من امتی۔	میری شفاعت میرے ان اُمتیوں کے لیے ہے جن کو گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

حق ہے اے شفیع میرے میں قربان تیرے

حدیث نمبر۳ ابو داؤد ترمذی و ابنِ ماجہ ابنِ حبان و حاکم و بیہقی بافادہ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی و ابنِ ماجہ ابنِ حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔	میری شفاعت میری اُمّت میں ان کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

حدیث نمبر۴ ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

شفاعتی لاھل الذنوب من امتی۔	میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لیے ہے۔

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی وان زنی وان سرق ←

Marfat.com

اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو۔ فرمایا وان زنی وان سرق علی رغم خلف ابی الدرداء۔ اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو بخلاف خواہش ابو درداء کے۔

حدیث نمبر ۵ طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

انی لاشفع یوم القیامۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر ومدر۔	روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

حدیث نمبر ۶ بخاری مسلم حاکم بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

شفاعتی لمن شھد ان لا الٰہ الا اللہ مخلصًا یصدق لسانہ وقلبہ۔	میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کر زبان کی تصدیق دل کرتا ہے۔

حدیث نمبر ۷ احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

انھا اوسع لھم ھی لمن مات ولا یشرک باللہ شیئًا۔	شفاعت میں امت کے لیے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے لیے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

Marfat.com

میں دور ہوں تم تو ہو میرے پاس
(۷) سُن لو میری پکار آقا

حل لغات میرے پاس، میرے قریب۔ پکار۔ نِدا۔ آواز۔ فریاد

(۷) شرح مَیں اگرچہ بظاہر آپ سے دور ہوں لیکن اے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا داد اختیار سے تو میرے قریب ہیں میری ہر طرح کی امداد فرما سکتے ہیں فلہذا توجہ فرمائیے میری فریاد سن لیجئے۔

حاضر وناظر حاضر وناظر اور آپ کا امتیوں کی پکار سُننا اور اس پر مدد فرمانا مشہور مسائل ہیں۔

آپ کا ہر ایک کے قریب ہونا آیۃ "النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم (پ ۲۱ ع ۱) نبی علیہ السلام اہل ایمان کو ان کی جانوں سے قریب تر ہیں (احزاب ع ۱) (تحذیر الناس۔ تفسیر عرائس البیان ونیشاپوری وغیرہ) اور اس مسئلہ کے وہ لوگ منکر ہیں جو کمالات رسالت سے بے خبر ہیں ورنہ آپ کے غلاموں میں اللہ تعالیٰ نے قدرت واختیار رکھا ہے۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ جبرئیل علیہ السلام مع ظھورہ بین یدی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی صورۃ دحیۃ الکلبی	بیشک جبرائیل علیہ السلام باوجودیکہ حضور علیہ السّلام کے سامنے ہوتا بصورۃ دحیہ کلبی لیکن وہ سدرۃ المنتہی ۃ

Marfat.com

او غیر ولم یفارق سدرۃ المنتہیٰ سے بھی جدا نہ ہوتے۔
(تنویر الحالک ص۲۵)

یہ جبرئیل علیہ السلام کے دربان ہیں سلہ

جبرئیل امین خادم ودربان محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

جبرائیل امین حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے خادم و دربان ہیں۔ ایسے ہی ان کے آقا و مولیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کونسا اشکال ہے کہ تسلیم کیا جائے کہ آپ اپنے مرکز مدینہ پاک میں بھی جلوہ گر ہیں اور کائنات کے ذرہ ذرہ میں بھی چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ اپنی کتاب فیوض الحرمین ص۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں۔

اِنَّ الفضاءَ مُمتلی بروحہٖ صلے اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلم	تمام فضاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح سے بھری ہوئی ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اشعۃ اللمعات کی نقل مولوی صدیق حسن بھوپالی نے بلوغ المرام کی شرح میں لکھی ہے کہ

بعض از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است علیہ الصلوۃ والسلام در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ذوات مصلیاں موجودہ حاضر است
(مسک الختام ص۷۶)

ترجمہ:۔ یعنی بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب نماز میں حضور علیہ السلام کی حقیقت کے سریان کے سبب سے ہے جو تمام موجودات کے ہر ذرہ تمام ممکنات کے افراد میں ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں کے وجود میں حاضر ہیں۔ یہ کتاب نواب صدیق حسن بھوپالی کی ہے۔ جس کو وہابی غیر مقلد

Marfat.com

اپنا بڑا امام مانتے ہیں اور وہابی دیوبندیوں کا بھی معتمد علیہ ہے یہی صاحب اس مسئلہ کو سمجھا کر پھر تمام نمازیوں کو نصیحت فرماتے ہیں کہ نمازی کو چاہیئے کہ اس حقیقت سے آگاہ رہے اور اس مشہور یعنی حاضر و ناظر کے مسئلہ سے غافل نہ ہو۔ تاکہ معرفت کے اسرار اور قرب کے انوار سے منور اور فائز ہو۔ شاید کسی کو حاضر و ناظر کے مسئلہ میں شک پڑ جائے تو اس کی دلیل میں ایک شعر بیان فرماتے ہیں۔

؎ در رہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست عیاں می بینمت دُعامی فرستمت

ترجمہ:۔ عشق کے راستہ میں قرب و بعد کی منزل نہیں تجھ کو اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو ظاہر (سامنے دیکھ کر دعا و سلام عرض کر رہا ہوں۔

ملک الموت سے ہر فرد بشر متعارف ہے ان کے متعلق روایات میں ہے کہ۔

(۱) عزرائیل علیہ السلام ہر ذی روح کے پاس ہر وقت موجود ہوتے ہیں حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱)۔ شرح الصدور ص $\frac{۱۷}{۲۳}$ ۔ (۲) مختصر تذکرہ قرطبی ص $\frac{۲۳}{۲۴}$

(۳) فتاویٰ حدیثیہ ص ۳ ۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

عن ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اللیل والنہار اربع و عشرون ساعۃ لیس منہا ساعۃ تاتی علی ذی روح الا وملک الموت قائم علیہا۔

شب و روز کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایسی گھڑی نہیں جس میں ہر ذی روح کے ساتھ ملک الموت موجود نہ ہوتا ہے۔

ملک الموت کے سامنے ساری دنیا ایسے ہے جیسے تھال پر چند دانے حوالہ جات یہ ہیں۔

Marfat.com

(۱) شرح الصدور صـ۱۸ (۲) تذکرۃ الموتی والقبور

حدیث پاک کے الفاظ یوں ہیں۔

الدنیا بین یدی ملک الموت بمنزلۃ الطست بین یدی الرجل	ملک الموت کے آگے ایسے ہے جیسے کسی آدمی کے سامنے ایک تھال ہو۔

اس سے مزید فقیر کی کتاب تسکین الخواطر عرف (دمون کا چین) اور ملک الموت اور حاضر و ناظر میں ملاحظہ ہو۔

(سوال) جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب کے قریب ہیں تو پھر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے کیوں فرمایا کہ میں دُور ہوں۔

(جواب) یہ دُوری حجابانہ کی ہے جو عوام پر ہے اور ایسی دُوری قُرب کے منافی نہیں اس قسم کی ایک حکایت مولانا رومی قدس سرہٗ نے بیان فرمائی ہے۔

ایک شخص کے پاس ہیرا تھا۔ سفر پر روانہ ہوا تو ایک چور بھی رفیق بن گیا چور نے ہیرا اڑانے کا پروگرام بنایا۔ وہ شخص سمجھدار تھا چور سے کہا رات کو آدھی رات تم آرام کرو میں بیدار ہوں پھر میں آرام کروں گا اور تم بیدار رہنا۔ چور نے اِسے غنیمت سمجھا کہ آسانی سے ہیرا چرا سکے گا رات کو جب چور سویا تو ہیرا اس کے سامان میں رکھ دیا چور بیدار ہوا اس شخص سے ہیرا تلاش کیا نہ ملا۔ ایسے ہی سفر طے ہوا۔ سفر کے اختتام پر اس شخص سے حقیقت معلوم کی تو اس نے صاف بتا دیا اس سے مولانا رومی قدس سرہٗ نے نتیجہ نکالا کہ دیکھو ہیرا چور کے قریب (پاس) تھا لیکن چونکہ اس سے وہ غافل تھا اسی لیے اسے دور ہی کہا جائے گا۔

Marfat.com

دُور سے سُننا

یہ بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ادنیٰ کمالات میں سے ہے خود فرماتے ہیں "اَسْمَعُ ما لا تسمعون" بخاری) جو میں سُنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید کی نص قطعی ہے کہ انھوں نے کتنی دور چیونٹی کی آواز سن لی اور حضور علیہ السلام توان کے بھی آقا و مولیٰ ہیں۔

قوّۃ سماعت

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص میں ہے کہ آپ اکثر اژدھام ملائکہ کے سبب سے آسمان میں جو آواز پیدا ہوتی تھی آپ سُن لیتے تھے۔

جبرئیل علیہ السلام حاضر و ناظر

حضرت جبرئیل علیہ السلام ابھی سدرۃ المنتہیٰ میں ہوتے کہ آپ ان کے بازوؤں کی آواز سُن لیتے تھے اور جب وہ وہاں سے آپ کی طرف وحی کے لیے اُترنے لگتے تو آپ ان کی خوشبو سونگھ لیتے۔ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کی آواز بھی آپ سُن لیا کرتے تھے۔

حدیث شریف

دلائل الخیرات شریف میں ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اسمع صلوۃ اهل محبتی واعرفهم ۔ | میں اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور انہیں پہنچاتا ہوں۔

دلائل الخیرات کی برکات

دلائل الخیرات شریف ہم اہلِ اسلام میں ایک بابرکت کتاب ہے جس کے متعلق فقیر مختصراً یہاں کچھ عرض کرتا ہے۔

Marfat.com

مصنّف دلائل

شیخ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔ ملاحظہ ہو (دیوبندی تبلیغی جماعت کی کتاب تبلیغی نصاب ص۴۳) اور دلائل الخیرات شریف اور مصنف کے حالات اور ان کے علمی وعملی خدمات ہم نے شرح دلائل الخیرات میں لکھ دیئے ہیں۔ ممکن ہے مخالفین "دلائل الخیرات" کو ایک غیر معتبر کہہ دیں ہم ان کے اکابر کا صرف ایک حوالہ لکھ دیتے ہیں۔

دیوبندی حضرات کے عقائد کا مجموعہ کتاب المہند ص۱۵ میں ہے کہ ہمارے نزدیک (یعنی دیوبندی علماء کے نزدیک) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر وثواب ہے۔ خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مولفہ کی تلاوت سے ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا۔ (کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا) کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا۔ حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حاجی امداد اللہ شاہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے۔ کہ دلائل الخیرات کا ورد بھی رکھیں۔ اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل الخیرات کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ تمام علماء دیوبند کا فیصلہ ہے کہ دلائل الخیرات کتاب کا پڑھنا موجب اجر وثواب ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ دلائل الخیرات شریف میں جو مضامین ہیں۔ وہ علمائے دیوبند

Marfat.com

کے نزدیک بھی یقیناً حق ہیں۔

مجھ سا کوئی غم زدہ نہ ہو گا
(۸) تم سا نہیں غمگسار آقا

حل لغات سا ۔ جیسا۔ غمزدہ، غم کا مارا غمگسار ۔ غمخوار۔

(۸) شرح اے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ جیسا زمانہ بھر میں کوئی غم کا مارا نہ ہو گا اور آپ جیسا بھی کوئی غمخوار نہ ہوا نہ ہو گا فلہذا میری غمخواری فرمائیے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غمخواری کا کیا کہنا کہ حیوانات تک اپنے دکھڑے پیش کریں تو آپ ان کے بھی دُکھ ٹالتے ہیں۔

اونٹ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب آکر کھڑا ہو گیا (اور کچھ عرض کیا) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تجھے اپنے سچ کا پھل ملے گا اور جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال تجھ پر پڑے گا۔اس کے باوجود یہ یقینی بات ہے کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی کا منہ نہیں دیکھ سکتا، ہم نے عرض کی "یا رسول اللہ ! یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟" فرمایا "اس کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اسے کھا لینا چاہا تھا تو یہ وہاں سے بھاگ آیا ہے اور تمہارے نبی کے حضور فریاد کر

Marfat.com

رہا ہے۔" ہم بیٹھے ہی تھے کہ اس کے مالک دوڑتے ہوئے آئے اونٹ نے جب انہیں دیکھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور کے پاس آ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ پکڑی اس کے مالکوں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے، آج حضور کے پاس ملا ہے"۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "دیکھو اس نے میرے حضور نالش کی ہے اور بہت بری نالش کی ہے"، عرض کیا "یہ کیا کہتا ہے"؟ فرمایا "یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا، گرمی میں اس پر اسباب لاد کر سبزہ زار جاتے اور جاڑے میں گرم مقامات تک کوچ کرتے، جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنا لیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے بہت اونٹ کر دیئے جو چرتے پھرتے ہیں اب جو اس کے لیے یہ شاداب برس آیا تو تم نے اسے ذبح کر کے کھا لینے کا ارادہ کیا ہے"۔ وہ بولے، "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا کی قسم اسی طرح ہوا"۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "نیک سلوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے ایسا نہ ہونا چاہیئے"۔ عرض کیا کہ اب ہم اسے نہ بیچیں گے، نہ ذبح کریں گے"۔ فرمایا غلط کہتے ہو، اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے، اب میں تم سے زیادہ اس کا مستحق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں، اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی، یہ تو ایمان والوں کے دلوں میں ہے"۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے سو روپوں میں خرید لیا اور اس سے فرمایا کہ "اے اونٹ چلا جا، تو اللہ عزوجل کے لیے آزاد ہے"، یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی بولی میں کچھ کہا۔ حضور علیہ السلام نے آمین کہی۔

Marfat.com

اس نے دوبارہ کچھ کہا، حضور علیہ السّلام نے آمین کہی۔ سہ بارہ پھر اس نے کچھ کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر آمین کہی۔ اس نے چوتھی بار پھر کچھ کہا، اس دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گریہ طاری ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا "حضور یہ کیا کہتا تھا"؟ فرمایا "اس نے پہلی بار کہا کہ اے نبی اللہ! اللہ عزوجل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلام اور قرآن کی طرف بہتر جزا عطا فرمائے! مَیں نے کہا "آمین"۔ پھر اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی اُمّت سے خوف دور کرے جس طرح حضور علیہ السّلام نے میرا خوف دور کیا ہے"! مَیں نے کہا "آمین"! ۔ پھر اس نے کہا کہ حضور علیہ السّلام کی اُمّت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھ سے محفوظ رکھے (کہ وہ ان کو مٹا نہ سکیں) جیسا حضور علیہ السّلام نے میرا خون بچایا ہے"! میں نے کہا "آمین"۔ پھر اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السّلام کی اُمّت کی سختی ان کے آپس میں نہ رکھے"! ——

اس پر مجھے گریہ ہوا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے ربّ تبارک وتعالیٰ سے طلب کر چکا اور اس نے مجھے عطا فرما دیں، لیکن پچھلی دُعا کو منع فرما دیا (کنز العمال)

ہرنی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ تشریف رکھتے تھے کہ آواز آئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا کہ میں نے توجہ کی تو کوئی نظر نہ آیا۔ میں کچھ تھوڑی دور چلا کہ پھر آواز آئی یا رسول اللہ! یارسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَیں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو پھر بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پھر آواز آتی چلی گئی یارسول اللہ یا رسول اللہ مَیں اس آواز کی طرف چلتا گیا تو آگے ایک ہرنی کو دیکھا جو مجھے آواز دے رہی تھی وہ ہرنی ایک رسی میں بندھی بیٹھی تھی اور ساتھ ہی ایک اعرابی (دیہاتی) کپڑا اوڑھے دھوپ میں سویا ہوا تھا۔

Marfat.com

ہرنی نے مجھ سے عرض کی یارسول اللہ! اس اعرابی نے مجھے شکار کرکے پکڑ لیا ہے اور اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں جو دودھ کے لیے بھوکے ہوں گے اگر حضور مجھے چھوڑ دیں تو میں انہیں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی اور آپ مجھے پھر باندھ دینا۔ آپ نے فرمایا واقعی تو واپس آجائے گی اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ضرور آؤں گی اگر نہ آؤں تو مجھے اللہ تعالیٰ اسی طرح عذاب دے جس طرح ٹیکس لینے والوں کو دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آگئی۔ آپ اسے پھر سے باندھ ہی رہے تھے کہ وہ اعرابی بیدار ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ کیا آپ کو اس کی ضرورت ہے آپ نے فرمایا ہاں اس نے عرض کی کہ میں نے اسے شکار کرکے پکڑا ہے۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ اب آپ کی ہوگئی۔ میں نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ فَاَطْلَقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ فِى الصَّحْرَآءِ فَرَحًا تَضْرِبُ بِرِجْلَيْهَا الْاَرْضَ وَتَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھول دیا۔ وہ خوش ہو کر زمین پر دوڑتی اور کودتی ہوئی یہ کہتی چلی جارہی تھی کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (البدایۃ والنہایہ لابن کثیر ص ۱۴۷ ج ۶)

Marfat.com

(۹) گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی
ڈوبا۔ ڈوبا۔ اتار آقا

حل لغات گرداب (مذکر) بھنور۔ گھمن گھیری۔ پانی کا گول چکر۔

(۹) شرح گناہوں کی وجہ سے میری کشتی عذاب کے بھنور میں پڑ گئی ہے اسے آپ ہی پار لگا سکتے ہیں اس لیے کہ ہمیں ہمارے رب تعالیٰ نے بھی آپ کا در دکھایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

فائدہ آیت عام اور مطلق ہے اور علم تفسیر کا مسلّم قاعدہ ہے کہ آیت کے مطلق اور عموم کو مطلق اور عموم کو عام رہنے دیا جانا ضروری ہے جب تک اس کے لیے مخصص (آیۃ یا احادیث صحیحہ) نہ ہو اسی لیے یہ آیت مطلق اور عام ہے کہ امتی مدینہ پاک کا ہے یا عرب وعجم میں کہیں ہو اور وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہو یا

Marfat.com

آپ کے وصال شریف کے بعد تا قیامت اور آیت کا مخصص نہ قرآن مجید میں ہے نہ احادیث میں۔ اس قاعدہ پر جو بھی اسے اپنے قیاس سے آیۃ مذکورہ میں مطلب بیان کرے گا۔ وہ قرآن کی تحریف کا مرتکب ہوگا۔

نیز:۔ لفظ ظلم کا صلہ جب لفظ نفس ہو تو وہاں ہر سہ اقسام ظلم مراد ہو سکتے ہیں۔

(۱) کفر (۲) کبیرہ (۳) خلاف اولیٰ،

امثلہ بالترتیب (۱) لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (۳) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا، اور ایوب علیہ السلام نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ اور اہل بہشت کی ایک قسم کے متعلق فرمایا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ان امور کو سامنے رکھ کر اب آیت کو سمجھئے اس آیت میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر توبہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مگر قبول توبہ کے لیے ایک تیسرے امر گنہگاران امت کے لیے استغفار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ضرورت بیان ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام مومنوں کے لیے طلب مغفرت کرنا تو ثابت ہی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم الٰہی یوں ہے۔

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۝	"اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو"۔

ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی پس اگر باقی دو امر (گنہگاروں کا بغرض توسل حاضر خدمت ہونا اور طلب مغفرت کرنا) پائے

Marfat.com

جائیں تو وہ مجموعہ متحقق ہو جائے گا جو موجب قبول توبہ و رحمت الٰہی ہے۔ اس آیت میں وا ستغفر لھم کا عطف جاء وك پر ہے۔ اس لیے اس کا مقتضا یہ نہیں کہ استغفار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استغفار عاصیاں کے بعد ہو۔ علاوہ ازیں ہم تسلیم نہیں کرتے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام وصال شریف کے بعد گنہگاران امت کے لیے طلب مغفرت نہیں فرماتے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بلکہ تمام انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام) وصال شریف کے بعد بھی زندہ ہیں اور عاصیان امت کے لیے طلب مغفرت فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

حیاتی خیر لکم تحدثون و احدث لکم ووفاتی خیر لکم تعرض علیّ اعما لکم فما رایت من خیر حمدت اللہ علیہ وما رایت من شر استغفرت اللہ لکم۔

میری زندگی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ تم مجھ سے (حلال و حرام) پوچھتے ہو۔ میں تمہیں (بذریعہ وحی) احکام سناتا ہوں۔ اور میری وصال بھی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ میں اچھے اعمال کو دیکھ کر اللہ کا شکر کروں گا اور برے اعمال کو دیکھ کر تمہارے لیے مغفرت کی دعا کیا کروں گا۔

ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات شریف ہی میں عاصیان امت کو بشارت دے دی کہ میں وصال شریف کے بعد بھی ان کیلئے استغفار کیا کروں گا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال رحمت سب کو معلوم

Marfat.com

ہے کہ جو شخص اپنے رب سے طلبِ مغفرت کرتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوتا ہے آپ اس کے لیے استغفار فرماتے ہیں۔ اسی لیے علماء کرام نے تصریح فرما دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ رتبہ آپ کی وصال شریف سے منقطع نہیں ہوا۔

(۱۰) تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
مَیں وہ کہ بدی کو عار آقا

حل لغات کرم۔ بخشش وعطا ناز (مذکر) لاڈ۔ چوچلا نخرہ۔ پیار۔ فخر بھروسہ یہاں فخر مراد ہے۔ عار (مؤنث) شرم وغیرت یہاں شرم مراد ہے۔

شرح (۱۰) اے میرے کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب والاشان ہیں کہ بخشش وعطا کو آپ کی نسبت پر فخر و ناز ہے اور میں ایسا گنہگار ہوں کہ برائی کو میرے سے منسوب ہونے پر عار اور شرم ہے کہ ایسے ویسے سے سرزد ہوئی (تواضعًا فرمایا ہے) سچ ہے من تواضع للہ فقد رفع اللہ درجاتہ، جو تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جتنا ہی اظہار و تواضع فرمایا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند قدر بنایا ہے۔ پہلے مصرعہ میں اس قاعدہ کی طرف اشارہ ہے کہ شے کی قدر و منزلت اضافت پر مبنی ہے۔ جیسی نسبت ویسی عزت یہی وجہ ہے کہ جو شے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسوب ہوتی گئی۔

Marfat.com

وہ اپنی دوسری جنسوں سے افضل واعلیٰ اور برتر و بالا ہوئی۔ مثلاً آل النبی جملہ آل الانبیاء سے افضل اصحاب الرسول جملہ اصحاب الرسل سے افضل یہانتک امت من حیث الامت جملہ امم سے افضل" جیساکہ اللہ نے فرمایا۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس. تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔

دوسرے مصرع میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اپنا نام لے کر یہی مطلب واضح فرمایا کہ امتی کتنا ہی نا اہل کیوں نہ ہو لیکن آپ کی نسبت سے اُسے وہ مرتبہ نصیب ہوا کہ کل قیامت میں تمام امتیں رشک کریں گی مثلاً حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے ستر ہزار بہشتی بلا حساب بہشت میں داخل ہوں گے. پھر اس ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے جو کہ وہ بھی بغیر حساب بہشت میں جائیں گے گویا چار ارب نوّے کروڑ ستر ہزار بلا حساب بہشت میں داخل ہوں گے. علاوہ ازیں جب در شفاعت کھُلے گا پھر تو منظر دیدنی ہو گا کہ تمام امتیں رشک کر رہی ہوں گی کہ حبیبِ خدا کی امت کے کیسے نصیب (البدور السافرہ للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا
(۱۱) دے دے ایسی بہار آقا

حل لغات

منہ نہ پڑے۔ ہمت نہ کرے، حوصلہ نہ ہو۔
خزاں (مؤنث) پت جھڑ کا موسم۔ بے رونقی۔ بُردالی۔

Marfat.com

شرح (۱۱) اے میرے مالک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے عمل صالح سے کچھ ایسی دائمی وابدی بہار عطا فرما کر پھر ہمیشہ کے لیے خزاں کو میرے پاس آنے کا حوصلہ نہ ہو۔

اس شعر میں اعلیحضرت قدس سرہٗ نے اپنے حسن طلب کی بہترین مثال قائم فرمائی ہے وہ یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دائمی نگاہِ کرم نصیب ہو۔ اس لیے کہ صاحب روح البیان قدس سرہٗ نے ایک قاعدہ تحریر فرمایا ہے کہ جسے نگاہ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دائمی نصیب ہو اس سے گناہ نہیں ہوتا۔ گناہ انسان سے تب ہوتا ہے جب نگاہ نبی علیہ السلام ہٹ جائے۔ یہاں تک کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے بھی لغزش ہوئی۔ جب ان سے روح محمدی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) نے توجہ ہٹائی۔

(روح البیان عربی ص ۱۸ ج ۹ (اُردو ص ۲۳۰ ج ۲۶)

جس کی مرضی خدا نہ ٹالے
(۱۲) میرا ہے وہ نامدار آقا

شرح (۱۲) اس شعر میں امام اہلسنّت شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ عوام وخواص کو آگاہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ ہیں کہ جن کی مرضی خدا تعالیٰ نے کبھی نہیں ٹالی وہی کرتا ہے جو ا[illegible]ب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہتا ہے مثلاً سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ طیبہ پہنچ کر بیت المقدس کو منہ کرکے نماز پڑھنے لگے اس [illegible] مد آپ کی خواہش ہوئی کہ قبلہ ابراہیمی یعنی کعبہ معظمہ

Marfat.com

کی طرف منہ کرنے کی اجازت ہو تو اسی وقت جبرئیل علیہ السلام آیت لائے۔
فلنولینک قبلۃ ترضہا (پ۲) تو پھر ہم ضرور پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

اور فرمایا "ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ"، (پ۳۰) اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ یعنی قیامت میں آپ جیسے چاہیں گے ویسے ہی ہوگا۔

حدیث مشاورۃ

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَاذَا اَفْعَلُ بِهِمْ فَقُلْتُ مَا شِئْتَ یَا رَبِّ هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ فَاسْتَشَارَنِی الثَّانِیَةَ فَقُلْتُ لَهٗ كَذٰلِكَ فَاسْتَشَارَنِی الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ لَهٗ كَذٰلِكَ فَقَالَ تَعَالٰی اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَكَ فِیْ اُمَّتِكَ یَا اَحْمَدُ وَبَشَّرَنِیْ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مَعِیَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَیْسَ عَلَیْهِمْ حِسَابٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیَّ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِهٖ اَوَ مُعْطِیَّ رَبِّیْ سُؤْلِیْ قَالَ مَا اَرْسَلَ اِلَیْكَ اِلَّا لِیُعْطِیَكَ

الحدیث۔ ((احمد) وابن عساکر عن حذیفۃ)

کنز العمال جلد ششم ص۱۱۲ حدیث ۱۷۳۵ وخصائص کبریٰ جلد دوم ص۲۱۰
اخرج احمد وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابونعیم وابنِ عساکر عن حذیفۃ بن الیمان (مسندِ امام احمد جلد ۵ مطبوعہ مصر ص۳۹۳)

بے شک میرے رب کریم نے میری اُمت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کیا۔ اے میرے رب جو کچھ تو چاہے وہی کر، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

دوبارہ مجھ سے مشورہ لیا۔ میں نے وہی جواب دیا۔ اس نے تیسری دفعہ مجھ سے مشورہ طلب فرمایا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ پھر میرے ربّ کریم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بے شک میں تیری امت کے معاملہ میں تجھے ہرگز رسوا نہ کروں گا۔ اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستّر ہزار امتی سب جنتیوں سے پہلے میری ہمراہی میں داخل ہوں گے۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا پھر میرے ربّ نے قاصد بھیجا کہ میرے حبیب تو دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی اور مانگ تجھے دیا جائے گا۔ میں نے اپنے ربّ کریم کے قاصد سے کہا کہ کیا میرا رب میری ہر مانگی ہوئی چیز دے گا؟ تو اس قاصد (فرشتہ) نے عرض کی کہ حضور اسی لیے تو ربّ تعالیٰ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے کہ آپ جو کچھ بھی مانگیں آپ کو عطا فرمائے۔

آگے یہ حدیث مبارک طویل ہے۔ جس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اور اپنی امت مکرمہ کے بہت سے فضائل و محامد بیان فرمائے۔ ہم نے قدرِ ضرورت پر اکتفا کیا ہے۔

ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ
(۱۳) میرا ہے وہ کامگار آقا

حل لغات ملک خدا، جملہ ہژدہ ہزار عالم یا اس سے کم و بیش
کامگار، خوش نصیب کامیاب۔ فتحمند۔ بامراد۔

شرح (۱۳) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے آقا و مولیٰ وہ بامراد ہیں جن کا ہژدہ ہزار عالم یعنی خدا

Marfat.com

کی تمام خدائی پر بعطائے الٰہی و باذنہٖ قبضہ و اختیار ہے۔ یہ مسئلہ اختیار و تصرف اختلافی ہے ہمارے علمائے و مشائخ نے اس موضوع پر متعدد تصانیف لکھی ہیں مثلاً امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ سلطنۃ المصطفےٰ اور الامن والعلی اور منیۃ اللبیب اور مفتی احمد یار خان گجراتی مرحوم نے سطنت مصطفٰے اور فقیر کی دو تصنیفیں ہیں۔

اختیار الکل مختار الکل اور التصرفات فی اختیار صاحب المعجزات والکرامات

چند دلائل ملاحظہ ہوں۔

(۱) ابونعیم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آمنہ خاتون رضی اللہ تعالٰے عنہا نے فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ایک سپید ابر نے آپ کو ڈھانپ لیا اور میرے سامنے سے غائب ہو گئے پھر وہ پردہ ہٹا تو کیا دیکھتی ہوں کہ سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا آپ کی مٹھی میں ہے اور کوئی منادی پکار رہا ہے۔

بَخٍ بَخٍ قَبَضَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ فِي قَبْضَتِهٖ (دلائل ص)	واہ واہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا زمین و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو حضور کے قبضہ میں نہ آئی ہو۔

فائدہ منادی پکارتا ہے کہ زمین و آسمان کی مخلوق پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قبضہ کر لیا۔ مخلوقِ زمین و آسمان کی اگر تفصیل کی جائے تو عمر ختم ہو جائے اور صرف زمین کی مخلوق گنتی و شمار میں نہ آئے۔ اجمالی طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ زمین کی مخلوق حیوانات، جمادات وحوش و طیور جنّ و انسان ہیں اور ان سب پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت و سلطنت ہے۔

Marfat.com

انتباہ اس میں شک وشبہ ہو تو کیوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا نائب وخلیفہ بنایا۔ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔ اور اس کی تفصیل پہلے بارہا گزری ہے۔

(۲) امام احمد وابن حبان وضیائی وابونعیم بسند صحیح حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا۔

اُتِیْتُ مَفَاتِیْحُ الدُّنْیَاءِ عَلٰی فَرَسٍ اَبْلَقَ جَاءَنِیْ بِهَا جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَیْهِ قَطِیْفَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ	مجھے دنیا کی کنجیاں دی گئیں۔ جبرائیل علیہ السلام ابلق گھوڑے پر میری خدمت میں آئے اس پر خوبصورت زین پوش پڑا تھا۔

(جواہر البیان ج ۱ ص ۳۹۶)

(۳) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

بینا انا نائم اتیت بمفاتیح الارض فوضعت فی یدی (رواہ البخاری ص ۲/۱۸، ۱۲)	میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی چابیاں میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

فائدہ یاد رہے کہ نبی علیہ السّلام کی خواب بھی وحی ہوتی ہے۔ یہ مخالفین کو بھی مسلّم ہے اسی لیے جو کچھ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں عطا ہوا وہ واقعی حقیقۃً عطا ہوا۔

دیکھنی ہے حشر میں یہ منظر تو قیامت میں سب کے سامنے آجائیگا جب اللہ تعالیٰ سب کے روبرو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جنّت کی چابیاں عطا فرمائے گا چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

مدارج شریف میں ہے "آمدہ است کہ ایستادہ میکند اورا پروردگار دے یمین عرش ودر روایتے بر کرسی ومی سپار دبوے کلید جنّت"۔

Marfat.com

سو یا کئے نابکار بندے
(۱۴) رو یا کئے زار زار آقا

حل لغات نابکار (نالائق۔ نکمے) (رو یا کئے زار زار) بہت زیادہ روتے۔

شرح (۱۴) نکمے غلام (امتی) تو راتوں کو میٹھی نیند سوتے رہیں اور وہ سب کا آقا و مولیٰ اور حبیب کردگار ساری ساری رات امت کے غم میں روئیں اور خوب روئیں بھلا ایسا شفیق اور رؤف و رحیم آقا کہیں دیکھا گیا ہے۔

سوال :- اعلحضرت قدس سرہٗ حضور علیہ السلام کے سوا تمام لوگوں کو نکمے نابکار کہہ دیا۔ اس میں انبیاء علیہم السلام داخل نہ سہی لیکن صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور آپ کی امت کے اغواث و اقطاب وغیرہم رضی اللہ عنہم تو داخل ہیں یہ بے ادبی اور گستاخی نہیں تو اور کیا ہے۔

جواب :- اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مراد عوام امتی ہیں اگر مذکورہ بالا حضرات شامل ہوں تو مراد یہ ہوگی کہ وہ اپنے آقا و مولیٰ کی بہ نسبت نکمے ہیں اس لیے کہ خود انبیاءً و رسل بھی خود کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے آگے بہت کم مرتبہ کا اظہار فرماتے۔

لیکن حق یہ ہے یہاں نکمے بندے عام مراد ہیں اس لیے کہ خواص تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقش قدم پر خوب چلے اور شب بیداری اور عبادت گزاری میں انہوں نے کوئی کمی نہیں کی۔

Marfat.com

آپ کی عبادت کا یہ حال تھا کہ کثرت قیام شب کے سبب سے آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آگیا تھا۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ آپ یہ تکلیف و محنت کیوں اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے آپکے سبب تو اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں" یعنی کیا میں اس بات کا شکر نہ کروں کہ میں بخشا گیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام رات نماز میں کھڑے رہے۔ اور قرآن کی ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے۔ (ابن ماجہ)

وہ آیۃ یہ ہے۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

لطیفہ ادھر عبادت کا یہ حال تھا اِدھر منافقین کو اپنی کثرت عبادت پہ ناز تھا کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کوتاہ عبادت تصور کرتے تھے چنانچہ ایک منافق کا واقعہ ملاحظہ ہو۔

محدث کبیر امام ابویعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا۔

عن انس قال کان فینا شاب ذو عبادۃ و زھد واجتھاد فسمعناہ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یعرفہ ووصفناہ بصفۃ فلم یعرفہ فبینما	حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد وزاہد نوجوان تھا ہم نے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا حضورؐ اسے نہیں جان سکے پھر اس کے حالات واوصاف بیان کیے جب بھی حضور اسے نہیں پہچان

Marfat.com

نحن كذالك اذا قبل فقلنا
يا رسول الله هو هذا
فقال انى لارى على وجهه
سفعة من الشيطان
نجاء فسلّم فقال له
رسول الله صلى الله عليه
وسلم اجعلت فى نفسك
ان ليس فى القوم خير منك
فقال اللهم نعم ثمّ
ولّى فدخل المسجد فقال
رسول الله صلى الله
عليه وسلم من يقتل
الرجل فقال ابوبكر انا
ندخل فاذا هو قائم
يصلى فقال ابوبكر كيف
اقتل رجلا وهو يصلى وقد
نهانا النبى صلى الله عليه
وآله وسلّم عن قتل
المصلين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلّم
من يقتل الرجل فقال عمر انا

سکے یہاں تک کہ ایک دن وہ اچانک سامنے آگیا۔ جیسے ہی اس پر نظر پڑی ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں اتنے میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا اور سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ تو ابھی اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے اس نے جواب دیا.
ہاں اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد کے اندر داخل ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا میں جب اس ارادہ سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے نماز پڑھتا ہوا دیکھ کر واپس لوٹ آئے

Marfat.com

يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم فدخل المسجد فاذاهو ساجد فقال مثل ما قال ابوبكر وازاد لا رجعن فقد رجع من هو خير مني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم معه يا عمر فذكر له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال علي انا فقال انت تقتله ان وجدته فدخل المسجد فوجده قد خرج فقال اما والله لو قتلته لكان اولهم وآخرهم ولما اختلف في امتي اثنان. اخرجه ابن ابي شيبه - (ابريز شريف ص۲۷۰) حجۃ الله على العالمين ص۵۵۵ مطبوعه قديم وجديد ص)

اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو کیسے قتل کروں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازی کے قتل سے منع کیا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں۔ جب وہ مسجد کے اندر گئے تو اس وقت نوجوان سجدہ کی حالت میں تھا۔ وہ بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح واپس لوٹ آئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم اسے ضرور قتل کرو گے بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے لیکن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کے اندر داخل ہوئے تو وہ جا چکا تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت کے جملہ فتنہ پرواز دن

Marfat.com

ہیں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری امت کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہیں لڑتے۔

اس طرح کے ملتے جلتے واقعات۔ خصائص کبری ص۱۴۷ ج۲ و فتح الباری ص۲۶۴ ج ۱۲ اور حجۃ اللہ علی العالمین ص۵۵ میں بھی ہیں ان سب کا مفہوم ایک

فائدہ۔ اس حدیث شریف پر بہترین تبصرہ فقیر کی کتاب وہابی دیوبندی کی نشانی میں پڑھیئے۔

اور یہاں پر ہمارا مقصد یہ ہے کہ منافق کو اپنی عبادت پر اتنا ناز تھا کہ مجلس میں حضور علیہ السلام سمیت سب کو دیکھ کر تحقیر کی جس کا اس نے خود اقرار کیا جب اس سے حضور علیہ السلام نے پوچھا اجعلت فی نفسک ان لیس فی القوم خیر منک،، ان میں کوئی اس سے اچھا نہیں اس نے اللھم نعم،، بے شک ایسے ہی ہے یا رسول اللہ ہمارے دور کے بے ادب لوگوں کا حال ایسے منافقوں سے کچھ کم نہیں مولوی قاسم نانوتوی سابق مہتمم دیوبند نے تو صاف لکھ دیا کہ امتی کبھی عمل میں اپنے نبی سے بڑھ جاتا ہے۔

لطیفہ یہ گستاخانہ عبارت تحذیر الناس میں ہے اس پر عذر گناہ بدتر از گناہ یہ کہ بجائے غلطی کے احساس کے اس کے جوابات کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ اس میں نانوتوی صاحب نے بظاہر کی قید لگائی ہے تو بظاہر دیکھا جائے تو بہت سے امتی بہت سے اعمال میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ جاتے مثلاً ایک امتی ساری رات ذکر الہی میں مصروف ہے اور آپ نیند فرما رہے ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن ایسے بیوقوفوں کو کون سمجھائے کہ نبی علیہ السلام کا نیند میں ہونا یا دوسرے امور میں مصروف ہونا امتی کی لاکھوں عبادتوں سے افضل ہے۔

Marfat.com

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر عمل شریعت بنتا ہے اور شریعت سازی ایک ایسا عمل ہے کہ نبی علیہ السلام کے سوا کسی دوسرے کے نصیب کہاں۔
بقول ان کے بظاہر کی قید تسلیم کر لی جائے تو بھی بے ادبی ہے مثلاً حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ عمر میں بڑے ہیں یا حضور علیہ السلام جواب دیا بڑے تو حضور (علیہ السلام) ہیں لیکن میں آپ سے دو سال پہلے پیدا ہوا (شفاء شریف) بتائیے حضرت عباس کہہ دیتے کہ میں بڑا ہوں تو بظاہر تو ٹھیک ہے لیکن چونکہ آپ سے بڑا کہنا بے ادبی ہے اسی لیے آپ نے جواب میں ادب کو ملحوظ رکھا۔

کیا بھول ہے اُن کے ہوتے کہلائیں
دنیا کے یہ تاجدار آقا (۱۵)

حل لغات کیا بھول۔ کتنا بڑی غلطی۔ انکے ہوتے۔ حضور علیہ السلام کی موجودگی میں۔

شرح (۱۵) کتنی بڑی غلطی ہے کہ شہنشاہ کائنات کی موجودگی میں دنیا کا کوئی بادشاہ خود کو آقا کہلائے اس لئے کہ بڑے سے بڑا بھی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنیٰ خادم کی حیثیت سے ہے۔

ملکوت میں سیدنا جبرائیل علیہ السلام ادنیٰ خادم و دربان حضور علیہ السلام ہیں بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام بھی حضور علیہ السلام کو اپنا آقا و مولیٰ مانتے جانتے ہیں آپ کی عزت و قدر و منزلت کے آگے خود کو خدام کی حیثیت

Marfat.com

بتاتے۔ یہ منظر شب معراج خوب ہوا کہ جونہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصیٰ میں پہنچے تو سب کے سب صف بستہ نیازمندانہ صورت میں کھڑے تھے اور پھر جس کیفیت سے آپ سے ملاقات کی اور جو نیازمندی الوداع کے وقت دکھلائی اور قیامت میں خصوصیت اس کا ظہور ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مجلس میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا ذکر کر رہے تھے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ بیشک وہ ایسے تھے جیسے تم دیکھ رہے تھے مگر سنو میں کون ہوں

انا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحتہ آدم فمن دونہ ولا فخر (رواہ الترمذی والبونعیم و الدارمی) (جواھر البحار ص ۳۶ ج ۱)

میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ کوئی بڑائی نہیں اور اس میں فخر نہیں کل قیامت میں حمد کا علم میرے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اس کے علاوہ سب اس کے نیچے ہوں گے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں فخر نہیں کل قیامت میں میں سب کا سردار ہوں گا اور اس دن ہر ایک میرے ہی پرچم تلے جمع ہوگا۔ (رواہ الحاکم والبیہقی)

محشر میں اذان بلال

حضرت علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے جواہر البحار جلد اوّل میں طویل حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حضرت بلال جنتی ناقہ پر سوار ہوں گے اور اس کی پشت پر اذان دیں گے پھر تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" سنیں گے تو سبھی پکار اٹھیں گے۔ اس پر ہم گواہ ہیں۔

Marfat.com

ان کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں
(١٦) ایسے ایسے ہزار آقا

حل لغات مٹ جائیں۔ قربان و نچھاور ہو جائیں

(١٦) شرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادنیٰ گداؤں کا یہ حال ہے کہ ان کے آگے بڑے بڑے جابر سلطان دم نہیں مار سکے بلکہ ہزاروں دنیوی بادشاہ ان پہ قربان۔ اس کا آج بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے بہت بڑی قد آور شخصیات کو گنبدِ خضراء کے دربان بھیڑ بکریوں کی طرح ہٹاتے چلاتے ہیں تو کسی کی کیا مجال کہ ان کے آگے دم مارے۔

شاہانِ اسلام بہت بڑے نامور بادشاہوں کے واقعات تاریخ میں ثبت ہیں کہ انہیں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام سنتے ہی گردنیں جھک جائیں۔ مثلاً سلطان محمود غزنوی، اورنگ زیب۔ ہارون الرشید وغیرہ وغیرہ کے حالات شاہد ہیں۔

ادبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مفسرِ قرآن علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمود سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وزیر ایاز کے بیٹے کا نام محمد تھا ایک مرتبہ سلطان کو طہارت کی ضرورت ہوئی تو آواز دی کہ ایاز کا بیٹا پانی لائے۔ ایاز نے بھی سن لیا اور پریشان ہوا کہ نامعلوم میرے بیٹے سے کیا خطا ہوئی کہ سلطان نے اس کے نام کی بجائے ایاز

Marfat.com

کا بیٹا کہہ کر یاد فرمایا۔ وضو کے بعد سلطان نے ایاز کو پریشان دیکھ کر وجہ پوچھی تو ایاز نے کہا آپ نے میرے بیٹے کا نام نہیں لیا اسی وجہ سے پریشانی ہوئی کہ شاید اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے سلطان نے تبسم فرما کر کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں آپ کے بیٹے کا نام میں نے اس لیے نہیں لیا کہ میرا وضو نہ تھا اور بے وضو یہ نام نامی زبان پر لاتے ہوئے شرم محسوس ہوئی اس لیے ایاز کا بیٹا کہہ کر پکارا۔ (روح البیان پارہ ۲۲ تحت آیۃ صلوۃ ص ۲۳۴ ج ۷)

سلطان محمود کا دستور العمل

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ اہلِ دربار کو فرمایا کہ جو شخص یہ درود پاک پڑھے۔ ایسا ہے کہ گویا اس نے دس ہزار بار درود پاک پڑھا ہے لہٰذا میں تین مرتبہ اوّل شب میں اور تین آخر شب میں اُٹھ کر یہ درود شریف پڑھتا ہوں اور اس طرح ساٹھ ہزار کی تعداد شمار کرتا ہوں درود شریف یہ ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد ما اختلف الملوان۔ و تعاقب العصران۔ وکرالجدیدان واستقل فرقدان و بلغ روحہ وارواح اہل بیتہ منا التحیۃ والسلام وبارک وسلم علیہ کثیرا۔

(روح البیان ج ۷، ص ۲۳۴)

انعام و نگاہ عنایت

سلطان محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ کے عشقِ رسالت و تعظیم مصطفوی کے باعث بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی آپ پر خصوصی عنایت تھی۔ چنانچہ ایک شخص دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب میں مشرف ہوا تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہزار درہم مجھ پر قرض ہے۔ ادا کرنے کی توفیق نہیں کہ ڈرتا

Marfat.com

ہوں کہ قرض دیئے بغیر کہیں موت نہ آجائے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محمود کے پاس جاؤ اور اس سے رقم لے کر اپنا قرض ادا کرو عرض کی یا سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاید وہ میری بات کا اعتبار نہ کریں اور نشانی طلب کریں حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ وہ تیس ہزار مرتبہ درود پاک اول شب اور تیس ہزار آخر شب بیدار ہو کر پڑھتے تھے۔ چنانچہ جب اس شخص نے سلطان محمود علیہ رحمۃ کے پاس حاضر ہو کر یہ مبارک خواب سنایا تو محمود پر رقت طاری ہوئی اور انہوں نے ہزار درہم قرض اتارنے کے علاوہ مزید ہزار درہم اس شخص کو دیا اور حاضرین کے پوچھنے پر فرمایا کہ اس خواب سے علماء کے اس بیان کی تصدیق ہو گئی ہے کہ واقعہ مذکورہ درود شریف ایک بار پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے۔ (روح البیان وغیرہ)

بے ابر کرم کے میرے دھبے (۱۷)
لَا تَغْسِلُهَا الْبِحَارُ آقا

حل لغات دھبے۔ داغ۔ لا تغسلھا البحار، انہیں سمندر نہ دھوئیں،

شرح (۱۷) اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ابر کرم کے بغیر میرے گناہوں کے دھبوں کو سمندر نہ دھو سکیں گے۔

Marfat.com

یہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کی کسرِ نفسی و تواضع ہے اور ایسا طریقہ ہر محبوبِ خدا کا رہا کہ خود کو جملہ عالم سے حقیر تر سمجھے۔ اگرچہ آپ نے اپنا نام لیا لیکن اس سے مراد ہر مجرم و خطا کار ہے اور ظاہر ہے کہ گناہوں کے دھبے پانیوں سے نہیں نگاہوں سے دھلتے ہیں اور یہاں دُھل جانے سے نجاتِ کاملہ مراد ہے کہ جونہی نگاہ مصطفٰی اٹھے گی تو بے شمار گناہگاروں کے بیڑے پار ہو جائیں گے۔ جیسے باب الشفاعۃ میں تفصیل گزری ہے۔

(۱۸) اتنی رحمت رضاؔ پہ کرلو
لَا یَقْرَبْہُ الْبَوَارْ آقا

حل لغات

لا یقربہ البوار، ہلاکت اس کے پاس نہ آئے

(۱۸) شرح

اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذرا سی رحمت احمد رضا پر فرمائیے کہ دارین میں مصائبُ آلام اس کے قریب بھی نہ آئیں۔

یہ دونوں اشعار قطعہ بند ہیں جن کا خلاصہ یہ ہوا کہ بندہ کتنا ہی گنہگار ہو اور اس کے گناہ سمندروں کے پانی سے پاک نہ ہو سکیں۔ ان کی بخشش کا واحد حل ہے نگاہ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جس پہ پڑ گئی وہ نہ صرف دنیا بلکہ اُخروی مصائبُ و آلام سے بھی نجات پا گیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش کا حال سب کو معلوم ہے اور صدیوں گریہ وزاری کی اور آنسو بہائے لیکن جب تک نہ کہا۔

Marfat.com

یارب اسئلک بحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما غفرت لی (اے میرے رب میں تجھ سے رسول اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے سوال کرتا ہوں کہ میری خطا معاف فرمادے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح پہچانا۔ حالانکہ میں نے ان کو پیدا نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار! جب تو نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اٹھایا۔ اور عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس میں جان گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کو ذکر کیا ہے جو تیرے نزدیک محبوب ترین خلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم! تو نے سچ کہا۔ وہ میرے نزدیک احب الخلق ہیں۔ چونکہ تم نے اس کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے۔ میں نے تم کو معاف کردیا۔ اگر محمد نہ ہوتے۔ میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ (حاکم وطبرانی) (یہودیوں کی مشکل حل)

قرآن مجید میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہود اپنے دشمنوں پر فتح پانے کے لیے دعا میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں وارد ہے۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (بقرہ۔ع ۱۱)	اور وہ اس سے پہلے کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے۔

فائدہ حافظ ابونعیم نے دلائل میں عطاء وضحاک کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہود بنی قریظہ ونضیر [illegible]وں پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔ اور دعا میں یوں کہا کرتے تھے۔

Marfat.com

اللّٰھم انا نستنصرك بحق النبی الامی ان تنصرنا علیھم	خدایا! ہم تجھ سے بحق نبی امی دعا مانگتے ہیں کہ تو ہم کو ان پر فتح دے

اور فتح پایا کرتے تھے۔ تفسیر درمنثور للسیوطی وغیرہ وغیرہ۔

عقائد و معمولات صحابہ

جو کچھ امام احمد رضا نے کہا وہی صحابہ کرام کرتے تھے۔ کیونکہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات شریف میں دیگر حاجات کی طرح آپ سے طلبِ دعاء طلبِ شفاعت بروز قیامت یا طلبِ دعا مغفرت بھی کیا کرتے تھے۔ صرف چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ اگر زیادہ مطلوب ہوں تو شفاعت کا منظر دیکھیئے۔

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال سالت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل فقلت یارسول اللّٰہ فاین اطلبك قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القك علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القك عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطی ھذہ الثلث المواطن (رواہ الترمذی شریف)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرما دیجئے فرمایا میں کر دوں گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپکو کہاں ڈھونڈوں۔ فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈو میں نے عرض کیا، اگر میں آپ کو وہاں نہ پاؤں فرمایا کہ پھر میزان کے پاس سے ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا اگر میزان کے پاس آپ کو نہ پاؤں۔ فرمایا تو پھر حوض کے پاس مجھے ڈھونڈنا۔ کیونکہ میں ان مقامات کو نہ چھوڑوں گا۔

Marfat.com

(نعت شریف)

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا

شرح (۱) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کی شان عزت کے کامل مظہر ہیں۔ اندازِ وحدت اس کثرت میں نظر آتے ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے۔

کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف (الحدیث)	میں ایک مخفی خزانہ تھا چاہا کہ پہچانا جاؤں

کنت کنزاً مخفیاً کا رازِ تابش کھل گیا — جب جہاں میں سرورِ دنیا و دیں پیدا ہوئے

اسی اظہار ارادہ پر مخلوق پیدا فرمائی اسی تخلیق اوّل کا نام ہے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ ہی ذات باری تعالیٰ کے مظہر کامل ہیں اس کے بعد کے تعینات آپ کا جلوہ یہ مسئلہ تصوف ہے۔ اس کے سمجھنے کے لیے مراتب ستہ ذہن نشین فرمالیں۔

(۱) احدیت اسے مرتبہ لابشرط شے کہا جاتا ہے۔
(۲) وحدت اسے مرتبہ بشرط لا شے کہتے ہیں یہ تعین اول ہے۔
(۳) واحدیت اس میں ظہور بالتفصیل ہے اسے مرتبۂ بشرط شے کہا جاتا ہے مرتبۂ وحدت اور واحدیت کے درمیان برزخ ہے جسے حقیقت محمدیہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی کا اشارہ فرمایا،

Marfat.com

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ» اور ان الـذین یبا یعونك انما یبا یعون اللہ» اور صحیح بخاری میں» من رآنی فقد رآی الحق» اور فرمایا» لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملك مقرب ولا نبی مرسل یہ اس معنیٰ پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت مرتبۂ وحدت اور مرتبۂ واحدیت کے مابین واسطہ ہے۔ اسی لیے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے مرتبہ اول کے اعتبار سے مظہر کامل اور مرتبۂ ثالث کے اعتبار سے آپ میں کثرت ہے اور اسی میں انداز وحدت ہے،'

اثبات اولیت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

منکرین کمالات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور علیہ السلام کو مظہر کامل ہونے کا انکار کریں تو ان کی شوم بختی ہے۔ جب کہ ذرہ ذرہ اسی کا مظہر ان کو بھی تسلیم ہے اور آپ کو جملہ عالم سے اوّل ماننا بھی انہیں تاویل ہے ورنہ یہ تو عقل کو بھی تسلیم ہے کہ ہر سلسلہ کی جانب ماضی میں چلتے چلتے ایک حد ایسی ضرور نکلتی ہے۔ جس سے اس سلسلہ کی ابتداء ہوتی ہے اس حد کو اس سلسلہ کا مبداء کہتے ہیں جیسے سلسلۂ توالد وتناسل بشری کی جانب ماضی میں ایک حد ضرور ہے۔ جس سے اس سلسلہ کی ابتداء ہوئی اور یہ سلسلہ بشریت اسی ایک ذات سے شروع ہوا ہے۔ اور وہ ہیں سیدنا آدم (علیٰ نبینا وعلیہ السلام) پھر اس سے آگے بڑھئے کہ بشریت سے پہلے کی مخلوق کا مبدأ کون ہے۔ اسلام نے اسی اوّل مخلوق کا نام نور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بتایا ہے سیرۃ کے محققین نے اس نور کو حقیقۃ الحقائق جیسی عالی رب العالم اصل مخلوقات مبدا موجودات کے مختلف القاب سے یاد کیا ہے۔

(مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی)

Marfat.com

مظہر ذات وصفات

اہل علم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنی ذات وصفات قدیم کے ساتھ حادث مخلوق کے رابطہ قائم رکھنے کے لیے ایک ایسی ہستی اور پیدا فرمائی جو اس کی تجلیات ذات وصفات کی مظہر اتم ہو۔ اور وہ ہستی ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اسی معنیٰ پر تمام مخلوق اللہ تعالیٰ سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ کے بغیر فیضیاب نہیں ہوسکتی چنانچہ شفا شریف صفحہ ۱۸۱ میں ہے۔

فَاَقَامَ بینھم وبینہ مخلوقًا من جنسھم فی الصورۃ والبسہ من نعتہ الرأفۃ والرحمۃ واخرجہ الی الخلق سفیرا صادقا وجعل طاعتہ طاعتہ وموافقتہ موافقتہ قال اللہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اور بندوں کے درمیان ایک ایسی مخلوق مقرر فرمائی جو صورت میں ان کی جنس ہو اور اپنے صفات رافت ورحمت کا اُسے لباس پہنایا اور اُسے مخلوق کی طرف سچا سفیر بنا کر بھیجا اور اس کی طاعت اپنی طاعت اور اسکی موافقت کو اپنی موافقت کہا اور فرمایا جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

مظہر کامل واکمل

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات و صفات کے مظہر کامل ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ولقد اتینٰک سبعًا من المثانی یعنی ہم نے آپ کو سات ذاتی صفات عنایت فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات یہ ہیں۔

(۱) سمع (۲) بصر (۳) کلام (۴) حیاۃ (۵) علم (۶) ارادہ (۷) قدرۃ۔

Marfat.com

(من المثانی) یعنی المثانی کی خصوصیت سے۔ اس سے مظہر ذاتی وصفاتی مراد ہے یعنی مظہریت ذاتی وصفاتی جو صرف حضرت انسان کو نصیب ہوتی ہے وہ آپ کو ہم نے عنایت فرمائی۔

یاد رہے کہ مظہریت ذاتی وصفاتی انسان کے سوا کسی دوسری مخلوق کو نصیب نہیں ہوئی اور نہ ہوگی اگرچہ ملائکہ نوری مخلوق ہیں لیکن وہ بھی اس دولت سے محروم ہیں اسی سے "وعلم آدم الاسماء کلھا" کا بھید کھلا کہ آدم علیہ السلام اسی مظہریت ذاتی وصفاتی سے مسجود ملائکہ ٹھہرے۔ الاسماء میں بعض اسماء ذاتی تھے اور بعض صفاتی اور وہ صرف آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے ملائکہ ان سے بے خبر تھے وہ اسی لیے کہ آدم علیہ السلام اسماء ذاتی وصفاتی کے مظہر تھے انہیں بتائے گئے اور ملائکہ مظہر نہیں تھے اسی لیے انہیں بے خبر رکھا گیا تھا ہاں ملائکہ بعض صفات کے مظہر ہیں۔ لیکن وہ بھی اسی طرح نہیں جیسے آدم علیہ السلام تھے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا "ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صادقین"، پھر آدم علیہ السلام نے ان اسمأ کو ملائکہ کرام کے سامنے پیش کر کے فرمایا مجھے ان اسماء کی خبر دو اگر تم سچے ہو۔ چونکہ ملائکہ کرام بعض صفات کا مظہر تھے اسی لیے آدم علیہ السلام کے اس سوال پر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ لاعلم لنا الا ما علمتنا (الآیۃ) ہمیں کوئی علم نہیں سوائے اس کے کہ تو نے ہمیں سکھایا۔

Marfat.com

(۲)
یہی ہے اصل عالم مادہ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

حل لغات مادہ۔ جڑ۔ بنیاد۔ برپا۔ قائم عجب انوکھا ہنگامہ شور و غل۔

(۲) شرح یہ شعر اول کی تفصیل ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق کی تخلیق کا مادہ اور اصل ہیں آپ کی ذات وحدت کا مظہر ہیں اسی لیے اس وحدت کی کثرت کا عجیب ہنگامہ آپ سے قائم ہے۔ حدیث مشہور اول ما خلق اللہ نوری و جمیع الخلق کلھم من نوری ،، کی طرف اشارہ ہے۔

اس حدیث کی صحت کا مخالفین نے انکار کیا فقیر نے دلائل سے ثابت کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس رسالہ کا نام ہے التنقیح الفروری فی توثیق حدیث اول ما خلق اللہ نوری۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شئے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا کے حوالہ جات (تفسیر نیشاپوری ص۵۵ ج ۸، تفسیر عرائس البیان ص۲۳۸ ج ۱، تفسیر روح البیان ص۵۴۸ ج ۱، زرقانی شریف ص۴۷ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص۲ ج ۲، جواہر البحار اس حدیث کو مخالفین کے اکابرین نے بھی تسلیم کیا ہے (چند حوالے حاضر ہیں۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر ص۶ ۱۶ اپریل ۱۹۰۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاوٰی رشیدیہ ص۹ مطبوعہ دہلی)

Marfat.com

ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے صفحہ ۳۵ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ الباری ابراہیم میر سیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میر سیالکوٹی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب 'شہادۃ القرآن' کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزائیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار علی صاحب نے بھی عطر الوردہ صفحہ ۲۴ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ گویا اس حدیث کی تفسیر ہے جس میں وارد ہے کہ امام عبدالرزاق نے سند صحیح سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن حضور علیہ السلام سے عرض کیا میرے ماں باپ 'آپ پر قربان ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ وہ کون سی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے پیدا فرمایا آقائے کائنات شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور تھا سیر فرماتا رہا، اس وقت نہ لوح و قلم تھا نہ بہشت و دوزخ تھی۔ نہ فرشتے تھے نہ زمین و آسمان تھا نہ چاند و سورج تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب خدا تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا، تو اس نور میں شعاعیں در شعاعیں بڑھتی گئیں اور وہ مزید شعاعوں میں تقسیم ہوتی گئیں۔ یعنی پہلے نور کے چار حصّے کیے گئے پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش چوتھے کے چار حصّے کیے وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ کائنات کا وجود ظاہر ہو گیا (الحدیث) یہ حدیث طویل ہے بقدرِ ضرورت نقل کی گئی ہے۔

Marfat.com

سلف صالحین کی تصریحات

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے عقیدہ کی توثیق سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات سے ملاحظہ ہو۔

(۱) علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اعلم ان اللہ تعالیٰ بعث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نوراً بیّن حقیقۃ حظ الانسان من اللہ تعالیٰ وانہٗ تعالیٰ سمی نفسہ نوراً بقولہ تعالیٰ اللہ نور السمٰوٰت والارض لانھما کانا مختفیتین فی ظلمۃ العدم فاللہ تعالیٰ اظھرھما بالایجاد وسمی الرسول نوراً لان اول شئی اظھرہ الحق بنور قدرتہ من ظلمۃ العدم کان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اول ما خلق اللہ نوری ثم خلق العالم بما فیہ من نورہ بعضہ من بعض فلما ظھرت الموجودات من وجود نورہ سماہ نوراً وکل ما کان اقرب الی الاختراع کان اولی

اور یاد رکھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو بحیثیت نور مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے انسان کا حصہ الٰہی بیان کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کو اپنے قول اللہ نور السمٰوٰت والارض میں نور سے موسوم فرمایا کیونکہ ارض وسماء ظلمت عدم میں مستور تھے پس اللہ تعالیٰ نے صفت ایجاد سے انہیں ظاہر فرمایا۔ اور نبی علیہ السلام کو نور فرمایا کیونکہ وہ پہلی مخلوق جسے اللہ تعالیٰ نے قدرت سے ظاہر فرمایا۔ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے جس طرح آپ نے خود فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عالم کے بعض انوار کو بعض سے پیدا فرمایا۔ پس جب آپ کے نور سے موجودات ظاہر ہو گئے تو آپ کا نام نور رکھا اور وہ ہر شے جو اقرب الی الایجاد ہو وہ

Marfat.com

باسم النور کما ان عالم الا
رواح اقرب الی اختراع من
عالم الاجسام فلذالک سمی
عالم الانوار والعلویات نورانیا
بالنسبۃ الی السفلیات فاقرب
الموجودات الی الاختراع لما کان
نورا فالنبی صلی اللہ وسلم کان
اولیٰ باسم النور ولھذا کان
یقول انا من اللہ والمؤمنون
منی وقال تعالیٰ قد جاءکم
من اللہ نور وروی عن النبی
علیہ السلام انہ قال کنت
نورا بین یدی ربی قبل خلق
آدم باربعۃ عشر الف عام
وکان یسبح ذالک النور وتسبح
الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق
آدم القی ذالک النور فی
صلبہ وعن ابن عباس
رضی اللہ عنھما عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال
لما خلق اللہ آدم اھبطنی
فی صلبہ الی الارض وجعلنی

اسم نور کے زیادہ مناسب ہے. کیونکہ
عالم ارواح جبکہ ایجاد کے زیادہ قریب
تھا تو اسی وجہ سے اسے عالمِ انوار
کا نام دیا۔ اور عالم علوی نورانی ہے.
بنسبت عالم سفلی کے پس نور نبی جبکہ
تمام موجودات کی نسبت ایجاد کے
سب سے زیادہ قریب ہے لہذا نور
کا نام سب سے زیادہ آپ ہی کی ذات
مقدسہ کے مناسب ہے. اسی لیے آپ
نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور کی (تجلی) سے
پیدا ہوا اور مومنین مجھ سے. اور اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے لاریب تمہارے پاس اللہ کی
جانب سے نور آیا اور نبی علیہ السلام سے
مروی ہے کہ میں اپنے رب کے پاس بحیثیت
نور آدم کی پیدائش سے چودہ ہزار برس
پہلے موجود تھا اور یہ نور اللہ کی حمد و ثناء
کرتا تھا اور فرشتے اس حمد سے تسبیح
کیا کرتے تھے پس ۔ آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا
گیا اور ابن عباس سے مروی ہے. وہ
کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا

Marfat.com

فی صلب نوح فی السفینۃ و قد فنی فی صلب ابراھیم ثم لم یزل تعالیٰ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ الی الارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط۔ (روح البیان پ۶ تحت آیۃ قد جاءکم من اللہ نور)

کیا تو مجھے ان کی پشت کے ضمن میں زمین پر اتارا۔ پھر صلب نوح کے ضمن میں کشتی میں اتارا اور ابراھیم کی پشت میں رکھا پھر اسی طرح مجھے کریمانہ پشتوں سے پاکیزہ ارحام کی طرف نقل فرماتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھے میرے والدین کی طرف بھیجا۔ جو کبھی نازیبا حرکت کے مرتکب نہیں ہوئے۔

فائدہ حضرت امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ عالم سے پہلے اور جملہ عالمین آپ ہی کے وجود سے موجود ہوئی اس معنیٰ پر، امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا شعر ؎

یہی ہے اصل عالم مادہ ایجاد خلقت کا

مبنی بر حقیقت ہے اور یہی سلف صالحین کا عقیدہ ہے۔

(۲) امام قسطلانی مواہب اللدنیہ کے مقصد اول ص۲۷ ج۱ میں ارقام فرماتے ہیں۔

لما تعلقت ارادۃ الحق تعالیٰ بایجاد خلقہ وتقدیر رزقہ ابرز الحقیقۃ المحمدیۃ من الانوار الصمدیۃ فی الحضرۃ الاحدیۃ ثم سلخ منھا العوالم کلھا علوھا وسفلھا علی

جب حق تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کو پیدا کرنے کا اور اسکے رزق مقرر کرنے کے ساتھ متعلق ہوا تو اس نے حقیقت محمدیہ کو صمدی انوار سے بارگاہ احدیت میں ظاہر فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت محمدی سے تمام عالم علوی اور

Marfat.com

صورة حکمه کما سبق فی سابق ارادته وعلمه ثم اعلمه تعالیٰ نبوته وبشره وبرسالته هکذا وآدم لم یکن الا کما قال صلے اللہ علیہ وسلم بین الروح والجسد۔

(جواہر البحار ص ۳۷۱ ج ۱)

سفلی کو اپنے ارادہ ازلی کے مطابق اخراج فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حقیقت محمدی کو نبوت کی خبر اور رسالت کی بشارت دی اور ابھی حضرت آدم علیہ السلام فرمان نبوی کے مطابق روح اور جسد کے درمیان ہی تھے۔

(۳) اس کی شرح میں امام زرقانی شرح مواہب اللدنیہ ص ۲۷ ج ۱ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں کہ۔

وانما کانت الحقیقة المحمدیة ھی صورة الحقیقة الحقائق لاجل ثبوت الحقیقة المحمدیة فی خلق الوسطیة ھی عین النور الاحمدی المشار الیه بقوله علیه السلام اول ما خلق اللہ نوری

اور جزایں نیست کہ حقیقت محمدیہ ہی تمام حقائق کی حقیقت ہے۔ کیونکہ حقیقت محمدی کا ثبوت خلق وسطیہ میں ہے، جو کہ عین نور احمدی ہے جس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔

(۴) امیر عبدالقادر الجزائری الحسنی اپنی کتاب مواقف کے موقف ص ۷۹ میں فرماتے ہیں۔

فان حقیقة صلی اللہ علیه وسلم ھی الرحمه التی وسعت کل شئ وعمت ھذہ الرحمه حتی اسماً الحق تعالیٰ من حیث

بلا ریب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت وہ رحمت عظمیٰ ہے جس نے ہر شے کا احاطہ کر لیا ہے۔ حتیٰ کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے اسماء کو بھی یہ رحمت

Marfat.com

ظهور اثارها ومقتضياتها بوجود هذه الرحمة وهذه الرحمة هي اوّل شئ فتق ظلمة العدم واوّل صادر عن الحق تعالیٰ بلا واسطة و هي الوجود المفاض علیٰ اعیان المکنونات قبل الوضع اللغوی ولهذا یسمی المصطفٰے بنور الانوار وبابی الارواح

شامل ہے۔ کیونکہ ان اسمائے کے مقتضیات اور آثار کا ظہور اس رحمت محمدی سے وجود میں آیا۔ اور اسی رحمت نے سب سے پہلے پردہ عدم کو چاک کیا اور یہ پہلی مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ صادر ہوئی اور اس وجود کا فیضان تمام موجودات کو حاوی ہے۔ اس وضع لغوی سے پہلے اس لیے حضور علیہ السّلام کا نام نورالانوار اور ابوالارواح ہے۔

فائدہ ثابت ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کائنات اور جملہ عوالم آپ کے نور کا جلوہ ہیں اسی لئے کسی نے کیا خوب فرمایا ؎

کیا شانِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا چمن میں ظہور ہے

ہر گل میں ہر شجر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے

Marfat.com

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
(۳) خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

حل لغات خلد (بضم الخاء) ہمیشہ کی جگہ یہاں بہشت مراد ہے۔
(ضیافت) مہمانی۔

(۳) شرح گدا سے اپنی ذات مراد لی ہے یعنی میں احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) نیک لوگوں انبیاء و اولیاء کے در کا بھکاری ہوں اور انہی سے وابستہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان نیکوں کے ساتھ مجھے بھی خُلد بریں میں جگہ عطا فرمائے۔

اس شعر میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا کہ جنت کا حصول اعمال صالحہ پر مبنی نہیں وہ تو ایک قسم سے اسباب ہیں قبول ہو گئے تو پھر بھی جنت کا ملنا محض فضل ربانی پر منحصر ہے۔ یہ عقیدہ اہلسنّت کا ہے اور معتزلہ کا عقیدہ تھا کہ حصول جنّت اور اجر و ثواب اعمال صالحہ پر موقوف ہے کچھ اسی عقیدہ کی بدبُو مخالفین کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکرین سے بھی آتی ہے۔

جب یہ طے ہو گیا کہ فضل ربانی کے بغیر بہشت کا داخلہ ممنوع ہے۔

حکایت امام ابوالليث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت میں ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے تیس سال پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا میرے فضل سے جنت میں جائے گا یا اپنے عمل کے بھروسہ پر وہ کہے گا اپنے عمل کے بھروسہ پر

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرمائے گا اسے ایسے راستہ سے لے جاؤ جہاں پانی نہ ہو جب پانی مانگے تو اعمال کے بدلے پانی پلاؤ چنانچہ ایسے ہی ہوا جب اعمال پانی کے عوض دے چکا تو فرشتے واپس لے آئے اللہ نے فرمایا اسے دوزخ میں پھینک دو اب کہا یا اللہ مجھے اپنے فضل سے بہشت عطا فرما۔

فضل رب بطفیل حبیب رب صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے بہشت کی چابیاں محبوب کو عطا فرمائی ہیں چنانچہ فقیر نے حدیث صحیح اس سے قبل نقل کی اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے یاروں اور محبوبوں کے ہاتھ میں بہشت و دوزخ دے دے گا۔ بطور نمونہ ایک حدیث ملاحظہ ہو۔ حضرت امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسے احادیث حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت مولیٰ کو قسیم النار فرمایا۔ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ قَدْ خَرَّجَ اَهْلُ الصَّحِيْحِ وَالْاَئِمَّةُ مَا اَعْلَمَ بِهٖ اَصْحَابَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا وَعَدَهُمْ بِهٖ مِنَ الظُّهُوْرِ عَلٰى اَعْدَائِهٖ (اِلٰى قَوْلِهٖ) وَقَتْلِ عَلِيٍّ وَاَنَّ اَشْقَاهَا الَّذِيْ يَخْضِبُ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اَيْ لِحْيَتَهٗ مِنْ رَاْسِهٖ وَاَنَّهٗ قَسِيْمُ النَّارِ يُدْخِلُ اَوْلِيَاءَهُ الْجَنَّةَ وَاَعْدَاءَهُ النَّارَ بیشک اصحاب صحاح و ائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مولیٰ علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت ترین اُمت ان کے سر مبارک کے خون سے ریش مطہر کو رنگے گا اور یہ کہ مولیٰ علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

Marfat.com

گنہ مغفور۔ دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا
(۴) تعالی اللہ۔ ماہ طیبہ! عالم تیری طلعت کا

حل لغات گنہ۔ گناہ کا مخفف۔ مغفور اسم مفعول بخشا ہوا خنک بمعنی ٹھنڈک اس سے سکون و قرار مراد ہے

تعالی اللہ بزرگ ہے اللہ شعراء اسے تعریف و تحسین اور تعجب پر بولتے ہیں۔
ماہ طیبہ مدینہ کا چاند اس سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس مراد ہے۔ عالم بفتح (لام) جہان لیکن عام محاورہ میں صورت و حالت کے لیے مستعمل ہوتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے فلاں خوشی کے عالم میں پھولے نہیں سماتا۔
طلعت۔ چہرہ دکھانا۔

(۴) شرح اے مدینہ منورہ کے چاند (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سبحان اللہ آپ کے دیدار کا عالم کس قدر حسین اور دلکش کہ جس سے گناہ معاف اور دل باغ باغ اور اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور جگر کو سکون و قرار اور خوشی و فرحت نصیب ہو جاتی ہے۔
یہ صرف امام احمد رضا قدس سرہٗ کا اپنا جذبۂ عشق نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی ذوق سے سرشار تھے چند عاشقان باصفا کے واقعات ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ (انشاء اللہ)

Marfat.com

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی
(۵)
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

حل لغات (جوشِ حسن) حسن کی زیادتی کا جوش۔ گلشن چمن۔ جا بمعنی جگہ۔ چٹکتا پھر کہاں غنچہ یعنی اب کلی کیسے کھل سکتی ہے۔ باغِ رسالت نبوت و رسالت کا باغ۔

(۵) شرح چمنستان رسالت و نبوت میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیأ و رسل علی نبینا و علیہم السّلام اپنے اپنے وقت میں چمک۔ دمک۔ خوشبو و مہک کے ساتھ یکے بعد دیگرے مسلسل آتے رہے لیکن اس چمنستان رسالت میں ایک ایسا پھول کھلا جس کی عالمگیر خوشبو اور حسن و جمال کی فراوانی نے ساری کائنات اور سارے زمانہ کو تاقیامت مہکا اور سنوار دیا۔ اس پھول نے کسی اور مزید کلی کھلنے کی محتاجی باقی نہ چھوڑی۔ لہٰذا اس پھول کے بعد چمنستان رسالت میں کوئی نئی کلی کھلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باغِ رسالت کے آخری مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

فائدہ اس شعر میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی اس آیۂ کریمہ کی جانب اشارہ فرمایا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین [۲۲]۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور صحاح کی ان کثیر احادیث کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے جن میں سے ایک حدیث شریف یہ ہے۔

Marfat.com

مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصرٍ احسن بنیانه ترک منه
موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن
بنیانه الا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع
اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایة فانا
اللبنة وانا خاتم النبیین (بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ میری اور جملہ انبیاء کرام کی کہاوت اس خوبصورت محل کی ہے جو نہایت خوبصورت بنایا گیا۔ لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی اور دیکھنے والوں نے اس عمارت کے گرد گھوم کر دیکھا تو سوائے اس ایک اینٹ کے خالی جگہ کے ساری عمارت کا حسن وجمال دیکھ کر تعجب (حیرت) کرنے لگے (یعنی عمارت کی انتہائی خوبصورتی اور اس خالی جگہ کی کمی کا شدت سے احساس کیا گیا) تو میں نے اس اینٹ کی خالی جگہ کو پُر فرما دیا۔ اس طرح میرے ذریعہ عمارت کی کمی جو شدت سے محسوس کی جا رہی تھی ختم ہوگئی اور میرے ہی ذریعہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا گیا (اب کوئی نیا رسول و نبی نہیں آسکتا) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں اس خالی جگہ کی اینٹ ہوں اور میں تمام نبیوں میں پچھلا ہوں۔ اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ حضور چمنستانِ رسالت و نبوت کے وہ آخری خوشرنگ و معنبر پھول ہیں جس نے اور مزید کلی کھلنے کی جگہ باقی نہیں چھوڑی۔ (وثائق)

فائدہ اس شعر میں عقیدۂ ختم نبوت کتنا خوبصورتی اور فصاحت و بلاغت سے ادا فرمایا لیکن خدا بیڑا غرق کرے تعصب کا آپ کو قادیانی مرزائی فرقہ کا آدمی ثابت کرنے کی ناکام سعی کی گئی "البریلویت" نامی کتاب میں اس پر چند بے سروپا اور بے ڈھنگے دلائل دیئے گئے لیکن

Marfat.com

؎ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے۔

یاد رہے کہ۔ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی بھی آپ ہی کے دور میں ہوا۔ جسے دعویٰ کفر، عمل کذب، کلمات باطل اور نظریات قاتل کی وجہ سے "مسیلمہ پنجاب" کہا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے نہ صرف مرزا قادیانی کے اعمال وعقائد کی گرفت کی۔ بلکہ بدلائل اس پر کفر وارتداد کے فتوے صادر فرمائے جو آپ کی متعدد کتب اور فتاویٰ میں ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً ختم نبوت، حسام الحرمین، رسائل رد قادیانیت، تاریخ محاسبہ قادیانیت اور فتاویٰ رضویہ کی مجلدات۔

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاعرانہ کلام میں متعدد جگہ اثبات ختم نبوت پر اشعار مدون فرمائے۔ مثلاً "حدائق بخشش" میں آپ فرماتے ہیں کہ ؎

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
خلق سے اولیا، اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

Marfat.com

(ص ۵۶ نعت "سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی")

آتے رہے انبیاء کما قیل لہم
والخاتم حقکم کہ ختم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

(ص ۱۰۲ رباعی اول)

نسخ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا
انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

(حصہ دوم ص ۵-۴)

سب سے اول سب سے آخر
ابتدا ہو انتہا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے
تم مؤخر مبتدا ہو

(ص ۴۴ خلاصہ فکر و عرض خاص)

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

(ص ۲۵ نعت "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام")

Marfat.com

اعلیٰ حضرت نے اپنی تصنیف "الاستمداد علی اجیاد الارتداد" میں متعدد مسلمان فرقوں کے وہ اقوال بھی اپنی شاعری میں سموئے ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہیں۔ ان اشعار کا حوالہ جاتی پسِ منظر مذکورہ کتاب کے حاشیہ میں مولانا مصطفےٰ رضا خان بریلوی نے تفصیلاً دیا ہے۔ جس کا یہاں موقع ومقام نہیں ہے۔ ذیل میں آپ کے چند اشعار اسی سلسلے میں ہدیہ ہیں۔

(الف) وہابیوں کے مخالف عقیدہ ختم نبوت اعتقادات پر یوں روشنی ڈالتے ہیں کہ۔

اسرار روئیت ختم نبوت
سب کو عدم میں سلاتے یہ ہیں
(ص ۴۱)

ختم جنہوں نے نبوت کر دی
جس پر دل ہمکاتے یہ ہیں

(ص ۴۸)

(با) دیوبندی فرقہ کے عقیدہ ختم نبوت سے متضاد ومتحارب اقوال و عقائد کا تذکرہ فرماتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ

شاہ کے پچھلے نبی ہونے کو
فضل سے خالی بتاتے یہ ہیں
منکر خاتم کو پھر کافر بھی
دھوکے کو لکھ جاتے یہ ہیں

(ص ۷۷)

مولوی اشرف علی تھانوی (دیوبندی) کے رسالہ امدادیہ کے حوالہ سے انکار ختم نبوت پر آپ نے یہ اشعار مدون کئے۔

Marfat.com

وار جو ختم نبوت پر تھے
اب وہ بیج اگاتے یہ ہیں
یعنی اپنے نبی چھپنے کو
تسکین بخش بتاتے یہ ہیں

اپنے نام پہ استقلالا
صلی علی بھجواتے یہ ہیں

غرض کہ اسی طرح آپ نے مشکوک، مبہم اور کفریہ اقوال پر گرفت کی ہے۔ اور اپنا عاشقانہ مسلک اور دوسروں کا فاسقانہ عقیدہ بیان کیا ہے۔ آپ نے کسی کی کوئی رو رعایت نہیں کی۔ جب وقت آیا تو بلا جھجک اور بلا مروت انہیں دین کی کسوٹی پر پرکھا۔

☆○☆○☆

ازالہ وہم منکرین عقیدہ ختم نبوت "حدائق بخشش" میں مناقب غوث الاعظم میں شامل متعدد اشعار کے حوالے سے آپ کو منکر ختم نبوت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح سواد اعظم کو یہ باور کراتے ہیں کہ تمہارے امام کا اگر عقیدہ مخالف ہو کر بھی تمہارا امام مسلمان رہ سکتا ہے تو ہم بھی کیوں نہیں رہ سکتے۔ کراچی سے میرے ایک مہربان نے ایک مکتوب کے ذریعے آپ پر یوں انگشت نمائی کی ہے۔

امام اہلسنت "احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نعتیہ نظموں کے مجموعہ کتاب حدائق بخشش میں عبدالقادر جیلانی کے مناقب یوں بیان کرتے ہیں۔[۱۲۰]

قد بے سایہ ظل کبریا ہے
تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

Marfat.com

ص ۱۸۵:۔

ترجمہ :" سید عبدالقادر جیلانی کے بعد پھر سے آغاز رسالت ہوگا۔ اور وہ نیا رسول بھی شیخ جیلانی کے تابع ہوگا (۵۴) پھر فرماتے ہیں کہ" مندرجہ بالا خیالات کے حامل ختم نبوت کو نہیں مانتے اس لحاظ سے کیا انہیں دینِ اسلام سے خارج تسلیم کیا جائے گا؟"

جواب :۔ موضوع زیر بحث سے متعلق چند اشعار حدائق بخشش ہی سے سے ہدیہ ناظرین کردیئے جائیں۔ تاکہ الوہیت و رسالت اور رسالت و ولایت میں ملحوظ حد ادب کے بارے میں فاضل بریلوی کے عقائد واضح کئے جاسکیں۔ فضائل سرکار غوثیت وصل دوم وسوم مشمولہ حدائق بخشش حصہ اوّل میں آپ فرماتے ہیں کہ۔

نبی سے آخذ اور امت پر فائض
ادھر قابل ادھر فاعل ہے یا غوث
الوہیت نبوت کے سوا تو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت
کہ "ختم" اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

یاد رہے کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان نظریات سے یہ اندازہ کرنا کوئی اتنا مشکل نہیں ہے کہ آپ حضرت سید عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم کو کمالات نبوت و فضائل رسالت کا مظہر سمجھتے ہیں لیکن چونکہ سرورِ کائنات

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت منقطع ہے لہٰذا آپ بھی نبی نہیں ہو سکتے۔ یہ نظریہ حدیث سے اخذ کردہ ہے۔ جو اس طرح ہے کہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

(۲) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے موسیٰ کے ساتھ ہارون، مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

(۳) ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔"

(۴) خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " اگر ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔

درج بالا چاروں ارشادات رسالت میں ایک بات واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے کہ حضرت عمر، علی، ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم میں کمالات و اوصاف نبوت کو قبول کرنے کی صلاحیتیں موجود تھیں۔ آپ سب حضرات قدسی کمالات و صفات نبوی کے مظہر تو بنے مگر چونکہ شرف نبوت اب کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا اس لیے آپ بھی نبی نہ بن سکے۔ بالکل یہی بات فاضل بریلوی نے کہی کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم اوصاف و کمالات کے مظہر تو ہیں مگر چونکہ منصب نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد منقطع ہو چکا ہے لہٰذا اب آپ نبی نہیں ہیں۔ منقبت میں تعریفی لہجہ اور انداز بیان کی بلندی کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ منقبت، منقبت ہی ہوتی ہے نعت نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ سرکار غوث صمدانی کو کسی بھی قسم کا نبی سمجھتے تو ان کی منقبت نہ کرتے بلکہ نعت کہتے لیکن آپ کے پورے کلام میں سے ایک بھی مثال ایسی پیش

Marfat.com

نہیں کی جاسکتی۔

(جواب ۲) رسول اکرم شاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (میری امت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کی طرح ہیں) اس ارشاد رسالت میں علماء کو انبیائے بنی اسرائیل فرمانے کا یہ مطلب نہیں کہ حقیقتاً علمائے امت محمدی انبیاء کے زمرے میں آگئے۔ بلکہ یہ ہے کہ عمل و اثرات کے لحاظ سے یہ انبیائے بنی اسرائیل کا کردار ادا کریں گے۔ مثلاً تبلیغ دین اور تشہیر حق کے لیے انبیاء کی سی کوششیں۔ حمیت دین کے لیے انبیاء کا سا کردار انہماک فی العبادت اور تقویٰ میں انبیاء کی سی مماثلت، خشیت الٰہی، ورع اور عاجزی میں انبیاء کی متابعت، کرامات کے ذریعے معجزہ انبیاء کا تمثل۔ یہ وہ نبوی کمالات ہیں جو اولیائے امت وعلمائے امت کو فرداً فرداً عطا فرمائے گئے۔ مجموعی طور پر ایک نبی میں جتنے کمالات ہو سکتے ہیں ان کو ایک ایک کر کے اولیائے امت پر تقسیم کر دیا گیا اور بقول حضرت مجدد الف ثانی "انہوں نے انبیاء کا پس خوردہ کھایا۔ پس کمالات نبوی بھی متابعت نبوت کے سبب ان کو حاصل ہوئے"۔ یہی وہ کمالات ہیں۔ جن کے سیدنا غوث اعظم میں ہونے کا ذکر اعلیٰ حضرت نے اپنے مناقبی قصیدہ میں کیا ہے۔ باقی جہاں تک فضیلت نبوّت علی الولایت کا تعلق ہے۔ اس کے آپ شدت سے قائل ہیں۔ تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

اعلیٰ حضرت نے اپنی تصانیف میں خود سیدنا سید السیاد، فرد الافراد، غوث اعظم، غیث اکرم، غیاث عالم، محبوب سبحانی، مطلوب ربانی، شاہباز لامکانی، ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی کا یہ قول فیصل نقل کیا ہے کہ

"ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں سے

Marfat.com

قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا۔ مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں ۔"

سیدنا غوث اعظم کے اس فرمان عالی سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آپ بھی اتباع انبیاء کے قائل تھے۔ منصب نبوت کے حصول کا عقیدہ نہ آپؒ اپنے لیے جائز سمجھتے تھے اور نہ دوسروں کے لیے۔ فاضل بریلوی کا یہ اقتباس اپنی تصانیف میں درج کرنا اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ آپ باوجود اعلیٰ ترین منقبت کے سرکار غوثِ اعظم کو مرتبہ نبوت سے دور سمجھتے تھے۔

لہٰذا فاضل بریلوی پر انکار ختم کا اتہام آپ کے عقائد و نظریات سے جہالت کی دلیل ہے۔ حاشیے (جو صفحات کے آخر میں دیئے گئے ہیں)

(۱) علامہ اقبال نے جس شدت کا ذکر کیا ہے۔ وہ جب رسولؐ اور عشق رسولؐ کی مظہر ہے کہ آپ کسی بھی ذریعہ بیان ذریعہ دلیل سے رسول کی شان میں گستاخی کرنے والے کے حق میں بہت شدید ہیں۔ یہ شدت آپ کے عشق رسول کے جذبہ کا تقاضا بھی ہے جس کا اعتراف مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی کیا ہے۔ دیکھئے فقہ القرآن جلد پنجم ص ۸ از مولانا عمر احمد عثمانی۔

(۲) آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو "مرزا قادیانی" لکھتے ہیں "غلام احمد" اس کے نام سے حذف کر دیتے ہیں اس لئے کہ وہ غلام احمد نہیں بلکہ گستاخ احمد تھا۔ قادیانی فرقے کو آپ احمدی یا قادیانی نہیں لکھتے بلکہ "غلامیہ" لکھتے ہیں۔ غلام احمد کی نسبت سے یا غلام انگریز کی نسبت سے۔

(۳) شائع کردہ مظہر فیض رضا، بُرج منڈی، فیصل آباد

(۴) مجھے یہ شعر مل نہ سکا جس کا ترجمہ میرے مہربان نے دیا ہے۔

(۵) کسی ولی کو نبی سمجھنے کا عقیدہ تو ایک طرف، ولی کو تو ایک صحابی کے

Marfat.com

برابر بھی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور صحابی کو نبی کے برابر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ "حضرت امیر معاویہ کے گھوڑے کے نتھنوں میں جانے والی گرد (جو میدانِ جنگ میں گھوڑے کے نتھنے میں داخل ہوئی) حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔ کجا یہ کہ انہیں حضرت امیر معاویہ سے افضل قرار دیا جائے۔ حضرت فاضل بریلوی بھی "افضلیت النبی علی الولی" کا عقیدہ ببانگ دہل بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ (رسالہ الرفضہ ص ۱۵-۱۴)

(۱) ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو آئمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

(ب) یہ (یعنی انبیاء کو اولیاء سے مفضول قرار دینا) کھلا کفر ہے۔

(ج) وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا ہے کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت، بے دینی و جہالت ہے۔

(د) بے شک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔

(ہ) ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلال ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ نبی کے ولی سے افضل ہونے پر اہلِ اسلام کا اجماع ہے۔ "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" میں لکھتے ہیں کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق کبھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا۔ جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے۔ (ص ۱۷)

(بشکریہ معارف رضا کراچی)

Marfat.com

بڑھا یہ سلسلہ رحمت کا۔ دور زلف والا میں
(۶) تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا

حل لغات

بڑھا لمبا ہوا۔ یہ بمعنی ایسا۔ سلسلہ۔ زنجیر۔ دور گردش۔ گھماؤ زلف رات کا ایک حصہ۔ رات کی مناسبت سے مجازاً کاکل یعنی کنپٹی والے وہ بال جو بڑھ کر کانوں کی لو پر آجاتے ہیں جسے کٹ بھی کہتے ہیں والا بلند مرتبہ۔ تسلسل (عربی) کسی چیز کا یکے بعد دیگر آنا۔ کالے کوسوں رہ گیا بہت دور رہ گیا۔ عصیاں گناہ۔ ظُلمت اندھیرا۔ تاریکی۔

(۶) شرح

حضور اکرم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالی شان خمدار زلفوں میں رحمت کا سلسلہ کچھ ایسا دراز ہوا یعنی سرکار کی رحمت و شفقت اپنی گنہگار امت پر اتنی زیادہ غالب ہوئی کہ مسلسل گناہوں کی تاریکیاں اور سیاہیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت کے کاکل خمدار کی خوبصورت سیاہی سے بہت دور رہ گئی ہیں۔

عظمت گیسوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رحمتوں والی زلفوں کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ خود قرآن مجید نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قسم یاد فرمائی ہے۔

اللہ نے فرمایا والضحٰی واللیل اذا سجٰی (پ ۳۰) رخ تاباں (مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء) کی قسم اور (آپ کے) گیسوئے معنبریں کی قسم (روح البیان)

Marfat.com

صف ماتم اُٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
(۷) گناہگارو! چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنّت کا

حل لغات صفِ ماتم اٹھے۔ ماتم ختم ہو اور خوشی حاصل ہو۔ خالی ہو زنداں۔ تاریکی دور ہو جائے، ٹوٹیں زنجیریں بیڑیاں ٹوٹ جائیں۔ در دروازہ۔ چوکھٹ۔ زنداں سے مراد تقلید و بند۔

(۷) شرح اے گناہگارو! اب غم مت کرو اس لئے کہ حق تعالیٰ نے دنیا ہی میں جنت کا دروازہ تمہارے لیے کھول دیا ہے۔

اور وہ ہے حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا درِ اقدس اور اے مصیبت میں گرفتار لوگو! تمہیں مبارک ہو کہ معصیت کی تاریکیاں اب ختم ہو جائیں گی اور عذاب کی زنجیریں توڑ دی جائیں گی اور تم سب کو رہائی مل جائے گی۔

امام احمد رضا خان قدس سرہٗ کا یہ اشارہ شفاعت کے عقیدہ کی طرف ہے۔

قرآن قرآن پاک نے اعلان فرمایا ہے۔ ولو انهم اذ ظلموا جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما (قرآن) پ۵ (ع ۵)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (معصیت و نافرمانی کر کے) تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

Marfat.com

فائدہ اس آیت میں منافقوں کی بدبختی کا ذکر ہے کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضرت شفیع اُمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیامۃ حق لم یؤمن بہا لم یکن اہلہا۔

میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اُس کے قابل نہ ہوگا (یعنی وہ شفاعت سے محروم رہے گا)

لطیفہ منکرینِ شفاعت اپنے قول میں سچے ہیں جس کی تائید مذکورہ بالا حدیث شریف سے ہوئی کہ وہ سرے سے شفاعت کے لائق اور مستحق ہی نہیں اس لیے کہ انہیں شفاعت کے متعلق ایمان ہی نہیں رکھتے۔ شفاعت ہم غریبوں کو نصیب ہوگی۔ جب کہ ہمیں صرف شفاعت کا ہی سہارا ہے ؎

کسی کو ناز ہوگا عبادت کا ریاضت کا
ہمیں تو سہارا ہے محمد کی شفاعت کا
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

احادیث شفاعت احادیث شفاعتِ کبریٰ میں ہے کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے۔ سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کی جائے گی۔ اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لاکر رکھی جائے گی۔ پیاس کی شدت وہ کہ خدا نہ دکھائے۔ گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر چڑھے گا۔ اتنا کہ جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں۔

Marfat.com

اس میں غوطے کھائیں گے۔ گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آ جائیں گے۔ لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آ کر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔ آدم و نوح خلیل وکلیم و مسیح علیہم السّلام کے پاس حاضر ہو کر جواب صاف سنیں گے۔ سب انبیاء علیہم السّلام فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں۔ ہم اس لائق نہیں ہم سے یہ کام نہ ہو گا نفسی نفسی تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ سب کے سب حضور پُرنور خاتم النّبیین سیّد الاوّلین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپ انا لھا انا لھا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے میں ہوں شفاعت کے لئے پھر اپنے ربِ کریم جلّ جلالہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے۔ اُن کا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہو گا، اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

یہی مقام محمود ہو گا۔ جہاں تمام اولین وآخرین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف اور خدا کی حمد و ثنا کا غُل پڑ جائے گا۔ اور موافق و مخالف سب کھل جائیگا۔ بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں۔ اور ربّ العزّت کے یہاں جو عظمت ہمارے نبی کے لئے ہے کسی کیلئے نہیں اسی لئے اللہ پاک اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے انبیاء کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصبِ شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے۔ دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے۔

Marfat.com

سکھایا آئینہ کو ہے یہ کس گستاخ نے یارب
(۸) نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کر کے حیرت کا

حل لغات

گستاخ شوخ۔ چالاک۔ روئے جاناں محبوب کا چہرہ۔ حیرت تعجب کی وجہ سے ایک ہی حالت پر رہ جانا۔

(۸) شرح

شعراء آئینہ کو حیرت بتاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمت نے یہاں اس اعتبار سے ایک عجیب و غریب مضمون آفرینی فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت شیشۂ و آئینہ حیرت کا بہانہ کر کے کر رہا ہے حالانکہ یہ ایک گونا گستاخی ہے۔

آئینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال

بقول مذکور اس کی گستاخی سہی لیکن ہے تو عشق ہے اور عشق میں ایسی بات قابلِ ستائش ہوتی ہے جیسے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ادب کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا اسمِ گرامی نہ مٹانا۔ اور قاعدہ ہے کہ عشق کے ہر عمل پر بہتر انعام ملا کر اس میں سوائے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ کے کسی اور صورت کو نہ آنے دیا گیا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک دفعہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو انہیں یہ حدیث تصور میں آئی کہ

من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ	جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا۔

Marfat.com

اس سے انہیں غم لاحق ہوا کہ نا معلوم مجھے بیداری میں زیارت ہو گی یا نہ اسی خیال میں گم ہو کر بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں اپنا حال سنایا تو

اخرجت لہ مرأتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال رضی اللہ عنھما فنظرت فی المرأۃ فرأیت صورۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم ار لنفسی صورۃ (الحاوی للفتاوی ص ۲۴۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)	حضور علیہ السلام کا آئینہ نکالا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آئینہ میں دیکھا تو اس میں حضور علیہ السلام کی صورت نظر آئی میری شکل مجھے نظر آئی نہ

(۹) اِدھر اُمّت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہو گا گردشِ چشم شفاعت کا

حل لغات حسرت ارمان۔ آرزو۔ نرالا انوکھا۔ طور طرز۔ گردش گھماؤ۔ حرکت

(۹) شرح قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ شفاعت کی عجیب وغریب گردش ہو گی۔ کبھی آپ امت کی حسرت ویاس کی طرف نظر فرمائیں گے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف آخرش خدا کی رحمت آپ کی شفاعت کے سبب امت کی دستگیری فرما کر نجات دے گی۔

امت پر حسرت کا حال تو مذکور ہو چکا اللہ تعالیٰ کی رحمت پر امید بلکہ یقین کر

Marfat.com

اس مالک نے خود وعدہ فرمایا کہ
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (ص۳۰۔ ضحیٰ)
عنقریب تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

احادیث مبارکہ

(۱) دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری تو حضور شفیعِ امت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "اذن لا ارضی وواحد من امتی من النار"، یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہا۔

(۲) طبرانی معجم اوسط اور بزار مسند میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" اشفع لامتی حتیٰ ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت"، میں اپنی امتؐ کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا۔ اے محمد تو راضی ہوا۔ میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔

(۳) حدیث شفاعت میں ہے۔

ثم اشفع فیحدّلی حداً فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ حتیٰ ما بقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود (مشکوٰۃ) پھر (اللہ سے) شفاعت کروں گا اور لوگوں کو آگ سے نکالوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں کوئی باقی نہ رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو قرآن نے روکا۔ یعنی جہنم میں ہمیشہ رہنا ان کے لیے واجب ہو گیا ہو۔

Marfat.com

بڑھیں اس درجہ موجیں کثرت افضال والا کی
(۱۰) کنارہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا

حل لغات

بڑھیں کثیر ہوئیں۔ اس درجہ۔ اس قدر۔ موجیں۔ لہریں افضال فضل کی جمع۔ بخششیں والا بلند نہر دریا کی شاخ۔ عرف میں دریا۔ دریائے وحدت، وحدت کا دریا۔

شرح (۱۰)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانیوں کی اتنی کثرت ہوئی کہ آپ ذات باری تعالیٰ کے مظہر اتم بن گئے جس طریقہ سے دریا سمندر سے مل جاتا ہے اور مل کر بے انتہا ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہر رحمت بحر کرم الٰہی میں مل کر گویا کہ نامحدود ہو گئی۔

حدیث قدسی

یہ مضمون اسی حدیث قدسی شریف کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ عبد اپنے معبود کا مظہر تب بنتا ہے جب مرتبہ فناء تک پہنچتا ہے۔ وہ حدیث قدسی شریف یہ ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ۔

ان اللہ تعالیٰ قال من عادی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشئ احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب

بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میں نے اس کو اعلانِ جنگ فرما دیا اور جن چیزوں کے ذریعہ بندہ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل

Marfat.com

الی بالنوافل حتی
احببتہ فکنت
سمعہ الذی یسمع
بہ وبصرہ الذی
یبصر بہ ویدہ
التی یبطش بہا و
رجلہ التی یمشی
بہا وان سألنی
لاعطینہ ولئن
استاذنی لاعیذنہ
وما ترددتُ عن
شیٔ انا فاعلہ
ترددی عن
نفس المومن
یکرہ الموت
وانا اکرہ
مسائتہ ولا
بدلہ منہ
رواہ البخاری (فی صحیحہ ج ۲ ص ۹۶۳)

کے ذریعہ میری طرف ہمیشہ نزدیکی حاصل
کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے
اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو جب میں اُسے
اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے
وہ کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا
ہے اور اس کی وہ آنکھیں ہو جاتا ہوں
جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے
وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ
پکڑتا ہے اور اس کے وہ پاؤں ہو جاتا
ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ
سے (جو) کچھ مانگتا ہے تو میں اُسے ضرور
ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب
کرتا ہے تو میں اسے ضرور ضرور ضرور پناہ دیتا
ہوں جس چیز کا میں کرنیوالا ہوتا ہوں اس
میں توقف اور تردد نہیں کرتا جیسا کہ نفس
مومن کے قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں۔
وہ مومن بحکم طبیعت موت کو مکروہ سمجھتا
ہے اور میں اس کی غمگینی کو ناخوش سمجھتا ہوں
حالانکہ موت سے اس کو چارہ نہیں۔

مشکوٰۃ شریف باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ فصل اوّل ص ۱۹۷

فائدہ سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات میں اور
حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ الحاوی میں فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

وقع فی روایۃ "بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی" زاد احمد من حدیث عائشۃ "وفوادہ الذی یعقل بہ ولسانہ الذی یتکلم بہ (حاشیہ صحیح بخاری ج ٢ ص ٩٦٣)

یعنی ایک اور روایت میں ہے میرے ساتھ سنتا اور پکڑتا اور چلتا ہے اور حضرت عائشہ کی روایت سے امام احمد نے اضافہ کیا کہ میں اس کا دل ہوتا ہوں اس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی زبان ہوتا ہوں وہ اس سے بولتا ہے۔

انتباہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بندہ خدا ہو جاتا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ بندہ مظہر تجلیات ہو جاتا ہے چنانچہ امام رازی کی زبانی سنئے۔

شرح الحدیث امام فخر الدین رازی (متوفی ٦٠٦ھ) اسی حدیث شریف کی یوں تشریح فرماتے ہیں۔

العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ کنت لہ سمعا وبصرا فاذا صار نور جلال اللہ سمعا لہ سمع القریب والبعید واذا صار ذلک النور بصرا لہ رای القریب والبعید واذا صار ذلک النور یدا لہ قدر علی	جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہمیشگی کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کنت لہ سمعا وبصرا فرمایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس (ولی) کے کان بن جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی آوازوں کو سنتا ہے اور جب یہی اس (ولی) کی آنکھیں ہو گیا تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور جب یہی نور جلال اس (ولی) کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو یہ ولی مشکل اور آسان دور اور قریب چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہوتا ہے۔

Marfat.com

التصرف فی العصب والسھل والبعید والقریب ۔	(تفسیر کبیر ج ۵ ص ۶۸۸/۶۸۹ تحت آیت "ام حسبت ان اصحاب الکہف)

نتیجہ حدیث قدسی شریف اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح سے بات وہی ثابت ہوئی۔ جو امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ نے شعر مذکور میں فرمایا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جلوۂ حق میں گم ہوئے۔ ؎

من تو شدم تو من شدی
پس کس نگوید بعد از من دیگرم تو دیگری

لیکن منکرین چونکہ محدود العلم ہیں اسی لئے اولاً تو وہ ان حقائق کو سمجھتے نہیں اگر کچھ کسی کے سمجھانے سے سمجھتے ہیں تو ایسے کنجوس اور تنگ ظرف واقع ہوئے ہیں کہ کمالات مصطفویہ کو نچلی سطح پر دیکھتے ہیں۔

لطیفہ حدیث مذکور کو تمام محققین نے مذکورہ بالا میں لے کر انبیاءؑ و اولیاء کے تصرفات کا ثبوت دیا ہے لیکن انہوں نے اس حدیث شریف کا یہ مطلب نکالا ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب پاتا ہے تو وہ کوئی ناجائز نہیں سنتا اور آنکھوں سے خلاف شرع کوئی چیز نہیں دیکھتا وغیرہ اس کا رد خود ان کے مقتدا مولوی انور کشمیری نے فیض الباری ص ۴۲۸/۴ جلد میں لکھا کہ ھذا عدول عن حق الالفاظ۔ یہ معنیٰ الفاظ کے حق سے تجاوز اور ٹیڑھاپن ہے۔

Marfat.com

خمِ زلفِ نبی ساجد ہے محرابِ دو ابرو میں
کہ یا ربّ تو ہی والی ہے سیہ کارانِ امت کا (۱۱)

حل لغات خم ٹیڑھا۔ زلفِ نبی نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لٹیں۔ ساجد سجدہ کرنے والی۔ محراب وہ کمان نما طاق جو مسجد کی کعبہ والی پیچھے والی دیوار میں امام کے لیے بنایا جاتا ہے۔ جو خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بہت عرصہ بعد عمر بن عبدالعزیز نے یہ بدعت ایجاد کی (تفصیل دیکھئے فقیر اویسی کی تصنیف (بدعات المحراب) دو ابرو دونوں بھنویں۔ والی مالک سیہ کارانِ امت۔ امت کے گناہگار لوگ۔

شرح (۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زلفیں گھنگروبالی تھیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ کرتے تو وہ ابرو وں پر آجاتی تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امت کے لیے سجدہ میں دعائیں مانگتے تو گویا کہ آپ کی زلفیں آپ کی اُمّت کے لیے دعائیں مانگتی تھیں کہ اے اللہ تعالیٰ تو خود گنہگارانِ امت کا وارث و مالک ہے۔ لہٰذا تو انہیں معاف فرما دے۔

زُلفِ عنبریں سجدہ ریز یہ مبالغہ آرائی نہیں بلکہ حقیقت ہے اس لیے کہ بحکم وان من شی الا یسبح بحمد ربہ (پ ۱۵) کوئی شے نہیں جو حمد الٰہی کی اس کی تسبیح نہ پڑھتی ہو یہی وجہ ہے کہ انسان کا رونگٹا رونگٹا ذکرِ الٰہی میں ہے لیکن چونکہ اضطراری ذکر ہے اسی لیے اس کے لیے اجر و ثواب نہیں۔ اور محبوبانِ خدا کے قلب و لسان کے علاوہ جسم کا ہر زرہ ذکرِ الٰہی میں اختیاراً ہے۔ یہی فرق عوام و خواص کا ہے

Marfat.com

مدد اے جوششِ گریہ بہادے کوہ اور صحرا
(۱۲) نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تُربت کا

حل لغات جوشش ابال۔ محبت رسول کا جذبہ۔ کوہ (پہاڑ) صحراء (جنگل۔ ریگستان۔ تُربت قبر۔ مزار

(۱۲) شرح اے محبت رسول کے جذبۂ شوق کے گریہ تو میری مدد کر اور جذبۂ اشتیاق زیارت میں اتنا آنسو بہا کر میرے اور مدینہ منورہ کے درمیان جتنی بھی رکاوٹیں ہیں سب بہہ کر صاف ہو جائیں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کا مبارک جلوہ بے پردہ نظر آنے لگے۔

اس شعر میں امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ نے زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسخہ بالخصوص گنبدِ خضراء سے دُوری ہٹانے کا عملی وظیفہ بتایا ہے فقیر نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے، "تحفۃ اللبیب فی زیارۃ النبی اللبیب" ان نسخوں اور وظیفوں میں درود شریف کی کثرت سب سے بڑھ کر ہے کہ ہجر و فراق میں آنسو بہاتا رہے بالخصوص اور آہ سحر گاہی اس طرح سے حجابات ہٹ جاتے ہیں۔ اور دُوریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

حکایات (۱) مولانا محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کئی عرصہ تک میں درود شریف پڑھتا رہا یہاں تک کہ ایک شب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور منہ آگے کرتا کہ میں اُسے چوم لوں کہ تو درود شریف بکثرت پڑھتا ہے اس سے میں شرمایا اور گھبراہٹ بھی ہوئی۔ گھبراہٹ

Marfat.com

سے جاگ ہوئی تو میرا گھر خوشبو سے مہک رہا تھا۔ (القول البدیع للسخاوی)

(۲) حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوری مرحوم درود شریف بکثرت پڑھا کرتے بالخصوص شب جمعہ تو ساری رات درود شریف پڑھتے گزرتے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک ماہ تک خوشبو مہکتی رہی۔

(۳) حضرت محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی دلائل الخیرات کو کون نہیں جانتا اس میں بیشمار درود جمع کئے گئے ہیں اور اس کا ورد ہزاروں فیوض و برکات پر مشتمل ہے اس کی ایک برکت یہ ہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے تا حال خوشبو مہکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

ہوئے کمخوابی ہجراں میں ساتوں پردے کمخوابی (۱۳) تصوّر خوب باندھا آنکھوں نے استار تربت کا

حل لغات کمخوابی بیداری شب۔ ہجراں فراق محبوب۔ ساتوں پردے آنکھوں کے ساتوں پردے۔ کمخوابی۔ قیمتی کمخواب سونے کے تار سے بنا ہوا قیمتی کپڑا۔ استار جمع ستر بمعنے پردے

لغوی لطیفہ اس شعر میں کمخوابی دو بار ہے پہلا بالفتح بمعنی نیند نہ آنا دوسرا بالکسر بمعنی قیمتی کپڑا۔

(۱۳) شرح حضور سرور عالم نور مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں آنکھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پردوں کا ایسا اچھا تصوّر جمایا کہ آنکھوں کے ساتوں پردوں پر نقشہ کھنچ گیا۔ اسی لیے میری آنکھوں کے ساتوں پردے بڑے قیمتی ہو گئے۔ کیونکہ

Marfat.com

ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور کے پردے منقش ہو گئے ہیں جس سے مجھے انتہائی خوشی ہے۔

فائدہ اس شعر نے امام اہلسنت رحمہ اللہ نے دو موضوع بیان فرمائے ہیں۔
(۱) ہجر و فراق کی دُوری کس طرح دور ہو سکتی ہے۔
(۲) جیسے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی بھی نسبت سے معمولی سا تعلق ہو جائے وہ شے قدر و منزلت اور عزت و عظمت پا جاتی ہے۔

مسئلہ اوّل سلوک کا مسلّم قاعدہ ہے کہ مطلوب کا تصوّر اتنا قوی اور مضبوط کرو کہ مطلوب بے حجابانہ ملاقات پر مجبور ہو جائے۔ اس کی تفصیل کا موقعہ نہیں صرف دو حکایتوں سے اس کی توضیح سامنے آ جائے گی (انشاء اللہ)

حکایت حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ بلّی کبوتر کا شکار چاہتی لیکن وہ زمین پر اور کبوتر درخت کی چوٹی پر۔ بلّی نے وہیں سے ہی کبوتر پہ نگاہ رکھی اور ایسی یکسوئی سے کہ آنکھ تک نہ جھپکائی کبوتر کو اس کے تصوّر نے ایسا قابو کیا کہ اوپر سے گر کر بلّی کے منہ میں جا پہنچا۔

نتیجہ مولانا رومی قدس سرہ نے سالک سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ایک بلّی مضبوط اور قوی تصور سے مطلوب کو حاصل کر سکتی ہے تم حضرت انسان ہو کر ہمت کر مطلوب کو نہیں پا سکو گے۔

حکایت سیدنا جہانگیر اشرف سمنانی قدس سرہٗ کی خدمت میں ایک سالک حاضر ہوا اور عرض کی کہ ربع گون چھان مارا ہے کوئی مرد مولیٰ نہیں ملا جو مجھے اللہ تعالیٰ سے ملا دے۔ آپ نے شب باشی کا فرمایا رات کو لنگر سے مچھلی پکوا کر بھجوائی اور خدّام سے فرمایا کہ اسے پانی نہ پلانا مانگتا رہے لیت و لعل کر کے ٹال دینا۔ کھانے کے بعد فوراً دروازہ بند کر کے تالہ لگا دو۔ اس کے بعد

Marfat.com

جتنا ہی شور مچائے دروازہ بالکل نہ کھولنا۔ چنانچہ ایسے ہی کیا گیا اس نے پانی کی طلب میں خوب شور مچایا لیکن خدام نے ایک نہ مانی۔ صبح کو دروازہ کھلا تو فوراً پانی کی طرف دوڑا اس کے بعد حضرت قدس سرہٗ کو خوب کوسا۔ آپ نے فرمایا ہو گیا جو ہونا تھا لیکن یہ بتائیے کہ رات کس تصوّر میں گزری۔ جواباً کہا بیداری میں تو پانی کے سوا کچھ نہ سوجھتا لیکن خواب میں بھی پانی ہی پانی کا خیال غالب رہا۔ آپ نے فرمایا یہ تیرے سوال کا جواب ہے اس سے سمجھ لیں کہ تو سالک خام ہے اس لیے کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے تو پھر مچھلی سے سبق سیکھ کر مٹ جانے کے بعد بھی اپنے مطلوب کے بغیر بھی اُسے قرار نہ آیا یہاں تک کہ تجھے بھی بیقرار رکھا جب تک اسے مطلوب نہ ملا یا پھر اپنی غلط کیفیت کو دیکھ کہ پانی کی طلب میں اتنا بے قرار رہا کہ شب بھر کمرہ کو سر پر اٹھا لیا نہ خود سویا نہ قریب والوں کو سونے دیا۔ اگر تجھے اللہ تعالیٰ کے ملنے کی سچی طلب ہوتی تو رات بھر پانی کی طلب میں بیقراری سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ملنے کے لیے بیقرار و مضطرب ہوتا۔

مسئلہ ثانیہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کا تعلق قیمتی بنا دیتا ہے اُسے خود خدا تعالیٰ جانتا ہے یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی لئے کسی پنجابی شاعر نے فرمایا ؎

قدر نبی دا اللہ جانے یا اصحابی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم ہے طویل بحث کو مختصر مضمون میں ڈھالتا ہوں۔

(۱) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کو آپ سے کتنا پیار ہے کہ آپ کے شہر کے خس و خاشاک کی بھی قسمیں یاد فرماتا ہے آپ نے فرمایا کیسے سمجھا عرض کی آپ کے شہر کی قسم قرآن نے یاد فرمائی تو شہر کے خس و خاشاک بھی اور گلی کوچے اسی میں تو ہیں۔ ابن عساکر (تجلی الیقین ملخصاً)

Marfat.com

(۱۴) یقین ہے وقت جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پابوس حضرت کا

حل لغات جلوہ اپنے کو ظاہر کرنا۔ نمودار کرنا۔ لغزش پھسل جانا اردو میں اس کی جمع لغزشیں استعمال ہوتی ہے۔

شرح (۱۴) جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا جلوہ سامنے نظر آئے تو اس وقت آپ کے جسم کی صفائی کی وجہ سے نگاہوں کے پیر کو لغزش ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پائے مبارک کا بوسہ مل جائے۔

(۱۵) یہاں چھڑکا نمک۔ واں مرہم کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی۔ نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا

حل لُغات یہاں اپنے دل کی طرف اشارہ۔ چھڑکا نمک تھوڑا تھوڑا نمک ڈالا۔ مجازاً عشق و محبت کا رنج والم واں وہاں کا مخفف اُدھر مجازاً۔ فوراً۔ مرہم کافور۔ کافور کا بنا ہوا زخم پر لگائے جانے والا مرہم جو فوراً ٹھنڈک اور چین و سکون دیتا ہے ہاتھ آیا محسوس ہوا۔ حاصل ہوا۔ دل زخمی زخم خوردہ دل۔ نمک پروردہ غلام۔ ملاحت نمکینی۔ خوبصورتی حسن وجمال۔

Marfat.com

(۱۵) شرح آپ کے نمکین حسن نے دل کے زخموں پر نمک چھڑکا لیکن عام عادت کے خلاف آپ کا یہ نمک مرہم کافور بن گیا اس لیے کہ ہمارا دل زخمی آپ کی ملاحت کا پروردہ ہے۔ یعنی آپ کے عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔

نمکین حسن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسن نمکین تھا جیسا کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان نبیکم صبیح الوجہ کریم الحسب حسن الصوت (خصائص کبریٰ ص۶۲ ج۱)	تمہارے نبی علیہ السلام نمکین حسن والے اعلیٰ نسب اچھی آواز والے تھے۔

؎ حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم   وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انتباہ یہ صرف تشبیہات سمجھانے کے لیے ہیں ورنہ چشم عالم حُسنِ محبوبِ خدا کے دیکھنے سے عاجز اور آپ کے حسن و جمال کی حقیقت و ماہیت کے سمجھنے سے قاصر ہے، چہرہ نبی پر ستر ہزار حجاب جمال ہیں۔ اور آپ کا کمال ظہور ہی حجاب ہے۔ مگر اس کے باوجود اس حجاب سے جو حسن کی کرنیں ظاہر ہوتی تھیں۔ وہ بھی حسنِ یوسف سے بدرجہا افضل و اعلیٰ تھیں

کوئی انہیں کرنوں کو دیکھ کر چہرہ اقدس کو چاند کہتا ہے اور کوئی سورج اور کوئی وصفِ رُخ سے عاجز آکر مقامِ حیرت میں یہ جملے زبان پر لاتا تھا۔

لَمْ اَرَیٰ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ (ترمذی شریف)	ان جیسا حسن ہم نے نہ ان سے قبل دیکھا اور نہ ان کے بعد غرضکہ ؎

بُلبل نے گُل انکو کہا قمری نے سروِ جاں فزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(۱) اُم المومنین محبوبۂ سیّد المرسلین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسن نرالا تھا۔ بدن کا رنگ نورانی تھا۔

Marfat.com

لَمْ یَصِفْہُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّہَ وَجْہَہٗ بِالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ	جو بھی آپ کا وصف کرتا۔ چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتا تھا۔

(خصائص ج ۱ ص ۶۷)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا جب میں چہرہ اقدس کو دیکھتا ہوں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ

کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْہِہٖ۔	آفتاب چہرہ مبارک میں جاری ہے ۔

الٰہی منتظر ہوں۔ وہ خرام ناز فرمائیں
(۱۶) بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

حل لغات خرام ناز ناز و انداز کی چال۔ بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے انتظارِ محبوب۔ کمخواب (بالفتح) تھوڑی سی نیند بیداری (و بالکسر) قیمتی کپڑا بصارت نظر۔ آنکھوں کا نور۔

(۱۶) شرح اے میرے معبود! میں اس بات کا منتظر ہوں کہ وہ کب ہمارے غریب خانہ پر خرام ناز فرمائیں (کب تشریف لائیں) میری آنکھوں نے ان کے انتظار میں کمخواب بصارت کا فرش بچھا رکھا ہے۔ یہی عاشق زار کی علامت ہے کہ محبوب کے فراق میں رونا دھونا۔ انتظار میں رہنا بیداری میں کئی کئی راتیں بسر کرنا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی بیقراری سے مسجد نبوی شریف سے باہر نکل جاتے اور منتظر کی طرح کھڑے ہو جاتے پوچھنے پر فرماتے کہ انتظار میں ہوں کہ کہاں سے اور کب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں گے یہ حضور علیہ السلام کے واقعہ وصال کے بعد ہوتا تھا اور پھر راتوں کو رونا اور گریہ و فغان کا حال تو پہلے گزر چکا ہے۔ سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کے حالات کس سے مخفی ہیں کہ کئی کئی راتیں آنکھوں پر کاٹتے۔

Marfat.com

(۱۷) نہ ہوا آقا کو سجدہ۔ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع. داب ہے اپنی شریعت کا

حل لغات | آقا مالک آدم و یوسف کو سجدہ حضرت آدم اور حضرت یوسف علیہما السلام کے لیے سجدہ جائز ہونا لیکن سدِّ (عربی) بند کرنا ذرائع ذریعہ کی جمع۔ اسباب اور رسائل داب طریقہ۔

(۱۷) شرح | ہماری شریعت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ منع ہے اور پہلی شریعت میں آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے اور یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری شریعت ان ذرائع کو بھی روکتی ہے جس سے شرک پھیلنے کا امکان ہو۔

السجدہ لغیر اللہ | امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی صرف اسی موضوع پر ایک ضخیم تصنیف ہے، الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیہ)

مسجود الملائکہ | حضرت آدم علیہ السلام کو تمام ملائکہ کرام نے سجدہ کیا یہ بہت بڑا اعزاز ہے لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل کا سجدہ روا ہے. جس کا کسی کو انکار نہیں اسی لیے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ؎

اے شوق دل یہ سجدہ گراں کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

اور یہ سجدہ ہو کر جمیع انواع عوالم سے ثابت ہے کہ جملہ عوالم کا ذرہ ذرہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں قلبی سجدہ ریز ہے ظاہر ہے وہاں صرف ملکوتیوں کی پیشانیاں جھک گئیں یہاں جملہ عوالم کے قلوب سجدہ ریز ہیں۔

Marfat.com

ظاہر ہے کہ دلوں کا اور وہ بھی جملہ عوالم کا سروں کے سجدہ سے افضل ہے۔

سوال:۔ قلوب کا سجدہ کہاں سے ثابت ہے۔

جواب ۱:۔ سجدہ سے نیاز مندی مراد ہے اور وہ کون سا بدبخت دل ہوگا جو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نیاز مند نہ ہو۔ ہاں کافروں اور بے دینوں کے قلوب کی بات نہیں۔

جواب ۲:۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو سجدہ کی آرزو کی۔

چنانچہ امام ابو نعیم ثعلبہ بن مالک سے راوی کہ ایک اونٹ نے جب بارگاہِ نبوی میں سجدہ کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔

نَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (خصائص ج ۱ ص ۵۲)	حضور جب جانور سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام حکم نبوی کی تعمیل میں پیشانیاں تو نہ جھکاتے تھے مگر قلوب صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے جھکے ہوئے تھے۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے مخالفین کی طعن وتشنیع پر کہ روضۂ اقدس کی طرف جاتے ہوئے سر جھکا کر جانا تو شرک ہے جواباً فرمایا ؎

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

حضرت بیدم وارثی نے ایک اور عجیب توجیہہ ظاہر کی ہے

ع سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

مزید توثیق اگر نمازوں میں عموماً اور وصال حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نمازوں میں خصوصاً کا حال سب کو

Marfat.com

معلوم ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں ہوتے لیکن جونہی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری یا کہیں سے چہرۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جھلک محسوس کرتے تب پتہ چلتا کہ ان کا ؎

سر خدا کے واسطے اور دل مصطفٰے کے واسطے

یعنی ان کے اس طریقۂ کار سے یقین ہو جاتا کہ یہ نماز تو پڑھتے ہیں خدا کی اور تعظیم بجا لاتے ہیں مصطفٰے کی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس کی مزید تحقیق فقیر کی تصنیف "رفع الحجاب" کا مطالعہ کیجئے۔

مزید تائید حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ دیر سے حاضر ہوئے آپ نے سبب پوچھا تو عرض کی کہ میں نماز میں تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے استجیبوا للہ والرسول اذا دعاکم جواب دو اللہ اور اُس کے رسول کو جب وہ تمہیں بلائیں۔

مسئلہ اس آیۃ وحدیث کے فقہاء کرام نے مسئلہ ثابت کیا ہے کہ جس کو امام رازی اور شارح بخاری امام احمد قسطلانی لکھتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجْلِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تفسیر کبیر پارہ ۳ تحت آیۃ ۱	سیدنا آدم علیہ السلام کے لیے ملائکہ کو سجدہ کا حکم اس لیے ہوا کہ ان کی پیشانی میں نورِ محمدی جلوہ گر تھا۔

حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَقْصُوْدُ مِنْ خَلْقِ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ	خلق آدم سے مقصود حضور علیہ السلام ہی تھے اس لیے یہ سجدہ حقیقت

Marfat.com

وَمِنْ ثُمَّ لَمْ یَکُنْ سُجُوْدُ الْمَلَائِکَۃِ اِلَّا لِنُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ میں نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تھا۔

اس لیے کسی نے کیا خوب فرمایا ؎

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
مقصود نور اوست دگر جملگی ظلام

اصل مقصود تو آپ کی ذات ہے باقی جملہ مخلوق طفیلی ہے۔
اصل مقصود تو آپ کا نور ہے باقی سب آپکے بغیر تاریکی ہی تاریکی

حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ نے کہا۔

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہرچہ موجود شد

نمازی کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلائیں اس پر واجب ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو آپ اس کے ساتھ جتنا دیر باہم گفتگو رہیں جب واپس ہو تو نماز وہاں سے پڑھے جہاں چھوڑ گیا تھا اس لیے کہ جتنا دیر حضور علیہ السلام کی خدمت میں رہا نماز میں رہا اگرچہ وہ سمت کعبہ بھی چھوڑ گیا تو حرج نہیں اس لیے کہ اب وہ کعبہ کے کعبہ کی طرف چلا گیا تھا (شامی وغیرہ ملخصاً)

مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف (کعبہ کا کعبہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

سجدہ آدم کو یا سید ولد آدم کو علیہما الصلوٰۃ والسلام

سجود ملائکہ واقعی سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا اعزاز ہے لیکن وہ سجدہ بھی درحقیقت ہمارے

Marfat.com

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سجدہ کر دیا گیا اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام تو صرف درمیان میں ایک واسطہ اور وسیلہ کی مانند تھے. چنانچہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ جب نورِ نبوی کو زمین و آسمان و پہاڑ امانت رکھنے کے متحمل نہ ہوئے تو انسانِ کامل نے اس امانت کے بار کو اٹھایا جس کی طرف یہ آیہ کریمہ مشیر ہے کہ

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا (قرآن حکیم)	ہم نے نورِ نبوی کو زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا. وہ اس امانت کے بار کے متحمل نہ ہوئے.

تو یہ نور مبارک سیدنا حضرت آدم علیہ السّلام کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا. اس وقت ربّ العزت نے اس نور کی تعظیم و توقیر کے لیے قدسیوں کو سجدہ کا حکم دیا. نوری سجدے کے لیے جُھک گئے اور یہ سجدہ حقیقتاً نورِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کو اور ظاہراً آدم علیہ السّلام کو ہوا. جہتِ سجدہ آدم بنے اور سجدہ نورِ نبوی کو ہوا لہٰذا حقیقت میں مسجودِ ملائک حضور ہی ہیں.

سجدہ کی غرض وغایۃ

آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو سجودِ ملائکہ سے اُن کی تشریف مقصود تھی خدا نے تمام ملائکہ سے سجدہ کرا کر آپ کے فضل و شرف کا اظہار فرمایا. مگر یہ شرف مستمر نہ ہوا. ایک ساعت کے لیے تھا. ایک وقت معین میں ہوا.

ان سے بڑھ کر

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو وہ اعزاز بخشا جو تمام مقبولانِ بارگاہ ایزدی میں سے کسی کو نصیب نہ ہوا اور آپ کے فضل و شرف کو ایسے امر سے ظاہر فرمایا. جو ہمیشہ رہے گا. اور قیامت تک. تشریف نبوی کے خطبے پڑھے جائیں گے.

اللہ عزّ وجلّ حضرت آدم علیہ السّلام کی شان میں ارشاد فرماتا ہے.

Marfat.com

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا	ہم نے ملائک سے فرمایا۔ آدمؑ کو سجدہ کرو انہوں نے سجدہ کیا۔

نکتہ اس آیت میں آدم علیہ السلام کی فضیلت کا نمایاں بیان ہے کہ آپ مسجود ملائک ہوئے ہیں لیکن اسْجُدُوْا امر کا صیغہ ہے۔ تکرار کا مقتضی نہیں ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کو سجود ملائکہ سے جو شرف حاصل ہوا تھا وہ مستمرہ تھا۔ ایک وقت اور ایک آنِ واحد کے لیے تھا مگر اس کے برعکس حضور سید المرسلین کی شان میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ (قرآن حکیم)	اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔

فائدہ اس آیت میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ رفیع اور منصبِ عالی کا بیان ہے کہ آپ پر اللہ، اس کے ملائک اور مومنین درود بھیجتے ہیں۔ لفظ یصلّون دوام و استمرار چاہتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر فضل مستمر ہے اور صلوٰۃ بر نبی ملائکہ کا اشغال دائمی ہے۔ نیز رب العالمین نے صلوات کو اپنی ذاتِ قدس سے نسبت دی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضل و شرف کے اظہار میں رب العالمین نے اپنی ذات کو ساتھ ملالیا۔ اسی لئے حضور علیہ السلام کی شانِ بلند کی رفعت اور بھی برتر ہو جاتی ہے اور یہ امر ظاہر ہو جاتا ہے کہ جو فضیلت ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صلوٰۃ سے حاصل ہو رہی ہے وہ اس فضیلت سے بہت افضل و اکرم ہے جو آدم علیہ السلام کو سجود ملائک سے حاصل ہوئی تھی اور صلوٰۃ کا مرتبہ سجود سے بہت تفوق اور برتری رکھتا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی اسی مضمون کو خصائص کبریٰ میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اِنَّ ذَالِكَ وَقَعَ وَانْقَطَعَ وَتَشْرِيْفَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ مُسْتَمِرًّا اَبَدًا وَثَابِتًا اِنَّ ذَالِكَ حَصَلَ مِنَ الْمَلٰئِكَتِهٖ وَ تَشْرِيْفُهٗ حَصَلَ مِنَ اللّٰه وَالْمَلٰئِكَتِهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۔

حضرت آدم علیہ السلام کو جو سجدہ ہوا۔ وہ منقطع ہوگیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف بالصّلوٰۃ دائمی ہے، حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ صرف ملائکہ نے کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل و شرف کے اظہار میں خود خالقِ کائنات شریک ہے۔

کسی سے ممکن ہے ثنا حضرت رسول اللہؐ کی
جب کہ خود خالق کرے مدحت رسول اللہؐ کی

لایمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خلاصہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرانا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت کی دلیل نہیں کیونکہ آپ میں ان سے بڑھ کر اس قسم کے فضائل و کمالات موجود ہیں بلکہ غور سے دیکھا جائے تو انہیں ایسی فضیلتیں بھی ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور آپ کے مرہونِ منت و صد احسان ہیں۔

Marfat.com

(۱۸) زبان خار کس کس درد سے ان کو سناتی ہے
تڑپنا دشت طیبہ میں جگر افگار فرقت کا

حل لغات:۔

زبان خار: کانٹے کی زبان۔ کس کس درد سے: کتنے دکھ اور رنج و الم سے۔ دشت طیبہ: مدینہ کا جنگل۔ جگر افگار: زخمی دل۔ فرقت: جدائی' فراق۔

شرح۔ کانٹے کی نوک بمنزلہ زبان کے ہے اور وہ نبی کریم ﷺ آپ کے فراق میں طیبہ کے جنگل میں لوگوں کا جگر افگار تڑپنا کس کس درد سے سناتی ہے۔

یعنی عشاق جو در اقدس پہ حاضر ہو کر آہ و فغان کرتے ہیں وہ سب کو معلوم ہے۔ چند عاشقوں کے واقع ملاحظہ ہوں۔

دیدار دید بے کار:۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ حضور سرور عالم ﷺ کے وصال کی خبران کے بیٹے نے سنائی تو اس وقت دعا کی اے اللہ میری بینائی واپس لے لے تاکہ جن آنکھوں نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے آپ کے بعد اور کسی کو نہ دیکھ سکیں۔

در رسول پہ قصہ تمام ہو جائے:۔

وہ یہودی جو توراۃ میں حضور سرور عالم ﷺ کا نام دیکھ کر مٹا دیتا لیکن جتنا مٹاتا اتنا اور لکھا جاتا اس نے سمجھا کہ حضور سچے نبی علیہ السلام ہیں اس

Marfat.com

کے مدینہ پاک تک پہنچنے سے پہلے حضور علیہ السلام کے وصال کی خبر دی تو بے چین ہو گیا عرض کی مجھے حضور علیہ السلام کا کرتہ دکھایئے۔ کرتہ مبارک سونگھا اور روضہ انور کے سامنے کلمہ اسلام پڑھ کر دعا مانگی الٰہی مجھے محبوب کے پاس بلا لے یہ کہا اور فوراً فوت ہو گیا اسے جنت البقیع میں دفنایا گیا۔

اس طرح کے متعدد واقعات فقیر کی کتاب "عاشقان رسولؐ" میں دیکھئے۔

حیوانات و جمادات کو عشق رسول ﷺ :۔

نہ صرف حضرت انسان بلکہ حضور سرور عالم ﷺ کے عشق و محبت سے حیوانات و جمادات بھی سرشار تھے۔ چنانچہ چند روایات حاضر ہیں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصاری کا اونٹ تھا وہ سرکش ہو گیا۔ اونٹ کے مالک حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک اونٹ ہے۔ جس سے ہم آب کشی کیا کرتے تھے۔ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اپنی پیٹھ پر پانی نہیں اٹھاتا۔ ہماری کھجوریں اور کھیتی سوکھ رہی ہے۔ آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو! وہ اٹھے اور آپ ان کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ وہ اونٹ اس باغ کے ایک گوشتہ میں تھا۔ آپؐ اس کی طرف روانہ ہوئے۔ اصحاب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ اونٹ کاٹنے والے کتے کی مانند ہو گیا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں آپؐ کو تکلیف نہ پہنچائے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس سے کچھ ڈر نہیں۔ جب اونٹ نے رسول ﷺ کو دیکھا تو آپ کی طرف آیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کے آگے سجدے میں گر پڑا۔ آپؐ نے اس کی پیشانی کے بال پکڑ لئے۔ اور وہ ایسا مطیع ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اس کو

Marfat.com

کام پر لگا دیا۔ آپؐ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ حیوان لایعقل آپؐ کو سجدہ کرتا ہے' اور ہم عقل والے ہیں۔ اس لئے ہم اس کی نسبت آپؐ کو سجدہ کرنے کے زیادہ سزاوار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ انسان کو سزاوار نہیں کہ دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔ اگر ایک انسان کا دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائزہ ہوتا' تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ کیونکہ خاوند کا عورت پر بڑا حق ہے۔

(۱۹)
سرہانے ان کے بسمل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے
شہ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

حل لغات:۔

سرہانے سر کی طرف: تکیہ کی جانب۔ بسمل: عرف عام میں بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا ہوا جانور۔ مجازاً" ورد: عشق کی وجہ سے بیتاب و بے چین' عاشق بے قرار' محب دلفگار۔ بیتابی: بے چینی اور بے قراری۔ ماتم: سوگ' غم' آہ و نالہ۔ شہ کوثر: حرف ندا پوشیدہ ہے اے جنت کی نہر کے مالک' ترحم: رحم فرمائیے۔ تشنہ: پیاسا۔ آرزومند: حسرت مند۔

شرح:۔

آپ کی محبت میں تڑپنے والے کے سامنے بیتابی خود ماتم کر رہی ہے اور عرض کر رہی ہے کہ اے کوثر کے بادشاہ آپ رحم فرمائیے کہ آپ کی رحمت کا پیاسا دنیا سے تشنہ کام ہی جا رہا ہے۔

اس شعر میں عشاق کا مدینہ کے والی ﷺ کے عشق اور ہجر و

Marfat.com

فراق میں تڑپنے پھڑکنے کا منظر بیان کیا گیا ہے' اور فقیران عشاق میں سے کس کس کی کہانی سنائے- سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا حال سب کو معلوم ہے کہ کفار کے شدید ترین عذاب پہنچانے کے باوجود وہ پیچھے نہ ہٹے بلکہ جوں جوں وہ سختیاں بڑھاتے تھے آپ کا عشق تیز تر ہوتا چلا گیا- اسی طرح آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہر ایک عشق میں کامل بلکہ اکمل تھا مثلاً سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو دیکھئے ان کے متعلق امام حاکم حدیث نقل فرماتے ہیں-

عن زید بن حارثہ فی قصتہ طویلتہ لہ حین جاء ت عشیرتہ بطلبونہ من عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد ما اسلم فقالوالہ امض معنا یا زید فقال ما ارید برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بد لا ولاغیرہ احدا فقالو یا محمد انا معطوک بھذا الغلام دیات فسم ماشئت فانا حاملوہ الیک فقال اسالکم ان تشھدوا ان لا الہ الا اللّٰہ وا نی خاتم انبیائہ ورسلہ- وارسلہ معکم الحدیث اخرجہ الحاکم مفصلا وسرد قصہ مستدرکہ (ص ۲۱۴ ج ۳)

ترجمہ :-

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا ایک طویل اور دلچسپ قصہ بیان فرما کر آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر مسلمان ہو گیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا آپ کی خدمت میں پہنچا اور مجھے آپ کے پاس دیکھ کر کہا- اے زید! اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ میں ساری دنیا سے کوئی چیز لینا نہیں چاہتا اور نہ آپ کے سوا کسی کا ارادہ رکھتا ہوں- پھر

Marfat.com

انہوں نے آنحضرت ﷺ سے خطاب کر کے کہا کہ اے محمد (ﷺ) ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سی دیتیں (اموال) دینے کے لیے تیار ہیں۔ جو آپ چاہیں فرمادیں ہم ادا کریں گے مگر اس لڑکے کو ہمارے پاس بھیج دیجئے) آپؐ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوال کوئی معبود قابل عبادت نہیں اور یہ کہ میں رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ (جب تم یہ گواہی دو گے) میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ کر دوں گا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے رائے پوچھی گئی تو انہوں نے کہا

"مجھے ماں باپ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی چاہیئے"

یہ سن کر ان کے باپ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کر دیا۔

(۲۰)	جنہیں مرقد میں تا حشر امتی کہکر پکارو گے ہمیں بھی یاد کر لو ان میں! صدقہ اپنی رحمت کا

حل لغات:۔

مرقد: خوابگاہ' قبر۔ حشر: قیامت۔ صدقہ: خیرات

شرح:۔

اے حبیب لبیب دلوں کے طبیب ﷺ جن لوگوں کو قبر سے محشر تک امتی (اے میری امت) جیسے پیار بھرے لفظ سے پکاریں گے تو اے رحمت عالم اپنی رحمتوں کی خیرات عطا فرمایئے اور ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں یاد فرمالیجئے۔

Marfat.com

امتی کی یاد :۔ حضور دو عالم ﷺ نے امت کو مغفرت اور بخشش کے لیے بہت بڑی تکالیف برداشت فرمائیں امت کی خاطر عبادت شاقہ میں کئی کئی راتیں آنکھوں پہ کاٹیں یہاں تک کہ پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ پھر دنیا سے رخصت ہوئے تو بھی امت کو یاد فرما رہے تھے۔ جیسا کہ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ آخری شخص تھے جو حضور علیہ الصلوۃ السلام کی قبر انور سے باہر آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے قبر میں دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ اپنے لبہائے مبارک ہلا رہے تھے۔ میں نے کانوں کو لب اطہر کے قریب کیا تو میں نے سنا آپ فرماتے تھے۔

رب امتی رب امتی (مدارج النبوۃ اردو ص ۱۵۷ ج ۳)

مزار میں امت کی یاد :۔ ہر صبح و شام اعمال امت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے پیش ہوتے ہیں جیسا کہ احادیث میں ہے اور حضرت امام اسماعیل حقی حنفی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں کہ

و معنی شہادۃ الرسول علیہم اطلاعہ علی رتبہ کل متدین بدینہ و حقیقتہ التی ہو علیہا من دینہ و حجابہ الذی ہو بہ محجوب عن کمال دینہ فہو یعرف ذنوبہم و حقیقتہ ایمانہم و اعمالہم و حسناتہم و سیاتہم و اخلاصہم و نفاقہم و غیر ذلک بنور الحق (روح البیان پ ۲ تحت آیت ویکون الرسول علیکم شہیدا)

ترجمہ :۔ ان پر رسول کے گواہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور مطلع ہیں اپنے دین کے ہر متدین کے رتبے پر۔ اور اس کے ایمان کی حقیقت پر اور اس حجاب پر کہ جس کے سبب سے وہ کمال دین سے محجوب ہے۔ پس حضور ان کے گناہوں کو اور ان کے ایمان کی حقیقت کو اور ان کے اعمال کو اور ان

Marfat.com

کی نیکیوں اور برائیوں کو اور ان کے اخلاص و نفاق وغیرہ کو نور نبوت سے پہچانتے ہیں۔

اور شاہ عبدالعزیز قدس سرہ' تفسیر عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں

ویکون الرسول علیکم شہید ا" یعنی و باشد رسول شما بر شما گواہ۔ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست۔ وحجاب کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است۔ پس اوے شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا۔"

اور رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ ہیں اس لیے کہ آپؐ نور نبوتؐ سے ہر دیندار کے دین سے آگاہ ہیں کہ وہ میرے دین میں کتنے مرتبہ تک پہنچا ہے اور اس کے دین کی حقیقت کیا ہے۔ آپؐ تمہارے گناہوں کو جانتے پہچانتے اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی اور تمہارے نیک و بد اعمال کو اور تمہارے اخلاص و نفاق کو بھی۔

حضرت امام احمد قسطلانی شارح بخاری رحمتہ اللہ لکھتے ہیں:

وینکبغی ان یقف عند محاناۃ اربعتہ انرع ویلازم الانب و الخشوع و التواضع غاض البصر فی مقام الھیبتہ کماکان یفعل فی حال حیاتہ اذ لافرق بین موتہ و حیاتہ فی مشاہدتہ لامتہ و معرفتہ با حوالھم ونیا تھم و عزائمہم و خواطرھم نلک عندہ' جلی لاخفاء بہ۔ فان قلت ھنا الصفات مختصۃ باللّٰہ تعالٰی نالجواب ان من انتقل الی عالم البرزخ من المومنین یعلم احوال الاحیاء غالباً" و قد وقع کثیر من نلک کما ھو مسطور 'فی مظنۃ نالک من الکتب وقد روی ابن المبارک عن سعید بن المسیب قال لیس من یوم الا تعرض علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

Marfat.com

اعمال امته غدوة و عشیته" فیعرفهم بسیما هم و اعمالهم فلذ لک یشهد علیهم (مواہب لدنیہ)

ترجمہ :۔ چاہئے کہ زیارت کرنے والا قبر شریف سے چار ہاتھ پر سامنے کھڑا ہووے اور ادب و خشوع و تواضع کو لازم پکڑے اور مقام ہیبت میں آنکھیں بند کرے جیسا کہ حضور کی حیات شریف کی حالت میں کیا جاتا تھا کیونکہ اپنی امت کے مشاہدے اور ان کے احوال و نیات و عزائم و خواطر کی معرفت میں حضور کی موت و حیات یکساں ہے۔ اور یہ آپ کے نزدیک ظاہر ہے اس میں کوئی پوشیدگی نہیں اگر اعتراض کیا جائے کہ یہ صفات تو اللہ تعالیٰ سے مختص ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ (کامل) مومنوں میں سے جو شخص عالم برزخ میں چلا جاتا ہے وہ زندوں کے حالات غالباً" جانتا ہے۔ ایسا بہت وقوع میں آیا ہے۔ جیسا کہ اس کے متعلق کتابوں میں مذکور ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے بروایت سعید بن مسیب نقل کیا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح و شام امت کے اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش نہ کئے جاتے ہوں۔ لہٰذا آپ ان اعمال کو اور خود ان کو ان کے چہرے سے پہچانتے ہیں۔ اسی واسطے آپ ان پر گواہی دیں گے۔

مواہب لدنیہ کی طرح مدخل ابن حاج میں بھی زیارت سید الاولین و آلاخرین میں یہی مضمون مذکور ہے' اور یہ بھی لکھا ہے۔

فاذ ا زارئه صلی اللّه علیه وسلم فان قدران لایجلس فهوبه اولی فان عجزفله' ان یجلس بالاد ب والاحترام والتعظیم و قد لایحتاج الزائر فی طلب حوائجه و مغفرة ذنوبه ان یذ کرها بلسانه بل یحضر ذلک فی قلبه و هو حاضربین یدیه صلی اللّه علیه وسلم لانه علیه الصلوة والسلام اعلم منه بحوائجه و مصالحه وارحم به منه لنفسه و اشفق علیه من اقاربه وقد

Marfat.com

قال علیه الصلوۃ والسلام (انما مثلی و مثلکم کمثل الفراش تقعون فی النارو انا احذ بحجز کم عنها) اوکما قال و هذا فی حقه صلی اللّٰه علیه وسلم فی کل وقت و اون اعنی فی التوسل به وطلب الحوائج بجاهه عند ربه عز و جل و من لم یقدرله زیارته صلی اللّٰه علیه وسلم بجسمه فلینوها کل وقت بقلبه ولیحضر قلبه انه حاضر بین یدیه متشفعا الی من مَنَّ به علیه (مدخل لابن الحاج- جزء اول- زیارت سید الاولین والاخرین صلی اللّٰه علیه وسلم)

ترجمہ :- جس وقت زائر آنحضرت ﷺ کی زیارت کرے- اگر وہ طاقت رکھتا ہو کہ نہ بیٹھے تو اس کے لیے نہ بیٹھنا اولی ہے- اگر وہ کھڑا رہنے سے عاجز ہو تو اسے ادب و احترام اور تعظیم سے بیٹھنا جائز ہے- زائر کے لیے اپنی حاجتیں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے میں یہ ضروری نہیں کہ ان کو اپنی زبان سے ذکر کرے- بلکہ ان کو آنحضرت ﷺ کے حضور میں دل میں حاضر کر لے- کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام کو زائر کی حاجات و ضروریات کا علم خود زائر سے زیادہ ہے اور حضور اس پر خود اس کی نسبت زیادہ رحم والے اور اس کے اقارب سے زیادہ شفقت والے ہیں- چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا- "میرا حال اور تمہارا حال پروانوں کے حال کی طرح ہے کہ تم آگ میں گرتے ہو اور میں تم کو کمر سے پکڑ کر آگ سے بچانے والا ہوں-" اور یہ آنحضرت ﷺ کے حق میں ہر وقت اور ہر لحظہ میں ہے یعنی حضور سے توسل کرنے میں اور آپ کے جاہ کے وسیلہ سے حاجتیں مانگنے میں اللہ عز و جل سے اور جس شخص کے لیے بذات خود آنحضرت ﷺ کی زیارت کا مقدور نہ ہو اسے چاہئے کہ ہر وقت اپنے دل میں زیارت کی نیت کرے اور یہ سمجھے کہ میں حضور کے سامنے حاضر

Marfat.com

ہوں اور حضور کو بارگاہ الٰہی میں شفیع لا رہا ہوں جس نے آپ کو بھیج کر مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔

اور علامہ سیوطی عالم برزخ میں آنحضرت ﷺ کے اشغال میں یوں تحریر فرماتے ہیں :۔

النظر فی اعمال امته والاستغفار لهم من السیئات والدعاء بکشف البلاء عنهم والترد د فی اقطار الارض لحلول البرکة فیها و حضور جنازة من مات من صالحی امته فان هذه الامور من جملته اشغاله فی البرزخ کما ورد ت بذ لک الاحاد یث والاشار (ربناء الانکیاء فی حیاة الانبیاء)

ترجمہ :۔ اپنی امت کے اعمال کو دیکھنا اور ان کے گناہوں کی بخشش طلب کرنا اور ان سے بلا دور کرنے کی دعا کرنا اور اقطار زمین میں حلول برکت کے لیے تشریف لے جانا اپنی امت کے صالحین میں سے کسی کے جنازے میں حاضر ہونا بیشک یہ امور حضور علیہ الصلوۃ و السلام کے اشغال میں سے جیسا کہ احادیث و آثار میں وارد ہے

میدان حشر میں امت کی یاد :۔ امام طبرانی نے اوسط میں امام حاکم نے تصحیح کر کے روایت کی نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب انبیاء علیہم السلام کے بیٹھنے کے لیے سونے کے منبر ہوں گے مگر میرا منبر خالی رہے گا۔ اور تمام نبیؑ ان پر جلوہ افروز ہوں گے۔ میں اس پر نہ بیٹھوں گا اپنے رب کے سامنے خاموش کھڑا رہوں گا یہ اندیشہ کرتے ہوئے کہ کہیں میں تو جنت میں بھیج دیا جاؤں اور میری امت میرے بعد کہاں جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا محبوب (ﷺ) آپ اپنی امت کے بارے میں جو چاہتے ہیں میں وہی کروں گا میں عرض کروں گا اے میرے رب میری

Marfat.com

امت کا حساب جلد فرما دے میں مسلسل سفارش کرتا ہی رہوں گا حتی کہ میری امت کے ان لوگوں کی فہرست مجھے دے دی جائے گی جنہیں دوزخ بھیجا جا چکا ہو گا۔ اسی لئے دوزخ کا داروغہ کہے گا:

ماترکت یغضب ربک فی امتک مین بقیه (جواہر البحار ص ۳۱۷ ج ۱)

ترجمہ :۔ یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے اپنی امت میں اپنے رب کی ناراضگی کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیا۔

حق وفا:۔ ایسے کریم اور وفادار نبی ﷺ کے لیے امت پر بھی حق ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ اسلام سے وفاداری کا ثبوت دے نہ کہ آپؐ کے دشمنوں سے ملکر آپؐ کے ساتھ غداری کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب پاک ﷺ کا سچا پکا وفادار بنائے۔ (آمین)

وہ چمکیں بجلیاں یا رب تجلیھائے جاناں سے کہ چشم طور کا سرمہ ہو دل مشتاق رؤیت کا (۲۱)

حل لغات :۔ وہ چمکیں بجلیاں : بجلیاں کوندیں تجلیھائے : جمع بطرز فارسی چمک دمک۔ جاناں : محبوب کہ : تاکہ۔ چشم طور : کوہ طور کی آنکھ۔ مشتاق رؤیت : دیکھنے کا شوق اور تڑپ رکھنے والا۔

شرح :۔ میرے محبوب ﷺ کی بے انتہا چمک دمک والی تجلیاں اے میرے مولیٰ مدینہ منورہ کی طرف سے کوندیں تاکہ رویت کا میرا مشتاق دل کوہ طور کی آنکھوں کا ہمیشہ کے لیے سرمہ ہو جائے۔ یعنی جس طرح آرزو مند کوہ

Marfat.com

طور تجلیات الٰہی کی تاب نہ لا سکا اور جل کر سرمہ بن گیا اسی طرح میرا آرزو مند دل اپنے محبوب ﷺ کی روشنیوں کی چمک دمک کی تاب نہیں رکھتا لیکن میرا دل مشاق تجلیات جاناں ﷺ سے شہید ہونے کا عزم رکھتا ہے تاکہ کوہ طور کی آنکھوں کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا یہ دل مشاق سرمہ بن جائے یعنی میں اپنے محبوب کے جمال جہاں آراء پر اپنی جان قربان کر دوں۔

سچی محبت کی علامت :۔ امام قاضی عیاض رحمہ اللہ نے سچی محبت کی علامات میں سے ایک یہ بھی لکھا ہے کہ

و من علامات محبته صلی الله علیه وآله وسلم کثرة الشوق الی لقائه اذ کل حبیب یحب لقا حبیبه (شفاء شریف و زرقانی علے المواہب ص ۳۱۷ ج ۲)

ترجمہ :۔ اور حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی محبت کی علامات میں سے زیارت کا شوق بکثرت ہو اس لیے کہ ہر محب اپنے محبوب کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔

اور اس کی عملی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ہر عاشق کے ذکر خیر کے بیان کو جی چاہتا ہے لیکن کیا کروں خوف طوالت ہے۔

سلطان العاشقین رضی اللہ عنہ :۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیام گاہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لے گئیں دیکھا کہ ہر چار سو دھواں کے نشان ہیں۔ عرض کی ابا جان یہ باورچی خانہ تو نہیں ہے تو دھوان کہاں سے آ گیا۔ فرمایا بیٹی فراق رسول ﷺ سے جو آہیں نکلتی ہیں یہ انہی کے نشانات ہیں۔

Marfat.com

حضرت انس کا عشق :- جب آپ کو ان کی والدہ نے حضور علیہ السلام کی غلامی میں دے دیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے قبول فرما کر حکم فرمایا کہ صبح کی نماز تا دوپہر ہمارے ہاں گزارا کر۔ باقی اوقات والدین کے پاس رہا کرو۔ حضرتؓ فرماتے ہیں تعمیل ارشاد پر رات کو ماں باپ کے ہاں گزارتا لیکن میں سر شام سے ہی طلوع صبح کی دعا کرتا تا کہ جلد جلد بارگاہ نبویؐ میں پہنچ جاؤں۔ اکثر میں ایسے وقت پہنچ جاتا کہ حضور ﷺ سحری کرتے ہوتے اور مجھے اپنی رکابی میں شریک طعام کر لیتے (آئینہ حرم) ص ۶

موذن حبیب کبریا سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سرور کونین ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ میں رہنا اور حضور کی جگہ کو خالی دیکھنا مشکل ہو گیا۔ اس لیے ارادہ کیا کہ اپنی زندگی کے جتنے دن ہیں جہاد میں گزار دوں اس لیے جہاد میں شرکت کی نیت سے چل دیئے۔ ایک عرصہ تک مدینہ منورہ لوٹ کر نہیں آئے۔ ایک مرتبہ حضورؐ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ظلم ہے ہمارے پاس کبھی نہیں آتے تو آنکھ کھلنے پر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ حضرت حسنؓ حسینؓ نے اذان کی فرمائش کی۔ لاڈلوں کی فرمائش ایسی نہیں تھی کہ انکار کی گنجائش ہوتی۔ اذان کہنا شروع کی اور مدینہ میں حضور ﷺ کے زمانہ کی اذان کانوں میں پڑ کر کہرام مچ گیا۔ عورتیں تک روتی ہوئی گھر سے نکل پڑیں۔ چند روز قیام کے بعد واپس ہوئے اور ۲۰ ھ کے قریب دمشق میں وصال ہوا۔ (اسد الغابتہ)

وصال برائے وصال :- حضرت بلال بن رباح کی وفات کا وقت آیا۔ تو ان کی بیوی نے کہا۔ وحذ نناہ (ہائے غم) یہ سن کر حضرت بلال نے کہا

واطرباہ غد ا القی الاحمتہ محمدا و حزبہ (شفاء شریف)

Marfat.com

وائے خوشی! میں کل دوستوں یعنی محمدؐ اور آپ کے اصحاب سے ملوں گا۔

اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔ جب ۷ ھ میں قبیلہ اشعریین میں سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ وغیرہ مدینہ شریف کو آئے تو زیارت سے مشرف ہونے سے پہلے پکار پکار کر یوں کہنے لگے۔

غداً نلقی الاحبته محمداً وحزبه ہم کل دوستوں یعنی محمد اور آپ کے اصحاب سے ملیں گے۔

وصال میں بھی بے قرار :۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص حضورؐ کو اس طرح ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ کہ پلک بھی نہیں جھپکنے دیتا تھا۔ حضور علیہ اسلام نے سبب پوچھا تو عرض جب تک آپؐ کو دیکھتا رہتا ہوں سکون رہتا ہے ورنہ بے تاب و بے قرار ہو جاتا ہوں۔

سیدنا عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہانی :۔ حضرت عقبہؓ کا مسکن مدینے کے نواح میں تھا۔ وہ اپنے قبیلے کے ذہین اور پڑھے لکھے انسان تھے۔ فن خطابت اور شعر و شاعری میں بھی ادراک رکھتے تھے۔ طبعیت نہایت سادہ تھی۔ شان کا خاص مشغلہ بکریاں چرانا تھا۔ چند سال پہلے مکہ میں جو صدائے توحید بلند ہوئی تھی۔ اس کی بھنک حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کانوں میں پڑی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے فطرت سعید سے نوازا تھا اس لیے دعوت توحید کا حال سن کر بہت متاثر ہوئے۔ سرور دو عالمؐ ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو یہ خبر مدینے کی نواحی بستیوں میں بڑی تیزی سے پھیل گئی۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس وقت یہ خبر ملی وہ بکریاں چرا رہے تھے۔ مدینے میں حضورؐ کی تشریف آوری

Marfat.com

سے ان کی دلی مراد بر آئی اور وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کے لیے بے تاب ہو گئے۔ بکریوں کے ریوڑ کو خدا کے حوالے کیا اور خود مدینہ روانہ ہو گئے۔ مدینے پہنچ کر سیدھے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کلمہ توحید پڑھا اور حضورؐ سے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ سے بیعت لے لیجئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا صرف بیعت چاہتے ہو یا بیعت ہجرت۔ عرض کیا بیعت ہجرت چنانچہ بیعت کر کے مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی اور ہر وقت خدمت نبویؐ میں حاضر رہنے لگے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم ﷺ کے قدموں سے ایسے وابستہ ہوئے کہ سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رہے اور حضورؐ سے جدائی انہیں کبھی گوارا نہ ہوئی۔ حضورؐ سفر پر روانہ ہوتے تو عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری کھینچنے کی خدمت انجام دیتے اور حضورؐ کو راستے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیتے۔ عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس خوش بختی پر بڑے نازاں تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ ایک بار وہ فرط ذوق و شوق میں سرکار دو عالمؐ کے قدموں سے چمٹ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھایئے۔ حضورؐ نے بڑے لطف و انبساط کے ساتھ انہیں سورتوں کی تعلیم دی۔ مزید واقعات صحابہؓ عاشقان رسولؐ میں پڑھیے۔

Marfat.com

رضائے خستہ جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آ جائے گا دامن ان کی رحمت کا (۲۰)

حل لغات :- رضا : شاعر کا تخلص جو ان کے پورے نام احمد رضا علیہ الرحمتہ کا ایک جز ہے۔ خستہ : زخمی رنجیدہ۔ جوش : تیزی۔ بحر : دریا، سمندر۔ عصیاں : گناہ کبھی تو ہاتھ آ جائے گا دامن ان کی رحمت کا۔ کبھی نہ کبھی ان کی رحمت کے سایہ میں پناہ ضرور ملے گی۔

شرح :- اے رنجیدہ خاطر رضا گناہوں کے سمندر کی تیزی اور ابال سے تمہیں گھبراہٹ کیوں ہوتی ہے۔ اتنے خوف و ہراس کی کیا بات ہے۔ رحمت عالم شفیع معظم ﷺ کی رحمت کے دامن میں آج نہیں تو کل قیامت میں ضرور پناہ ملے گی۔

شفاعت کی جھلک :- امام قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب آیتہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا و انی لارضی و واحد من امتی فی النار (تفسیر القرطبی ص ۹۶ ج ۱)
میری امت کا ایک فرد بھی جہنم میں ہو گا تو میں ہرگز راضی نہ ہوں گا۔

فقیر نے پہلے حدیث نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب پر بہشت حرام کر دی جب تک حضور علیہ السلام تشریف نہ لے جائیں۔ اب نتیجہ نکالیے کہ بہشت میں کوئی داخل نہ ہو گا جب تک آپ نہ جائیں گے۔ اور آپ بہشت میں نہیں جائیں گے جب تک تمام امت کا آخری فرد بہشت میں نہ

Marfat.com

جائے گا۔ اس سے بڑھ کر امت سے غم خواری و غمگساری اور کیا ہو گی۔ اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ امت سے وفادار امتی مراد ہے نہ کہ غدار۔ جیسا کہ حدیث بخاری میں ہے کہ جب امتی بننے والے پیش ہوں گے حضور علیہ السلام بھی از راہ شفقت آمادگی شفاعت ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمائے گا۔

محبوب ﷺ یہ غدار امتی ہیں اسی لئے آپ انہیں اپنے قریب نہ بھٹکنے دیں آپ یہ سن کر سحقا سحقا (دفع ہوں۔ دفع ہوں) فرما کر انہیں اپنے دروازہ کے دھتکار دیں گے پھر انہیں دوزخ میں دھکیلا جائے گا (ملخصا) (مسلم شریف ص ۲۴۹ ج ۲) وغیرہ

دوزخ [illegible] سے خالی ہو جائے گا:۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوزخ خالی ہو جائے گی۔ ملائکہ دروازے کھٹکائیں گے تو کہیں سے کسی انسان کا جواب نہ ملے گا۔

(سوال) یہ قرآن مجید کی نص کے خلاف ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالدین فیھا ابدا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(جواب) صاحب روح البیان قدس سرہ نے مذکورہ حدیث نقل کر کے سوال مذکور خود لکھ کر جواب دیا کہ اس حدیث میں طبقہ علیا مراد ہے اس لیے کہ اس میں صرف فاسق و فاجر تھے جنہیں نکال لیا جائے گا۔ نیچے کے طبقات ویسے بھی پر رہیں گے۔ اور مرتدین، کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ وغیرہم جنہیں خلود دائمی کا فرمایا گیا وہ اس میں دائماً رہیں گے۔

Marfat.com

نعت شریف (۸)

(۱)
لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ لطف: مہربانی۔ شاد: خوش و خرم

شرح :۔ سرور عالم آقائے کون و مکان ﷺ کی مہربانیاں ایک روز "قیامت کے دن" اتنی عام ہوں گی کہ ہر خاص و عام شاد کام ہو گا اور ہر ناکام و بے چارہ آپ کی مہربانیوں سے خوش و خرم ہو جائے گا اس میں قیامت میں حضور کی پہلی شفاعت "شفاعت کبریٰ" کی طرف اشارہ ہے۔ اثبات شفاعت کے لیے متعدد آیات پہلے عرض کی گئی ہیں۔ منجملہ ان کے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا (پ ۱۵) بھی ہے یعنی قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری مدح کریں۔

فائدہ :۔ مقام محمود سے مراد شفاعت کبریٰ ہے جو کہ ہر مومن و کافر سب کو نصیب ہو گی اور شاد کام ہو کر حضور علیہ السلام کی تعریف کریں گے۔ (مشکوٰۃ شریف باب الشفاعۃ) اور جب حضور کی پہلی شفاعت سے اہل محشر کی مصیبت دور ہو جائے گی تو جملہ اہل محشر کافر ہوں کہ مومن خوش ہو کر حضور کی تعریف و توصیف کریں گے۔

دخول جنت :۔ مذکورہ بالا شفاعت کبریٰ کے بعد بھی حضور سرور عالم ﷺ کو چین نہیں آئے گا۔ جب تک کہ آپ کا آخری امتی جنت میں داخل نہ ہو گا۔ چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا کہ میں شفاعت کرتا رہوں گا اور لوگ جنت میں داخل ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے ندا آئے گی۔

قد رضیت یا محمد: اے حبیب محمد ﷺ خوش ہو گئے ہو یا نہ تو میں عرض کروں گا۔

ای رب قد رضیت ہاں۔ اے میرے پروردگار بہت خوش ہوں۔

عقیدۂ حق:۔ انہی روایات کے مطابق ہم کہتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

لیکن اس پر اعتراض بھی انہیں ہے جو شان رسالت کو نا حال سمجھے نہیں یہ شان تو ان کے غلاموں کی ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ شان بخشی ہے کہ جب غزوۂ تبوک میں سب کچھ راہ خدا میں لٹا دیا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ حضور علیہ الصلوۃ و السلام سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کیا تو راضی ہے یا نہ۔

Marfat.com

(۲) جان دیدو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ جان دیدو : جان نچھاور کر دو وعدۂ دیدار : دیدار کا وعدہ۔ نقد : ادھار کی ضد۔ فوراً اسی وقت لین دین۔ دام : قیمت۔

شرح :۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر شخص جو مرجاتا ہے تو اس سے تین سوالات ہوتے ہیں۔ نمبرا من ربک نمبر۲ مادینک نمبر۳ وما کنت تقول فی حق ھذا الرجل۔ کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور حضور اکرم نور مجسم ﷺ کا جمال جہاں آرا دکھائی دے رہا ہو گا ان کی طرف اشارہ کر کے پوچھا جائے گا کہ ان کے بارے میں دنیا میں کیا کہتا تھا۔ اس طرح حضور کا دیدار ہر شخص کو ہوتا ہے لیکن دیدار کے وقت منافق کافر کہے گا کہ ہا ہا لا ادری کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا اور مومن عاشق رسول کہے گا۔ ھو نبی اللہ و رسولہ کہ یہ اللہ کے نبی اور اس کے رسول ہیں۔ اس وقت فرشتے کہیں گے کہ ہاں ہمیں یہی امید تھی کہ تم یہی جواب دو گے۔ (نم کنوم العروس التی لا یستیقظھا الاحب اھلھا) کہ تم آرام و چین سے اس دلہن کی طرح سو جاؤ جسے اس کے مالک کے سوا کوئی بیدار نہیں کرتا۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جان جیسی قیمتی چیز دیدار محبوب ﷺ کے وعدہ پر نچھاور کر دینے میں کسی قسم کا نقصان نہیں ہو گا۔ بلکہ فوراً سرکار کا دیدار ہے جو ہم سب کو نصیب ہو گا۔

سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ :۔ اس شعر میں امام احمد رضا

Marfat.com

فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے قول کی ترجمانی فرمائی ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں

در ینجا بشارتیست مرمشتاقان غمزدہ راکہ اگر زندہ در گور روند جائے دارد

یہاں غمزدہ مشتاقوں کو مژدہ ہے کہ اگر وہ اسی میں زندہ درگور ہو کر چلے جائیں تو روا ہو سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ ہر قبر میں ہر مردہ (مومن و کافر) کو حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت ہو گی۔ خلافاً" للوہابیتہ اور فقیر کی اس موضوع پر ایک تصنیف ہے القول المؤید فی ھذا الرجل لمحمد عرف ہر قبر میں زیارت رسولؐ۔ یہاں شعر کی مناسبت چند مختصراً" دلائل عرض ہیں۔ ہمارا استدلال بخاری شریف کی حدیث سوال نکرین سے ہے جس کا ایک جملہ ماتقول فی ھذا الرجل بخاری میں ہے یہ جملہ مشکوۃ کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب احادیث میں بقیہ صفحات تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔

مواہب لدنیہ مع زرقانی ص ۲۸۱ ج ۵' کشف الغمہ ص ۴۴ ج ۲' مدارج النبوۃ ص ۱۲۵ ج ۱' حاشیہ نسائی ص ۲۸۸ ج ۱' اشعۃ اللمعات ص ۱۱۵ ج ۱' شرح الصدور ص ۶۰' مجموعہ فتاوٰی ص ۶۷ ج ۲' فتاوی عبدالحی ص ۲۴ ج ۲' قسطلانی ص ۳۹۰ ج ۳' حاشیہ مشکوۃ ص ۲۴ ج ۱' حاشیہ بخاری ص ۱۸۴ ج ۱' ص ۲' ابوداؤد ص ۲۹۷ ج ۲' ترمذی ص ۱۲۷ ج ۱' ابن ماجہ ص ۱۰۶ ج ۴' ترجمہ ابوداؤد از وحیدالزمان نے لکھا ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ آپ کی صورت مبارک دیکھائی جاتی ہے۔ ص ۵۱۱ ج ۳ اس طرح مولوی احمد رضا بجنوری

Marfat.com

تلمیذ مولوی انور کشمیری انوار الباری شرح البخاری میں لکھا ہے بلکہ اس نے حقائق و دلائل سے بھی ثابت کیا کہ ہر قبر میں ہر مردے کو حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت ہونا کوئی بڑا مشکل مسئلہ نہیں بلکہ آپؐ کے کمالات میں سے ایک ادنیٰ کمال ہے۔

شارحین احادیث کی تصریحات:۔ حدیث ماتقول فی ھذا الرجل کے تحت شارحین نے لکھا ہے

(۱) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا یعنی ہذا الرجل، کہ می گوئند آنحضرت رامی خواہند۔ ہذا الرجل سے مراد حضور علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات ہے۔ اشعتہ اللمعات میں حدیث یا باحضار ذات شریف دے درعیانے بہ ایں طریق کہ در قبر مثالے وے علیہ السلام حاضر ساختہ باشند و دریں جابشارتے است عظیم مرمشتاقان غمزدہ راکہ اگر بر امید ایں شادی بلاں ہندو زندہ درگوراوند جائے دارد یا قبر میں ظاہر ظہور آپ کی ذات شریف کو حاضر کرتے ہیں۔ اس طرح کہ قبر میں حضور علیہ اسلام کی وجود مثالی موجود کر دیتے ہیں اور اس جگہ مشتاقان غمزدہ کو بڑی خوشخبری ہے کہ اگر اس شادی کی امید پر جان دے دیں اور زندہ قبروں میں چلے جائیں تو اس کا موقعہ ہے۔

(۲) حاشیہ مشکوٰۃ میں یہ ہی حدیث فقیل یکشف للمیت حتی یری النبی علیہ السلام وھی بشری عظیمتہ کہا گیا ہے کہ میت سے حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھتا ہے اور یہ بڑی ہی خوشخبری ہے۔

(۳) قسطلانی شرح بخاری ۳۹۰ کتاب الجنائز میں ہے۔ فقیل یکشف

Marfat.com

للميت حتی يری النبی عليه السلام وهی بشری عظيمته للمومن ان ضح کہا گیا ہے کہ میت سے حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ نبی علیہ السلام کو دیکھتا ہے۔ اور یہ مسلمان کے لیے بڑی خوشخبری ہے اگر ٹھیک رہے۔

(سوال) ہذا الرجل معہود ذہنی کی طرف اشارہ ہے کہ وہ مردہ سے پوچھتے ہیں کہ وہ جو تیرے ذہن میں موجود ہیں۔ انہیں تو کیا کہتا تھا؟ (جواب) نمبرا یہ درست نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کافر میت سے یہ سوال نہ ہوتا۔ کیونکہ وہ تو حضور علیہ السلام کے تصور سے خالی الذہن ہے۔

(جواب) نمبر۲ کافر اس کے جواب میں یہ نہ کہتا میں نہیں جانتا۔ بلکہ پوچھتا کہ تم کس کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ اس کے لا ادری کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرتؐ کو آنکھوں سے دیکھ تو رہا ہے مگر پہچانتا نہیں۔ لہٰذا یہ اشارہ خارجی ہے۔

فائدہ :۔ حدیث اور شارحین کی عبارات سے معلوم ہوا کہ قبر میں میت کو حضور علیہ السلام کا دیدار کرا کر سوال ہوتا ہے کہ تو اس شمس الضحے بدر الدجی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں کیا کہتا تھا۔ ہذا اشارہ قریب ہے۔ معلوم ہوا کہ دکھا کر قریب کر کے پھر پوچھتے ہیں۔ اسی لیے حضرات صوفیائے کرام اور عشاق موت کی تمنا کرتے ہیں اور قبر کی پہلی رات کو دولہا کے دیدار کی رات کہتے ہیں۔ آسی مرحوم فرماتے ہیں۔

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
جس کے جویاں تھے ہے اس گل کی ملاقات کی رات

(باقی صفحہ آئندہ)

Marfat.com

(۲) شاد ہے فردوس یعنی ایک دن
قسمت خدام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ فردوس: جنت قسمت: نصیب۔ خدام: خادم کی جمع۔ خدمت گزار۔

شرح :۔ جنت الفردوس خوش و خرم ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ایک دن حضور کے خدمت گزاروں کے نصیب میں آئے گی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قانون بنایا ہے کہ

ان الذین آمنوا و عملوالصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا خالدین فیھا لایبغون عنھا حولا ○ (پ ۱۶ رکوع ۳) بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔

اس معنی پر جنت الفردوس کو یقین ہے اس میں بندگان خدا آئیں گے

(سابقہ بقیہ)

حضرت مفتی احمد یار خان گجراتی رحمہ اللہ نے کہا۔

مرقد کی پہلی شب ہے دولہا کی دید کی شب
اس شب کے عید صدقے اس کا جواب کیسا ۔

اسی لئے بزرگان دین کے وصال کے دن کو روز عرس کہتے ہیں۔ عرس کے معنی ہیں شادی کیونکہ عروس یعنی محمد رسولا اللہ ﷺ دولہا کے دیدار کا دن ہے۔

Marfat.com

(۱) حدیث شریف میں ہے "جنت کو اہل ایمان کا سخت اشتیاق رہتا ہے۔
(۲) جب بندہ دعاء مانگتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے یا اللہ وہ مجھے مانگتا ہے تو اسے عطا فرما (کنز العمال ملخصا")
(۳) سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تو پہلے سے اس کی سیر فرما آئے۔

جنت جاگیر ہے محمد ﷺ کی:۔ سیدنا ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ اس شرع میں بارہا لکھا جا چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت عطا فرما رہے ہیں۔ مالک جنت ہیں تو انہیں اوغیر ذلک فرماتے ہیں اس لیے جنت وہی دے سکتا ہے جو مالک ہو یا مالک کی طرف سے ماذون و مختار ہو۔

نکتہ عجیبہ:۔ جب دریائے رحمت جوش میں آیا تو حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے فرمایا سل اب لفظ سل کی عظمت و رفعت اور عموم و اطلاق پر غور کیجئے۔ شہنشاہ کونین ﷺ کس بے نیازی سے فرما رہے ہیں کہ "ربیعہ مانگو" یہ نہیں فرماتے کہ فلاں چیز مانگو بلکہ ارشاد ہوتا ہے۔ جو جی میں آئے مانگو۔ کیونکہ لفظ سل میں عموم و اطلاق ہے اور اتنا بڑا عظیم دعویٰ وہی کر سکتا ہے جس کے قبضہ قدرت میں ساری خدائی ہو۔" پھر ربیعہ کے مانگ لینے پر حضور فرماتے ہیں کہ ربیعہ کچھ اور بھی مانگ لو جو اس امر پر دال ہے کہ جنت ہی کیا ہم ہر چیز عطا فرماتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز وہی دے سکتا ہے جو ہر چیز کا مالک ہو۔

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکرا نہ ملا ہو

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

از اطلاق سوال کرد کہ فرمودہ کہ سل بخواہ تخصیص نکرد مطلوبے خاص معلوم مے شود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اواست ہرچہ خواہد ہر کہ خواہد پروردگار خود بدہد۔ (اشعتہ اللمعات)

کہ حضور نے کسی خاص چیز کے مانگنے کو نہ فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ کارخانہ الہیہ کی باگ ڈور حضور کے دست تقدس میں ہے۔ آپ جسے چاہتے ہیں جو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔

بلکہ آپ کی شان تو یہ ہے کہ ؎

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

انما قاسم:۔ حضور سرور عالم ﷺ جملہ نعمتوں کے قاسم ہیں تو جنت کے بھی اسی لئے محدثین کرام نے تقسیم کے عموم میں جنت کے دخول کی بھی صریح فرمائی ہے۔ چنانچہ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں:

وکنیتہ ابوالقاسم لانہ یقسم الجنتہ بین اھلھا (مواہب ج ۱ ص ۱۹۵)

حضور کی کنیت ابوالقاسم اس لئے ہے کہ آپ قاسم جنت ہیں ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اسی لئے فردوس خوش ہے کہ اس میں وہی آئیں گے جو غلامان مصطفےٰ ﷺ ہونگے کیونکہ جنت تو ہے گھر غلامان مصطفیٰ کا اور جہنم دشمنان مصطفیٰ کے واسطے ہے

Marfat.com

(۴) یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ بے باکیاں : بے خوفیاں۔ رام : تابعدار

شرح :۔ جوانی گزرنے کے بعد گناہوں کی بے باکیاں اور بے پرواہیاں یاد رہ جائیں گی اور اے نفس تو تو آخر خدا کا مطیع و تابعدار ہو ہی جائے گا۔ لہٰذا گناہوں سے توبہ کر اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ کا ابھی سے مطیع بن جا۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است
وقت پیری گرگ زادہ میشود پرہیزگار

ترجمہ : جوانی میں توبہ کرنا پیغمبری طریقہ ہے۔ بڑھاپے میں تو بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔

(سوال) توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں تو پھر توبہ انبیاء کا شیوہ ثابت نہ ہوا۔

(جواب) یہاں توبہ سے رجوع الی اللہ مراد ہے یعنی جوانی میں رجوع الی اللہ شیوۂ پیغمبری ہے کہ انبیاء علیہم السلام ویسے تو پیدائشی راجع الی اللہ ہوتے ہیں لیکن زمانہ تکلیف جوانی میں ہوتا ہے۔ وہ اس دور میں نہ صرف خود رجوع الی اللہ رکھتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی واصل باللہ بناتے ہیں۔

(جواب ۲) اگر توبہ عرفی مراد ہو تو بھی تعلیمی توبہ مراد ہے نہ کہ حقیقی جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے بعد تب علینا کہا۔

(جواب ۳) ہاں یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو ایسے قریب ہوتے ہیں کہ خلاف اولیٰ

Marfat.com

امور پر بھی توبہ کرتے ہیں جیسے آدم و حواء اور موسیٰ وغیرھم علیہ السلام سے ایسے خلاف اولیٰ امور سرزد ہوئے تو فوراً توبہ و استغفار فرمایا۔

بہرحال انبیاء علیہ السلام کو تمثیلاً" ذکر فرمایا ہے کہ انسان عموماً" دوران **شباب** جوانی کے نشہ میں سرمست ہوتا ہے۔ اسی لیے اسی دوران رجوع الی اللہ ہو تو سبحان اللہ ورنہ بڑھاپے میں عموماً" انسان کے قویٰ و اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اگرچہ حرص کو شباب ہوتا ہے تب بھی عصیان کے ارتکاب کی امنگیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں انسان اس دوران تھوڑی سی توجہ سے رجوع الی اللہ کے لیے تیار ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے اکثر دوستوں کو بڑھاپے میں بکثرت راجع الی اللہ دیکھا جاتا ہے۔

نبی آخرالزمانی کا شباب و جوانی :۔ ویسے تو ہر نبی علیہ الصلوۃ و السلام کا شباب و جوانی بے مثال باکمال ہے لیکن ہمارے نبی پاک شہ لولاک ﷺ کا شباب و جوانی سب سے بڑھ کر بے مثال و لاجواب ہے۔ اجمال ملاحظہ ہو۔

عرب جیسی قوم میں جس کی حالت زبوں سے زبوں تر تھی حضور سرور عالم ﷺ کی زندگی بعثت تک ہر پہلو کے لحاظ سے بالکل بے لوث رہی۔ آپ اخلاق حمیدہ سے موصوف اور صدق و امانت میں مشہور تھے۔ یہاں تک کہ قوم نے آپ کو امین و صادق کا لقب دیا ہوا تھا۔ آپ مجالس لہو و لعب میں کبھی شریک نہ ہوئے۔ وہ افعال جاہلیت جن کی آپ کی شریعت میں ممانعت وارد ہے' آپ کبھی ان کے مرتکب نہ ہوئے جو جانور بتوں پر ذبح کیے جاتے' آپ ان کا گوشت نہ کھاتے۔ افسانہ گوئی' شرابخوری' قماربازی اور بت پرستی جو قوم میں عام رائج تھیں' آپ ان سب سے الگ رہے۔ سال

Marfat.com

میں ایک بار ماہ رمضان میں کوہ حرا میں جو مکہ مشرفہ سے تین میل کے فاصلہ پر منی کو جاتے ہوئے بائیں طرف کو ہے اعتکاف فرمایا کرتے اور وہاں ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ چند راتوں کا توشہ ساتھ لے جاتے۔ وہ ختم ہو جاتا تو گھر تشریف لاتے اور اسی قدر توشہ لے کر حراء میں جا معتکف ہوتے۔

تنظیم نوجوانان عرب :۔ جوانی و شباب کے دوران حضور علیہ الصلوۃ و السلام کا ہر کارنامہ قابل صد آفرین و تحسین ہے لیکن حلف الفضول کی تنظیم آج بھی نوجوانوں کو دعوت پیش کرتی ہے کہ یہ ہے شیوۂ پیغمبری

(۵)
بے نشانوں کا نشان مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

شرح :۔ جو لوگ حضور ﷺ کی محبت میں اپنے آپ کو بے نام و نشان کر لیتے ہیں تو ان کا نشان کبھی نہیں مٹ سکتا۔ بلکہ مٹتے مٹتے اتنے مشہور ہو جاتے ہیں کہ ہر شخص انہیں پہچان لیتا ہے۔

بے نشان کی شان :۔ حضور سرور عالم ﷺ کے عشق میں بے نشانوں کا شمار کہاں اور عاشق رسول (ﷺ) بفضلہ تعالیٰ بے نشان تھا تو عالی شان بنا یہاں صرف بطور تبرک سیدنا اویس قرنی رضی اللہ کا ذکر عرض کر دوں کہ آپ اتنا بے نشان تھے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ جیسے ستون دین اور ائمہ اسلام کے امام بھی ان کے وجود کے منکر ہیں لیکن سیدنا اویس رضی اللہ عنہ نے اس گمنامی میں اتنا نام پایا کہ امام شعرانی رحمہ اللہ جیسے ' بقول بعض ائمہ ' آپ کو صحابیوں میں شمار کر بیٹھے تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "ذکر اویس" میں۔

Marfat.com

ذکر اویس :۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے باشندے تھے۔ اور قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ بڑی شان کے بزرگ تھے۔ تابعین کے پورے گروہ میں آپ کو جو امتیاز حاصل تھا وہ کسی دوسرے کو حاصل نہ تھا۔ آپ عہد رسالت میں موجود تھے' مگر محبت الٰہی میں کچھ اس طرح کھوئے ہوئے تھے' کہ بارگاہ رسالت میں حاضر نہ ہو سکے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر محبت رکھتے تھے' اور باطن میں ان کو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس درجہ قربت حاصل تھی کہ خود حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو خیر التابعین کے لقب سے یاد فرمایا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اویس قرنی کی شخصیت سے مطلع فرما دیا تھا اور ان کی علامت بھی بتا دی تھی۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا کہ ایک شخص قبیلہ مراد سے ہے اس کا نام اویس ہے۔ وہ خیر التابعین ہے۔ یمن سے تمہارے پاس جو قبیلہ امداد لائے گا اس میں وہ بھی ہو گا۔ اس کے جسم پر برص کے داغ ہیں جو مٹ چکے ہیں۔ صرف ایک درہم کے برابر داغ باقی ہے۔ وہ اپنی ماں کی خدمت میں مصروف رہتا ہے۔ وہ کسی بات پر خدا کی قسم کھاتا ہے تو خدا اس کی قسم کو پوری کر دیتا ہے۔ اگر تم اس کی دعائے مغفرت لے سکو تو لینا۔

یہ نادیدہ عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کس درجہ پر فائز تھے' امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترغیب دی جا رہی ہے کہ تم ان سے دعائے مغفرت حاصل کر سکو تو ضرور حاصل کرنا۔ حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اصحاب شجرہ اور اصحاب عشرہ میں ہیں۔

Marfat.com

زبان رسالت سے حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے یہ فضائل و مراتب سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اس عالی مرتبہ شیفتہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ملاقات کا شوق بھڑک اٹھا تھا۔ آپ برابر حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاش میں رہے۔ چنانچہ آپ کے عہد خلافت میں جب روم و شام کی سلطنتوں سے اسلامی افواج نبرد آزما تھیں۔ یمن سے فوجی آئے تو آپ تلاش کرتے کرتے حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور پوچھا تم اویس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہو۔" انہوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے باری باری وہ تمام علامتیں دریافت کیں جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھیں۔ ان سب کی تصدیق ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس بشارت سے آگاہ کیا جو آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سنی تھیں۔ پھر ان سے اپنے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کی۔ حضرت اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کی اور کوفہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میں عوام کے زمرہ میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

کوفہ جا کر حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بوسیدہ جھونپڑے میں بود و باش اختیار کی۔ اور اپنے کو اہل دنیا سے چھپانے کے لیے نہایت خستہ حال رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر آپ کے جسم پر پورے کپڑے بھی نہ ہوتے۔

آپ کی یہ حالت دیکھ کر ظاہر بین عوام ان کے مرتبے کو نہ سمجھتے، آپ کے ساتھ تمسخر اور استہزا کر کے پریشان کرتے لیکن جو آپ کے فضائل و مراتب سے واقف تھے وہ آپ سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے دور دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

Marfat.com

اسی طرح ہر عاشق مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ہے سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کون جانتا تھا لیکن عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ نام پیدا کیا کہ ملکوتی ملک والے بھی آپ سے نہ صرف شناسا ہیں بلکہ آپ کا نام سن کر جھوم جاتے ہیں۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عجم و عرب میں کیسی شہرت نصیب ہوئی یہاں تک کہ خود حضور علیہ الصلوۃ و السلام سلمان ھذا من اہل البیت سلمان ہمارا ہے یعنی ہمارے اہل بیت سے ہیں۔ آج بھی تجربہ کر لیجئے کہ حقیقی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت جسے نصیب ہوتی ہے اس کے لیے اہل دنیا آنکھیں بچھاتے اور دلوں میں جگہ دیتے ہیں۔

جمادات تک :۔ انسان تو پھر بھی اشرف المخلوقات ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق بے جان کھجور کے تھم کو نصیب ہوا تو وہ مقام نصیب ہوا کہ جس پر بہت بڑے اولیاء کرام رشک کرتے ہیں اور منبر رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نیچے دفن ہونا نصیب ہوا تو کل قیامت میں جنت میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر بن کر قدم چومتا نظر آئے گا۔ اس وقت معلوم ہو گا عشق مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح کے بے شان نام پاتے ہیں۔

(٦) یاد گیسو ذکر حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ گیسو: لمبے لمبے بال۔ زلفیں ذکر حق: خدا کا ذکر۔ آہ : آہ و نالہ و فغان

Marfat.com

شرح :۔ حضور ﷺ کے گیسوئے مبارکہ کو "لام" سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی حضور ﷺ کے گیسوؤں کی یاد کرنا گویا اللہ کو یاد کرنا ہے اور اللہ کی یاد میں آہ دل سے نکلتی ہے اور آہ اور دل کے درمیان اگر گیسو کے دونوں لام کا اضافہ کر دیا جائے تو اللہ بن جاتا ہے گویا حضور ﷺ کے گیسو کے تصور میں آہ کے دلمیں یعنی بیچ میں ذکر گیسو سے لفظ اللہ پیدا ہوتا ہے گویا کہ آہ کرنا اللہ کا نام لینا ہے۔

عشق ہو تو :۔ امام احمد رضا قدس سرہ کی اس صنعت عاشقانہ کو وہی مانے گا جسے حضورؐ سے عشق ہو گا اور جو اس دولت سے محروم ہے وہ تو صرف تفنن پر محمول کرے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کا ہر تعلق دارین کی فلاح و کامیابی کا بے بہا سرمایہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا عشق رسول ﷺ ضرب المثل ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ کے اس جملہ کی عملی تفسیر سیدنا خالد بن ولید (سیف اللہ) رضی اللہ عنہ کے کارنامے ہیں جنہیں اتنی بڑی فتوحات نصیب ہوئی تو گیسوئے رسول ﷺ کی برکت سے وہ یہی تصور تو تھا جو امام احمد رضا رحمہ اللہ نے پیش کیا ہے۔

تعداد گیسوئے حبیب ﷺ :۔ حضور سرور عالم ﷺ کے گیسو اقدس کی تعداد بارہ لاکھ تیرہ ہزار کئی سو تھی۔ جب سر مبارک ترشواتے تو تمام گیسو مبارک ترشواتے کبھی گیسوؤں کو رنگا نہیں تھا۔ عمر مبارک کے آخری حصہ میں بال مبارک بھی سفید ہوئے۔ یہ سر مبارک اور داڑھی مبارک کے بالوں کی مجموعی تعداد ہے کہ سر مبارک میں آپ تیل ڈالتے اور کبھی کنگھا کرتے اور جب انہیں سنوارتے تو ان کی خوشبو سے ساری فضا معطر ہو جاتی۔

فائدہ :۔ اس تعداد کو سامنے رکھ کر اس حدیث مبارک کو یاد کیجئے کہ آپؐ

Marfat.com

نے بموقعہ حج صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تقسیم فرمائے (بخاری) اس کے بعد انکار برائے انکار ہو تو مجبوری ہے ورنہ یقین کیجئے کہ وہ لاکھوں بال مبارک کہاں گئے اور یہ بھی ثابت ہے کہ صحابہ کرامؓ سے لیکر نجدی کے دور تک ہر زمانہ میں گیسوئے نبی پاک ﷺ کو اہل اسلام میں وہ پذیرائی رہی کہ بڑے بڑے بادشاہ کو نصیب نہ ہو بلکہ مسلمان جان کے نذرانے پیش کرتے اپنی گھر کی جائداد قربان کر ڈالتے، معمولی سی بے ادبی پر کٹ مرتے جان سے عزیز تر گیسوے رسول ﷺ کی حفاظت کرتے جس کے پاس ایک گیسوئے مبارک ہوتا وہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر دولت کا مالک سمجھا جاتا گیسوئے مبارک کی زیارت کے لیے ایام مقررہ میں شادی کا سا سماں بندھ جاتا۔ ہجوم کی کیفیت کو دیکھ کر پتہ چلتا کہ کسی شہنشاہ کی رعایا زیارت کے لیے جمع ہو رہی ہے لیکن بخدیت نے یکسر گیسوئے مبارک کے وجود کا انکار کر دیا اور بے سند کی من گھڑت کہانی سے عوام کے دلوں میں وسوسے ڈال دیئے پھر انہیں تبرک سمجھنے پر شرک کا فتوی جڑ دیا ادھر انگریز کے ذریعے ایسے تبرکات پر مختلف حربوں سے ختم کرانے کی کوشش کی لیکن مٹ گئے خود لیکن نہ مٹا نشان ان کا۔

معمولات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم :۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور انکے بعد اہل حق کا طریقہ رہا کہ حضور سرور عالم ﷺ موئے مبارک دھو کر جس بیمار کو پلاتے اس کو فوراً شفا ہوتی - خالد کی ٹوپی میں چند موئے مبارک حضور کے تھے وہ اسے اوڑھ کر لڑائی میں جاتے اللہ تعالیٰ ان کو موئے مبارک کی برکت سے فتح عطا فرماتا۔

فتوحات خالد بن ولید رضی اللہ عنہ :۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

فتوحات اسلام میں ضرب المثل ہیں ان کی فتوحات کا اعتراف غیر مسلموں کو بھی ہے۔ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم میں اس کا عام چرچا تھا کہ جس جنگ میں حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک ہوں گے اس میں فتح یقینی ہے۔ ان کی شجاعت و بہادری بسرو چشم لیکن انہیں اپنی شجاعت و بہادری پر ناز نہیں تھا بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ تمام فتوحات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیسوئے پاک کی مرہون منت ہیں۔ چنانچہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ٹوپی مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیسو مبارک تھے جس کے باعث آپ اپنی ٹوپی کا بطور خاص خیال رکھتے تھے۔ اس لیے ایک جنگ کے موقع پر جب آپ کی ٹوپی مبارک گر گئی۔ آپ کو شدید تشویش ہوئی اور ٹوپی کی تلاش میں آپ نے بہت کوشش فرمائی۔ اس پر جب آپ کے ساتھی صحابہؓ نے عین جنگ کے دوران ٹوپی کی تلاش میں آپ کے اس اہتمام پر اعتراض کیا تو آپؓ نے فرمایا۔ معاملہ صرف ٹوپی کا نہیں تھا بلکہ اس کی یہ اہمیت اس کے موئے مبارک پر مشتمل ہونے کے باعث تھی تاکہ نہ میں موئے مبارک کی برکت سے محروم رہوں اور نہ کسی مشرک کے ہاتھ آ جانے کے باعث اس کی بے ادبی ہو (کتاب الشفاج ۲ ص ۴۴ ملخصا") مزید تفصیل فقیر کی تصنیف "گیسوئے رسول" میں پڑھیے۔

(۷)	ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ ساز : باجا۔ چہچہا : خوش الحانی میں پرندوں کی نغمہ سرائی۔ مجازا دنیا کی نیرنگیاں اور خوشیاں چہک چہک کر باتیں کرنا۔ کہرام : واویلا۔ آفت برپا ہونا۔

Marfat.com

شرح :- عالم کی یہ رعنائیاں گلوں کی مہک۔ بلبلوں کی چہک۔ ستاروں کی دمک' ماہ و خورشید کی دمک' کوہ و کہکشاں کے حسین مناظر' وادی و آبشار کی خوشنمائیاں' بحر و بر' برگ و شجر' خشک و تر کے انمول نظارے' پرند و چرند کے غل غپاڑے' زمین کے زمردین غالیچہ پر انسانوں کی چہل پہل اور کائنات قدرت کے اس عجیب و غریب شاہکار کی نوا سنجیاں' عیش و نشاط کی رنگینیاں الغرض جن و انس' جمادات و نباتات' چرند و پرند کی آوازیں مل کر ایک انوکھے ساز کی دلنشین آواز اور سری بن کر جو سنائی دیتی ہے اس ساز پر انسانوں کی خوش الحانی سے نغمہ سرائی بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے مگر یہ ساز و خوش آواز ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ ایک دن ایسا بھی آئے گا جس دن کائنات کے یہ سازینے اور یہ خوش آوازیں اور جیتے جاگتے عالم کی یہ رنگینیاں اور خوشیوں کے **چہچہے** بدل جائیں گے اور ایک کہرام برپا ہو جائے گا وہ دن قیامت کا دن ہے جس دن ہر ایک شخص پریشانی و سخت مشکلات میں گھرا ہوا نفسی نفسی کہتا ہو گا۔ قیامت کا شور اور آفتوں کا زور ہو گا ہر شخص دہائی دیتا ہو گا لیکن کوئی سننے والا دکھائی نہ دیتا ہو گا۔ ہاں سرکار دو جہاں رحمت کون و مکاں سنیں گے اور صرف ان کی شفاعت فرمائیں گے جو ان کے دامن الفت سے دنیا میں وابستہ ہوں گے جیساکہ خود فرمایا ہے

شفاعتی لاهل الکبائرمن امتی کہ میری شفاعت میری امت کے گنہگاروں کے لیے ہو گی۔ یہاں نہایت دلچسپ انداز میں دنیا کی بے ثباتی اور قیامت کی حقانیت بیان کی گئی ہے۔

اس شعر کا ایک اور مطلب یہ ہو سکتا ہے وہ یہ کہ میری شاعری ایک دن ختم ہو جائے گی بلکہ میں خود بھی اور تمام مخلوق فنا ہو گی پھر سب کو زندہ کر کے انہیں ابدی حیات عطا فرمائی جائے گی۔

Marfat.com

فنا ہی فنا:۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

کل من علیھا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام پ ۲۷ رکوع ۱۱۔

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا (اعلیٰ حضرت)

کل نفس ذائقتہ الموت پ ۴ رکوع ۹۔

ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

مرنے کے بعد کیا ہو گا:۔ یہ طویل داستان ہے لیکن عاشق مصطفیٰ ﷺ کے لیے موت سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا **الموت تحفہ المومن** موت مومن کا تحفہ ہے اور فرمایا **الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب** موت ایک پل ہے جو محبوب کو محبوب سے ملاتا ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب لکھا ہے کہ

در بشارتیست مرمشتاقان غمزدہ را اگر زندہ در گور روند جائے دارد (راشعتہ اللمعات ج ۱

یہاں مشتاقان غمزدہ کو مژدہ ہے کہ اگر وہ جیتے جی قبر میں چلے جائیں تو روا ہو سکتا ہے۔ اور شرح الصدور للسیوطی و تذکرۃ الموتی القبور للقاضی ثناء اللہ پانی پتی اور باقی نبی و مختصر تذکرہ قرطبی للشعرانی وغیرہ میں یہ قاعدہ از حدیث لکھا کہ موت کے وقت انسان جس تصور میں مرے وہی قبر میں ملے گا۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں سنی المسلک عاشق نبی ﷺ خوش قسمت ہے کہ اسے موت کے وقت تڑپ ہوتی ہے کہ پہلے نہ سہی قبر میں حبیب کبریا ﷺ

Marfat.com

کی زیارت سے سرشار رہوں گا۔ حضرت مولانا محمد بشیر کوٹلوی سنی کی ترجمانی کرتے ہیں۔

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں
گر اٹھائیں فرشتے تو میں ان سے یوں کہوں

میں ان کے پاتے ناز سے اے فرشتو کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے

حضرت مفتی احمد یار خان صاب گجراتی رحمہ اللہ نے فرمایا

روح کیوں نہ ہو مضطرب موت کے انتظار میں
سنا ہے وہ مجھے دیکھنے آئیں گے مزار میں

(نوٹ) قبر میں حضور سرور عالم ﷺ کا دیدار یقیناً ہو گا۔ فقیر کی کتاب القول المؤید پڑھیے اور مختصر دلائل اس شرح میں بھی عرض کر دیئے ہیں۔

سنت صحابہ رضی اللہ عنہم :۔ فقیر نے جو تڑپ اور جذبہ عشق کا تذکرہ کیا ہے یہ دراصل اہل سنت کو صحابہ کرام سے وراثت میں ملا ہے جیسا کہ فقیر نے اسی شرح میں متعدد واقعات عرض کیے ہیں مثلاً سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم عین موت کے وقت نہایت لہجہ و مسرور کے رنگ میں کہتے ہوئے جان آفرین کو جان سپرد فرمائی کہ نحن نلق محمد و اصحابہ ہم حضور اور آپ کے یاروں کو جا کر ملیں گے (صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وبارک وسلم)

Marfat.com

(۸) سائلو ! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ سائلو: اے منگتو! یہ لفظ دراصل عربی سائل ہے جس کی اردو بنائی گئی ہے سخی: داتا

شرح :۔ اے منگتو! کہیں نہ جاؤ دو جہاں کے داتا کا دامن عقیدت و محبت مضبوطی سے تھام لو۔ داتا کی طرف سے کچھ نہ کچھ ضرور انعام ہو گا کیونکہ سرکار دو جہاں انعام و اکرام کے معدن ہیں۔ کیونکہ ویسے بھی ہر سخی کی عادت ہے کہ جو بھی ان کے دروازہ پر آ جائے خالی نہیں جاتا۔ حاتم طائی کے آٹھ دروازے تھے ہر دروازے پر جو بھی جاتا جھولیاں پر کر دیتا۔ اگرچہ ایک سوالی انہیں آٹھوں دروازوں پر چلا جاتا تب بھی خالی نہ آتا اور نہ ہی حاتم طائی اس سے اعتراض ہوتا کہ سائل کیوں ایسی غلطی کر رہا ہے اور آپ ﷺ کل سخیوں کے امام و پیشوا بلکہ نائب خدا تعالیٰ ہیں۔ آپ کی سخاوت کا یہ عالم ہے کہ گدا نہ صرف عطا پاتا ہے بلکہ شہنشاہ بن جاتا ہے۔ بلکہ حضور سرور عالم ﷺ نے غریب مسکین امت کو مژدہ بہار سنایا کہ جس کا کوئی نہ ہو اس کا وارث و متولی اور کفیل میں ہوں (بخاری شریف)

احادیث مبارکہ :۔

(۱) حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے تو مجھے اطلاع دو۔ میں اس کا قرض ادا کروں گا۔ اگر اس نے ترکہ

Marfat.com

چھوڑا ہو تو اس کے حقدار اس کے وارث ہوں گے۔"

(۲) ارشاد فرمایا (ﷺ نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اگر یہ احد کا پہاڑ سونے کا ہو جائے تو بھی میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ تین راتیں گزر جائیں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہ جائے۔"

"بحرین سے خراج کا غلہ آیا دوسرے روز۔ حضور انور ﷺ بعد نماز فجر تمام غلہ حقداروں میں تقسیم فرما کر اس شان استغنا سے دامن جھاڑ کر کھڑے ہوئے کہ جس طرح امیر کاروان حیات کا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔"

(۳) ایک دفعہ چار اونٹ غلہ آیا۔ تقسیم کے باوجود کچھ بچ رہا اور رات ہو گئی تو خدا کے مقدس رسول نے گھر میں آرام نہیں فرمایا اور مسجد ہی میں رات بسر کی کیا کرۂ ارض ایسی کوئی اور ہستی پیش کر سکتا ہے کہ جس نے اس وقت اپنے گھر کے چین و آرام کو پسند نہ کیا ہو جب تک کہ غرباء اور حاجت مندوں کو ان کا حق نہ پہنچ جائے؟

(۴) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین سے مال لایا گیا اور یہ زیادہ سے زیادہ مال تھا جو آپؐ کے پاس لایا گیا آپؐ نے فرمایا کہ اس کو مسجد میں ڈال دو۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو اس مال کے پاس بیٹھ گئے اور تقسیم فرمانے لگے۔ آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ آپ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہؐ! مجھے اس مال میں سے دیجئے کیونکہ جنگ بدر کے دن میں نے فدیہ دے کر اپنے آپ کو اور عقیل بن ابی طالب کو آزاد کرایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا لے لو۔ حضرت عباسؓ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے میں ڈال کر اٹھانے لگا تو نہ اٹھا سکے عرض کیا۔

Marfat.com

یا رسول اللہ آپ کسی سے فرمادیں کہ اٹھا کر مجھ پر رکھ دے۔ آپ نے فرمایا کہ میں کسی سے اٹھانے کو نہیں کہتا۔ حضرت عباسؓ بولے۔ آپؐ خود اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ حضور نے فرمایا۔ میں اسے نہیں اٹھاتا۔ پس حضرت عباسؓ نے اس میں سے کچھ گرا دیا۔ پھر اٹھانے لگے تو تب بھی نہ اٹھا سکے۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کسی سے فرمادیں کہ اٹھا کر مجھ پر رکھ دے۔ آپؐ نے فرمایا میں کسی سے اٹھانے کو نہیں کہتا۔(حضرت عباسؓ بولے۔ آپؐ خود اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں اسے نہیں اٹھاتا۔ پس حضرت عباسؓ نے اس میں سے بھی کچھ گرا دیا۔ پھر اسے اپنے کندھے پر اٹھالیا اور روانہ ہوئے حضور اقدس ان کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئے اور حضورؐ ان کی طمع پر تعجب فرماتے تھے۔ غرض حضور انورؐ وہاں سے اٹھے تو ایک درہم بھی باقی نہ تھا۔ (بخاری)

(۵) فائدہ:۔ مسند ابن ابی شبیہہ میں بروایت حمید بن ہلال بطریق ارسال مروی ہے کہ وہ مال ایک لاکھ درہم تھا اور اسے علاء بن الحضرمی نے بحرین کے خراج میں بھیجا تھا اور یہ پہلا مال تھا جو آنحضرت ﷺ کے پاس لایا گیا۔

(٦) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (صفوان بن امیہ) نے اس روز بکریوں کا سوال کیا جن سے دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل پر تھا۔ آپؐ نے وہ سب اس کو دے دیں۔ اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا "اے میری قوم! تم اسلام لاؤ۔ اللہ کی قسم محمدؐ ایسی سخاوت کرتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔ (مشکوۃ)

Marfat.com

(۷) حضرت سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ رسول ﷺ جنین کے دن مجھے مال عطا فرمانے لگے حالانکہ آپؐ میری نظر میں مبغوض ترین خلق تھے۔ پس آپؐ مجھے عطا فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میری نظر میں محبوب ترین خلق ہو گئے۔ (ترمذی)

(۸) حضرت جبیر بن معطم بیان کرتے ہیں کہ جب میں اور دیگر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین سے (بعد تقسیم غنائم) واپس آ رہے تھے تو بادیہ نشینان عرب حضور سے لپٹ گئے۔ وہ حنین کی غنیمت میں سے مانگتے تھے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ آپؐ کو بحالت اضطرار ایک ببول کے درخت کی طرف لے گئے۔ اس درخت میں آپؐ کی چادر مبارک پھنس گئی۔ آپؐ ٹھہر گئے اور فرمایا۔ "مجھے میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس اس جنگ کے درختان ببول جتنے چوپائے ہوتے تو البتہ میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھ کو بخیل نہ پاتے۔ اور نہ دروغ گو اور بزدل پاتے۔ (بخاری)

(۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز میں جناب پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب آپؐ نے کوہ احد کو دیکھا تو فرمایا۔ "اگر یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے۔ میں پسند نہ کروں گا کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین راتوں سے زیادہ رہ جائے۔ بجز اس دینار کے جسے میں ادائے قرض کے لیے رکھ چھوڑوں (بخاری)

(۱۰) ایک روز نماز عصر کا سلام پھیرتے ہی آپ دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔ پھر جلدی نکل آئے۔ صحابہ کرام کو تعجب ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں خیال آگیا کہ صدقہ کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے۔ مجھے پسند نہ تھا کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہے۔ اس لیے جا کر اسے تقسیم کرنے کے لیے کہہ آیا ہوں (بخاری)

Marfat.com

(۹)	یاد ابرو کر کے تڑپو بلبلو ! ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ ابرو : بھنویں۔ بلبلو ! : ایک مشہور پرندہ ہے جسے پھولوں کا عاشق سمجھا جاتا ہے۔ اے بلبلو ! مجازاً" عاشق رسول ﷺ دام : جال۔ پھندا۔

شرح :۔ اے عاشقو ! اگر دنیاوی مصائب و آلام' رنج و ملال کے پھندوں اور جالوں میں پھنسے ہوئے اور محبوب کی ملاقات کے لیے تمہاری آزادی ناممکن ہو چکی ہو تو اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ محبوب کے ابروں کو یاد کر کے تڑپو۔ ابروئے محبوب شمشیر براں کا کام کرے گا۔ سارے پھندے اور تمام جال ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور مقصود حاصل ہو جائے گا۔

لطیفہ :۔ بلبل ایک لطیف اور نازک مزاج پرندہ ہے جسے خوشبو محبوب ہے۔ اعلیٰ حضرت نے عاشقان رسول ﷺ کو بلبل فرمایا ہے جو ان کی لطافت و نظافت طبعی کی طرف اشارہ ہے اور یہ واقعی حق ہے اس لیے کہ ہم نے تجربہ کیا ہے جس میں عشق رسول (ﷺ) ہے وہ طبعاً" نازک و لطیف الطبع ہے اور جو عشق رسول ﷺ کی دولت سے محروم ہے وہ خشک اور مرجھایا ہوا محسوس ہوتا ہے تجربہ شاہد ہے۔

الحمدللہ ہر سنی عاشق رسول ﷺ کو دولت عشق رسول ﷺ نصیب ہے اور دولت عشق نصیب ہوتی بھی ہے تو لطیف مزاج کو اور رسول اللہ ﷺ کا عشق و محبت عین اسلام ہے۔

لایومن احد کم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولد ہ والناس

Marfat.com

اجمعین (بخاری و مسلم)

تم سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک مجھے زیادہ محبوب نہ بنالے اپنے والد اور اولاد اور تمام لوگوں سے۔

فائدہ :۔ امام قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا

و من علامات محبته ﷺ ان یلتبنمحبه بنکره الشریف و بطرب عند سماع اسمه المیف (زرقانی علی المواهب ص ۳۲۲ ج ۲)

اور آپؐ کی محبت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپؐ کا محب آپؐ کے ذکر پاک سے روحانی لذت اور سرور و فرحت پاتا ہے اور آپؐ کا نام سنتے ہی خوش ہوتا ہے۔

Marfat.com

مفلسو ! ان کی گلی میں جا پڑو !
باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا (۱۰)

حل لغات :۔ مفلسو ! : اے فقیرو ! محتاجو۔ باغ خلد : جنت کا باغ۔
اکرام : انعام' عطا۔

شرح :۔ اے جنت کے محتاجو ! اور اے فردوس بریں کے طلبگارو ! رحمت کون و مکاں تتمہ دو روز مان نبی دو جہاں ﷺ کی پیاری پیاری گلیوں میں جا پڑو۔ یعنی مدینہ منورہ میں جا پہنچو ! رحمت دو عالم نعمتوں کے قاسم و خازن کی طرف سے خلد بریں انعام میں ملے گی۔

مدینے میں موت کے فضائل :۔ احادیث مبارکہ

() قال رسول اللہ ﷺ من استطاع ان یموت بالمدینتہ فلیمت بھافانی اشفع لمن یموت بھا (مشکوۃ)

رسول ﷺ نے فرمایا جو مدینہ شریف میں آنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ مدینہ پاک میں مرے تو بیشک میں اس شخص کی شفاعت کروں گا جو مدینہ پاک میں مرے گا۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ من الامنین یوم القیمۃ

مدینۃ النبی ﷺ یا مکہ مکرمہ میں جو مرے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصائب و آلام سے مامون و محفوظ اٹھائے گا۔

(۳) حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا

من استطاع ان یموت بالمدینتہ فلیمت فمن مات بالمدینتہ

Marfat.com

کنت لہ' شفیعاً و شہیداً (الوفا ص ۵۸۵ ج ۲)

(خلاصہ) جو شخص مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اسی جگہ مرلے' سو جسے مدینہ منورہ میں موت نصیب ہو گی وہ میری شفاعت سے مشرف ہو گا اور میں اس کا گواہ بنوں گا۔

فائدہ :۔ جس شہر میں شفاعت مصطفیٰ نصیب ہو اس خوش بخت کو اور کیا چاہیے۔

حضرت یحیٰ ابن سعدؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور مدینہ کے اندر ایک قبر کھودی جا رہی تھی۔ ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا "قبر مومن کی بہت بری خواب گاہ ہے۔" رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بری بات کہی۔ اس شخص نے کہا میرا منشا یہ نہیں تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ خدا کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا خدا کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں۔ پھر فرمایا زمین کا کوئی ٹکڑا مجھے اتنا محبوب نہیں کہ وہاں میری قبر ہو جتنا کہ مدینہ میں۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے (خلاصۃ الوفاء)

تمنائے عشاق :۔

(۱) حضرت کرامت علی شہیدی رحمہ اللہ نے روانگی سے قبل اس تمنا کا اظہار کیا۔

تمنا ہے درختوں پر تیرے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

چنانچہ آپ ۱۲۵۵ھ میں ادائیگی حج کے بعد حضور سرور عالم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کے لیے چلے ۴ صفر کو اس مقام پر پہنچے جہاں سے

Marfat.com

روضہ اقدس نظر آ رہا تھا۔ ایک حسرت بھری نظر روضۂ محبوب پر ڈالی اور اپنی جان جان افرین کے سپرد کر دی (ماہنامہ نعت لاہور)

(۲) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمیشہ آرزو رہی "اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک و اجعل موتی فی بلد حبیبک - چنانچہ آپؓ کی دونوں تمنائیں پوری ہوئیں۔

(۳) امام مالک رحمہ اللہ حرم سے باہر قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو حرم سے باہر نکلتے وقت آہستہ چلتے فراغت کے بعد تیزی سے چل کر حرم میں داخل ہوتے۔ پوچھنے پر فرمایا کہ نکلتا آہستہ ہوں کہ موت آئے تو حرم مدنیہ میں، جلدی اس لیے آتا ہوں کہ کہیں حرم کے باہر موت نہ آ جائے۔

(۴) مدینہ پاک سے باہر کسی سفر کے لیے نہ جاتے اس خوف سے کہ موت مدینہ کے علاقہ میں آئے۔

(۵) مفتی غلام سرور لاہوری نعت گوئی میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ بیک وقت ایک بے مثال ادیب، بلند پایہ شاعر، مستند مورخ و سوانح نگار اور ماہر علم لغت تھے۔ آپ کی اکثر نعتوں میں زیارت روضۂ پاک کے متعلق اشتیاق و دید کے جذبات کی فراوانی پائی جاتی ہے۔ آپ نے سفرِ حج اختیار کیا تو وصیت و دعا کی کہ آپ کی آخری آرام گاہ محبوب خالق و مالک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمین ہے۔ چنانچہ شہیدی کی طرح اس عاشق رسول کی دعا بھی قبول ہوئی اور راستے ہی میں ۱۴ اگست ۱۸۹۰ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ وفات سے دو گھنٹے قبل فرمایا کہ میری نعش کو مدینہ شریف لے کر جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔ اس طرح آپ کی یہ دلی آرزو پوری ہوئی کہ حجاز جاؤں تو واپس نہ آؤں۔ آپ کے آخری "دیوان وصال سرور" میں ایک نعتیہ غزل کا عنوان "دراظہار

Marfat.com

زیارت حرمین الشریفین" ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے متعدد نعتیں لکھ رکھی تھیں جنہیں حضور ﷺ کے روضہ کے سامنے پڑھنا چاہتے تھے مگر قدرت نے اتنی مہلت ہی نہ دی۔ انہوں نے زیارت روضۂ اطہر کے متعلق ایک قطعۂ تاریخ کہا تھا اور خیال تھا کہ روضہ کے سامنے کھڑے ہو کر اسے پڑھیں گے لیکن یہی قطعہ آپ کی تاریخ وفات بن گیا۔

ابھی سرور نے کی ہے سرور عالم کی پابوسی

تعارف مفتی غلام سرور رحمہ آپ تذکرہ "خزینتہ الاصفیا" و دیگر درجنوں تصانیف کے مصنف تھے۔

مفتی صاحب کے دیوان "کلیات سرور نعتیہ" میں پونے چار سو اردو نعتیں ہیں۔ "دیوان وصال سرور" کا سارا کلام بھی اس میں شامل ہے۔ یہ مطبع اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے چھپا۔ "نعت سروری" مطبع منشی نو لکشور کانپور سے چھپا جس میں ڈیڑھ سو زاید نعتیں ہیں۔

تاریخ وفات ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۰۷ھ ہے۔--- ماہنامہ نعت لاہور

(٦) شاعر مشرق علامہ اقبال کا تو بیشتر کلام نعت پر مشتمل ہے۔ اس کی شاعری کا آغاز "ہمالہ" سے ہوا اور اس کی تان اشرف البلاد یعنی مدینتہ النبی تک سنائی دی۔ ایک نظم میں دیار حبیبؐ سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔

وہ زمیں ہے تو مگر اے خواب گاہ مصطفیٰؐ
دید ہے کعبے کو تیری حج اکبر کے سوا
آہ طیبہ ! دیس ہے مسلم کا تو ماویٰ ہے تو
نقطۂ جاذب تاثر کی شعاعوں کا ہے تو

Marfat.com

آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ روضئہ اطہر کی زیارت کریں۔ علامہ کا دل حزیں یاد محبوبؐ میں بے قرار رہتا تھا۔ آپ کی خدمت اقدس میں حال دل سنانے کی خواہش چٹکیاں لیتی رہتی تھی۔ اور اضطراری اور ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو دیار حبیب اور روضئہ اطہر کی زیارت نصیب ہو۔ اس لیے کہ مقصود سفر یہی ہے جذبات کا ایک سیلاب ہے کہ اُمڈا چلا آتا ہے، کعبہ سے مفارقت کا کچھ زیادہ خیال نہیں، بس ایک دھن ہے کہ غبار راہ بن کر حضور پر نور ﷺ کے آستانہ مبارک تک رسائی ہو۔ دل میں ذوق و شوق ہے لیکن محبوبؐ پاک کا سامنا کرنے کا بھی حوصلہ نہیں۔ اسی شدت احساس میں خدا سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔

بہ پایاں چوں رسد ایں عالم پیر
شود بے پردہ ہر پوشیدہ تقدیر
مکن رسوا حضورؐ خواجہ مارا
حساب من ز چشم او نہاں گیر

"شفاخانہ حجاز" میں یہ عاشق رسولؐ
عمر خضرؑ کے بجائے سرزمین حجاز میں موت کا
طلب گار ہے۔

اوروں کو دیں حضور یہ پیغام زندگی
میں موت ڈھونڈتا ہوں زمین حجاز میں

(ماہنامہ نعت لاہور)

Marfat.com

(۱۱) گر یونہی رحمت کی تاویلیں رہیں
مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ گر : اگر۔ یونہی : ایسی ہی۔ تاویلیں۔ : بطریقہ اردو تاویل کی جمع بمعنی شرح۔ حیلہ۔ بہانا۔ مدح : تعریف۔ الزام : تہمت۔ گناہ۔

شرح :۔ اگر حضور ﷺ کی رحمت کے بارے میں جو کچھ احادیث کریمہ سے ثابت ہے اس کے اثرات نمایاں ہو جائیں تو جتنے بھی ہمارے گناہ اور الزام ہیں سب مدح اور ثواب بن جائیں گے۔

قرآن مجید :۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **فاولئک یبدل اللّٰہ سیاٰتھم حسنٰت** (پ ۱۹ رکوع ٦)

تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا)

احادیث مبارکہ :۔

(۱) مروی ہے کہ حشر میں ایک شخص آئے گا اور اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کی فہرست پیش کی جائے گی تو ڈرے گا کہ کہیں میرے بڑے بڑے گناہ نہ پیش کر دیئے جائیں ورنہ میں اہل نار سے ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا جائے۔ عرض کرے گا اے اللہ اس میں "سب گناہ نہیں ہیں جو میں نے کئے ہیں۔ یہ راوی کہتا ہے کہ **فلقد رایت رسول اللّٰہ ﷺ ضحک حتی بدت نور جذہ** (مسلم باب اثبات الشفاعہ) میں نے دیکھا حضور علیہ الصلوۃ و السلام ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

Marfat.com

(۲) رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں مجھے یقیناً معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا۔ اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا۔ وہ کون ہے وہ ایک ایسا شخص ہو گا جو کولھوں کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا جب وہ جنت میں داخل ہو گا تو جنت پر ہو چکی ہو گی واپس ہو کر اللہ تعالیٰ کو عرض کرے گا کہ جنت تو بھر چکی ہے۔ اسی طرح تین بار آئے گا جائے گا آخر میں عرض کرے گا اے اللہ تعالیٰ تو مالک ہو کر میرے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہے۔ (اپنی شان کے لائق)

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس موقعہ پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں۔ (الحدیث) مسلم شریف۔

فائدہ :۔ جب کریم کرم نوازی کرتا ہے تو گداؤں کو ایسی جرات و بیباکی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بخش دینے میں ہی خوشی ہوتی ہے اس کے علاوہ حضور سرور عالم ﷺ کی علمی وسعت بھی ملحوظ خاطر ہے کہ آپ کو ابھی سے علم ہے کہ کون دوزخ سے آخر میں نکالا جائے گا اور کون آخر میں بہشت میں داخل ہو گا۔ (نوٹ) اس قسم کی متعدد اور عجیب و غریب روایات مسلم شریف باب اثبات الشفاعۃ میں مروی ہیں۔

Marfat.com

(۱۲) بادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو
شیخ درد آشام ہو ہی جائے گا

حل لغات :۔ بادہ : شراب۔ خواری : پینا' نوش کرنا۔ سماں ندھنے تو دو : رنگ جمنے تو دو۔ محبت خدا و رسول کا رنگ جمنے تو دو۔ محفل شباب پر آنے تو دو۔ شیخ : صوفی۔ پیر درد : تلچھٹ۔ آشام : پینے والا۔

شرح :۔ محبت خدا اور رسول کا رنگ جمنے تو دو وہ لوگ جو زاہد خشک ہیں اور عشق رسول کی شراب محبت رسول کی تل چھٹ کا مزہ آنے لگے گا۔

امام احمد رضا رحمہ اللہ نے اس شعر میں عشق رسول ﷺ سے محروم اور سرشار ہونے والوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے کا طریقہ بتایا ہے وہ یہی ہے کہ عشق رسول ﷺ کا خوب چرچا کرو اور اس میں ایسی استقامت دکھاؤ کہ محروم لوگ خودبخود تمہارے حامی ہو جائیں تجربہ شاہد ہے کہ عشق رسول ﷺ کا چرچہ جذبہ پرخلوص سے ہو تو منکر بھی اس سے سرشار ہو سکتا ہے۔

علامہ ابن الجوزی اور امام نبھانی رحمہ اللہ نے مختلف علاقوں کے واقعات میلاد دیکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک ملاحظہ ہو۔

میلاد مبارک کی برکت :۔ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی ﷺ کی محفل کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت نہایت بد اور متعصبہ رہتی تھی اس نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے پڑوسی مسلمان کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ (ربیع الاول) میں بہت بڑی

Marfat.com

دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کرتا ہے اور قسم و قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے اس کے شوہر نے عورت کو کہا کہ غالباً یہ مسلمان گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی (ﷺ) اسی مہینہ بہت پیدا ہوتے ہیں تو یہ ان کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کے نبی علیہ السلام اس سے مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کر دیا جب یہودی عورت پر رات آئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں۔ جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا یہ محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں۔ تو اس نے کہا کیا یہ مجھ سے بات کریں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آ کر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے لگی آپؐ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں۔ حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور نے فرمایا میں نے تجھے جبھی جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے۔ پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دست مبارک دراز فرمایئے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنی اس خواب سے از حد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سیدالانام ﷺ کی زیارت کی اور آپؐ کے دست

Marfat.com

اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ میں نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ پر اپنا تمام مال و زر صدقہ کردوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کروں گی پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا کیا تو اس وقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال و زر قربان کرنے پر آمادہ ہے۔ اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں۔ یہ کس کے لیے ہے۔ اس نے اپنی بی بی سے کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو' اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا۔ اس نے کہا اس ذات کریم نے جس کے دست اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے۔ جس نے ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دیکر دونوں کو امت محمدیہ ﷺ میں گردانا۔

(۱۳)	غم ! تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یوں جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

شرح :۔ اے غم عشق نبی ﷺ تو بھول کر ان سے اس طرح وابستہ ہو گیا ہے کہ جیسے اسی سبب سے اپنے سارے مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ یعنی عشق رسول ﷺ ایک ایسی دولت ہے کہ عملاً" داخل ہونے والے کی تو بڑی شان ہے اس میں بھول کر یا کسی طمع و لالچ کی وجہ سے شامل ہو گیا تو بھی بہرہ ور ہو گا کیونکہ جب آپؐ کے امت کے نیک لوگوں کی محفل کی یہ

Marfat.com

شان ہے کہ اس میں آنے والا محروم نہیں جاتا اور آپؐ تو جملہ محبوبوں کے محبوب (ﷺ) ہیں۔

مٹ ! کہ گر یونہی رہا قرض حیات (۱۷) جان کا نیلام ہو جائے گا

حل لغات :۔ مٹ : فنا ہو جا۔ کہ : بمعنی کیونکہ۔ نیلام : بولی دیکر بیچنا

شرح :۔ عشق میں مٹ کر بھی اگر نہ مر سکے تو پھر جان کا نیلام کرنا ہی پڑے گا یعنی آخر فرشتہ اجل جان لے ہی لے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اینما تکونوا یدرککم الموت و لوکنتم فی بروج مشید ہ (پارہ ۵)

اسی لیے عشق رسول ﷺ میں موت نصیب ہو تو پھر وہی موت تحفہ اور نعمت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ

عن عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ ﷺ تحفتہ المومن الموت (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

مومن کا سب سے بڑا تحفہ موت ہے۔

فائدہ :۔ موت ایک پل ہے کہ جس سے گزر کر آدمی اپنے محبوب حقیقی تک پہنچتا ہے۔ ظاہر ہے محبوب حقیقی تک پہنچنا غمی کی بات نہیں انتہائی خوشی کی چیز ہوتی ہے۔

Marfat.com

(۱۵) عاقلو ! ان کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا کام ہو ہی جائے گا

حل لغات :- نظر سیدھی رہے : مہربانی رہے۔ بورووں : ہندی لفظ ہے بورا کی جمع ہے اور یہ بوراء کا مخفف یعنی باؤلا بمعنی کم فہم۔

شرح :- اے عقل مندو تم اپنے علم و عقل پر نازاں ہو اور ہمیں کم علم اور حقیر سمجھتے ہو لیکن یاد رکھو ہم تو ان کی نظر عنایت کے منتظر ہیں کہ اگر ان کی ایک نگاہ ہو گئی تو ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا اور تم اسی طرح اپنے غرور و تکبر سے پڑے مار کھاتے رہو گے اور تمہارا تمام غرور و ناز خاک میں مل جائے گا۔

وراثت :- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات زندگی دیکھ کر کفار تحقیراً آپس میں کہتے کہ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے تابعداروں کو دیکھو نہ تن کا کپڑا نہ پیٹ بھر کا کھانا اور یہ سطحی عقل والے ہیں اور ہم مالدار اور دانشور وغیرہ۔ کچھ آج بھی یہی کیفیت اہل سنت اور ان کے مخالفین بد مذاہب کی ہے کہ وہ اپنے امور اور علوم و فنون اور تنظیم اور دنیا میں پھیل جانے پہ نازاں ہیں اور سنی عوام بلکہ خواص علماء و مشائخ پر طعن و تشنیع کہ یہ نکمے بیکار اور نہ ان کے پاس علم و عمل اور نہ نظم و نسق ہے۔ ان کا اپنا متکبرانہ گھمنڈ۔ ورنہ الحمد للہ اہل سنت میں سب کچھ ہے اور وراثت بے پایاں اور دائمی کہ ہر بدمذہب مٹ کر رہ گیا لیکن اہل سنت صحابہ کرام کی وراثت سنبھالے ہوئے ہیں اور تا قیامت تابندہ و درخشندہ رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

Marfat.com

(۱۶)	اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

شرح :۔ اب تو ان کی شفاعت گنہگاروں کی معافی کی بشارت لیکر آ گئی ہے اور جب معافی سبڑھے گی تو تمام امت کے لیے عام ہو جائے گی۔ اس سے ہم جیسوں کو بھی حصہ نصیب ہو گا اس لیے کہ ہم گنہگاروں کی بخشش کی دعاء کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو فرمایا ہے۔

(۱) قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

واستغفر لذنبک و للمومنین و المومنت

اے حبیب مسلمان مردو اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ۔

فائدہ :۔ اس آیت میں خود رب رحیم و کریم ہم گناہگاروں کی شفاعت کے لیے اپنے محبوب کو حکم دے رہا ہے۔

(۲) عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

قریب ہے کہ تیرا روب تجھے مقام محمود میں بھیجے۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ سے کسی نے دریافت کیا مقام محمود کیا چیز ہے۔ فرمایا. هو الشفاعته وہ شفاعت ہے۔ ادھر نبی پاک ﷺ بھی قیامت میں شفاعت ہی کریں گے صرف شفاعت ہی سے آپ کو کام ہو گا۔

Marfat.com

احادیث مبارکہ :۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دو بار تو دنیا میں عرض کر لی اللھمّ اعفر لامتی اللھمّ اعفر لامتی۔ الٰہی میری امت کی مغفرت فرما الٰہی میری امت کی مغفرت فرما۔ و اخرت الثالثته فیوم یرغب الیّ فیه الخلق حتی ابراھیم اور تیسری عرض اس دن کے لیے اٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہو گی۔ یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ۔

(۲) امام بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور شفیع المذنبین ﷺ نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ یہ فضائل بخشے۔

رب عز و جل نے فرمایا:

اعطیتک خیر من نلک (الی قوله) خبات شفاعتک و لم اعطها النبی غیرک۔

میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تیرے لیے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔ (رواہ ابن ابی شیبہ و ترمذی) بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ سے راوی۔

(۳) حضور شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

و انکان یوم القیمته کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔

اور جب قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔ یہ فخر سے نہیں فرماتا۔

Marfat.com

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا (۱۷)

شرح :- اے رضا رحمہ اللہ ہر کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے دل کو مدینہ پاک کی حاضری کی آرزو ہے تو اس کا بھی ایک وقت مقرر ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے دل کو آرام نصیب ہو ہی جائے گا۔

مدینے میں چین و قرار :- مدینہ پاک کے ہجر و فراق کی بے چینی و بے قراری پر فقیر اویسی غفرلہ نے اسی نعت پاک کی شرح میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اب مدینہ پاک میں پہنچنے پر قرار و سکوں کا حال ملاحظہ ہو۔

قرآن :- الم تکن ارض اللّٰہ و واسعۃ فتہا جر و افیہا (نساء ۹۷)
کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

فائدہ :- مفسرین کرام نے فرمایا آیتہ میں ارض اللہ سے مدینہ پاک مراد ہے۔ ویسے تو ساری زمین اللہ تعالیٰ کی ہی تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری زمین وہ ہے جہاں میرا محبوب ہے (ﷺ) جس کو خود اللہ تعالیٰ اپنی زمین کہے وہاں بے قراروں کو قرار نہ آئے گا اور کہاں آئے گا۔ بیدم وارثی مرحوم نے فرمایا

قدم مصطفٰے کی برکت سے آسمان بن گئی زمین حجاز
مٹنے والے تھے مٹ گئے تم پر یہی انجام ہے یہی آغاز

Marfat.com

(۲) والذین تبوؤ الدار والایمان (پ ۲۸ الحشر ع ۲)

اور جنہوں نے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا رکھا ہے۔

فائدہ:۔ مفسرین نے فرمایا کہ آیتہ میں ایمان سے مدینہ پاک مراد ہے اور فقیر اس کی شرح میں تفصیل سے لکھ چکا ہے۔ مدینہ پاک کا نام منومنہ ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مدینہ سراپا برکت و الفت اور امن و سکون ہی ہے۔ (خلاصہ الوقاء)

احادیث مبارکہ:۔ خلاصتہ الوقاء میں حدیث نقل کی ہے کہ اللہ نے مدینہ پاک کا نام دارالامان رکھا اس وجہ سے اسے امان کہنا لائق ہے کہ وہ مرجع اماں و سرچشمہ ایمان ہے یہیں سے ایمان ظاہر ہوا اور یہیں پر لوٹے گا جیسا کہ ان الایمان لیارز الھ صحیح حدیث ہے۔

عشاق کا مدینہ:۔ جہاں محبوب کائنات ﷺ تشریف فرما ہیں۔ عشاق رسول ﷺ کے لیے یہ شہر دنیا میں واحد دارلامان اور دارالقرار ہے کیونکہ مدینتہ الرسول ﷺ ہے۔ حضور ﷺ کے نام لیواؤں کو اس شہر دل پذیر سے بڑھ کر کسی جگہ سے دلچسپی ہو ہی نہیں سکتی جو شخص سرکار کے اس شہر سے جتنا عقیدت مندانہ لگاؤ رکھتا ہے' وہ سرکار ﷺ سے اس کی ارادت پر دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر سے لاکھوں عقیدت مند ہر سال مدینہ منورہ میں زیارت روضہ سرکارؐ کے لیے جاتے ہیں اور اپنے دلوں کو منور کرتے ہیں۔

Marfat.com

نعت ؐ در چار لغات

لم یات نظیرک فی نظر مثلِ تو نہ شد پیدا جانا جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھکو شہ دوسرا جانا (۱)

حل لغات:۔ لم یات: نہ آیا۔ نظیرک: تیرا مثل۔ فی نظر: کسی نگاہ میں مثل تو تیز مثل: تیرے جیسا۔ نہ شد: نہ ہوا۔ ظاہر جانا ۔۔۔ اے محبوب۔ جگ: دنیا۔ کائنات۔ راج: سلطنت و اختیار۔ کو: کا۔ تاج: شاہی ٹوپی۔ تورے: تیرے۔ آپکے۔ سر: ماتھا۔

سر سوہے: موزوں۔ خوبصورت۔ سجے۔ تجھکو: آپ کو۔ شہہ دوسرا: دونوں جہاں کا بادشاہ جانا: معلوم کیا۔ جان لیا۔ تسلیم کیا۔

شرح:۔ اے نازنین کونین ﷺ آپ جیسا زمانہ میں کبھی دیکھا نہ گیا۔ کیونکہ اے نبی مختار محبوب کردگار آپ کا مثل کوئی پیدا ہی نہ ہوا۔ کائنات کی حکومت کا تاج آپؐ ہی کے سر بھلا معلوم ہو رہا ہے اور آپؐ ہی دراصل شاہی تاج کے قابل ہیں۔ اسی لیے میں نے آپ کو دونوں جہان کا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔

فائدہ:۔ یہ نعت شریف چار زبانوں' عربی ' فارسی ' اردو ' ہندی میں ہے۔ زبان پر ایسی قدرت بعطائے خدا اعلیٰ حضرت کو ہی حاصل ہے۔ کسی شاعر کا ایسا کلام دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس کا آغاز مسئلہ امتناع النظیر سے ہے۔

Marfat.com

امتناع النظیر:۔ اسی مسئلہ میں ہمارا عقیدہ وہی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے جس کی ترجمانی سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے اپنے اشعار میں فرمائی ہے۔

واحسن منک لم ترقط عینی و اجمل منک لم تلدالنساء
خلقت مبرء من کل عیب کانک قد خلقت کماتشاء

ترجمہ:۔ آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا اور آپ سے زیادہ جمیل عورتوں نے کوئی بچہ نہ جنا۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں۔ گویا آپ نے جس طرح چاہا آپ اسی طرح (سراپا کمال) پیدا کئے گئے ہیں۔

البحر علی و الموج طغی من بیکس و طوفاں ہوشربا
(۴) منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

حل لغات:۔ **البحر:** سمندر۔ دریا۔ **علی:** بلند ہو گیا۔ ماضی علو یعنی چڑھ گیا۔ **الموج:** لہر۔ امنگ۔ **طغی:** سرکش ہو گئی۔ **من:** میں۔ **بیکس:** بے سہارا۔ بے یار و مددگار۔ **و:** اور۔ **طوفان:** ہوا یا پانی کا بہاؤ جو سب کچھ اڑا یا بہا کر لے جاتا ہے۔ **ہوشربا:** حواس باختہ کر دینے والی چیز۔ عقل و تمیز چھین لینے والی چیز۔ **منجدھار:** دریا کا بیچ۔ بھنور۔ **بگڑی ہے ہوا:** ہوا خراب ہو گئی ہے۔ زمانہ ناموافق ہو گیا ہے۔ **موری:** میری۔ **نیا:** ناؤ۔ کشتی: **لگا جانا:** دوسرے کنارے خیریت سے پہنچانا۔

Marfat.com

شرح:- کجروی اور لادینی کا سمندر چڑھا ہوا ہے اور ان کی بپھری ہوئی موجیں سخت سرکش ہیں اور میں بے یار و مددگار ہوش اڑا دینے والے طوفان میں گھر گیا ہوں اور اپنی کشتی حیات بیچ دریا میں آ پھنسی ہے اور زمانے کی ہوا خراب ہو چکی ہے۔ خدارا میری کشتی حیات کو ساحل پر بخیریت پہنچا دیجئے۔ یعنی اس زمانہ کفر و الحاد کے سمندر سے نکال کر اسلام و اطاعت و عبادت کے ساحل پر اتر دیجئے۔

امام احمد رضا رحمہ اللہ نے بارگاہ حبیب ﷺ میں اپنی عاجزی و بیکسی کا اظہار کر کے استغاثہ فرمایا جو بفضلہ تعالیٰ قبول ہوا
دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

ایک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدین
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

اور آپ کے اعداء و حساد بھی کچھ معمولی لوگ نہ تھے بعض تو ان میں وہ بھی تھے جن کا انگریز آقا و سرپرست تھا۔ جیسا کہ امام احمد رضا رحمہ اللہ کی سوانح عمری پڑھنے والوں سے مخفی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شعر میں جس استغاثہ کا ذکر ہے اسی کی برکت سے امام احمد رضا سے پہلے اس طرح کے بیشمار استغاثہ کرنے والوں کی نیا پار لگی۔

درود تنجینا:- دلائل الخیرات شریف کی شروح و حواشی میں متفقہ فیصلہ ہے کہ درود مذکور بھی ایک فریادی کی فریاد پر خود حضور سرور عالم ﷺ نے سکھایا کہ جس کے پڑھنے سے کشتی یعنی جہاز کنارے لگا۔ حضرت علامہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مدنی شیخ الدلائل خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ حاشیہ

Marfat.com

دلائل مطبوعہ کانپور ص ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ روضتہ الاحباب و روح البیان میں ہے کہ ایک بزرگ جہاز میں سوار ہوئے جاتے جاتے جہاز غرق ہونے لگا۔ دفعتہ اس بزرگی پر غنودگی آئی اور حضور علیہ السلام نے زیارت سے مشرف فرما کر حکم فرمایا کہ ایک ہزار بار درود تنجینا پڑھیں۔ بزرگ بیدار ہو کر لوگوں کو درود پڑھنے کا فرمایا ابھی سو تک نوبت پہنچی تو جہاز غرق ہونے سے بچ گیا۔
(نوٹ) اب بھی اس درود شریف کی وہی تاثیر ہے جو مذکور ہوئی۔ اس قسم استغاثوں کے واقعات اسی شرح میں فقیر نے متعدد درج کئے ہیں اور اسی طرح کامیابی نصیب ہوئی جیسے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ کو کامیابی ہوئی۔

(۴) یا شمس نظرت الی لیلی چوں بطیبہ رسی عرضے بکنی !
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

حل لغات :۔ شمس : سورج۔ آفتاب عالمتاب۔ نظرت : تو نے دیکھا۔ الی لیلی : میری راتوں کو۔ چوں : جب۔ بطیبہ : مدینہ شریف میں۔ رسی : تو پہنچے۔ عرضے : ایک گزارش۔ بکنی : کر دے تو۔ توری : تیری۔ جوت : نور۔ روشنی۔ جھلجھل : جگ مگ۔ روشنی کی چمک دمک۔ جگ : دنیا رچی۔ : رونق بخشا۔ شب : رات۔ مجازاً" ہجر محبوب۔ فراق دوست۔ نہ دن ہونا جانا : دن ہونا۔ نہ جانا مجازاً" وصال یار۔

شرح :۔ اے سورج تو نے میرا شب و روز دیکھا ہے۔ میرا دن بھی فراق محبوب میں رات ہی ہے جب گنبد خضرا پر اپنی سنہری کرنیں ڈالنا تو گنبد خضراء

Marfat.com

کے مکیں سے میری یہ ایک عرض کر دینا کہ اے نور مجسم ﷺ آپ کے نور مقدس کی چمک و دمک نے کائنات کو منور اور با رونق بنا رکھا ہے لیکن میری رات ابھی تک تاریک ہے یعنی فراق کی وجہ سے شب تاریک ابھی تک وصال سے منور نہ ہو سکی۔ شعر۔

وہی فراق کی راتیں وہی فراق کے دن
ہمارے واسطے دنیا میں انقلاب نہیں

تو اے کریم نبی ﷺ میری شب کو بھی رونق بخشئے۔ یعنی وصال کے نور سے منور فرمایئے اور ہجر کی تاریکی دور کیجئے۔

تمنائے وصال :۔ وہ کونسا عاشق مصطفے ﷺ جسے تمنائے وصال نہ ہو۔ عارف جامی قدس سرہ نے جو درد بھرے اشعار کہے وہ دنیا میں مشہور ہیں ۔

نسیما جانب بطحا گذر کن
ز احوالم محمدؐ راخبر کن

اے نسیم مدینہ پاک کی طرف چلی جا اور میرے محمد ﷺ کو میرے حالات سے آگاہ کر۔

(۲) شاعر مشرق کا جسم مدینے سے دور رہا مگر دل اسی آستان ناز کا طواف کرتا رہا۔ ہجر کی تڑپ' محبت کے وفور اور دید کے شوق نے' ان سے ایسے ایسے شعر کہلوائے ہیں کہ ذوق سلیم ہی نہیں۔ ذوق دید بھی مدتوں مسحور لذت رہ سکتے ہیں۔ وہ خیال ہی خیال میں منزل دوست کی طرف' ہوائے دوست میں اڑے جا رہے ہیں۔ باگ ڈور' عقل در ماندہ کے ہاتھ میں نہیں' عشق بے

Marfat.com

باک کے پاس ہے۔ پیری کی شام سر پر ہے اور وہ یوں رواں دواں۔

بایں پیری رہ یثرب گرفتم نوا خواں از سرور عاشقانہ
چو آں مرغے کہ در صحرا سر شام کشاید پر بہ فکر آشیانہ

لونٹ کا سفر، تمازت آفتاب، سفر نموتہ سقر اور وہ خود ضعیف العمر، ایسے میں اپنی اونٹنی سے یوں سرگوشیاں کرتے ہیں۔

سحر بانافہ گفتم، نرم تر رو کہ راکب خستہ و بیمار و پیر است
قدم آہستہ زد چنداں کہ گوئی بپائش ریگ ایں صحرا حریر است

مادی اور مشینی دور کی اس منافقانہ تگ و دو میں کہاں یہ روح کی لرزش، کہاں یہ سفر کی موجیں، کہا یہ وقت کا غبار------ اور کہاں وہ قریہ بہار------

قلِ زباں کا ہو نہ سکا، حال دل امیں خالی ہوا حرم نہیں لات و منات سے
مولا کرم کہ ولولے اپنے ہیں بے ثبات مولا، نوا نیے انہیں روح ثبات سے

(۴) لک بدر فی الوجہ الاجمل خط ہالہ مہ زلف ابراجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل۔ رحمت کی بھرن برسا جانا

حل لغات:۔ لک: تیرے لیے۔ بدر: چودھویں رات کا چاند۔ فی: میں۔ الوجہ الاجمل: خوبصورت چہرہ، یعنی آپ کا خوبصورت چہرہ۔ خط: بتوسط عربی داڑھی۔ ہالہ: بتوسط عربی چاند کے گرد کا حلقہ۔ مہ: ماہ کا مخفف چاند۔ زلف: رات کا پہلا حصہ۔ مجازاً" لمبے لمبے بالوں کو بھی

Marfat.com

زلف کہتے ہیں۔ ابر: بادل۔ اجل: تقدیر۔ تورے: تیرے۔
چندن: صندل کی خوشبودار لکڑی، مجازاً" چہرہ معطر۔ چندر: چاند۔
کنڈل: دائرہ۔ چاند کا حلقہ۔ بھرن: زور دار بارش۔

شرح:۔ خوبصورتی میں آپؐ کا حسین و جمیل چہرۂ معطر گویا چودھویں رات کا چاند ہے اور آپ کی معنبر زلفیں کائنات کی تقدیروں کے برسنے والے بادل ہیں اور آپ کی پیشانی مقدس اس چاند کی طرح ہے جس کے گرد خوبصورت ساریش مبارک کا دائرہ بنا ہوا ہے تو اے رحمت عالم نور مجسم ﷺ اپنی رحمتوں کی بارش پیہم سے ہمیں بھی نوازیئے۔

فائدہ:۔ لوگوں کا خیال ہے کہ جب چاند ہالہ پڑتا ہے تو خوب بارش ہوتی ہے تو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ آپ کے چمکدار چہرے کے ارد گرد ریش مبارک اور زلف معنبر سے ہالہ کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا اپنی رحمتوں کی بارش کیجئے۔

عطائے رسول ﷺ آخرت میں:۔

احادیث مبارکہ:۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیامت مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن مجھے تمام انبیاء سے زیادہ ثواب ملے۔

(رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اماترضون ان یکون ابراھیم و عیسیٰ فیکم یوم القیامت ثم قال انھمانی امتی یوم القیامت اما ابراھیم فیقول انت دعوتی و ذریتی فا

Marfat.com

جعلی من امتک (الشفاء شریف ص ۲۱ ج ۱)

ترجمہ : کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ حضرت ابراہیم اور عیسیٰ علیہما السلام قیامت کے دن تم میں سے ہوں پھر فرمایا وہ دونوں قیامت کے دن میرے امتی ہوں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو کہیں گے ' اے محمد ﷺ تو میری دعا ہے اور میری اولاد ہے مجھے اپنا امتی بنا لے۔

(۳) مسلم شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو یرغب الی الخلق کلہم حتی ابراہیم (مسلم شریف ص ۲۷۳) تمام مخلوق میری طرف رجوع کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

شعر

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ۔۔۔ وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

(۴) جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور جب رب کریم فیصلے سے فارغ ہو گا تو مومن کہیں گے خدا تعالیٰ نے ہمارے درمیان بے شک فیصلہ تو فرما دیا اب دربار خداوندی میں ہماری سفارش کون کرے گا بعض ان میں سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کی طرف چلو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ید قدرت سے پیدا فرمایا اور اس سے ہمکلامی بھی ہوا پس حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ہمارے درمیان ہمارے رب نے فیصلہ فرما دیا اور فیصلے سے فارغ ہو گیا' اب آپ ہماری سفارش فرمائیں۔ وہ فرمائیں گے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر مومن حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے وہ ان کو حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھیجیں گے حضرت ابراہیمؑ ان کو حضرت موسیٰ کے پاس اور وہ ان کو حضرت عیسیٰ کے پاس جانے کو کہیں گے۔ جب تمام لوگ حضرت عیسیٰؑ کے

Marfat.com

پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے میں تمہیں نبی امی عربی ﷺ کے پاس بھیجتا ہوں۔ چنانچہ سب مومن میرے پاس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دے گا کہ میں دربار خداوندی میں کھڑا ہو جاؤں۔ میری مجلس خوشبو سے بے حد معطر ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ میں رب کریم کے دربار میں آؤں گا پھر میں سفارش کروں گا۔ **ریجعل لی نور من شعر راسی الی ظفر قدمی** اور مجھے سر کے بالوں سے لے کر قدموں کے ناخنوں تک نور بنا دیا جائے گا۔ پھر کفار کہیں گے مومنوں نے تو اپنا سفارشی پا لیا۔ اب ہماری سفارش کون کرے گا۔ سوائے ابلیس کے اور کوئی نہیں وہی ہے وہ اس کے پاس آکر کہیں گے، مومنوں نے اپنا سفارشی پالیا اب تو ہماری سفارش کر تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا ہے۔ ابلیس کھڑا ہو گا اس کی مجلس نہایت بدبودار ہو گی پھر ابلیس اونچا کر کے جہنم میں ڈالا جائے گا اور شیطان کہے گا کہ فیصلہ ہو چکا **ان اللہ وعدکم وعدالحق و وعدتکم فاخلفتکم** بے شک اللہ تعالیٰ نے سچا وعدہ کیا اور اس کو پورا کر دیا اور میں نے وعدہ کیا تو خلاف کیا۔ (تفسیر مظہری ص ۲۶۴، جواہر البحار ص ۱۸۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن جو حضور علیہ السلام کی نورانیت اور بشریت دونوں کو مانتے تھے ان کو قیامت کے دن بھی حضور علیہ السلام کی نورانیت کے جلوے نظر آئیں گے ان کو حضور کی مجلس نصیب ہو گی۔ وہ ایسی خوشبو محسوس کریں گے کہ آج تک انہوں نے ایسی خوشبو کبھی نہ سونگھی ہو گی۔

Marfat.com

(۵) انا فی عطش و سخاک اتم اے گیسوے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم، رم جھم، دو بوند ادھر بھی گرا جانا

حل لغات :۔ انا : میں۔ عطش : پیاس۔ تشنگی۔ سخاک : آپ کی سخاوت و بخشش۔ اتم : ہر طرح کامل۔ اے گیسوے پاک۔ اے پاک لٹو ! ابر کرم : اے بخششوں کے بادلو ! برسن ہارے : برسنے والے۔ رم جھم رم جھم : ہلکی ہلکی بارش۔ دو بوند : دو قطرے۔ ادھر : میری طرف۔ گرا جانا : ڈالتے جانا۔

شرح :۔ سرکار کے گیسو مبارک کو سیاہ برسنے بادل تصور کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ گیسوؤں کی دہائی دے کر فرماتے ہیں میں پیاسا ہوں اور اے دو عالم کے سخیؐ آپؐ کی بخشش کامل و اکمل ہے۔ اے مقدس گیسوؤ ! اور اے کرم کے بادلو ! کائنات کے سرزمین پر تمہاری مسلسل مفید بارش ہو رہی ہے۔ خدارا رحمتوں کے دو چار قطرے ہماری طرف بھی برسا دیجئے۔ ہمارے لیے وہی کافی ہوں گے۔ چنانچہ اس مضمون کو ایک نعت میں یوں اور فرمایا ہے ۔

تیرے صدقہ مجھے ایک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا
بحرِ ساحل کا ہوں سائل، نہ کنویں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجہ میرا چھینٹا تیرا

Marfat.com

حوض کوثر:۔ حشر کے میدان کی پیاس صرف اور صرف حوض کوثر کے میٹھے پانی سے ہی بجھ سکے گی اور حوض کوثر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو عطا فرما دیا وہ جسے چاہیں عطا فرمائیں۔

قرآن مجید:۔ انا اعطیناک الکوثر ہم نے تجھ کو کوثر عطا کیا۔

احادیث:۔ (۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت میں سیر کر رہا تھا۔ (معراج کی رات) کہ میرا گزر ایک نہر سے ہوا جس کے دونوں طرف خالی موتیوں کے دو گنبد تھے میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ھذا الکوثر الذی اعطاک ربک فاذ اطینه مسک اذ فریه وہ کوثر ہے جو آپؐ کے رب نے آپؐ کو عطا کیا ہے میں نے دیکھا و اس کی مٹی نہایت تیز خوشبودار تھی۔ (مشکوۃ باب الحوض)

(۳) حضور علیہ الصلوۃ السلام نے فرمایا:

انه نهر فی الجنته وعدنیه ربی نیه خیر کثیرا حلی من العسل و ابیض من اللبن و ابر دمن الثلج و الین من النبد حافتاه من الزبرجده و اوانیه من فضته لا یظما من شرب منه

وہ ایک نہر ہے جنت میں جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا اس میں بہت بھلائی ہے وہ شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈی مکھن سے زیادہ نرم اس کے کنارے زبرجد کے برتن اس کے چاندی کے جو اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ (تفسیرات احمدیہ ص ۵۰۲)

امام اہل سنت رحمہ اللہ نے اسی حوض سے ایک دو بوند کی تمنا فرمائی۔ یا اللہ ہمارے ان اماموں کے طفیل ہمیں بھی اپنے حبیب پاک ﷺ کے ابر کرم سے اپنی شان کے لائق نواز دے ـــــــ (آمین)

Marfat.com

[۲۹] یَاقَافِلَتِیْ! زِیْدِیْ اَجَلَكْ۔ رحمے برحسرت تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

حل لغات یَاقَافِلَتِیْ: اے میرے قافلے والو زِیْدِیْ امر حاضر از زیادہ معنی بڑھادے اَجَلَكْ اپنی مدتِ قیام رحمے: کچھ رحم و کرم ہو۔ برحسرت تشنہ لبک: ننھے سے آرزو مند لب کی حسرت پر۔ لبک پر کاف تصغیر کا ہے۔ مورا جیرا: جی۔ طبیعت لرجے: تڑپ رہا ہے درک درک: لرز لرز کر طیبہ مدینہ منورہ کا ایک نام مبارک۔

شرح اے قافلے والو! جب تم مدینہ آگئے ہو تو یہاں کے قیام میں اضافہ کردو اس لئے کہ روضۂ اقدس کے دیدار کی پیاس ابھی ویسی ہی باقی ہے میرا جگر مسلسل کانپ رہا ہے۔ لہٰذا ابھی سفر کی خبر نہ سنانا۔

زائرین مدینہ پاک کو معلوم ہے کہ یہاں حاضری کے بعد کہیں جانے کا جی نہیں چاہتا اور یہ مبالغہ نہیں حقیقت ہے ہاں منافق کا معاملہ اس کے برعکس ہے پہلے تو وہ جاتا نہیں اگر کسی وجہ سے پہنچ بھی جائے تو اسے بے سکونی اور بے قراری چھا جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا ہے۔

لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَآ اِلَّا قَلِیْلًا مَلْعُوْنِیْنَ۔ (پ۲۲ احزاب)

پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ ٹھہریں گے مگر تھوڑے دن پھٹکارے ہوئے۔

یہی کیفیت آج بھی بعض اسلام کے دعویداروں کی ہے کہ خود تو مدینہ پاک کے فیوض و برکات سے محروم ہیں اُلٹا دوسروں کو بھی محروم کرنے کے درپے رہتے ہیں

فائدہ اس شعر میں اعلیحضرت قدس سرہٗ اپنی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ قافلہ

Marfat.com

وہاں سے رخصت ہو چکا ہے ہم رہ گئے ہیں لیکن اب یہاں دل کی کیفیت عجیب ہے
روضہ اقدس کی سرزمین۔ سبز گنبد کا سہانا سماں وہ رات کی بھرن یاد آرہی ہے
بلکہ ستا رہی ہے تو عرض کرتے ہیں۔ ہائے افسوس! مدینہ شریف میں جو زمانہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گذرا بس وہ چند گھڑیاں ہی تو تھیں جو گذر گئیں۔
اب ہند میں آپہنچے ہیں وہ نظارہ یاد آتا ہے وہ گذری ہوئی باتیں جو روضہ رسول میں
تھیں اب تو ایک قرطاس (نامہ اعمال) کی شکل میرے سامنے عیاں ہے۔ آہ! آہ!
وہ مدینہ شریف کا سفر باندھنا۔ وہ کیسا عجیب منظر تھا۔ بارگاہ خداوندی میں اب
یہی دعا ہے۔

یہی عرض ہے خالق ارض و سماء
وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ تیرا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ
کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

حکایت روض الریاحین میں لکھا ہے کہ ایک زائر مدینہ ہر سال مدینہ پاک کی حاضری دیتا ایک سال نہ جا سکا تو بے قراری سے نڈھال ہو گیا ایک رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا تم اس سال نہیں آسکے کیوں؟۔

فائدہ حقیقی بے قراری عاشق کو ستاتی ہے تو محبوب بھی اس سے خالی نہیں ہوتا اسی لئے عاشق زار کو نوید باد کہ وہ اپنے اس مشغلہ کو بڑھائے پھر دیکھے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے الطاف کریمانہ سے نوازتے ہیں۔

Marfat.com

(۷) واہًا لِسُویعاتٍ ذَھَبَتْ۔ آں عہدِ حضورِ بارگہت
جب یاد آوت مو ہے کر نہ پرت۔ دردا وہ مدینہ کا جانا

حل لُغات وَاہًا خوب۔ لِسُوَیعَاتٍ ساعت کی تصغیر ساعتیں ذَہَبَتْ چلی گئیں۔ عہد زمانہ۔ حضور حاضر ہونا۔ بارگہت تیرا دربار۔ یاد آوت یاد آتا ہے۔ مو ہے مجھے۔ کر چین اور کل۔ نہ پرت نہ پڑے۔ دردا اے درد۔

شرح کیا خُوب تھیں وہ چند گھڑیاں جو گذر گئیں جبکہ ہم حضور کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر تھے جب وہ وقت یاد آتا ہے تو میرے دل کو چین نہیں آتا۔ مدینہ کا جانا یاد آنا کتنا دردناک ہے۔

یہ کیفیت بھی صرف عاشقانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصیب ہے کہ پہلے تو مدینہ پاک کی جُدائی موت کے کڑوے گھونٹ سے کم نہیں ہوتی لیکن ناچارگی سے وطن پہنچنے کے بعد اُداسی چھا جاتی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ پر مل جائیں تو آنکھ جھپکنے سے پہلے وارد مدینہ پاک ہو جائیں۔ چند عُشّاق کے عاشقانہ نظمیں پڑھتے ہیں۔

حضرت مذاق جبلپوری مرحوم آپ نے عمر بھر صرف نعت ہی میں طبع آزمائی فرمائی آپ اعلحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی کے سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں ؎

ایک دو دن کی جدائی ہو تو ہو یُوں عمر بھر
تم مدینے میں رہو میں ہند میں کیونکر بنے
خدا سے تمہیں کو مانگتا ہوں دونوں عالم میں
تمنا تمُ۔ عرض تمُ آرزو تمُ مُدعا تمُ ہو

Marfat.com

حضرت مولانا کفایت علی کافی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ؎

چل مدینہ طیبہ کو چھوڑ کر شہر و وطن
اس مراد آباد سے کافی کہاں کا ارتباط

دکھا دے بلدۂ طیب، دکھا دے روضۂ اقدس
دکھا دے گنبد خضریٰ کہ تسکین دل و جاں ہو

دکھا دے وہ بھی دن یارب! کہ حاضر ہوسکے کافی
جناب مصطفیٰ کے آستانہ پر غزل خواں ہو

کافی یہ تمنائے دلی ہے کہ دم مرگ
گر آہ جو کھینچوں تو کہوں ہائے مدینہ

(۸) اَلْقَلْبُ شَجٌّ وَّ اَلْھَمُّ شُجُوْن . دل زار چناں جان زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں . میرا کون ہے تیرے سوا جانا

حل لغات اَلْقَلْبُ دل ۔ شَجٌّ زخمی ۔ والھم اور غم شجون گتھیاں زار۔ عاجز ضعیف چناں ایسا جان زیر دبی ہوئی چنوں ایسا پت۔ پتی کا مخفف بمعنی محبوب شوہر بپت دکھ۔ آفت کاسے کس سے جانا جانا پہچانا ہوا محبوب۔

شرح میرا دل ڈانوا ڈول ہو رہا ہے اور میں مختلف غم و آلام کی گتھیوں سے دوچار ہوں اور میرا دل بہت خستہ و کمزور ہو چکا ہے اور میری جان بے انتہا زیر بار ہے۔ اے محبوب میں اپنی مصیبت کس سے کہوں۔ آخر میرا آپ کے سوا اور کون ہے۔

Marfat.com

امام بوصیری اور امام احمد رضا خان رحمہا اللہ تعالیٰ

اسی شعر کے مصرعہ ثانی میں امام احمد رضا نے امام بوصیری رحمہا اللہ تعالیٰ کا سا اظہار فرمایا۔ قصیدہ بُردہ شریف میں ہے۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ
سواک عند حلول الحادث العمم

ترجمہ: اے تمام مخلوق سے بزرگ تر میرا کوئی ایسا آقا نہیں سوائے تیرے جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے پر۔

قصائد عربیہ مشتملہ بر استغاثہ

نہ صرف امام احمد رضا بریلوی و امام محمد بوصیری رحمہا اللہ تعالیٰ بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فریادی ہیں اللہ تعالیٰ کا ہر محبوب بندہ یونہی استغاثہ کرتا ہے۔ عربی فارسی اُردو بلکہ ہر زبان میں اربوں کھربوں بلکہ بے شمار قصائد ہر دور میں لکھے گئے

قصیدہ :-

امام عمر بن الوردی یوں عرض کرتے ہیں۔

یارب بالہادی البشیر محمد	اے میرے پروردگار ہادی بشیر حضرت محمد کے طفیل سے
وبدینہ العالی علی الادیان	اور حضور کے دین کی برکت سے جو سب دینوں پر غالب ہے،
ثبت علی الاسلام قلبی واھدنی	میرے دل کو اسلام پر ثابت رکھ اور حق کی طرف
للحق وانصرنی علی الشیطان	میری رہنمائی کر اور مجھے شیطان پر غلبہ دے۔

(المقالات الوفیہ)

قصیدہ :-

مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ ہمزیہ میں اس طرح استغاثہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

رسول اللہ یا خیر البرایا	اے اللہ کے رسول اے تمام خلق سے بہتر۔
نوالك ابتغی یوم القضاء	قیامت کے دن میں آپ کی عطاو بخشش چاہتا ہوں۔
اذا ماحل خطب مدلھم	جب کوئی سخت مصیبت پیش آوے۔
فانت الحصن من کل البلاءٔ	تو حضور ہی ہر بلا کے بچاؤ کے لئے قلعہ ہیں۔
الیك توجھی وبك استنادی	حضور ہی کی طرف میری توجہ ہے اور حضور ہیں میرا سہارا ہیں
وفیك مطامعی وبك ارتجائی	اور حضور ہی سے بھلائی کی طمع اور حضور ہی سے اُمید ہے

قصیدہ ۸ مولینا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے قصیدہ اطیب النغم کی تضمین میں یوں فرماتے ہیں۔

مدار وجود الکون فی کل لحظة	آپ ہر لحظہ وجود عالم کے دارومدار ہیں۔
ومفتاح باب الجود فی کل عسرة	اور ہر مشکل میں سخاوت کے دروازے کی کنجی ہیں۔
ومتمسك الملھوف فی کل شدة	اور ہر شدت میں پریشان بے قرار کی پناہ ہیں۔
ومعتصم المکروب فی کل غمرة	اور ہر مصیبت میں آفت رسیدہ کا سہارا ہیں۔
ومنتج الغفران من کل تائب	اور ہر ایک توبہ کرنیوالے کیلئے بخشش کا وسیلہ ہیں۔
الیك قد العین حین ضراعة	خشوع و خضوع کے وقت آپ ہی کی طرف آنکھ اُٹھتی ہے

۹) الروح فداك فزد حرقا۔ یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

حل لغات الروح روح۔ جان۔ فداک آپ پر نچھاور قربان ہو فزد زیادہ کر حرقا آگ۔ سوزشِ عشق۔ یک شعلہ دگر آگ کی ایک مزید لپیٹ۔ برزن مار۔ عشقا اے عشق۔ مورا میرا۔ تن من دھن بدن۔ طبیعت مال دولت

Marfat.com

ــــ پھونک دیا آگ بھڑکا دی۔ پیارے اے محبوب۔ جلا جانا بھسم کر دینا۔ راکھ کر دینا۔

شرح میری رُوح آپ پر نچھاور ہو جائے میری سوزش محبت اور تیز کر دیجئے اور اے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتش عشق کی ایک مزید لپٹ پہنچا دے میرے جسم وطبیعت اور مال متاع میں عشق رسول کی آگ بھڑک اُٹھی ہے اے محبوب صرف میری یہ ایک ناقص جان رہ گئی ہے اسے بھی بھسم کر دینا تا کہ زندگی جاوید نصیب ہو جائے۔

عربی مقولہ مشہور ہے۔ **العشق نار یحرق ماسوے اللہ** لیکن اس کی لذت وہ جانے جسے یہ دولت نصیب ہے۔ حضرت مولانا رومی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

ہر کرا جامہ زعشقے چاک شد
او ز حرص و عیب کلّی پاک شد

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علتہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

ترجمہ: جس کا جامۂ عشق سے چاک ہوا وہ حرص وعیب سے مکمل طور پاک ہو گیا۔ خوش باش اے عشق ہماری خوش سودا۔ تو ہماری تمام بیماریوں کا طبیب ہے۔ اے کہ تو ہماری نخوت و ناموس کا علاج ہے ہمارا افلاطون اور جالینوس تو ہی ہے۔

قاعدہ عاشق زار جب عشق کی درد بھری داستان اپنے محبوب کو سُناتا ہے اور محبوب اس کی طرف التفات نہیں فرماتا تو پھر اس کے صبر کا جام لبریز ہو جاتا ہے پھر وہ وہی کہہ ڈالتا ہے جو امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

Marfat.com

(اے اللہ کے رسول میں ہی نہیں میرے والدین بھی آپ پر قربان ہوں۔

میرے سوزِ عشق کو اور زیادہ کر دیجئے۔ عشق کا چھوٹا سا تو
کوچہ ہے اس سے گذرنا محال ہے۔ آتش عشق کے شعلے برس
رہے ہیں۔

عشق و مستی جذب و شوق کے شعلے برس رہے ہیں۔
ایک شعلہ عشق و مستی جذب و شوق ادھر بھی گرا دیجئے۔
آپ کے عشق نے میرا بدن جلا دیا ہے۔ دل سوختہ ہو کر
مانند کباب ہو گیا ہے۔ دولت آپ کے عشق پر قربان کر دی ہے
یا رسول اللہ! ایک جان ہی تو باقی ہے یہ بھی تو آپ ہی کی امانت
ہے۔

کسی پنجابی شاعر نے اس کی یوں ترجمانی کی ہے۔ ؎

ساقی اک جام دے مینوں پی کے رہے نہ میری ہستی وی کوئی بو باقی
میں رہاں نہ میرے اندر رہے ہور کوئی آرزو باقی ایسا مٹاں رہے
نشان وی نہ بس رہ جاویں تو ہی تو باقی۔

ترجمہ: اے ساقی مجھے ایک پیالہ عطا کرو ایسا کہ میں جب پی لوں تو پھر میری ہستی یوں مٹ جائے کہ اس کی بو تک باقی نہ ہو پھر میں رہوں نہ ہی میرے اندر کوئی آرزو رہے خلاصہ یہ کہ میں بالکل مٹ جاؤں پھر صرف تو ہی تو باقی رہے۔

نکتہ دوسرے عُشّاق سے اعلٰحضرت قدس سرہٗ کا طریقہ نرالا ہے عشاق کلیے صبری کا ہوش قائم نہیں رہتا یا پھر موت کی آرزو کرتے ہیں لیکن امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں عرض کرتے ہیں کہ

میں رہوں نہ رہوں تو رہے زندہ مدام ؎

Marfat.com

بس خامۂ خام۔ نوائے رضا۔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبا ناطق تھا۔ ناچار اس راہ پڑا جانا (۱۰)

حل لغات بس معنی فقط۔ خامہ قلم۔ خام کچا پختہ کی ضد۔ خامۂ خام کچا قلم یعنی لکھنے میں ناتجربہ کار ناپختہ نوائے آواز۔ اشعار رضا اعلیحضرت اپنا تخلص رضا کرتے تھے جو ان کے پورے نام احمد کا جزو ہے نہ یہ طرز مری بیک وقت عربی۔ فارسی اُردو۔ ہندی ان چار زبانوں سے یہ مرکب گوئی کا نیا طریقہ اس سے پہلے کبھی اختیار نہ کیا اور نہ میرا اس قسم کا کوئی رجحان ہی ہے۔ ارشاد ہدایت کرنا۔ فرمائش۔ احبّا حبیب کی جمع دوست احباب ناطق گویا بولنے والا ناچار مجبورًا اس راہ یہ راستہ یہ طریقہ یعنی چار زبانوں میں نعت کہنا پڑا جانا۔ چل پڑنا۔

شرح اعلحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ انکسار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے اشعار جو چار زبانوں عربی فارسی اُردو ہندی کے الفاظ فصیحہ پر مشتمل ہیں یہ اشعار محض ناتجربہ کاری کے ہیں یعنی اس قسم کے اشعار کہنے کی کبھی مشق نہیں کی تھی اور اس سے پہلے یہ نیا طریقہ کبھی اختیار نہ کیا اور نہ میرا کبھی ایسا رجحان ہی ہوا تھا۔ مگر کیا کروں دوست احباب کی گویا فرمائشیں تھیں یعنی احباب کے پیہم اصرار تھے کہ میں چار یعنی نعت شریف کہوں۔ آخر مجبور ہوا اور اس طریقہ پر نعت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کہنا پڑا۔

فائدہ احبا سے اشارہ ہے حضرت مولانا محبا بھرپروی بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو بڑے فاضل تھے اور اعلحضرت کے خلیفہ تھے اور اسی طرح ناطق سے حضرت ناطق شاعر کی طرف اشارہ ہے جو آپ کے بڑے معتقد تھے۔ انہوں نے اس قسم کی نعت لکھنے کی عرض کی۔ (ثنائی)

Marfat.com

نعت شریف نمبر ۱۰

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا
حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہونا تھا (۱)

حل لغات **سرکشیدہ** سربلند۔ مغرور، سر اٹھائے رکھنا **حضور** سامنے دربار **خاک مدینہ** مدینہ طیبہ کی مٹی۔ **خمیدہ** ٹیڑھا ہونا۔ جھکا ہونا۔

شرح آسمان بلند ہو کر پھر اس لئے جھک گیا ہے کہ اس کے سامنے مدینہ طیبہ واقع ہے اور سرکار مدینہ کے دربار میں تکبر و غرور جائز نہیں اس لئے اس نے اپنے آپ کو وہاں جھکا لیا۔ اس تقریر پر مطلب یہ ہوا کہ فلک کا خمدار ہونا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ سے پہلے کئی عشاق فلک کی اس کارروائی کو عشق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعبیر کر گئے ہیں۔ حضرت عارف جامی قدس سرہٗ نے فرمایا ؎

زمین در حب او ساکن فلک در عشق او سودا

یہ کوئی مبالغہ نہیں خود حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ما من شیٔ الا و یعرفنی انی رسول اللہ الا مردۃ الجن والانس (شفاء)	کوئی شے ایسی نہیں جسے پہچان نہ ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں سوائے سرکش انسانوں وجنوں کے۔

قرآن واحادیث کی تصریحات موجود ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کی جملہ مخلوق کے ذرّہ ذرّہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

تبرک الذی نزل الفرقان	برکت والی وہ ذات جس نے قرآن نازل

Marfat.com

علیٰ عبدہٖ لیکون للعلمین نذیرا (پ۱۸ع۱) — فرمایا تاکہ جملہ عالمین کے نذیر ہوں۔

اور حدیث میں ہے۔

ارسلت الی الخلق کافۃ (مسلم) — میں تمام مخلوق کا رسول ہوں۔

بلکہ آپ تو رحمۃ اللعلمین بھی ہیں کہ جملہ عالم کے ذرہ ذرہ کو آپ کی رحمت کی احتیاج ہے اور آسمان اسی احتیاج کی وجہ سے خمیدہ ہے۔ یاد رہے کہ اہلسنت کے عقیدہ پر جملہ جمادات و نباتات وغیرہ میں بھی ان کے لائق جان ہے جس کی وجہ سے انہیں شعور وغیرہ سب کچھ ہے خلافاً للمعتزلہ وہ فلاسفہ کی طرح انہیں بے جان ولاشعور کہتے ہیں اسی لئے مولانا رومی رحمہ اللہ تعالیٰ نے استن حنانہ کا معجزہ بیان کر کے فلسفی پر طنز کرتے ہیں ؎

آنکہ اورا نبود از اسرار داد

کے کند تصدیق او نالہ جماد

ترجمہ: جسے اسرار الٰہی سے کچھ نصیب نہیں وہ جماد کے گریہ کی کب تصدیق کر سکتا ہے۔

(۲) اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا
کنارِ خارِ مدینہ۔ دمیدہ ہونا تھا

حل لغات **گلوں** بقاعدہ اردو جمع استعمال کیا گیا ہے معنی پھولوں **خزاں** پت جھڑ کا موسم۔ **نارسیدہ** نہ ملنا۔ منہ نہ دیکھنا۔ **کنار** گود۔ کوکھ۔ **خار** کانٹا۔ **دمیدہ** اگنا۔

شرح اگر پھولوں کو ہمیشہ تروتازہ رہنا تھا اور خزاں کا منہ دیکھنا گوارا نہ تھا تو مدینہ طیبہ کے کانٹوں کی کوکھ میں اگنا تھا اس لئے کہ اس سرزمین

Marfat.com

پر خشک اور بے جان چیزیں بھی ہری بھری اور جاندار ہو جاتی ہیں اس مقدس سرزمین کے کانٹوں کا مقابلہ کسی اور جگہ کے پھول نہیں کر سکتے کیونکہ ع

پھول تو پھول کانٹوں میں بھی حسن ہے

اور یہ حقیقت ہے کہ مدینہ پاک کے کانٹوں میں جو روحانی سرور و فرحت ہے وہ وہ دوسرے علاقوں کے پھولوں میں کہاں لیکن یہ دولت صرف اور صرف عشاق کو نصیب ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ سے پوچھیئے آپ فرماتے ہیں ؎

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

ایک اور مقام پر فرمایا ؎

ان کے حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

حکایت حضرت علامہ منظور احمد شاہ صاحب (ساہیوال) لکھتے ہیں کہ حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے پاؤں میں ایک کانٹا چبھ گیا جس سے سخت تکلیف ہو رہی تھی میں نکالنے لگا تو اعلحضرت رضی اللہ عنہ کی سرزمین حجاز کے کانٹوں سے محبت یاد آگئی تو میں وہیں رُک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا کئی دن کے بعد خود بخود نکل گیا۔ اس واقعہ کے بعد آپ کو غسل خانہ کے دروازہ سے پھانس چبھ گئی اور مجھے نکالنے کو کہا میں نے اسے نکال کر عرض کی حضرت کانٹا پاؤں میں رہنے دیا تھا اور پھانس کو نکلنے کا فرمایا۔ سُنکر فرمایا ارے شاہ صاحب وہ کانٹا کوئے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اور یہ پھانس انڈونیشیا سے آئی ہوئی لکڑی کی ہے (مدینۃ الرسول ص۲۲۳-۲۲۴)

Marfat.com

حضورِ ان کے ۔ خلافِ ادب تھی بیتابی
(۳)
مری اُمید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

حلِ لُغات خلافِ آدب: ادب کے خلاف بیتابی بے چینی اُمید آرزو تمنا آرمیدہ چین و سکون سے ۔

شرح سرکار کے دربارِ گہربار میں جب عاشق محترم دل میں بے پناہ اُمنگ اور آرزو لئے حاضر ہوئے تو اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکے اور حضور کے عشق و محبت کی بے تابیوں میں دیوانہ ہو گئے ۔ باوجودیکہ شعر "باخدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوشیار کے مفہوم سے اچھی طرح واقف تھے لیکن مجبور تھے حضور کے شوقِ لقاء میں محو ہو گئے حالانکہ اسی بارگاہِ بے کس پناہ میں با ہوش و حواس رہنا چاہیئے تھا کیونکہ اسی دربار کے خلافِ آداب کچھ سرزد نہ ہو جائے جس کے ادب واحترام کا حکم رب کریم نے دیا ہے مگر کیفیت طاری ہو گئی اور جب وہ کیفیت اُتری تو آداب حضور یاد آئے اور اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کو مخاطب کر کے فرمانے لگے کہ اے میری آرزوؤ! اور میری اُمنگو! حضور کے سامنے سکون سے رہنا تھا ان کے سامنے مچلنا تڑپنا اور اس طرح بے قراری و بے صبری آدابِ محبت کے خلاف ہے نہیں ہونا تھا لیکن یجوز العشاق مالا یجوز لغیرھم "عشاق کے لئے جائز ہے جو دوسرں کے لئے ناجائز ہے ۔ اسی لئے ان سے عشق کی مستی سے ایسے رموز سرزد ہو جاتے ہیں جو ان کے بس سے باہر ہوتے ہیں ۔

حکایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بی بی حجرہ اقدس کے باہر حاضر ہو کر مجھ سے مزار اقدس کی زیارت کی تمنا ظاہر کی میں نے دروازہ

Marfat.com

کھولا اس نے مزار پاک کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا بالآخر اسی حالت میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ (تاریخ الخمیس)

حکایت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد مزار اقدس پر حاضر ہوئے تو آپ کی حالت غیر ہو گئی فوراً آپ کو باہر لے جایا گیا ورنہ وہیں پر تڑپ تڑپ کر فوت ہو جاتے اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں۔

آداب حاضری گنبد خضرا

اس شعر میں امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ نے مزار اقدس کی حاضری کا ادب سکھایا ہے۔

اہلسنت مفسرین کرام و محدثین عظام و آئمہ مجتہدین و عظیم رضوان اللہ علیہم متحد و متفق ہیں کہ حضور کا ادب و احترام جس طرح حیات ظاہری میں فرض تھا اسی طرح بعد وصال بھی فرض ہے۔ حضور کے روضۂ پاک پر حاضری میں تصور ضروری ہے کہ میں حضور کے سامنے ہوں اور حضور میرے سامنے ہیں مجھے دیکھ رہے ہیں خلافِ ادب ہرگز ہرگز کوئی حرکت سرزد نہ ہو کیونکہ ھو حی سمیع۔ بصیر فی قبرہٖ کہ حضور اپنی قبر میں زندہ ہیں سب کچھ سُن رہے ہیں دیکھ رہے ہیں۔

سیدنا سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے بعد پوچھا

هؤلاء الذين يأتونك فيسلمون عليك اتفقه سلامهم قال نعم وارد عليهم

یہ لوگ آپ کی خدمت میں بعد وصال حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ انہیں جانتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں بلکہ میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(خلاصۃ الوفاء و وفاء الوفاء)

اس قسم کے ہزاروں واقعات شاہد ہیں کہ جنہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے جواب سے نوازا اور بیداری میں کھلم کھلا نوازا

Marfat.com

(۱) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

کہ بے شک اللہ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے

اور فرمایا

فنبی اللہ حی یرزق۔

کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

امام مالک کا خلیفہ وقت کو انتباہ

جب خلیفہ منصور عباسی نے وسیلۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق وہم ظاہر کیا کہ

یا ابا عبد اللہ استقبل القبلۃ وادعوام استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے ابو عبد اللہ (امام مالک) قبلہ رُخ ہو کر دعا مانگوں یا رسول اللہ کی جانب منہ کر کے دُعا مانگوں۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے اسے جھڑک کر فرمایا:

ولم تصرف وجھك عنہ وھو وسیلتك ووسیلۃ آدم (علی نبینا وعلیہ السلام) الی اللہ تعالیٰ الی یوم القیمۃ بل استقبلہ واستشفع بہ فیشفعك اللہ قال تعالیٰ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم۔ (وفاء الوفا و خلاصۃ الوفا وغیرہ

تو ان سے منہ کب موڑ سکتا ہے جبکہ آپ تیرا اور تیرے بابا آدم نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں تا قیامت بلکہ تو آپ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور آپ شفاعت طلب کر آپ تیری شفاعت فرمائیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولو انھم اذ ظلموا الخ

Marfat.com

نظارہ خاکِ مدینہ کا اور تیری آنکھ
نہ اس قدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا (۴)

حل لغات **نظارہ** کسی چیز کو دیکھنا۔ **خاک مدینہ** مدینہ پاک کی سرزمین۔ **نہ اسقدر** اتنا۔ **قمر** چوتھی رات سے آخر ماہ تک کا چاند۔ **شوخ دیدہ** گھورنے والا۔ بے باکی سے دیکھنے والا۔

شرح اے چاند تری گنہگار اور شوخ آنکھوں کے لئے یہ بات انتہائی نامناسب تھی ان کے دربار میں تجھے نیچی نگاہ کئے ہوئے آنا چاہیئے تھا۔

یہ ایک عاشقانہ انداز ہے کیونکہ ہماری طرح چاند بھی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے جیسے حدیث شریف میں ہے۔

ارسلت الی الخلق کافۃ (مشکوٰۃ) میں تمام مخلوق کا رسول ہوں۔

اس معنی پر ہر امتی اور عاشق کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب لازم ہے اسی لئے امام اہلسنت نے اپنی غیورانہ عادت کے مطابق اسے سمجھایا کہ تو عجیب عاشق ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور شوخ دیدہ ہو کر آجاتا ہے تجھ پر لازم تھا کہ تو نیچی نگاہ سے مدینہ پاک سے گذرتا جیسا کہ عشاق کا دستور ہے۔

مسئلہ ادب و تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے ان کی تعظیم وتکریم کرنا۔ حرمین شریفین میں آپ کے مشاہد و مساکن کی تعظیم کرنا۔ آپ کے منازل اور وہ چیزیں جن کو آپ کے دستِ مبارک یا کسی اور عضو نے چھوایا آپ کے نام سے پکارے جاتی ہوں ان سب کا اکرام کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی تعظیم وتکریم میں داخل ہے۔ چونکہ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے یہاں مدینہ کے ادب کا درس دیا ہے

Marfat.com

اسی لئے یہاں صرف ادبِ مدینہ کے چند روایات حاضر ہیں۔

نفس گم کردہ می آید
جنید و بایزید ایں جا

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی تلقین ادب کی عملی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ ان کا ادب ملاحظہ ہو۔

(۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ اگر مسجد نبوی کے گرد کسی مکان میں میخ کے ٹھونکنے کی آواز سنتیں تو کہلا بھیجتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ دو۔

(۲) امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے گھر کے دو نو کو مناصع[1] میں تیار کرائے کہ مُبادا نیاری میں لکڑی کی آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچے۔ (وفاء الوفاء جزو اوّل ص ۴۷۹)

(۳) امام مالک فرماتے ہیں کہ میں ایوب سختیانی، محمد بن منکدر تیمی، امام جعفر صادق، عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق، عامر بن عبداللہ بن زبیر، صفوان بن سلیم اور امام محمد بن مسلم زہری سے ملا کرتا تھا۔ میں نے ان کا یہ حال دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا وہ شوق زیارت میں رویا کرتے بلکہ بعضے تو بے خود ہو جایا کرتے۔ (شفا شریف)

(۴) امام شافعی کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کے دروازے پر کئی ایسے خراسانی گھوڑے اور مصری خچر دیکھے کہ جن سے بہتر میں نے نہیں دیکھے۔ میں نے امام مالک سے کہا کہ یہ کیسے اچھے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ سب میری طرف سے آپ کے لئے ہدیہ ہیں۔ میں نے کہا کہ اپنی سواری کے لئے ان میں سے کچھ رکھ لیں انہوں نے کہا مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اس زمین کو جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اپنے گھوڑے کے سموں سے پامال کروں (وفاء الوفاء۔ جزو ثانی ص ۴۵)

---

[1] مناصع مدینہ منوّرہ سے باہر ایک جگہ کا نام ہے۔

Marfat.com

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں
دِلِ حزیں تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا (۵)

حل لغات کنارِ۔ گود۔ کوکھ۔ آغوش۔ **دلِ حزیں**۔ غمگین دِل۔
اشک چکیدہ۔ ٹپکا ہوا آنسو۔

شرح اے دِلِ حزیں اگر تو بجائے دل کے ایک ٹپکا ہوا آنسو کا قطرہ ہوتا
جو خاکِ مدینہ میں جذب ہو جاتا تو پھر تجھے بڑا آرام ملتا۔

یہی عشاق کا طرۂ امتیاز ہے کہ اپنی ہستی نسبت نبوی میں فنا چاہتے ہیں حضرت
عارف جامی قدس سرہٗ نے فرمایا ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں بن فلاں چیزے نیست

ترجمہ: اے جامی عشق کا غلام بن گیا ہے تو پھر نسب کے دعوے ترک کر دے اس لئے
کہ اس راہ میں فلاں بن فلاں کوئی شے نہیں۔

حکایت حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ سے
کسی نے نسبت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا مہر علی بن شمس الدین
بن شاہ سلیمان تونسوی بن نور محمد مہاروی (رحمہم اللہ تعالیٰ)۔ سائل نے عرض کیا آپ تو
سید ہیں تو یہ نسب نامہ کیسا۔ جواب دیا کہ جب سے خواجہ شمس الدین سیالوی رحمہ اللہ
تعالیٰ کی بیعت نصیب ہوئی ہے تب سے حسب نسب کا تصور ختم ہو گیا ہے۔

خاک طیبہ کی عظمت احادیث مبارکہ:
(۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ تربتہا لمؤمنۃ (وفاالوفا) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک مدینہ کی مٹی مؤمنہ ہے

فائدہ اسی لئے مدینہ پاک کا نام مُبارک مؤمنہ بھی ہے اس کی وجہ علامہ سید سمہودی رحمہ اللہ تعالیٰ خلاصۃ الوفا میں لکھتے ہیں کہ مدینہ پاک نے اللہ کی توحید کی تصدیق کی اور یہی حقیقت ہے اس کے بعد اسے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت فرمایا اور جذب القلوب میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا کہ ہمارا یقین ہے کہ یہ کلمہ مبنی بر حقیقت ہے اس لئے کہ اس شہر کا ایمان لانا ایسے ہے جیسے سنگریزوں نے حضور علیہ السلام کے ہاتھ مُبارک میں تسبیح پڑھی اور جبل اُحد کی محبت بھی احادیث سے ثابت ہے اور وہ بھی مبنی بر حقیقت ہے۔

(۲) الوفا میں علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حدیث روایت فرمائی ہے۔

غبار المدینۃ شفاء من الجذام مدینہ پاک کی غبار شفا جذام ہے۔

(۳) جامع الاصول و رزین و ابن الاثیر وغیرہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے استقبال کے لئے وہ اہلِ ایمان مدینہ سے آگے حاضر ہوئے جو جنگ میں حاضر نہ ہو سکے ان کی وجہ سے غبار اُڑی تو ایک صحابی نے گرد کی وجہ سے منہ ڈھانپا آپ نے اس کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا۔

والذی نفسی بیدہٖ ان غبارھا شفاء من کل داءٍ (خلاصۃ الوفا) قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بیشک مدینہ کی غبار ہر مرض کی شفا ہے۔

(۴) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وادیٔ بطحان کی ایک جگہ کی مٹی کو خاکِ شفا فرمایا جو تا حال جملہ امراض کی شفا بنی ہوئی ہے لیکن افسوس کہ نجدیوں نے ایسا ویران بنا کر رکھ دیا کہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ جوہڑ ہے۔ فقیر نے دیکھا تھا کہ اس کے قریب کارخانہ

Marfat.com

بنادیا گیا اور اس وادی میں کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ممکن ہے اب سرے سے مٹا دیا گیا ہو اس سے شفا پانے والوں کی دوسری متعلق مزید تفصیل فقیر نے "محبوبِ مدینہ" میں لکھ دی۔

اقوال علما و مشائخ

حضرت علامہ اشبیلی رحمہ اللہ تعالیٰ جو علمائے باطن اور صاحب وجد بزرگ تھے فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایسی خوشبو ہے جو کسی مشک و عنبر میں نہیں (خلاصۃ الوفا للسمہودی صفحہ ۶۰ ج ۱)

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے اس لئے کہ اس شہر کی مٹی کو انفاسِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو حاصل ہے پھر اس کے مقابلہ میں مشک و عنبر کی کیا حقیقت ہے

ہند و پاک کے شعرا

ہمارے دور کے شعرائے کرام نے مدینہ پاک کی خاک اقدس پر بہت خوب لکھا صرف دو شاعروں کے کلام پر اکتفا کرتا ہوں۔

(۱)

ذرّوں کو بناتی ہے گہر خاکِ مدینہ
اکسیر کا رکھتی ہے اثر خاکِ مدینہ
اندھوں کے لئے کحلِ بصر خاکِ مدینہ
بینائی ہر اہلِ نظر خاکِ مدینہ
ہے دافعِ ہر فتنہ و شر خاکِ مدینہ
اور عافیت و خیر کا گھر خاکِ مدینہ
ہر عزم میں اللہ کی بُرہان ہے مؤمن
مؤمن کی ہے معراجِ نظر خاکِ مدینہ
کیوں سینۂ قلزم میں نہ پیدا ہو تلاطم
ہے معدنِ صد لعل و گہر خاکِ مدینہ

Marfat.com

ہے تیری فضیلت سے خجل بزم فلک بھی
اے جلوہ گہ خیر بشر[1] خاکِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
واللہ سنور جائے عزیز[2] اپنی بھی مٹی
ہو جائیں جو ہم خاک بسر خاکِ مدینہ

(۲)

منوّر رشکِ کوہِ طور ہے مٹی مدینے کی ‏ چراغِ خانۂ منصور ہے مٹی مدینے کی
دوائے ہر دلِ رنجور ہے مٹی مدینے کی ‏ نہ جانے کس قدر پُر نور ہے مٹی مدینے کی
ضیا بخشِ نگاہِ حور ہے مٹی مدینے کی

پسِ مردن یہی ہو بس مری پوشاک کی چادر ‏ ملے گر خاکِ راہ سیدِ لولاک کی چادر
اُڑا لا جا کے طیبہ کے غبارِ پاک کی چادر ‏ مری مٹی پہ لا کر ڈال دے اُس خاک کی چادر
صبا تیرے لئے کیا دُور ہے مٹی مدینے کی

بہر صورت کوئی ہو ایک سے بھی ایک برتر ہے ‏ نجف اور کربلا کی خاک دنیا کے سروں پر ہے
زمیں بغداد کی بھی افضل و اعلیٰ ہے اطہر ہے ‏ مری مٹی جو اُس مٹی میں مل جائے تو بہتر ہے
کہ اس مٹی سے تھوڑی دُور ہے مٹی مدینے کی

منوّر[3] خاص ہوں اک میں بھی سرکارِ رسالت میں ‏ سرِ محشر بلایا جاؤں گا دربارِ رحمت میں
یقیناً میرے حق میں فیصلہ ہو گا قیامت میں ‏ اگر پوچھا گیا طیبہ کو جائے گا کہ جنت میں
تو کہہ دوں گا مجھے منظور ہے مٹی مدینے کی

○

---

[1] عزیز حاصلپوری مرحوم۔ [2] منوّر بدایونی مرحوم ماہنامہ نعت لاہور

Marfat.com

(۶) پناہِ دامنِ دشتِ حرم میں چین آتا
نہ صبرِ دل کو غزالِ رمیدہ ہونا تھا

حل لغات **پناہ** سایہ - چھاؤں **دشت** جنگل **حرم** مدینہ منورہ مراد ہے **صبرِ دل** دل کا صبر و قرار - **غزال** ہرن **رمیدہ** - بھاگنے والا

شرح امام احمد رضا اپنے دل کے صبر و قرار کو خطاب فرماتے ہیں کہ اے میرے دل کے صبر و قرار تجھے ہرن کی طرح چوکڑی بھرتے ہوئے آنا فانا وطن کی یاد میں میرے دل سے نہیں جانا چاہیئے تھا اس لئے کہ مدینہ منورہ کے جنگل کے دامن کے سایہ ہی میں چین و سکون میسر آتا اور کہیں نہیں یا یہ مقصد ہے کہ مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے میرے دل کا صبر و قرار خواہ مخواہ چلا گیا حالانکہ نہیں جانا چاہیئے تھا - کیونکہ آخر جب مدینہ منورہ کے جنگلات کے سایہ میں پہنچتا تو چین و سکون راحت و آرام خود بخود آ جاتا -

انسانی فطرت ہے کہ وطن کی یاد آتی ہی ہے لیکن مدینہ پاک میں رہ کر وطن کو خیر باد کہنا پڑتا ہے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ؎

عرب شریف دی سوہنی ریتے لاوے دل نوں پرم پریتے
وِسرئیے چاچڑ صدقے کیتے اصلوں محض نہ بھاندے ہن

یعنی عرب شریف (مدینہ) والوں کی حسین اور محبوب عادت ہے ایسی کہ دل پر ان کے عشق کا غلبہ ہی غلبہ ہے اب تو مجھے چاچڑاں (پیارا وطن)، ہی بھول گیا بلکہ اب میری نگاہ میں وہ ناپسندیدہ سا محسوس ہوتا ہے -

اعلحضرت قدس سرہ کے خیال میں ممکن ہے مدینہ پاک میں بریلی شریف کا (تذکرہ) آ

Marfat.com

ہو تو آپ نے فوراً دل کو ملامت کی کہ مدینہ پاک ہی میں تو سکون و قرار نصیب ہوتا ہے
مدینہ پاک کے سوا کہاں سکون اور کہاں قرار۔

نوٹ: یہ بھی امام اہلسنّت نے خود کو مخاطب ہو کر اہلِ اسلام کو عشق کا سبق دیا ہے کہ سکون و قرار سوائے مدینہ پاک کے اور کہیں نہیں خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔ — بے شک ایمان مدینہ میں ایسے قرار پکڑتا ہے جیسے سانپ اپنی بل میں۔

بلکہ اسلام کی قرار گاہ مدینہ ہی ہے کما قال علیہ السلام

ان الاسلام لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔ — بے شک اسلام مدینہ میں قرار پکڑتا ہے جیسے سانپ اپنی بل میں۔

اسی لئے ہم کہتے ہیں خوش قسمت ہے وہ جسے مدینہ پاک سے پیار اور عقیدت ہے اور جو اس سے عقیدت نہیں رکھتا سمجھ لو کہ وہ ایمان و اسلام سے کورا ہے۔ محروم ہے بد قسمت ہے۔

> یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شفیع نہیں
> عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا (۷)

حل لغات کھلتا ظاہر ہوتا۔ عبث بے کار۔ اوروں کے آگے دوسروں کے سامنے پاس۔ تپیدہ پریشان و مضطرب۔

شرح قیامت میں یہ کس طرح ظاہر ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔ میدان حشر میں لوگوں

Marfat.com

کا تمامی انبیا کرام کے پاس جاکر شفاعت طلب کرنا اور ہر ایک نبی کا معذرت کر کے دوسرے نبی کی طرف رہنمائی کرنا۔ اس طرح لوگوں کا بھاگ بھاگ کر پریشانی کے عالم میں ہر ایک نبی رسول کے پاس جانا اور ان کے جوابات کہ آج کے دن ہم کچھ نہ کر سکیں گے۔ سن کر سخت پریشانی و حیرانی میں مبتلا ہوں گے۔ آخر میں جب حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے اور اپنا مدعا بیان کریں گے تو حضور فرمائیں گے

انا لہا انا لہا (میں ان کے لئے حاضر ہوں)

یعنی میں ہی شفاعت کروں گا۔ لہٰذا حضور کی شفاعت سے کافر و مؤمن و منافق سبھی کی تکالیف دُور ہو جائیں گی یہ حضور کی شفاعت کبریٰ ہوگی۔ اس کے بعد حساب و کتاب کے وقت اپنی اُمت کے گناہگار لوگوں کی خاص طور پر شفاعت فرمائیں گے اور یہ شفاعت صغریٰ ہوگی۔ اس وقت کافر و منافق اور حضور کے گستاخ و بے ادب لوگوں کی کوئی شفاعت نہ ہوگی بلکہ ایسے لوگ جہنم رسید کر دیئے جائیں گے تو معلوم ہوا کہ حضور کے سوا کوئی شفیع نہیں۔ اسمیں شفاعت کبریٰ کا ذکر ہے اور وہ حدیث طویل ہے

<u>تحقیق الشفاعۃ</u> الشفاعۃ ھی طلب العفو۔ — یعنی شفاعت طلب عفو کو کہتے ہیں۔

وشفاعۃ نبینا علیہ الصلوٰۃ و السلام ثابتۃ بالاخبار والاحادیث الصحیحۃ۔ — اور حضور کی شفاعت اخبار و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

قال المحقق الدوانی انہ علیہ السلام یشفع لجمیع الانس والجن — محقق دوانی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انس و جن کی شفاعت فرمائیں گے

الا شفاعۃ للکفار لتعجیل فصل القضاء فتخفف عنھم اھوال یوم — اور شفاعت کفار یوں نہ ہوگی کہ اُن پر اُس وقت سے پہلے حکم سزا نافذ ہو چکا ہوگا۔ تاہم اہوال قیامت

Marfat.com

القیامۃ وللمؤمنین للعفو و رفع الدرجات فشفاعتہ عامۃ لقولہ تعالیٰ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

میں تخفیف تو اُن پر بھی حضور کی شفاعت سے ہو اور مؤمنین کے لئے تو عفو معاصی اور ترقی مدارج حضور کی شفاعت سے ہوں۔ اس بناء پر آیۂ کریمہ وما ارسلنٰک الا رحمۃ اللعالمین سے حضور کی شفاعت شفاعتِ عامہ سے ثابت ہے۔

صاحبِ مواہب نے شفاعت کو پانچ اقسام پر منقسم فرمایا۔ اور اس طرح تصریح کی۔

شفاعتِ اول: الاراحۃ من ھول الموقف وھی اعظمہا واعمہا۔

میدانِ حشر کی سختی اور مصائب میں تخفیف اور یہ زبردست شانِ رحمت ہے جو عام بلا میں ظاہر ہوگی۔

دوسری شفاعت: جنت میں اپنے بہت سے غلاموں کو بلا حساب داخل فرمائیں گے۔

تیسری شفاعت: اُن کے حق میں ہوگی جو مستحق عذابِ نار قرار پا چکے ہوں۔

چوتھی شفاعت: اُن سیاہ کاروں کا جہنم سے نکالنا ہے جو دوزخ میں پکار رہے ہوں گے۔

پانچویں شفاعت: جنتیوں کے درجات کی ترقی کرانا ہے

اس پر حافظ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے چھٹی قسم اور فرمائی وہ تخفیفِ عذاب کی صورت میں ہے جو اُن کے لئے ہو۔ جو مستحق خلود فی النار ہو چکے ہوں۔

صاحبِ مواہب نے ساتویں قسم شفاعت اور لکھی کہ سب سے اول حضور اہلِ مدینہ کو جنت میں داخل فرمائیں گے (جہاں شفاعت کے اقسام زائد بیان کئے گئے ہیں وہ انہیں سے بعض کی تفصیل ہے۔

لطیفہ اہلسنت عشاق کی ہر وقت تمنا رہتی ہے مدینہ۔ مدینہ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے شفاعت اہل مدینہ کو نصیب ہوگی اور جنہیں مدینہ پاک سے پیار نہیں وہ اپنی فطرت پر مجبور ہیں کہ وہ سرے سے شفاعت کے بھی منکر ہیں حدیث شریف میں ہے کہ منکر شفاعت کی شفاعت نہیں کی جائے گی

Marfat.com

(۸) ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو
سلامِ ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

حل لغات ہلال پہلی رات سے تیسری رات تک کا چاند۔ **ماہِ کامل** پورا چاند۔ **سلامِ ابروئے شہ** شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بھنوؤں کے سلام **خمیدہ** ٹیڑھا ہونا۔ جھک جانا۔

شرح اس شعر میں حسن تعلیل ہے اس طرح کہ ماہِ کامل گھٹتے گھٹتے ہلال بن جاتا ہے۔ ماہِ کامل یعنی پورے چاند کو جو کہ گول ہوتا ہے ادب واحترام کامل کے ساتھ جھک کر سلام پیش کرنا ممکن نہ تھا لہٰذا وہ ماہِ کامل ہلال بن کر جھک گیا تاکہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ابروئے خمدار کو ہر ماہ سلام و نیاز پیش کر سکے۔

اس سے قبل ایک شعر میں چاند کی شوخی کا ذکر فرمایا اس سے گویا چاند پر ایک قسم کی بے ادبی کا شبہ پیدا ہوتا تھا اس شعر میں چاند کے انتہائی ادب اور تعظیم کا ذکر فرما دیا کہ چاند جیسا باادب اور کون ہو سکتا ہے کہ اس نے خود کو دو ٹکڑے کر کے روزانہ بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھک کر سلام عرض کرتا ہے۔

فائدہ کسی کے سامنے یا کسی کی تعظیم کے لئے سر جھکانا عین ادب ہے چنانچہ سیدنا امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ جب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی سنتے تو سر جھکا دیتے (نور الایمان فی تعظیم آثار حبیب الرحمٰن مولانا عبد الحلیم لکھنوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

(۹) لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ تھا وعدۂ ازلی
نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

حل لغات لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ آیت قرآنیہ، متعدد مقام پر قرآن مجید میں ہے اس کی جانب اشارہ ہے یعنی البتہ ضرور بالضرور جہنم کو میں بھر دوں گا۔

ازلی ہمیشگی۔ **عبث** بے کار

شرح منکرین اور گستاخ لوگ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فضائل و کمالات کا انکار کر کے بلا وجہ بدعقیدہ نہیں ہو گئے ہیں بلکہ اس کی خاص وجہ تو یہ ہے کہ قدرت نے

لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۔ میں ضرور بالضرور جہنم بھر دوں گا ان جنوں اور آدمیوں سب سے ۔

کا ازلی حکم بیان فرما دیا ہے جو انہیں منکرین و گستاخان رسول کے حق میں ہے۔ اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

خلد تو گھر ہے غلام مصطفیٰ کے واسطے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اور جہنم ہے دشمنان مصطفیٰ کے واسطے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قانون اور قاعدہ کلیہ بتایا کہ دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرور بالضرور دوزخ میں بھیجنا ہے ان کے لئے اگرچہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہیں گے تب بھی نہ مانوں گا۔

قرآن مجید استغفر لہم اولا تستغفر لہم

ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز نہیں

Marfat.com

ان تستغفر لہم سبعین مرۃ　　بخشے گا۔

فلن یغفر اللہ لہم (پ۱۰ توبہ ع ۱۷)

(۲) سواء علیہم استغفرت لہم ام لم　　ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو

تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم ۔　　یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔

(پ۲۸ منافقون ع ۱)

لطیفہ یہ آیت مخالفین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار و تصرف کی نفی میں پیش کرتے ہیں ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہُم (ضمیر) کا مرجع منافقین دشمنان مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور ان کا بخشا جانا ممتنع ہے اور ممتنعات میں اختیار و تصرف کا ہمارا عقیدہ نہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ قاعدہ ان ناعبہ اس لئے بنایا تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو تو بخش دے گا لیکن دشمنان مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش ممتنع ہے یہی معنی ہے اس شعر کا ؎

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشد گنہگار حق را

ولے حق نہ بخشد خطائے کار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہ شعر عارف جامی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اسی کا ترجمہ کسی سرائیکی شاعر نے کیا ؎

خدا جینکوں پکڑے چھڑا دے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دے پکڑے چھڑا کوئی نیں سگدا

ترجمہ: خدا تعالیٰ جسے پکڑے اسے حضور علیہ السلام چھڑالیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے سَلْ تُعْطَہ آپ مانگیں گے آپ کا سوال رد نہ ہو گا ہاں جسے رسول اللہ علیہ وسلم رد فرمائیں گے اس کی نجات ہرگز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اس کی بخشش ممتنع فرمادی۔

سے اس شعر پر مخالفین کو اعتراض ہے اس کے جوابات آئیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ) یہاں وہ احادیث عرض کردوں جن میں ہے کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درگاہ سے راندہ

Marfat.com

فرمایا کی نجات ممتنع ہو گئی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنمی قرار پایا۔

قرآن مجید: (۱) لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (توبہ ع ۱۴) بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

شانِ نزول غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر و حیلہ قبول نہ کیا گیا۔

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔ (خزائن العرفان)

فائدہ جو شخص ان گستاخوں کی طرح نہیں تھا بلکہ گویا اس نے ایک قسم کا ادب کیا تو اللہ تعالیٰ نے دولت ایمان سے نوازا چنانچہ مروی ہے جب یہ آیت نازل نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یارب مجھے اپنی راہ میں مقتول کر کے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہ چلا ان کا نام یحیٰی بن حمیر شجعی تھا (خزائن) ثابت ہوا کہ باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب ہوتا ہے۔

ثعلبہ پر پھٹکار ثعلبہ بن حاطب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مالدار ہونے کی درخواست کی آپ نے منع فرمایا دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا اس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اسے بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثعلبہ پر افسوس پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل کرنے والے بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا تو اس نے کہا یہ تو ٹیکس ہو گیا جاؤ میں سوچ لوں جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا ثعلبہ پر افسوس تو یہ آیت نازل ہوئی پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرما دی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافتِ فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہو گیا۔

فائدہ روح البیان و روح المعانی میں اسی کے تحت ہے کہ یہ ثعلبہ بہت بڑا عابد و زاہد اور ہر وقت مسجد نبوی میں عبادت کے لئے پڑا رہتا ہے اسی لئے اس کا نام بھی حمامۃ المسجد پڑ گیا (مسجد کا کبوتر) لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درگاہ سے راندۂ دھتکارا گیا تو نہ دنیا کا رہا اور نہ آخرت کا۔

کعبہ کے دامن میں بھی پناہ نہ ملی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے حضور سے عرض کی، حضور! (آپ کی شان میں توہین کرنے والا) ابن حنظل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا اُقْتُلُوْہُ" اُسے قتل کر دو۔

Marfat.com

(رواہ البخاری)

فائدہ یہ عبداللہ بن خنظل مرتد تھا۔ ارتداد کے بعد اُس نے کچھ ناحق قتل کئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہہ کر حضور کی شان میں توہین و تنقیص کیا کرتا تھا۔ اُس نے دو گانے والی لونڈیاں اس لئے رکھی ہوئی تھیں کہ وہ حضور کی ہجو میں اشعار گایا کریں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے قتل کا حکم دیا تو اُسے غلافِ کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اُس کی گردن ماری گئی (فتح الباری صـ۱۳ جـ۸ وعینی صـ۲۴۷ جـ۸، وقسطلانی صـ۳۹۲ جـ۲ شرح بخاری)

فائدہ اسے سمجھے تو کوئی دِل دردمند سمجھے ورنہ کاغذی کاروائی کے ہم تمام ممالک سے نمبر اوّل پر ہیں اس سے مزید کہنے کی ضرورت نہیں کہ قتل کون کرا رہا ہے وہ رحیم و کریم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کسی بھی اُمتی کے معمولی سے معمولی دکھ کے روادار نہیں اور کعبہ معظمہ کے اندر جس کے لئے حکم ہے۔

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا۔ جو اس کے اندر آگیا وہ امن پاگیا۔

اور مجرم بچنے کے لئے کعبہ معظمہ کے غلاف کو چمٹا ہوا ہے لیکن اسے غلاف کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا غور کا مقام ہے کہ کعبہ میں بالخصوص مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اُس کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخِ رسول باقی مرتدین سے بدرجہا بدتر و بدحال ہے۔

فائدہ نام اس کا عبداللہ موحدانہ ہے لیکن اس کا کارنامہ ملحدانہ تھا اسی لئے اس موحد کو ملحد سمجھیگا وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم ہے۔

Marfat.com

(۱۰)
نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی!
کہ صبحِ گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا

حل لغات نسیم صبح کی ہلکی پھلکی ہوا (بادِ صبا)۔ شمیم خوشبو صبحِ گل یہ اضافت مقلوبی ہے اور اصل گل صبح ہے۔ صبح کا پھول۔ گریبان جیب گریبان۔ دریدہ پھٹا ہوا۔ گریبان دریدہ مجازاً کھلا ہوا۔

شرح صبح کی ہلکی ہلکی ہوائیں سرکارِ طیبہ کی خوشبو لے کر تمام اکنافِ عالم میں پھیلا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے صبح کے وقت پھول کھلتے اور مہک اُٹھتے ہیں مقصد یہ کہ کائنات کی ہر چیز میں حضور ہی کی چمک دمک اور جھلک مہک پائی جاتی ہے۔

بادِ صبا میں فیضِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بادِ صبا میں افادیت کا ہر آدمی معترف لیکن یہ بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ ماننے کے لئے تو بس وہی لوگ ہیں جن کے دل میں عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ یہ کہ بادِ صبا پر بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و تعظیم بجا لانے پر یہ کمال ملا۔ چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر بادِ صبا نے دبور (غربی ہوا) سے کہا چلئے مل کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کی مدد کریں دبور نے جواب دیا کہ آزاد ہوائیں رات کو نہیں چلتیں (روح البیان احزاب ع ۲) گویا اس نے تکبر کیا جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کا شائبہ ہوا۔ اسی لئے صاحب روح البیان رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دبور پر ناراض ہو گیا کہ اسے نادم زلیست عقیم (فائدہ پہنچانے سے محروم) بنا دیا۔

حدیث شریف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

نصرت بالصبا واھلکت	میں صبا سے مدد دیا گیا اور قوم عاد دبور
عاد بالدبور (روح البیان)	سے تباہ و برباد ہوئی۔

Marfat.com

ٹپکتا رنگ جنوں عشق شہ میں ہر گل سے
رگ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا (۱۱)

حل لغات رنگ جنوں دیوانگی کا رنگ اس سے دیوانگی کی کیفیت مراد ہے شہ شاہ کا مخفف۔ بادشاہ۔ نشتر ایک آلہ جس سے فصد کھولنے والا رگوں میں چبھا کر فصد کھولتا ہے۔ رسیدہ پہنچا۔

شرح موسم بہار (فصل ربیع) کی رگ جاں میں جار بہار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا نشتر چُبھ جاتا تو بہار کچھ اور ہی رنگ میں اثر انداز ہوتی۔ یعنی شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت میں ہر پھول سے دیوانگی وجنوں کا رنگ ٹپکتا ہوتا اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ وہ توحید کسی کام کی نہیں جس میں شہ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت کا رنگ نہ ہو۔

قرآن مجید ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم لاخر وما ھم بمؤمنین (پ۱ ع ۲)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے ہیں اور وہ ایمان والے نہیں۔

اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين الكاذبون۔ (پ۲۹)

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

منافقین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں منافقین کی اچھی خاصی تعداد تھی وہ اہل اسلام سے بڑھ کر امور انجام دیتے

Marfat.com

یہاں تک کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول تو حضور علیہ السلام کی ہر بات کی سب سے پہلے بلند آواز سے تصدیق کرتا لیکن ان کی جملہ عبادات ان کے مُنہ پر ماری گئیں نہ صرف عبادت غیر مقبول بلکہ انہیں دوزخ میں سب سے نچلے طبقے میں دھکیلنے کی نوید سنائی گئی کما قال اللہ تعالیٰ۔

ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار (پ۵)   بیشک منافقین دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

خوارج خوارج کا حال تھا کہ عبادت سے ان کے گھٹنوں اور پاؤں پر گٹھے پڑ گئے اور عبادت کے اتنے بڑے عاشق کہ صحابہ تابعین رضی اللہ عنہم ان کی عبادت کو اپنے بالمقابل کم محسوس کرتے لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق پہلے کئی سال پہلے علامات اور نشانیاں بتا کر فرمایا

الخوارج کلاب النار   خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

معیارِ حقانیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّت کے مختلف (بہتر فرقوں) میں بٹ جانے کی غیبی خبر سُنائی تھی اور آج وہ منظر سب کے سامنے ہے اور ان فرقوں کی حقانیت کا معیار عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ الحمدللہ یہ دولت صرف اور صرف اہلسنت کو نصیب ہے آزما کر دیکھ لیں۔

(۱۲)	بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

حل لغات **خاکِ مزارِ پاک** نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضۂ مقدس کی مٹی **کہ** برائے تعلیل۔ کیونکہ **آفریدہ** پیدا ہونے والا۔

Marfat.com

شرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی مٹی مبارک کو عرشِ الٰہی پر ترجیح ہونے کی وجہ سے بجا طور پر ناز تھا کیونکہ اسے محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ جیسا عرشِ الٰہی پر بیٹھنے والا پیدا ہونا تھا کیونکہ مزار مبارک کی وہ خاک جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مقدس سے مس لگی ہوئی ہے وہ خاک پاک بالاتفاق عرشِ الٰہی اور لوح وقلم ہر چیز سے افضل واعلیٰ ہے۔ یہ مسئلہ اجماعی ہے چنانچہ حضرت علامہ یوسف نبھانی نے فرمایا۔

ان البقعۃ التی دفن فیہا افضل من جمیع البقاع بالاجماع ومن الکعبۃ والعرش۔ (جواہر البحار ص)

وہ جگہ جہاں آپ مدفون ہیں وہ تمام جگہوں سے بالاجماع افضل ہے۔ کعبہ ہو یا عرش وغیرہ۔

علامہ سمہودی وفاء الوفا میں اور خلاصۃ الوفا میں لکھتے ہیں کہ۔

قد انعقد الاجماع علی تفضیل ماضم الاعضاء الشریفہ حتی علی الکعبۃ المنیفۃ

اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ جس جگہ کو آپ کا جسم اطہر مس فرما رہا ہے وہ کعبہ سے افضل ہے۔

شارح بخاری امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں۔

اجمعوا علی ان الموضع الذی ضم اعضاء الشریفہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل بقاع الارض حتی موضع الکعبۃ۔

جملہ علماء کا اجماع ہو گیا ہے کہ جس جگہ کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جسم مس فرما رہا ہے وہ تمام مقامات سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ سے بھی۔

اور اس اجماع کو تمام اہل اسلام نے قبول کیا ہے یہاں تک کہ فرقہ دیوبندیہ کے اکابرین (گنگوہی۔ تھانوی۔ انبیٹھوی۔ سہارنپوری) اپنی تصانیف میں مذکورہ بالا عبارات لکھ کر اپنی طرف سے تصدیق کی۔ اسی لئے ہم اہلسنت نہایت فخر وناز سے کہہ رہے ہیں کہ اگر کعبہ مکرمہ ہمارا قبلہ ہے تو اس کا قبلہ گنبد خضریٰ کا مکیں ہے۔

Marfat.com

گزرتے جاں سے ایک شور یا حبیب کے ساتھ
فغاں کو نالۂ حلق بریدہ ہونا تھا (۱۳)

حل لغات گزرتے جاں سے مر جاتے۔ یا حبیب یا حبیب اللہ فغاں نالۂ و فریاد جو نالہ کا مفہوم ہے بلند تر نالہ بلند آواز جو سوز دل سے ہو حلق بریدہ کٹا ہوا حلق جس سے درد کی وجہ سے بڑی بلند آواز نکلتی ہے۔

شرح ہم اپنی جان بلند آواز سے یا حبیب اللہ کہہ کر دیتے ہماری فغاں کو کٹی ہوئی گردن کا آخری نالہ ہونا چاہیئے تھا۔

خوش بخت اُمتی ویسے تو الحمد للہ ہر وفادار امتی خوش قسمت ہے لیکن جس کا خاتمہ ایمان پہ ہو جائے بالخصوص مرتے وقت درود وسلام پڑھنے والا خوش قسمت ہے ہے اس لئے کہ انسان کی سعادت وشقاوت کا مدار خاتمہ پہ ہے اگر خاتمہ نیک تو مرنے کے بعد قبر میں عیش ہی عیش اگر (معاذ اللہ) خاتمہ خراب تو مرنے کے بعد قبر میں حالات تباہ و برباد۔ فقیر ایک جامع حدیث عرض کرتا ہے جسے امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح الصدور میں لائے ہیں۔

(۱) طبرانی نے کبیر میں، حکیم ترمذی نے نوادر میں، اور اصبہانی نے ترغیب میں عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ تشریف لائے اور فرمایا کہ آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ ایک شخص کی روح قبض کرنے کو عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ لیکن اس کا ماں باپ کا اطاعت کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا اور ایک شخص پر عذاب چھا گیا لیکن اس کے وضو نے اُسے بچا لیا۔ ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن اللہ کے ذکر نے اُسے بچا لیا، اور ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے نماز نے بچا لیا۔ ایک شخص نے دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک

Marfat.com

حوض پر پانی پینے جاتا تھا کہ اتنے میں اس کے روزے آ گئے اور اس کو سیراب کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ انبیاً حلقے بناتے تھے، وہ ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اس کا غسل جنابت آیا اور اس کو میرے پاس بٹھا دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا تو اس کا حج و عمرہ آ گیا اور اس کو روشن کر دیا ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اس کو منہ نہیں لگاتا، تو صلہ رحمی آ کر مؤمنین سے کہتی ہے کہ تم اسے کلام کرو۔ ایک شخص کے جسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اس کا صدقہ آ گیا اور اس نے اس کو محفوظ کر لیا۔ ایک شخص کو زبانیہ نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اس کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آیا اور اُسے بچا لیا اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے، لیکن اُس کے اللہ تعالیٰ کے مابین پردہ ہی پردہ ہے مگر اس کا حسن اخلاق آیا اور اُسے محفوظ کر گیا اور قرب خداوندی حاصل ہو گیا۔ ایک شخص کو اس کا صحیفہ بائیں طرف سے دیا گیا تو اس کا خدا سے ڈرنا آ گیا اور اس کا صحیفہ سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ ایک شخص کا وزن ہلکا رہا، مگر اس کا عمل سخاوت کرنا آ گیا اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔ ایک شخص جہنم کے کنارے پر کھڑا تھا، لیکن اللہ سے ڈرنا آ گیا اور وہ بچ گیا ایک شخص جہنم میں گر گیا، لیکن اُس کے وہ آنسو آ گئے جو اس نے للہ تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر بہائے اور وہ بچ گیا۔ ایک شخص جنت کے دروازے تک پہنچ گیا لیکن جنت کا دروازہ بند ہو گیا تو توحید کی شہادت آئی اور دروازہ کھل گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان چغلی کرنے والے ہیں۔ کچھ لوگوں کو ان کی زبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبریل سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ لوگوں پر بے جا الزام گناہ لگانے والے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نیک اعمال خاتمہ ایمان کا سبب بنے تو بیڑا پار ہوا۔

Marfat.com

مرے کریم! گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہدِ شفاعت چشیدہ ہونا تھا (۱۴)

حل لغات کریم بخشش وکرم کرنے والا۔ گنہ گناہ کا مخفف شفاعت چشیدہ شفاعت حاصل کرنے والا۔

شرح اے مرے کریم! گناہ یقیناً زہر قاتل اور مہلک ہے جو برباد وتباہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ تباہی وبربادی کے غار میں جا گرے ہیں ایسی حالت میں کوئی نہ کوئی آخر ہمارا نجات دہندہ اور ہمیں سہارا دینے والا ہونا ضروری تھا۔ ہم نے تو صرف آپ کی ذات مقدس کو شفاعت کا شہد عطا کرنے والی پایا ہے جس سے قیامت میں گناہ کی سخت تلخی دُور ہو کر مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔

شفاعت کی اقسام | امام اہلسنت شفاعت کا بار بار ذکر فرماتے ہیں فقیر یہاں اس کی اقسام عرض کرتا ہے اس لئے کہ شفاعت کے جس قدر انواع ہیں وہ سب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ثابت ہیں اگرچہ انمیں بعض شفاعتوں میں دوسرے بھی مشارک ہیں (انبیاؑ اولیا وغیرہم) لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ تمام شفاعتیں بھی حضور علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔

(۱) شفاعت کبریٰ جو تمام مخلوق کو عام ہے۔ مؤمن۔ کافر۔ اپنے پرائے آپ تعجیل حساب وکتاب کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

(۲) ایک جماعت کے حق میں بغیر حساب بہشت میں داخل ہونے کے لئے شفاعت ہوگی چنانچہ حضور علیہ السلام کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی بے حساب جنت میں جائیں گے ان ستر ہزار کے ساتھ اور بھی بہت سے بے حساب جنت میں چلے جائیں گے۔ بعض کے نزدیک یہ نوع بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے۔

Marfat.com

(۳) وہ اقوام جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔

(۴) جو لوگ دوزخ کے مستحق و مستوجب ہیں وہ حضورؐ کی شفاعت سے بہشت میں چلے جائیں گے۔

(۵) ایک جماعت کے ارفع درجات کے لئے حضورؐ شفاعت فرمائیں گے۔

(۶) گنہگار لوگ جو دوزخ میں ہوں گے وہ شفاعت سے نکل آئیں گے یہ شفاعت تمام انبیاؑ و ملائکہ و شہدا میں مشترک ہے

(۷) استفتاح جنت کے لئے شفاعت ہوگی۔ یعنی جنت کا دروازہ کھلوانا آپ کے بغیر کسی کو حق نہ ہوگا۔

(۸) جو لوگ عذاب دائمی کے مستحق ہوں گے ان (میں سے بعض) کے عذاب میں تخفیف کے لئے ہوگی

(۹) خاص اہلِ مدینہ کے لئے ہوگی۔

(۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ شریف کے زائرین کے لئے ہوگی۔

(اشعۃ اللمعات ص ۴۰۴ ج ۴)۔

(۱۵)	جو سنگِ درِ جبیں سائیوں میں تھا مٹنا تو میری جان اشرارِ جہیدہ ہونا تھا

حل لغات سنگِ در۔ در کا پتھر، چوکھٹ۔ جبیں پیشانی سائیوں دراصل یہ لفظ سائی فارسی ہے جب اردو زبان والوں نے استعمال کرنا شروع کیا تو اپنے طور واؤ نون کے ساتھ سائیوں۔ دادیوں وغیرہ کی طرح جمع میں استعمال کرنے لگے یہ لفظ سائیدن فارسی مصدر سے نکلا ہے جس کے معنی پیسنے والے۔ رگڑنے والے کے ہیں۔ شرار چنگاری۔ جہیدہ اڑنے والی۔

شرح امام احمد رضا اپنے آپ سے فرماتے ہیں کہ سنگِ درِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنی پیشانی رگڑ رگڑ کر ہی مرٹنا تھا تو اے میری جان (ندا بذات

Marfat.com

خود تیزی کے ساتھ اڑنے والی چنگاریاں کیوں نہ بن گیا۔ یعنی حضورؐ کے عشق میں جل اٹھنے کے بعد سراپا شعلۂ و چنگاری بن جانا چاہئے تھا تاکہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آتش دلگیر میں بھڑک کر جلد راکھ بن جاتا تو یہ بڑی خوش نصیبی ہوتی۔

جانباز عشاق صحابہ رضی اللہ عنہم (۱) غزوۂ احد کے موقع پر بعض اصحاب نے جانبازی کی خوب داد دی۔ چنانچہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اس کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے تیر روکے کہ ہاتھ بے کار ہو گیا (۲) حضرت ابو دجانہ حضورؐ کے آگے ڈھال بنے کھڑے تھے انکی پشت پر تیر لگ رہے تھے مگر اپنے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھکے ہوئے تھے

(۳) حضرت سعد بن ابی وقاص بھی حضور انور کی مدافعت میں تیر چلا رہے تھے۔ حضورؐ اُن کو اپنے ترکش میں سے تیر دیتے تھے اور فرماتے تھے تم پر میرے ماں باپ قربان پھینکتے جاؤ۔

(۴) حضرت ابو طلحہ انصاری بڑے تیر انداز تھے انہوں نے اس قدر تیر برسائے کہ دو تین کمانیں ٹوٹ ٹوٹ کر ان کے ہاتھ میں رہ گئیں۔ وہ حضور انور پر چمڑے کی ڈھال کی اوٹ بنائے کھڑے تھے حضورؐ کبھی گردن اٹھا کر دشمنوں کی طرف دیکھتے تو عرض کرتے۔

"آپ پر میرے ماں باپ قربان! گردن اُٹھا کر نہ دیکھئے ایسا نہ ہو کہ کوئی تیر لگ جائے یہ میرا سینہ آپ کے سینے کے لئے ڈھال ہے۔"

(۵) حضرت شماس بن عثمان قرشی مخزومی تلوار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدافعت کر رہے تھے۔ دائیں بائیں جس طرف سے وار ہوتا تھا وہ ڈھال کی طرح آپ کو بچا رہے تھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ابھی رمق حیات باقی تھی کہ ان کو اٹھا کر مدینے میں حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے گئے۔ وہاں ایک دن رات زندہ رہ کر وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن ڈھال کے سوا مجھے کوئی ایسی شئے نہ سوجھی کہ جس سے شماس کو تشبیہ دوں۔

Marfat.com

(۶) حضرت مصعب بن عمیر علمبردار لشکر اسلام نے بھی اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پر جان فدا کر دی۔ جب ابن قمعہ لعین حضور کے قتل کے ارادے سے حملہ آور ہوا تو حضرت مصعب نے مدافعت کی مگر شہید ہو گئے[۷] حضرت محمد بن شرجیل عبدری روایت کرتے ہیں کہ حضرت مصعب کا داہنا ہاتھ کٹ گیا تو انہوں نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا اور وہ کہہ رہے تھے وما محمد الا رسول الآیہ پھر بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھک کر جھنڈے کو دونوں بازوؤں کے ساتھ سینہ سے لگا لیا اور آیۂ مذکور زبان پر تھی۔ راوی کا قول ہے کہ یہ آیت بعد میں نازل ہوئی مگر اس دن اللہ تعالیٰ نے بجواب قول قائل قَدْ قُتِلَ مُحَمَّدٌ ان کی زبان پر جاری کر دی تھی حضرت مصعب کے بعد اسلامی جھنڈا حضرت علی مرتضیٰ کو دیا گیا[۸] سہل بن حنیف اُسی تیروں کے ساتھ مدافعت کر رہے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے تھے "سہل کو تیر دو"

(۹) حضرت قتادہ بن نعمان انصاری حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کو بچانے کے لئے اپنا چہرہ سامنے کئے ہوئے تھے۔ آخر کار ایک تیر ان کی آنکھ میں ایسا لگا کہ ڈیلا رخسارے پر آ گرا۔ حضور نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی جگہ پر رکھ دیا اور یوں دُعا فرمائی

"خدایا! تو قتادہ کو بچا جیسا کہ اس نے تیرے نبی کو بچایا ہے"

پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی تیز اور خوبصورت ہو گئی۔

تیری قبا کے نہ کیوں نیچے دامن ہوں کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا (۱۶)

حل لغات قبا ایک مشہور لباس عرب والے پہنتے ہیں جو گلے سے لے کر تقریباً ٹخنہ تک لمبا ہوتا ہے۔ **خاکساروں** یہ لفظ بھی زبان والوں سے

Marfat.com

لے کر اردو والوں نے اپنے طرز پر داؤ اور نون کے ساتھ جمع بنالیا ہے۔ ممیٔ جیسا ملبز دعزیب کشیدہ۔ کھینچا ہوا۔

شرح امام احمد رضا قدس سرہٗ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محوِ گفتگو ہیں عرض کرتے ہیں کہ اے پیارے محبوب اپ اپنی قبا کے مبارک دامن کو ہمیشہ نیچا اس لئے رکھتے ہیں کہ ہم جیسے گناہگار و بے کار و عاجز اور بے نوا اور بے سہارا لوگوں کو آپ کے دامن مبارک میں پناہ لینے کا موقعہ میسّر آسکے۔

اس شعر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر رحمت و شفقت کی وسعت کا بیان ہے۔ اگرچہ آپ کل کائنات کے لئے رحمت ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ۱۷ انبیاء ع۷)

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت۔

لیکن اُمت کے لئے بہت ہی زیادہ شفیق و رحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (توبہ۔ اخیر رکوع)

البتہ تحقیق تمہارے میں کا ایک پیغمبر تمہارے پاس آیا ہے۔ تمہاری تکلیف اس پر شاق گزرتی ہے اس کو تمہاری ہدایت و اصلاح کی حرص ہے۔ وہ ایمان والوں پر شفقت رکھنے والا اور مہربان ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ میں ذکر کر دیا کہ اُمت کی تکلیف ان پر شاق گذرتی ہے۔ ان کو شب و روز یہی خواہش دامنگیر ہے کہ اُمت راہِ راست پر آجائے۔ کتب احادیث کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ آپ نے اُمت کی ہدایت و بہبودی کے لئے کیا کیا مصیبتیں جھیلیں سخت سے سخت مصیبت میں بھی آپنے بددُعا نہ فرمائی بلکہ ہدایت کی دُعا کی۔ ایمان والوں پر آپ کی شفقت و رحمت ظاہر ہے۔ اسی واسطے آپ نے کسی مقام پر اُمت کو فراموش نہیں فرمایا۔ بغرض توضیح چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

احادیث (۱) جس روز آندھی یا آسمان پر بادل ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں غم و فکر کے آثار نمایاں ہوتے۔ اور آپ کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ جب بارش ہو جاتی تو آپ خوش ہوتے اور حالت غم جاتی رہتی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ (دار قوم عاد کی طرح) یہ عذاب ہو جو میری اُمت پر مسلط کیا گیا ہو۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرو عاص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کا قول حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ الآیہ۔ اور حضرت عیسیٰ کا قول اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ تلاوت فرمایا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یوں دُعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ (خدایا میری اُمت میری اُمت) اور رو پڑے اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا کہ محمدؐ[1] کے پاس جاؤ (حالانکہ تیرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ ان سے رونے کا سبب دریافت کرو۔ حضرت جبرائیل نے حاضر خدمت ہو کر رونے کا سبب پوچھا آپ نے بتا دیا (حالانکہ خدا کو خوب معلوم ہے) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اے جبرائیل! محمدؐ[2] کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں راضی کریں گے اور غمگین نہ کریں گے۔ (مسلم)

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حال اور میری اُمت کا حال اس شخص کی مثل ہے جس نے آگ روشن کی پس پروانے اس میں گرنے لگے۔ اور وہ ان کو آگ سے ہٹاتا تھا سو میں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچانے والا ہوں۔ اور تم میرے ہاتھ سے چھوٹتے ہو (اور آگ میں گرنا چاہتے ہو)۔

(۴) قیامت کے دن لوگ بغرضِ شفاعت یکے بعد دیگرے انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم [2] صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جائیں گے مگر وہ سب عذر پیش کریں گے ۔ آخر کار حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے ۔ آپ حمد و ثنا کے بعد سجدے میں گر پڑیں گے ۔ باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ سر سجدے سے اُٹھائیے ۔ جو کچھ مانگیے، دیا جائے گا ۔ شفاعت کیجئے ۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی ۔ اس وقت آپ یوں عرض کریں گے یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ۔ اے میرے پروردگار! میری اُمت میری اُمت (صحیحین)

(۵) عالمِ برزخ میں ہر روز آپ پر آپ کی اُمت کے اعمال پیش ہوتے ہیں ۔ اچھے عملوں کو دیکھ کر آپ خدا کا شکر اور برے عملوں کو دیکھ کر مغفرت کی دُعا کرتے ہیں ۔

آخرت میں دامن رحمت کی وسعت

دنیا میں تو دامن رحمت کی وسعت کا علم اہلِ مشاہدہ کو ہوتا ہے ہم جیسوں کو کیا خبر لیکن قیامت میں سب کے سامنے ہوگا کہ دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنا وسیع ہے کہ آدم و من سوا سب کے سب آپ کے محبوب لوا کے پناہ گزین ہوگا اس بارہ میں امام رضا رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر درج کرنے کو جی چاہتا ہے ۔

اے اپنی جان پر ظالمو ! اے بھولے نادان مجرمو! کچھ خبر بھی ہے؟ ارے وہ اللہ قہار ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، جس نے تمہیں آنکھ، کان، دل، ہاتھ، پاؤں ۔ لاکھ نعمتیں دیں جس کی طرف تمہیں پھر کر جانا ہے اور ایک اکیلے تنہا بے یار و بے وکیل، اس کے دربار میں کھڑے ہو کر رو بکاری ہونا ہے ۔ . . . اس کی عظمت، اس کی محبت ایسی ہلکی ٹھہری کہ فلاں فلاں کو اس پر ترجیح دے لی ! ۔ ارے اس کی عظمت، اس کے احسان، اس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے احسانات اگر یاد کرو تو وہ واللہ العظیم، باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسانات جمع ہو کر ان کے احسانوں کے کروڑویں حصے کو نہ پہنچ سکیں ۔ ارے وہ، وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت، اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر سب میں پہلی جو یاد آئی وہ

Marfat.com

تمہاری تھی۔ دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور، نہیں، نہیں، وہ اللہ رب العرش کے عرش کا تارا، اللہ نور السموات والارض کا نور، شکم پاک مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے میں گرا ہے اور نرم و نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ! اے میرے رب میری اُمت، میری اُمت!

کیا کبھی باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے، شاگرد، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا؟ — ایسا درد رکھا؟ حاشا للہ!

ارے وہ، وہ ہیں کہ اس پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ التسلیم کو جب قبرِ انور میں اُتارا ہے لب ہائے مُبارک جنبش میں ہیں فضل، یا قثم بن عباس رضی اللہ عنہ نے کان لگا کر سُنا ہے، آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!

سبحان اللہ! پیدا ہوئے تو تمہاری یاد ہے، دُنیا سے تشریف لے گئے تو تمہاری یاد! کیا کبھی کسی باپ، اُستاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے، شاگرد، مرید، غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا؟ استغفر اللہ! ارے وہ، وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح کی خبر لاتے ہو، تمہارے درد ہو، کرب ہو، بے چینی ہو، کروٹیں بدلتے ہو۔ ماں، باپ، بھائی بیٹا، بی بی، اقربا، دوست، آشنا دو چار راتیں کچھ جاگے ہوئے۔ آخر تھک کر جا پڑے اور جو نہ اُٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں، نیند کے جھونکے آرہے ہیں۔ اور وہ پیارا بے گناہ، بے خطا ہے کہ تمہارے لئے راتوں کو جاگا، تم سوتے اور وہ زار زار رو رہا ہے، روتے روتے صبح کر دی ہے کہ رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!

کیا کبھی کسی باپ، اُستاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے، شاگرد، مرید، غلام نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا، ایسا درد رکھا؟ ۔ ماشاء اللہ!

Marfat.com

ارے ہاں ہاں، درد، بیماری، مرض یا مصیبت میں ماں باپ کی محبت کا کیا جانچنا کہ ان میں تمہاری خطا نہ ماں باپ پر جفا، یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے ہمیں نوازیں اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو، نافرمانی ٹھانو، سو سو کہیں اور ایک نہ مانو ماں سے بُرے باپ سے بُرے، رات دن بُرے، ہر وقت بُرے۔ دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے ہیں؟

وہ پیارا، وہ مجسم رحمت، وہ نعمتوں والا، وہ ہمہ تن راحت ہے کہ تمہاری لاکھ لاکھ نافرمانیاں دیکھے، کروڑ کروڑ گنہگاریاں پائے اس پر بھی تمہاری محبت سے باز نہ آئے، دِل تنگ نہ ہو، ترک نہ فرمائے۔ سنو وہ کیا فرما رہا ہے دیکھو تو۔ وہ فرماتا ہے هَلُمَّ اِلَیَّ هَلُمَّ اِلَیَّ۔ ارے میری طرف آؤ۔ مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو؟ دیکھو وہ فرماتا ہے۔

"تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہارا بند کمر پکڑے روک رہا ہوں"۔

کیا کبھی کسی باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے، شاگرد، مرید، غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا؟ ایسا درد رکھا؟ استغفر اللہ!

ارے دُنیا کی ساعت، تیر ہے۔ آنکھ بند کئے سو یرا ہے۔ قیامت بہت جلد آنیوالی ہے، جانتا ہے قیامت کیا ہے؟

"جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی، ماں باپ، جورو، بیٹوں سب سے ہر ایک کو ان اپنے ہی حال میں غلطاں و پیچاں ہوگا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لاسکے گا" اس دن جانیں کہ فلاں فلاں تیرے کام آسکیں۔

حاشا للہ!۔ واللہ العظیم اس دن وہی پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کام آئے گا اور اس کے سوا باقی انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو تو مجال عرض ہو گی نہیں، سب نفسی نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔؟

ہاں وہ پیارا بے کسوں کا سہارا، وہ بے یاروں کا یار، وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا

Marfat.com

وہ محبوب محشر آرا، وہ رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائے گا کہ "میں ہوں شفاعت کے لئے" "میں ہوں شفاعت کے لئے۔"

للّٰہ الضاف ان کے احسانوں میں جہاں میں کسی کے احسانوں کو کچھ نسبت ہوسکتی ہے۔

پھر کیسا سخت کفران ہے کہ ان کی شان میں بدگوئی کرے۔ تمہارے دل میں اس کی وقعت، اس کی محبت، اس کا لحاظ، اس کا پاس نام کو بھی باقی رہے ع

ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی!

(الامن والعلیٰ)

(۱۷) رضا! جو دل کو بنانا تھا۔ جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے! قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

حل لغات پیارے: محبوب سے خطاب کا لفظ۔ **قیدِ خودی** نفسیات کی قید۔ رہیدہ رہیدن آزاد ہونا یا کرنا مصدر سے بنا ہے۔ آزاد۔ چھٹکارا رہائی۔

شرح امام اہلسنت اپنے آپ سے مخاطب ہیں کہ اے رضا اپنے دل کو جب اس شیریں مقال صاحبِ جمال حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گاہ بنانا تھا تو اے پیارے سب سے پہلے نفسانیت و خواہشات کی قید سے تمہیں آزاد ہو کر محبوب کی خوشنودی کا پابند ہونا تھا کیونکہ اس کے بغیر جلوہ گاہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ناممکن ہے۔

Marfat.com

علامت عشق صادق اس شعر میں امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے سچے عشق کی علامت بتائی ہے سچا عاشق وہ ہے جو اپنے محبوب کا جان و دل سے تابعدار و فرمانبردار ہو۔

قرآن مجید (۱) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(آل عمران ۔ ع ۴)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ (احزاب ع ۳)

بے شک تمہارے واسطے رسول اللہ میں اچھی پیروی تھی اس شخص کے لئے جو ثواب خدا اور روز آخر کی توقع رکھتا تھا اور جس نے اللہ کو بہت یاد کیا۔

(۳) اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب ع ۱)

نبی مؤمنوں کے لئے ان کی جانوں سے زیادہ سزاوار ہیں۔ اور ازواج پیغمبر ان کی مائیں ہیں۔

فائدہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ دین و دنیا کے ہر امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنوں کو اپنی جانوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ اگر حضور کسی امر کی طرف بلائیں اور ان کے نفوس کسی دوسرے امر کی طرف بلائیں اور ان کے نفوس کسی دوسرے امر کی طرف بلائیں تو حضور کی فرمانبرداری لازم ہے کیونکہ حضور جس امر کی طرف بلاتے ہیں ان کی نجات

Marfat.com

نجات ہے اور ان کے نفوس جس امر کی طرف بلاتے ہیں اس میں ان کی تباہی ہے اس لئے واجب ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنوں کو اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہوں وہ اپنی جانیں حضور پر فدا کردیں۔ اور جس چیز کی طرف آپ بلائیں اس کا اتباع کریں۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"جو شخص یہ نہ سمجھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی میری جان کے مالک ہیں اور یہ نہ سمجھا کہ تمام حالات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت (حکم و تصرف) نافذ ہے اس نے کسی حال میں آپ کی سنت کی حلاوت نہیں چکھی۔ کیونکہ آپ اولیٰ بالمومنین ہیں۔"

صادق العشق حضرات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا عاشق اور کون ہو سکتا ہے ان کے عشق کی سچائی اتباع حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی تھی۔

(۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے۔ حضور کی وفات شریف کس دن ہوئی اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آرزو تھی کہ کفن و یوم وفات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موافقت نصیب ہو (بخاری)

فائدہ حیات میں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع تھا ہی۔ وہ ممات میں بھی آپ ہی کا اتباع چاہتے تھے۔ اللہ اللہ یہ شوق اتباع! کیوں نہ ہو۔ صدیق اکبر تھے۔

(۲) حضرت صدیق اکبر فرماتے ہیں کہ جس امر پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے۔ میں اسے کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ اگر میں آپ کے حال سے کسی امر کو چھوڑ دوں تو مجھے

Marfat.com

ڈر ہے کہ میں سنت سے منحرف ہو جاؤں گا۔ (نسیم الریاض)

(۳) زید کے باپ اسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا۔ اور (اس کی طرف نگاہ کر کے) فرمایا۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھ کو بوسہ نہ دیتا (بخاری)

فائدہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تو یہ کلمہ اظہار عشق میں فرمایا لیکن مخالفین سے اس کا مطلب کہاں سے کہاں لے گئے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "التحریر العسجد" میں ہے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس کو نکال کر پھینک دیا اور فرمایا۔ "کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کی انگاری اپنے ہاتھ میں ڈالے"؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد کہا گیا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور (بیچ کر) اس سے فائدہ اٹھا۔ اس نے جواب نہیں، اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہ لوں گا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا ہے (مشکوٰۃ)

فائدہ یہ تھے سچے عاشق رسول اور آج کا عاشق رسول دیکھ لیں کہ کام شیطان والا دعویٰ پکے مسلمان والا۔

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گذر ایک جماعت پر ہوا جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ انہوں نے آپ کو بلایا۔ آپ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رحلت فرما گئے اور جو کی روٹی (بن چھانے آٹے کی روٹی) کھاتے دیکھا اور فرمایا میرے لئے آٹا نہ چھانا کرو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رخصت فرما گئے اور جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

(مشکوٰۃ)

Marfat.com

امام احمد رضا قدس سرہٗ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شعر میں جو کچھ فرمایا اس کا عملی نمونہ خود کو بنا دکھایا کہ زندگی بھر سر مُو سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خود کو ڈھالا۔ چند نمونے از علامہ نظام الدین رضوی ملاحظہ ہوں۔

میں اس ذاتِ گرامی کی زندگی کے لیل و نہار اور عملی نمونے آپ کی نگاہوں کے سامنے لانا چاہتا ہوں جس کو میری محروم نگاہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا' لیکن اس کے مکتوبات کے جھلکتے آئینوں میں اس کے جمال جہاں آرا کا نظارہ ضرور کیا ہے اور وہ عکس ہائے رنگا رنگ دیکھے ہیں کہ جن میں ان کی جلوت بھی ہے اور خلوت بھی' ظاہر بھی ہے اور باطن بھی' سفر بھی ہے اور حضر بھی غم و الم کے جاں گداز بھی مظاہر بھی ہیں اور فرح و سرور کے دلنواز مناظر بھی' شباب کے اسوے بھی ہیں اور پیروی کے نمونے بھی .... یہ سب اس ذات والا صفات کے پرتو جمال ہیں' بلکہ آئینہ خدو خال ہیں اور ان سے آگے بڑھ کر ان کی گہرائی میں اتر کر دیکھئے تو وہ اتباع سنت کی نور منیر شعاعیں اور ایمان کو تازگی دینے والے محبوب ادائیں ہیں' ایک ایک عکس اپنی جگہ حب الٰہی کا آبدار ہے اور عشق رسالت کو نور گہربار' وہ خود نغمہ سرا ہیں ؎

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

لیکن ان حقائق و معارف کا صحیح وجدان اہلِ بصیرت ہی حاصل کر سکتے ہیں نہ کہ مجھ جیسا کوتاہ نظر' ظاہر بیں۔

حدود عشق کی منزل خدا جانے کہاں تک ہے
وہیں تک دیکھ سکتا ہے' نظر جس کی جہاں تک ہے

ہم نے ان عکوس کی روشنی میں آپ کی زندگی کے شب و روز کا مشاہدہ کیا ہے اس

Marfat.com

کے لحاظ سے ان کا ہر ہر لمحہ اور ایک ایک آن اتباع رسول کا زندہ شاہکار ہے اب بطور نمونہ خاص کر آپ کے ذوق عبادت کے تعلق سے چند مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے یہ واضح ہوگا کہ مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اپنی زندگی کو شریعت کے سانچے میں کس طرح ڈھال رکھا تھا۔

① نماز کی پابندی

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف اپنی اُمت کو نماز کی محافظت و پابندی کا یہ درس دیا اور دوسری طرف اس پر عمل کرکے دُنیا کو دکھا بھی دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز صحابہ کرام کے ساتھ اس کے وقت ہی میں ادا فرمایا کرتے تھے۔

امام احمد رضا ان ہی رسول محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے پیروکار تھے اس لئے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کہتے سُنا وہی کہنے لگے اور جو کرتے دیکھا اسی پر عمل پیرا ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صلوا کما رأیتمونی اصلی کا عکس زیبا جھلکتا ہے اور سفر و حضر ہر جگہ آپ نماز کے اوقات میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سجدہ ریز نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ واقعات ذیل شاہد ہیں۔

(۱) ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں اعلیحضرت نے عیدالاسلام حضرت مولانا عبدالسلام صاحب علیہ الرحمۃ کی دعوت پر جبل پور کا سفر بیماری کی حالت میں کیا، آغاز سفر کا ذکر حضرت برہان ملت علیہ الرحمۃ یوں کرتے ہیں۔

"صبح چار بجے اعلیحضرت . . . . اور خادم بُرہان گاڑی پر (بریلی ریلوے) اسٹیشن کے لئے روانہ ہوئے، میں نے عرض کیا حضرت عین نماز کے وقت گاڑی روانہ ہوگی، نماز فجر کہاں ادا کی جائے گی!" اعلیحضرت نے مسکرا کر فرمایا۔

انشاءاللہ پلیٹ فارم پر۔

اسٹیشن پہنچنے پر معلوم ہوا کہ گاڑی چالیس منٹ لیٹ ہے، پلیٹ فارم پر جا نماز چادریں

Marfat.com

رومال بچھا لئے گئے اور بعونہ تعالیٰ کثیر تعداد نے اعلیٰ حضرت کے پیچھے نماز فجر ادا کی۔ یہ اعلیٰ حضرت کی کرامت تھی کہ اطمینان کے ساتھ نماز سے فارغ ہوئے

(۲) حضرت مولانا عبدالسلام صاحب اپنے رفقاء کے ہمراہ اعلیٰ حضرت کے استقبال کے لئے کٹنی تک چلے آئے تھے آگے کا واقعہ حضرت برہان ملت یوں لکھتے ہیں۔

"ٹرین چار بجے کٹنی پہنچی . . . اعلیٰ حضرت کے لئے وضو کا انتظام کیا گیا فرمایا: نمازِ فجر کہاں ہوگی؟ عرض کیا سلیمنا باد میں، لیکن صرف تین منٹ گاڑی ٹھہرتی ہے حضور وضو فرمائیں۔ خادم حاضر ہوتا ہے۔ میں انجن کی طرف بڑھا، دیکھا ڈرائیور مسلمان ہیں اور وہ بھی اعلیٰحضرت کی قدم بوسی کر کے جا رہے ہیں، مجھ سے مصافحہ کیا، میں نے کہا سلیمنا آباد میں نماز فجر ادا کرنا ہے، پوچھا کتنا وقت لگے گا؟ میں نے کہا ۱۲ یا ۱۵ منٹ۔ کہا میں لیٹ کر دوں گا۔ گارڈ بھی مل گیا، اس نے بھی اطمینان دلایا، گاڑی بڑے وقت پر سلیمنا باد پہنچی، پلیٹ فارم پر جا نماز چادریں رومال بچھا کر تقریباً ۳۰ کی جماعت ہوئی، پوری ٹرین کے مسافر دیکھ رہے تھے اعلیٰ حضرت اطمینان کے ساتھ وظیفہ سے فارغ ہو کر گاڑی میں تشریف لائے"[1]

(۳) جبل پور قیام کے دوران اعلیٰحضرت کے معمولات سے حضرت برہانِ ملت نے ایک یہ بھی شمار کیا ہے کہ نماز کے لئے پانچوں وقت مسجد پیدل تشریف لاتے"۔[2]

ان دنوں عیدالاسلام اس مسجد میں نماز ادا فرماتے جاتے یہ قدیم کوتوالی کی طرف ہے اس کا فاصلہ آپ کے دولت خانہ سے پانچ سو قدم سے زیادہ ہے . . . . ایک نحیف و ناتواں کے لئے اتنا فاصلہ بھی بہت ہے بلکہ یہ فاصلہ استطاعت سے کہیں زیادہ ہے۔

(۴) جبل پور سے واپس ہو کر ۲۲ رجب ۳۷ھ کو اعلیٰحضرت نے بریلی سے حضرت عیدالاسلام کو یہ اطلاع نامہ بھیجا۔

"شب دوشنبہ ۸ بجے مع الخیر اسٹیشن بریلی پر آیا، راہ میں بڑی نعمت بفضلہ عزوجل یہ

---

[1] اکرام امام احمد رضا ص ۸۸ ۔ ص ۸۹

Marfat.com

یہ پائی کہ نماز مغرب کا اندیشہ تھا' شاہ جہانپور ۳۳-۶ پر آمد تھی کہ ہنوز وقت مغرب نہ ہوتا اور صرف ۸ منٹ قیام۔ مگر گاڑی بفضلہٖ ۱۵ منٹ لیٹ ہو کر شاہجہانپور پہنچی اور ۱۰ منٹ ٹھہری کہ بہ اطمینان تمام نماز پہلے وقت ادا ہوئی۔ وللہ الحمد۔ . . . موٹر بلحاظ ہمراہیاں (جو استقبال کے لئے اسٹیشن پر کثیر تعداد میں آئے تھے) بہت آہستہ خرامی کے ساتھ بہ دیر مکان پر پہنچا' فقیر نے ابتدا ًبہ مسجد کی نماز عشا ہوئی''۔[1]

۵ ۔ اعلحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۵۲ برس کی عمر میں دوسری بار سفر حج کیا' مناسک حج کی ادائیگی کے بعد آپ ایسے علیل ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحب فراش رہے جب کچھ رو بہ صحت ہوئے تو ۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ کو زیارت روضہ انور کے لئے مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر جدہ سے بذریعہ کشتی رابغ پہنچے اور وہاں سے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اونٹ کی سواری کی' اب آگے کا واقعہ خود اعلحضرت کی زبانی سنیئے۔

''راہ میں جب ''بیر شیخ'' پر پہنچے ہیں منزل چند میل باقی تھی اور وقت فجر تھوڑا۔ جمالوں (اونٹ والوں) نے منزل پر ہی روکنا چاہا اور جب تک وقت نماز نہ رہتا۔ میں اور میرے رفقا اتر پڑے۔ کریچ کا ڈول پاس تھا لیکن رسی نہیں اور کنواں بھی گہرا عمامے باندھ کر پانی بھرا' وضو کیا' بحمد اللہ تعالیٰ نماز ہو گئی۔ اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ طول مرض سے ضعف شدید ہے اتنے میل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہوگا' منہ پھیر کر دیکھا تو ایک جمال (اونٹ والا) محض اجنبی' اپنا اونٹ لئے میرے انتظار میں کھڑا ہے' حمد الٰہی بجا لایا' اس پر سوار ہوا لوگوں نے پوچھا کہ

''تم یہ اونٹ کیسا لائے؟ کہا ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ کی خدمت

---

[1] اکرام امام احمد رضا ص ۹۹۔

Marfat.com

میں کمی نہ کرنا۔ کچھ دور آگے چلے تھے کہ (دیکھا کہ) میرا اپنا جمال اونٹ لئے کھڑا ہے۔ اس سے پوچھا، کہا کہ جب قافلے کے جمال نہ ٹھہرے، میں نے (دل میں) کہا شیخ کو تکلیف ہو گی قافلے میں سے اونٹ کھول کر واپس لایا۔

یہ سب میرے سرکار کی وصیتیں تھیں صلی اللہ علیہ و بارک وسلم و علیہ وعلی عترتہ قدر رافتہ ورحمتہ ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردار، رابع شیخ حسین جن سے جان نہ پہچان۔ اور کہاں وحشی مزاج جمال اور ان کی یہ خارق العادات روشیں[1]"۔

سبحان اللہ! یہ ہے ذوق نماز اور شوق عبادت کہ نماز کے فوت ہونے کے اندیشے سے دل بے قرار اور بے چین ہو گیا، وقت سے نماز ادا ہو گئی تو دل کو قرار مل گیا اور جان میں جان آ گئی، مہینوں کی طویل علالت اور ضعف شدید کے باوجود ہر طرح کی کلفت و مشقت سے بے پرواہ ہو کر قافلہ کا ساتھ چھوڑ دیا مگر "احب العبادات" نماز کو چھوڑنا گوارا نہ فرمایا یہ عاشق رسول اسے "نعمت عظمیٰ" سمجھتا ہے اور خدائے پاک کی اس نوازش پر وہ اس کا شکر بھی ادا کرتا ہے . . . . یقیناً جو چیز خدائے ذوالجلال کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو، بہت ہی زیادہ پیاری ہو وہ ایک "مومن کامل" کے لیے "نعمت عظمیٰ" ضرور ہو گی۔

اور قربان جائیے اتباع سنت کے اس جذبہ کامل پر کہ آپ سوا ماہ کے بعد باہر سے اپنے وطن عزیز میں پہنچے تھے لیکن بچوں سے ملنے سے پہلے کشاں کشاں خانہ خدا میں حاضر ہو رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بچوں سے ملنے میں جماعت فوت ہو جائے۔

یہ ہے نماز کی محافظت، اور یہ ہے شوق سجدہ۔

---

[1] (الملفوظ ص ۳۲، ۳۳ ج ۲)

Marfat.com

۲۔ بیماری کی حالت میں نماز

نماز بڑی سے بڑی بیماری اور انتہائی کمزوری کی حالت میں معاف نہیں، ہوش و حواس اگر باقی ہیں تو ہر حال میں اس کی ادائیگی بعض خاص صورتوں کے سوا فرض قرار دی گئی ہے البتہ اس کی ادائیگی کے طریقوں میں نرمی اور آسانی کا یہ لحاظ کیا گیا ہے کہ کھڑا ہونا مشکل ہو تو عصا کے سہارے نماز پڑھو، بیٹھنے کی سکت نہ ہو تو کسی چیز سے ٹیک لگا لو اس کی بھی قدرت نہ ہو تو لیٹے لیٹے ہی اشارے سے اس کا سجدۂ بندگی بجالاؤ۔ ارشاد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

صل قائما، فان لم تستطع	کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اتنی طاقت نہ
فقاعدا، فان لم تستطع	ہو تو بیٹھ کر پڑھو، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے
فعلی جنب تومی ایماء[1]	تو لیٹ کر اشارے سے ادا کرو۔

خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل یہی رہا ہے کہ اپنی بیماری اور ضعف و کمزوری کی حالت میں بیٹھ کر نماز ادا کی ہے۔

اعلیٰحضرت کی زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و عمل کی مکمل عملی تصویر تھی، قیام پر قدرت ہے تو کھڑے ہو کر ہمہ تن شوق مولیٰ سے راز و نیاز میں مشغول ہیں۔ بدن میں طاقت نہیں تو عصا کے سہارے قیام ہو رہا ہے اسی کے سہارے رکوع و سجود ادا ہو رہے ہیں لیکن کبھی راحت نفس کے لئے نماز نہیں چھوڑتے۔

(۱) حضرت مولانا عبدالسلام صاحب علیہ الرحمۃ کے نام اپنے ایک مکتوب (مورخہ ۴ ربیع الآخر ۲۴ھ) میں آپ لکھتے ہیں۔

"ڈھائی سال سے اگرچہ امراض درد کمر و مثانہ و سر وغیرہا امراض کا ملازم ہو گئے ہیں

---

[1] الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ باب صلاۃ المریض بحوالہ بخاری و سنن اربعہ۔

Marfat.com

قیام وقعود، رکوع وسجود بذریعہ عصا ہے مگر الحمد اللہ کہ دین حق پر استقامت عطا فرمائی ہے کثرت عبادت روز افزوں ہے اور حفظ الٰہی تفضیل تا تمنا ہی شامل حال، والحمد للہ رب العالمین"۔ (اکرام ص۱۲۳)۔

(۲) اعلیٰحضرت کے قیام جبل پور کے دوران ایک روز حضرت عبد السلام نے عرض کیا۔
"جبل پور خوش نصیب ہے کہ یہاں حضور کی صحت بہت اچھی ہے بریلی شریف میں.... کبھی کبھی نماز میں رکوع وسجود میں عصا کا سہارا لینا پڑتا تھا" یہاں نہیں دیکھا (اکرام ص۹۸)

(۳) اعلیٰ حضرت اپنے مرض الموت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:
"اس مرض کے ساتھ ہی شدت کھانسی وزکام اور بلغم میں لزوجت ایسی کہ دس دس جھٹکوں کے بعد بہ دشواری جدا ہوتا، کھانسی اس قدر شدت کی، اتنے جھٹکے ہوتے اور جگرو پہلو میں درد، ان کو جھٹکوں کی اصلاً خبر نہ ہوتی، یہ وہ مرض تھا کہ بائیس دن میں بازو کا گوشت صحیح پیمائش سے سوا انچ گھل گیا، رانوں کا ابتدائی حصہ آشارہ گیا جتنے بائیس دن پہلے بازو تھے۔ شدت قبض وہیجان ریاح کا سلسلہ اب تک (جاری) ہے.... اب مسجد تک جانے کی طاقت نہ رہی، پندرہ روز اسہال (دست) شروع ہوئے۔ اس نے بالکل گرادیا۔ نماز کی چوکی پلنگ کے برابر لگی ہے اس پر سے اس پر بیٹھے بیٹھے تین تین بار ہمت سے ہوتا۔ الحمد للہ کہ اب تک فرض وہ تراویح صبح کی سنتیں بذریعہ عصا کھڑے ہی ہو کر پڑھتا ہوں مگر جو دشواری ہوتی ہے، دل جانتا ہے۔ نبض کی یہ حالت ہے ایک ایک منٹ میں چار چار بار رک جاتی ہے دو دو قرع کی قدر رکی رہتی ہے پھر باذنہ تعالیٰ چلنے لگتی ہے (اکرام ص۱۴۰، ۱۵۱ اخلاً بلفظہ)

شریعت کا قانون ہے کہ جب تک مریض کسی چیز کے سہارے قیام وقعود اور رکوع وسجود پہ قادر ہو اس سے نماز معاف نہیں ہے اور نہ ہی اسے رکوع وسجدہ کے لئے اشارہ کی اجازت ہے اس لئے آپ نفس پر مشقت وتکلیف برداشت کرکے نماز کو تمام شرائط وآداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں مگر محبوب کی "آنکھوں کی ٹھنڈک" نماز میں کوئی کمی گوارا نہیں کرتے

Marfat.com

یہ اتباعِ سنت کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے جس کی نظیر آج کے زمانے میں نظر نہیں آتی۔

۳ جماعت کا التزام

احادیث کریمہ میں جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی پر بڑا زور دیا گیا ہے، مختلف انداز میں طرح طرح سے اس کی تاکید فرمائی گئی ہے اور اس کے ترک کو تعزیر شدید کا باعث قرار دیا گیا ہے ایک حدیث میں حضرت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے متعلق یہاں تک فرمایا

ثم اخالف الی رجال لایشہدون الصلوٰۃ فاحرق بیوتھم۔ (میں نے ارادہ کر لیا کہ) جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھران کے سمیت آگ سے جلا دوں۔

ایسی احادیث کو ذہن میں رکھ کر اعلیٰحضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی پاک کا جائزہ لیجئے تو اس میں نمایاں طور پر صحابہ کرام، بلکہ خود سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام، کی حیاتِ طیبہ کا عکسِ جمیل جھلکتا ہوا نظر آئے گا، اور آپ محسوس کریں گے کہ اعلیٰحضرت نے زندگی بھر ماہِ رسالت اور اس کے نجوم ہدایت سے جو کسب نور کیا تھا وہ نور خود ان کی ذات انور میں جگمگا رہا ہے۔ بڑھاپے کا زمانہ ہے کثرت کار، ہجوم افکار، نزول بلایا، و شدت امراض کے باعث آپ کے قویٰ ساتھ چھوڑتے جا رہے ہیں۔ نقاہت اور کمزوری حد درجہ کو پہنچ چکی ہے، چند قدم چلنے کی بھی بدن میں طاقت نہیں رہ گئی۔ ؎

اڑائے کچھ ورق لالہ نے، کچھ نرگس نے، کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی داستان ان کی

مگر اس مردِ باخدا کے عزم و حوصلہ کی بلندی کا عجب حال ہے کہ وہ تمام دشواریوں مجبوریوں اور معذوریوں کے باوجود قرب مولیٰ کے شوق میں جانب منزل یوں رواں دواں ہے کہ ؎

Marfat.com

ان کا پتہ نہ پوچھو، بس آگے بڑھے چلو

ضعف مانا، مگر اے ظالم دل
ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

وہ منزل "مسجد" ہے جہاں اتباع رسول کا جذبہ صادق انہیں کھینچ لئے جا رہا تھا آپ بھی اس کا ایک منظر ملاحظہ کیجئے۔

" اجل نزدیک اور عمل رکیک۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل"

چار دن کم پانچ مہینے ہوئے، آنکھ دُکھنے آئی اور اس پر اطوار مختلفہ وارد ہوئے، ضعف قائم ہوگیا، سیاہ ہیولات نظر آتے ہیں، آنکھیں ہمہ وقت نم رہتی ہیں۔ اوّل تو مہینوں کچھ لکھ پڑھ ہی نہیں سکا اب یہ (حال) ہے چند منٹ نگاہ نیچی کرنے سے آنکھ بھاری پڑجاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ پانچ مہینے سے مسائل ورسائل سب زبانی بنا کر لکھے جاتے ہیں۔

بارہویں ربیع الاوّل کی شام سے ایک ایسا مرض لاحق ہوا کہ عمر بھر نہ ہوا تھا نہ اللہ کسی کو اس میں مبتلا کرے۔ پچھتر گھنٹے کامل اجابت نہ ہوئی، پیشاب بھی بند ہوگیا۔ مولیٰ تعالیٰ نے فضل فرمایا مگر ضعف بدرجہ، غایت ہے، نواں روز ہے بخار کا دورہ ہوا، ضعف کو اور قوت بخشی، روز تجربہ کیا مسجد تک جانے آنے کے تعب سے فوراً بخار آجاتا ہے مجبوراً نہ کئی روز سے یہ ہے کہ کرسی پر بٹھا کر چار آدمی لے جاتے ہیں اور لاتے ہیں ظہر کو جاتا اور مغرب پڑھ کر آتا ہوں، طالب دُعا ہوں"۔

آپکے خطوط کے مطالعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ اعلحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کو اتباع سنت کا بے پناہ شوق تھا، کہنے کو تو وہ یہ کہتے ہیں ؎

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پاکے وہ داماں عالی ہاتھ

لیکن سرکار علیہ التحیۃ والثنا سے وارفتگی، عشق کا عالم یہ ہے کہ دنیا میں آپ کے

Marfat.com

ایک ایک قول وفعل پر عمل کے لئے دیوانہ وار مچل رہے ہیں۔ بدن میں طاقت نہیں لیکن جماعت میں شرکت کے لئے بے چین ہیں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی بھی حال میں وسعت کے باوجود جماعت سے غیر حاضری گوارا نہ تھی۔ لوگوں کے سہارے کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ آمد ورفت بھی آپ کے لئے سخت کلفت ومشقت کی باعث ہے یہ سب اس جذبہ شوق میں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی بیماری و ناتوانی کی حالت میں دو آدمیوں کے بیچ میں چل کر جماعت میں شریک ہوا کرتے تھے اور ایک دفعہ خود حضور جانِ نور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی انداز سے مسجد میں تشریف لائے تھے۔
بلاشبہ اعلیٰحضرت کا یہ مثالی کردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی اسی سنت کی اتباع میں تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ادا جو آپ کے دو آدمیوں کے بیچ میں چل کر جانے میں تھی کرسی پر جانے میں ادا نہیں ہوتی اس لئے اعلیٰحضرت بسا اوقات دو آدمیوں کے بیچ میں چل کر بھی مسجد تشریف لے گئے تاکہ محبوب کی وہ ادا بھی ادا ہو جائے۔

ایک عاشق کے لئے ادائے محبوب میں مشابہت کا جو لطف ہے وہ صرف متابعت میں کہاں؟ ؎

ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

اعلیٰحضرت کے مکتوبات سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کچھ دنوں انتہائی ضعف اور کمزوری کی بناء پر مسجد میں حاضر نہ ہو سکے مگر یہ اس لئے تھا کہ شریعت نے بے بسی کی حالت میں مکلف ہی نہیں کیا ہے خود سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے بھی اس کی شہادت فراہم ہوتی ہے البتہ سرکار کا یہ عمل عذر کی وجہ سے با دل ناخواستہ تھا اس لئے یہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسجد سے اپنی غیر حاضری کو دل سے گوارا نہیں کرتا بلکہ اسے اپنی محرومی سمجھتا ہے وہ بڑی حسرت اور افسوس کے ساتھ اپنے قرۃ العین و درۃ الزین

Marfat.com

(حضرت ملک العلما) کو لکھتا ہے کہ

"مدتوں مسجد کی حاضری سے محروم رہا"

خدا کی قسم! یہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے اتباع سنت کا وہ بے مثال نمونہ ہے جسے دیکھ کر عہد رسالت و عہد صحابہ کی یاد دلوں میں تازہ ہو جاتی ہے۔

۴۔ صحرا میں اذان

اذان اہم شعائر اسلام سے ہے حدیث پاک میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیٔ الا شہد لہ یوم القیمہ (رواہ البخاری)	مؤذن کی آواز پہنچنے کے آخری مقام تک جن و انسان اور حیوانات و نباتات و جمادات سے ہر چیز جو یہ آواز سنتی ہے وہ سب کے سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے اس کے ایمان اور فضل و کرامت کی گواہی دیں گے۔

ایک حدیث میں ہے۔

ویشہد لہ کل رطب و یابس۔	ہر خشک و تر مؤذن کے لئے گواہ ہو جاتے ہیں۔

ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بنفس نفیس اذان دی۔

امام احمد رضا نے اس سنت کی پیروی کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ بڑا ہی قابل رشک ہے جمادی الآخرہ ۱۳۳۷ھ میں قیام جبل پور کے دوران ایک روز آپ سیر و تفریح کے لئے نربدا ندی تک چلے گئے وہیں پر نماز مغرب کا وقت ہو گیا، اب آگے کا واقعہ حضرت برہان ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی سنیئے۔ رقمطراز ہیں۔

"بندر کودنی کے خشک ریت کے میدان میں مصلے اور رومال وغیرہ بچھا لئے گئے، میں نے اذان دینے کے ارادے سے کان میں انگلیاں لگائیں کہ اذان کی آواز سنائی دی، دیکھا کہ

Marfat.com

اعلیٰ حضرت اذان دے رہے تھے۔ حضرت ہی نے اقامت فرمائی اور نماز مغرب پڑھائی، فارغ ہونے پر ہم سب قدم بوس ہوئے، تو اپنے دست مبارک میں خادم کا ہاتھ لے کر فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں کا ہر فرد شاہد اور گواہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں نے اذان دی کہ یہاں کا بہتا ہوا دریا، پہاڑ، درخت، سبزہ اور ریت سب مجھ فقیر کے لئے شاہد ہو جائیں۔

سبحان اللہ بڑی قابل رشک ہے یہ نیت، کہ اذان کے ساتھ اس مبارک نیت کے حسین امتزاج سے نہ صرف یہ کہ اس کا ثواب دوبالا ہو گیا بلکہ بڑی بات یہ ہوئی کہ رسول کی سنت کامل طور سے ادا ہو گئی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نیت حسنہ سے خالی نہیں ہوتا ہونا وہ خود فرماتے ہیں **انما الاعمال بالنیات نیۃ المؤمن خیر من عملہ** تو آپ نے سفر میں اذان دی تھی وہ یقیناً نیت حسنہ (جو بھی ہو) کی مظہر ہو گی، اس لئے اعلیٰحضرت اتباع رسول میں جب سفر میں اذان کی صدائے حق بلند کرتے ہیں تو اسے نیت حسنہ سے مزین و آراستہ کر کے بلند کرتے ہیں تا کہ ظاہر و باطن ہر طرح سے رسول کے اسوۂ حسنہ کا کامل اتباع ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی اقامت فرما کر امامت بھی کی تھی اس لئے اعلیٰحضرت بھی خود ہی اقامت و امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں کہ شیوۂ محبت یہی ہے کہ محبوب جو کچھ کرے، محب وہ سب کچھ اس انداز سے بجا لائے۔

اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان اسی مکتب عشق کے پروردہ تھے اس لئے آپ نے بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کرتے دیکھا اسی پر عمل پیرا ہو گئے اور رسول کو جیسے چلتے دیکھا اسی انداز سے چل پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اداؤں کو اپنا حرز جان بنا لیا اور آپ کے نقش قدم کی پیروی کو دین و ایمان۔

(معارف رضا کراچی شمارہ دہم ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۲ء ص ۷۰ تا ص ۷۹)

Marfat.com

نعت شریف ۱۱

(۱) شورِ مہِ نو سُن کر تجھ تک میں دواں آیا
ساقی! میں تیرے صدقے مَے دے رمضاں آیا

حل لغات | **شور** شہرت **مہِ نو** نیا چاند (ہلال) **دواں** دوڑ آیا، بھاگا بھاگا آیا۔ **ساقی** پلانے والا **میں تیرے صدقے** میں تجھ پر قربان۔ **مَے** شراب طہور۔

شرح | رمضان المبارک کے نئے چاند کی آمد آمد کی شہرت سُن کر میں بھاگا بھاگا آیا آپ کی درگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر قربان رحمت والا مہینہ آگیا ہے مجھے بھی شربتِ دیدار اور اپنی محبت و عشق کا جام تو پلا دیجئے یہ اشعار اس وقت کہے جس سال رمضان شریف کا پورا مہینہ پہلی سے لے کر آخر تک سرکارِ عظمت مدار کی بارگاہِ بیکس میں پناہ گزارنے کی تمنا اور حسرت لیکر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے اور وہیں سے حج بیت اللہ کا قصد فرما کر حج ادا کیا۔ اس کے بعد واپس تشریف لائے۔

دوسری بار | زیارت حرمین شریفین اور حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حرمین کے علمائے کبار نے بڑی قدر و تعظیم فرمائی۔ علمائے مکہ نے نوٹ کے متعلق ایک استفتا پیش کیا جو خود علمائے حرمین کے لئے عقدہ لاینحل بنا ہوا تھا مولوی احمد رضا خان نے محض حافظہ کی بنا پر قلم برداشتہ عربی میں اس کا جواب تحریر فرمایا اور اس کا تاریخی نام کفل الفقیہ فی قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ، ۱۹۰۶ء) رکھا۔ (نزہۃ الخواطر ۸، ۳۹، ۴۱، کفل الفقیہ ص ۶۷)

Marfat.com

ہندوستان واپس آنے کے بعد مندرجہ بالا جواب کا ضمیمہ تحریر کیا اور اس تاریخی نام کاسر السفیہ الوہم فی ابدال قرطاس الدراہم (۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء رکھا پھر اس کا اردو ترجمہ کیا پھر اس کا تاریخی نام الذیل المنوط لرسالۃ النوط (۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء) رکھا۔

دولت مکہ کفل الفقیہ کے علاوہ ایک اور تالیف علمائے مکہ کے ایک دوسرے استفتا کے جواب میں تحریر فرمائی اور اس کا تاریخی نام الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) تجویز کیا۔ اس تالیف میں مسئلہ علم غیب پر محققانہ بحث کی ہے علمائے حرمین نے اس پر جو تقاریظ تحریر کی ہیں ان سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے (الفیوضات المکیہ ص۳ تا ۱۶۱، ۴۵۸ تا ۵۴۳)۔

مجدّد ملت (مولانا) احمد رضا خان کو علمائے حرمین بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ بعض علما نے انہیں "مجدد اُمّت" لکھا ہے۔ (حسام الحرمین ص ۱۴، ۴۲، ۶۲م)

(اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ مرتبہ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

(۲)
اس گل کے سوا ہر پھول با گوش گراں آیا
دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقت فغاں آیا

شرح اے بلبل جتنے بھی پھول ہیں سب کے کان ورنی یعنی بہرے ہیں کوئی بھی فریاد نہیں سن سکتا۔ ایک پھول جو سبھی کا فریاد رس ہے گلستانِ مدینہ کے پھول سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اے بلبل جب فریاد کا وقت آئے گا تو تُو اس بات کو اس وقت محسوس کرے گا۔

شفاعت کبریٰ اس میں شفاعت کی طرف اشارہ ہے کہ جسے ہم نے تفصیل سے دوسری جگہ عرض کیا ہے۔ مختصراً یہ کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی

Marfat.com

شفاعت فرمائیں گے۔ آدم سے لیکر مسیح کلمۃ اللہ تک سب کو اپنے اپنے نفس کی پڑی ہوگی۔ اور کوئی نبی حضور سے پہلے شفاعت نہ کرے گا۔ جب لوگ انبیاؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے تو سارے انبیاؑ کرام حضور کے سامنے اپنے عجز کا اظہار کریں گے اور فرمائیں گے۔

اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ — کسی اور کے پاس جاؤ۔

کہیں گے اور نبی اذہبوا الی غیری
میرے کریم کے لب پر انا لہا ہوگا

آخر لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے چاروں طرف سے اُمیدیں توڑے بارگاہِ عرش جاہِ بیکس پناہ خاتم دورہ رسالت، فاتح باب شفاعت محبوب با وجاہت بلند عزت ملجاءِ عاجزاں، ماوائے بیکساں، مولائے دوجہاں، حضور پُر نور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے اور اپنی مصیبت بیان کریں گے۔ حضور علیہ السلام فرمائیں گے۔

اَنَا لَہَا اَنَا صَاحِبُکُمْ — ہاں میں شفاعت کے لئے ہوں میں تمہارا صاحب ہوں۔

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
کشتگانِ گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

یہ ہی سماں ہوگا کہ رب العزت جل مجدہٗ فرمائے گا۔

اَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ — اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا تم راضی ہوگئے۔

حضور علیہ السلام عرض کریں گے اے ربّ میں راضی ہوگیا۔

Marfat.com

(۲) جب بامِ تجلّی پر وہ نیّرِ جاں آیا
سر تھا جو گرا جھک کر، دل تھا جو تپاں آیا

حل لغات بام چھت۔ تجلّی روشنی نیّر روشن کرنے والا۔ سورج کو بھی اسی لئے نیّر کہتے ہیں۔

شرح روزِ محشر بپا تصور کر کے امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ جس وقت تجلی کی چھت (بلندی) پر وہ عالم کی جانوں کو منوّر کرنے والا جلوہ افروز ہوگا اس جمال جہاں آرا کو دیکھ کر ہر دل میں محبت و الفت کا شعلہ بھڑک اُٹھے گا اور دیوانہ وار سر جھک جائے گا اور اُن کے قدم ہائے مُبارک پر گر پڑے گا اور ان کے دیدار سے دل کا جو حال ہوگا وہ قابلِ دید ہوگا جس کا مختصر خاکہ ملاحظہ ہوگا۔

شفاعت کا ابتدائی منظر شفاعت سے پہلے کا ابتدائی منظر بھی فقیر نے دوسرے مقام پر شرح ہذا میں تفصیل سے لکھا ہے یہاں مختصراً عرض ہے۔" روز قیامت اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کو ایک وسیع و ہموار میدان میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں دن طویل ہوگا اور آفتاب کو اس دن دس برس کی گرمی دیں گے پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کریں گے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا پسینے آنا شروع ہونگے قدآدم پسینہ تو زمین میں جذب ہو جاتے گا پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے غرپ غرپ کریں گی جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے قرب آفتاب سے غم و کرب اُس درجہ کو پہنچے گا کہ طاقت طاق ہوگی تاب تحمل باقی نہ رہے گی۔ رہ رہکر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اُٹھیں گی آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں کس حال کو پہنچے کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈھتے جو رب کے پاس شفاعت کرے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے، پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے باپ ہیں

Marfat.com

اُن کے پاس چلنا چاہیئے۔ پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ موتھ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے عرض کریں گے اے باپ ہمارے اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا۔ اور سب چیزوں کے نام آپ کو سکھائے اور آپ کو اپنا آدم صفی کیا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جواب دے دیں گے ایسے ہی ہر نبی علیہ السلام بالآخر ہمارے نبی کریم تمام امتوں کو گلے لگا کر شفاعت کے لئے کمربستہ ہوں گے۔

(۴) جنت کو حرم سمجھا۔ آتے تو یہاں آیا!
اب تک کے ہر اک کا مُنہ کہتا ہوں کہاں آیا

حل لغات حرم سرزمین پاک مدینہ تک کے دیکھ کر

شرح: مدینہ منورہ کی پاک سرزمین کے سامنے جنت میں جانے کی خواہش نہیں، لیکن چار و ناچار کسی طرح جنت میں آ پہنچا وہ بھی اس طرح کہ میں نے سمجھا کہ مدینہ پاک ہی آیا ہوں مگر جب جنت میں آگیا اور وہاں کے لوگوں کو دیکھا تو بڑا حیران ہوا اور اسی حالت میں کہتا ہوں کہ میں کہاں آگیا ہوں۔ اس شعر میں فتوائے عشق کے مطابق واضح فرمایا کہ جنت کوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کچھ بھی نہیں عاشق اس میں بھولے بھلائے چلا بھی گیا تب بھی اسے اسمیں چین نہ آئے گا کیونکہ اسے تو کوئے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیئے کسی شاعر نے اسے یوں ادا کیا ہے ؎

کیسا ہے یہ دیوانہ کسی کا ہے یہ دیوانہ
محشر میں بھی کہتا ہے جانا ہے مدینے میں

Marfat.com

(۵) طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو! جب عہدِ خزاں آیا

حل لغات پامال برباد آیا زمانہ ماضی۔ مگر یہاں آئندہ زمانے کے لئے بڑی خوبصورتی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے جو یقین اور ایمان پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے علم معانی کا قانون ہے۔

شرح چمنستان مصطفوی (مدینہ منورہ) کے علاوہ دُنیا جہان کے سارے باغات فنا کی بھینٹ چڑھ جائیں گے۔

اے چمن والو! اس وقت ہم دکھا دیں گے بلکہ جب خزاں کا زمانہ آجائے گا تو تم خود ہی دیکھ لو گے ہمیں تو یقین ہے تمہیں بھی یقین آجائے گا۔

تاقیامت مدینہ آباد کل شیءٍ ھالک الا وجہہ کا قانون حق ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمام عالم کو ویران کرنے کے بعد ہی مدینہ پاک اس دنیا سے ختم کرے گا۔ حدیث شریف میں ہے

آخر قریۃ من قری الاسلام خرابًا بالمدینہ (رواہ النسائی)۔ — اسلام کی آبادیوں میں سب سے آخر میں مدینہ پاک ختم ہوگا۔

فائدہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدینہ پاک کی عزت واحترام کا کیا کہنا کہ یہ آباد و سرسبز و شاداب ہے یہاں تک قیامت قائم ہوگی تو یہاں سے دولہا کو براق پر سوار کیا جائے گا اور بارات یہاں سے روانہ ہوگی تو دولہا کا قیام مقام محمودیہ تو خلق خدا اندریں دوران تا دخول جنت آپ کی نعت خوانی میں مصروف رہے گی جس کی تفصیل فقیر نے منظر شفاعت میں بیان کی ہے۔

Marfat.com

علم غیب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کے منکرین کے لئے تازیانۂ عبرت ہے کہ ایک طرف زمین کی آبادی کا آغاز بتایا (وہ بھی کعبہ کا وہ مقام جہاں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت مبارکہ کا خمیر اقدس (تفصیل محبوبِ مدینہ میں دیکھئے) اور اس کا انجام بھی (جو حدیث مذکور میں ہے) بلکہ وفاء الوفا میں ایک حدیث نقل فرمائی جس سے یقین کیجئے کہ آپ قیام قیامت سے پہلے عالم اکوان کے اختتام کی کیسی آنکھوں دیکھی ترتیب بیان فرمائی ہے۔

عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمہ فتح القسطنطنیہ وفتح القسطنطنیہ خروج الدجال (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن حبان، خلاصۃ الوفا)۔

بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی ویرانی کا سبب بنے گی مدینہ کی ویرانگی جنگیں لائے گی ان جنگوں میں قسطنطنیہ فتح ہوگا قسطنطنیہ کی فتح پر دجال کا خروج ہوگا۔

> سر۔ اور وہ سنگِ در۔ آنکھ۔ اور وہ بزمِ نور
> ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا (۶)

حل لغات **سنگ در** دروازے کا پتھر۔ چوکھٹ یعنی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک چوکھٹ۔ **بزمِ نور** نور کی محفل یعنی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ اقدس (مدینہ منورہ) کے لوگوں کی مبارک محفل۔ **ظالم** ظلم کرنے والا مجازاً دل **وطن**۔ اپنا دیس۔

شرح امام احمد رضا قدس سرہٗ کہنا چاہتے ہیں کہ جب میں مدینہ طیبہ میں حاضر تھا تو اپنا سر حضور کی چوکھٹ پر جھکا رہتا تھا۔ اور اپنی آنکھیں وہاں کی نورانی محفلوں کا پیارا پیارا نظارہ کیا کرتی تھیں۔ میری زندگی کتنی پیاری فضا میں گذر رہی تھی مگر ظالم

Marfat.com

دل کو کیا کیا جائے جس نے ایسی نورانی جگہ بھی اپنا دیس و ملک یاد کیا۔

اس شعر کے مطابق پہلے ایک مضمون گذرا ہے لیکن میرا مذہب ہے کہ مدینہ پاک کی یاد جتنا بار کرو نت نئی قلبی مسرت ہوتی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ خود محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ پاک سے بہت بڑا پیار فرماتے بلکہ صحابہ کرام اور امت خواص و عوام کو اس سے پیار کی ترغیب دلاتے۔

احادیث مبارکہ

(۱) سفر سے واپسی پر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ پاک کے درخت اور دیواریں اور مدینہ کو جانے والے راستے دیکھتے تو سواری کو تیز کر دیتے (وفاء الوفاء)

(۲) آپ جب مکہ معظمہ سے مدینہ پاک کی طرف لوٹتے تو مدینہ طیبہ کی خوشی اور محبت میں چادر مبارک کاندھے اقدس سے ہٹا کر فرماتے۔

ھذہ ارواح طیبہ — یہ ہوائیں کیسی بھلی ہیں۔ (ایضاً)

اور زائرِ مزار کو ہزاروں نوید رحمت سنائیں مثلاً فرمایا۔

(۱) من زار قبری وجبت لہ شفاعتی (رواہ بیہقی)	جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہو گئی۔
۲۔ من زار قبری حلت لہٗ شفاعتی۔ (وفاء الوفاء)	جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے واسطے میری شفاعت ثابت ہو گئی۔
۳۔ من جاءنی زائرًا لا تحملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علیّ ان آکون لہ شفیعًا یوم القیمۃ (دارقطنی)	جو میری زیارت کو اس طرح آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی اور چیز اس کو نہ لائی تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔
۴۔ من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی	جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ مثل اس کے

Marfat.com

حیاتی ۔ (دارقطنی طبرانی) — ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی

۵۔ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی (ابن عدی) — جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ستم کیا۔

۶۔ من زارنی الی المدینة کنت له شهیدًا وشفیعًا (دارقطنی) — جس نے مدینہ آکر میری زیارت کی میں اس کے لئے گواہ اور شفیع ہوں گا۔

۷۔ من زار قبری او من زارنی کنت لهٗ شفیعًا وشهیدا ومن مات فی احد الحرمین بعثه الله عزوجل فی الآمنین یوم القیمة (ابوداؤد) — جس نے میری قبر کی زیارت کی (یا فرمایا) جس نے میری زیارت کی میں اس کے لئے شفیع یا گواہ رہوں گا اور جو شخص حرمین سے ایک میں مرگیا اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھائے گا۔

۸۔ من زارنی متعمدًا کان فی جواری یوم القیمة (عقیلی) — جس نے بالقصد میری زیارت کی۔ وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہوگا۔

فائدہ احادیث مذکورہ بالا صحیح ہیں ابن تیمیہ نے اپنی فساد طبع پر ضعیف و موضوع کہہ کر اپنا انجام برباد کیا لیکن امام سبکی کا خدا بھلا کرے انہوں نے ابن تیمیہ کے تمام اعتراضات غلط کرکے ان روایات کی تصحیح فرمائی اور فرمایا کہ روایات مذکورہ آیۃ:۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (نساء ۔ ع ۹) — اور اگر یہ لوگ جس وقت اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تیرے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور پیغمبر ان کے لئے بخشش مانگتا تو وہ خدا کو معاف کرنیوالا مہربان پاتے۔

سے مؤید ہیں اور علم حدیث کا قاعدہ ہے کہ جو روایت قرآنی مضامین سے مؤید ہو جائے وہ روایات معنًا صحیح ہو جاتی ہے اور یہ روایات تو سندًا بھی صحیح ہیں اور معنًا بھی۔

Marfat.com

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے
(۷) سکتہ میں پڑی ہے عقل، چکر میں گماں آیا

حل لغات نعت، تعریف۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدحیہ اشعار جیسا کہ منقبت صحابہ کرام اور اہل بیت عظام وغیرہ کی شان میں تعریف و توصیف والے اشعار کو کہتے ہیں۔ طبقے رتبے مرتبے عالم بمعنی حالت سکتہ ایک مرض جس میں حس و حرکت ختم ہو جاتی ہے اور جاندار مُردہ کی طرح ہو جاتا ہے چکر حیرت۔

شرح نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں اور مراتب کی حالت ہی کچھ ایسی ہے کہ عقل و فہم کی رسائی ان تک ناممکن ہے عقل نارسا بے حس و حرکت (سکتہ کے عالم) پڑی ہوئی ہے اور تصورات و خیالات حیرت زدہ ہیں۔ محبوب یگانہ حد کی صفات قدسیہ اقدس میں نعت گوئی بڑا ہی مشکل کام ہے۔ ہزار کوشش کے باوجود بڑے سے بڑا علم و عمل والا اتنا قاصر ہے کہ انکی تعریف و توصیف کا ادنیٰ بھی حق ادا نہیں کر سکتا اور میں بھی ان ہی قاصر لوگوں سے ہوں۔ میری کیا مجال ہے کہ حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہمہ گیر شخصیت کی نعت گوئی کا حق ادا کر سکوں۔

قرآن مجید:

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (پ ۱۶ الکہف ۱۸، ۱۰۹)	فرمایئے اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائیگا اور میرے رب کے کلمات ختم نہ ہوں گے اگر چہ ہم ویسا ہی اور (سمندر) اس کی مدد کو لے آئیں۔
وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ	اور اگر زمین میں جتنا درخت میں تمام قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو

Marfat.com

مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ (پ۲۱ لقمان ۲۷) اس کے پیچھے سات سمندر اور۔ تو اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔

فائدہ: کلمات اللہ سے بعض علما نے حضور علیہ السلام کے کمالات مراد لئے ہیں۔

آیۃ (۱) شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن)

فائدہ یاد رہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل وکمالات کا احاطہ طاقت بشری سے خارج ہے۔ علمائے ظاہر و باطن سب یہاں عاجز ہیں۔ چنانچہ حضرت خواجہ صالح بن مبارک بخاری خلیفۂ مجاز حضرت خواجۂ خواجگان سید بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ انیس الطالبین ص۹ میں لکھتے ہیں۔

اجماعِ اہلِ تصوف است کہ صدیقیت نزدیک ترین مقامے و مرتبہ ایست بہ نبوت و سخن سلطان العارفین ابو یزید بسطامی است قدس سرہٗ کہ آخر نہایت صدیقان اوّل احوالِ انبیاء است و از کلمات قدسیۂ ایشانست کہ نہایت مقامِ اولیاء بدایت مقامِ شہیداں است و نہایت مقامِ شہیداں بدایت مقامِ صدیقاں است و نہایت مقامِ صدیقاں بدایت مقامِ انبیاؑ است و نہایت مقامِ انبیاؑ بدایت مقامِ رُسل است و نہایت مقامِ رُسل

صوفیا کرام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ نبوت کے سب سے نزدیک مقام و مرتبہ صدیقیت ہے اور سلطان العارفین ابو یزید بسطامی کا قول ہے کہ صدیقوں کے مقام کی نہایت نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور ان کے کلمات قدسیہ میں سے ہے کہ عامۂ مؤمنین کے مقام کی ابتدا ہے اور اولیاء کے مقام کی غایت شہیدوں کے مقام کی غایت صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے اور صدیقوں کے مقام کی غایت نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور نبیوں کے مقام کی غایت رسولوں کے مقام

Marfat.com

بدایت مقام اولوالعزم است و نہایت مقام اولوالعزم بدایت مقام مصطفےٰ است صلی اللہ علیہ وسلم و مقام مصطفےٰ را نہایت پیدا نیست جز حق جل و علا کسے نہایت مقام وے را نداند و در روز ازل مقام ارواح در روز میثاق ہم بریں مراتب باشد۔

کی ابتدا ہے اور رسول کے مقام کی غایت اولعزم کے مقام کی ابتدا ہے اور اولوالعزم کے مقام کی غایت حضرت مصطفےٰ کے مقام کی ابتدا ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مصطفےٰ کے مقام کی کوئی انتہا نہیں اور حق جل و علا کے سوا اور کوئی آپ کے مقام کی انتہا نہیں جانتا روز ازل میں میثاق کے دن روحوں کا مقام ان ہی مراتب پر تھا جو مذکور ہوئے اور قیامت کے دن بھی ان ہی مراتب پر ہوگا۔

شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ (م ۴۲۵ھ) یوں فرماتے ہیں۔

سہ چیز را غایت ندانستم۔ غایت درجات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندانستم۔ و غایت مکر نفس ندانستم و غایت معرفت ندانستم (نفحات الانس)

مجھے ان تین چیزوں کی غایت و حد معلوم نہ ہوئی۔ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات۔ مکر نفس۔ معرفت۔

امام شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۶۹۴ھ) اپنے قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّہِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمْ
فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

چھوڑ کر دعویٰ وہ جس کے ہیں نصاریٰ مدعی
چاہے جو مانو اسے زیبا ہے اللہ کی قسم
جو شرف چاہو کرو منسوب اس کی ذات سے
کوئی عظمت کیوں نہ ہو ہے منزلت سے اس کی کم

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج النبوۃ میں یوں فرماتے ہیں۔

ہر رتبہ کہ بود در امکاں بر دست ختم
ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر و تمام

Marfat.com

ترجمہ: جو رُتبہ امکانی ہے وہ آپؐ پرختم ہے ہر وہ نعمت جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ آپ میں مکمل ہے۔

کسی دوسرے بزرگ نے فرمایا۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر	اے صاحب جمال اے سید البشر
مِنْ وَجْھِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر	آپ کے روشن چہرہ سے چاند روشن ہے
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ	آپ کی ثنا کماحقہٗ ناممکن ہے۔
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں قصۂ مختصر

سوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف میں مبالغہ آمیز اُمور شامل ہیں اور قرآن مجید میں ایسے مبالغہ جات سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ (پ۶) اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو۔

جواب آیت میں غُلو کی نہی ہے مبالغہ کی نہیں عربی میں غُلو تجاوز عن الحد" (المفردات امام راغب) حد سے آگے بڑھنا) کو کہتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف سے روکنے والوں کو تا حال معلوم نہیں ہو سکا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف اور مدح وثنا کی حد ہے کہاں کہ ہم اس کے آگے نہ بڑھیں۔ حد وہ بتا دیں اس کے آگے ہم نہیں بڑھیں گے۔ لیکن دُنیا بلکہ کئی عالم ختم ہو جائیں تو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح وثنا کا ایک باب بھی ختم نہ ہو گا۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کی حد تو مخالفین کے امام نے بتائی لیکن اب وہ اسے ظاہر کرنے سے شرماتے ہیں۔ تقویۃ الایمان میں لکھا کہ حضور علیہ السلام کی تعریف اور تعظیم بڑے بھائی جیسی ہو اور آپ کو گاؤں کے چودھری کی طرح مانا جائے اور بس (تقویۃ الایمان)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حد مخالفین کے امام نے جو حد بتائی ہے وہ نہ صرف غلط بلکہ بہت بڑی گستاخی اور

Marfat.com

بے ادبی ہے۔ اہلسنت کے نزدیک یہ حد قرآن کریم نے خود بتائی ہے چنانچہ اسی آیۃ کا دوسرا جملہ ہے۔

ولا تقولوا علی اللہِ الا الحق — اور اللہ تعالیٰ پر حق کے سوا اور کچھ نہ کہو۔

انما المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ وکلمتہ (پ۶) — بے شک مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ تعالیٰ کا رسول اور کلمہ ہے۔

اسمیں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کو فرمایا کہ نبی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا نہ کہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا رسول اور کلمۂ الٰہی کہو۔

اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُمت کو اپنی تعریف کی حد بتائی کہ

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی بن مریم۔ — مجھے اس حد سے آگے نہ بڑھاؤ جیسے عیسائیوں نے عیسٰی بن مریم کو حد سے آگے بڑھایا۔

فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا اور خدا کا بیٹا نہیں کہنا اس کے بعد یہ عقیدہ رکھنا ہے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر

اسی لئے امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ؎

دع ما ادعتہ النصاریٰ فی نبیّہم
واحکم بما شئت واحتکم
فان فضل رسول اللہ لیس لہٗ
حد فیعرب عنہ ناطق بفم

جو عیسائیوں نے اپنے نبی کو کہا (یعنی ابن اللہ اور اس کا شریک) نہ کہہ۔ باقی جو جی چاہے کہہ ڈال اس لئے کہ آپ کے فضائل کی حد نہیں کہ اسے کوئی بیان کر سکے۔

Marfat.com

(۸) جلتی تھی زمین کیسی۔ تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قدِ بے سایہ۔ اب سایہ کناں آیا

حل لغات **جلتی تھی زمین** زمین تپ رہی تھی مجازاً میدان حشر۔ **تھی دھوپ کڑی** سخت تیز دھوپ تھی **قد** قد و قامت جسم کی لمبائی **قدِ بے سایہ** حضور پُر نور شافع یوم النشور کی ذات مُبارکہ۔ **سایہ کناں** سایہ کرنے والے۔

شرح تصور میں میدان حشر کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ زمین کیسی جل رہی تھی اور دھوپ کیسی سخت تھی اتنے میں حضور پُر نور محشر میں تشریف لائے حالانکہ دنیا میں آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا لیکن میدان حشر میں آپ نے ساری اُمت کو اپنے سایۂ رحمت و عاطفت میں چھپا لیا۔

امام اہلسنت کی تقلید میں اس شعر کی ترجمانی کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے ؎

ہر نظر کانپ اُٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا
مُسکراتے ہوئے آپ آجائیں گے سارے محشر کا نقشہ بدل جائیگا

فائدہ فقیر میدانِ حشر کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرتا ہے اس سے اندازہ لگائیں کہ اہلِ محشر کو کتنی بڑی مشکل کا سامنا ہوگا پھر ایسی مشکل میں سوائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی کام نہ آئے گا۔

قیامت کا منظر اس دن سورج جو آج چرخ چہارم پر چار ہزار سال کی راہ پر ہے صرف میل بھر فاصلہ پہ ہوگا۔ حدیث میں المیل ہے راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس سے میل مسافت مراد ہے یا میل مکحلہ (یعنی سرمہ دانی کی سلائی) اگر میل مسافت مراد ہو تو وہی آفتاب جو پشت کئے ہوئے ہے اُس دن اس طرف مُنہ کرےگا

Marfat.com

سایہ کہیں ڈھونڈے نہ ملے گا۔ عمر بھر کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا اس دن نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار نہ کوئی مونس نہ غمخوار۔ جن جن سے اُمید امداد ہو سکتی ہے وہ خود اپنی پریشانیوں میں گھرے ہوں گے۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَ اُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ۔

جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اپنے ماں اور باپ سے اپنی بیوی اور اولاد سے اس دن ہر ایک کی شان و تکلیف ایسی ہوگی جو دوسرے سے بے تعلق کر دے گی۔

اس دن تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور صاف جواب پائیں گے نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہی جواب پائیں گے۔ حضرت اب رحیم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے ویسا جواب پائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آئیں گے مگر صاف جواب پائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے یہاں حاضر ہوں گے اپنے مرض کی دوا نہ پائیں گے آخر میں آفتاب نبوّت، ماہتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ سب لوگوں کے برعکس یہاں اَنَا لَہَا اَنَا لَہَا سنیں گے۔

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ مرے حضور کے لب پر اَنَا لَہَا ہوگا

میں ہوں شفاعت کے لئے میں ہوں شفاعت کے لئے۔ فوراً شفاعت کے لئے مستعد ہوں گے۔ رب العزت کے حضور سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہوگا۔

ارفع راسك وقل تسمع واشفع تشفع۔

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازہ کھول دیں گے پھر اور انبیاء، اولیاء، صلحا، علماء، حجاج حفاظ وغیرہ شفاعت کریں گے۔

Marfat.com

(۹)
طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیئے تو جناں والو!
کیا دیکھ کے جیتا ہے۔ جو واں سے یہاں آیا

حلِ لُغات **طیبہ** مدینہ منورہ **جناں** جنت کی جمع بہشت۔ **واں** وہاں کا مخفف اُس جگہ۔

شرح اے بہشت والو! ذرا ہماری اُلٹی چال تو دیکھو کہ دیارِ محبوب ''مدینہ'' جہاں ہمارا پیارا محبوب جلوہ افروز ہے چھوڑ کر تمہارے پاس بہشت بریں میں آرہے ہیں۔ اے بہشت بریں والو! آپ لوگ ہم آنے والوں کے ایک ایک فرد سے پوچھتے ہو کہ تمہاری غذا تو دیدار دیارِ محبوب تھی وہاں سے جو یہاں'' بہشت میں'' تم آکے رہنے لگے ہو یہاں تم کو کون سی ایسی چیز دکھائی دیتی ہے جسے تم دیکھ کر جی رہے ہو۔ یعنی عاشقانِ حبیب لبیب دلوں کے طبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدینہ منورہ کے سوا کسی دوسری جگہ خواہ بہشتِ بریں ہی کیوں نہ ہو پسند ہی نہیں کرتے جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ فرما نہ ہوں ان کے نزدیک دیارِ حبیب سے بڑھ کر کوئی جگہ نہیں نہیں۔ یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ہے۔ احادیث مبارکہ:

۱۔ ربیعہ اسلمی آپ فرماتے ہیں ایک شب جبکہ میری قسمت کا ستارہ چمکا میں نے حضور کے لئے وضو کا پانی حاضر کیا۔ آپ نے خوش ہو کر فرمایا

فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ اَوْغَیْرَ ذَالِكَ قُلْتُ ذَاكَ۔

(مشکوٰۃ صہ۸۴)

ربیعہ کچھ مانگو۔ میں نے عرض کی۔ حضور یہ مانگتا ہوں۔ جنت میں آپ کے ہمراہ رہوں فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض کی بس یہی۔

Marfat.com

سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو
معلوم ہے اقرار کی عادت نتری مجھکو

(۲) ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں بے شک آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ اس نے تین مرتبہ یہی عرض کیا۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر و فاقے کے لئے برگستوان تیار کر لے کیونکہ فقر و فاقہ میرے محب کی طرف اس سے بھی جلدی پہنچتا ہے جتنی کہ پانی کی رو اپنے منتہیٰ کی طرف پہنچتی ہے (ترمذی شریف)

فائدہ اس حدیث میں برگستوان کنایہ صبر سے ہے جس طرح لڑائی میں برگستوان گھوڑے کو اذیت سے بچاتی ہے۔ اسی طرح صبر عاشق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر و فاقے کی اذیت سے بچاتا ہے کیونکہ صبر کے بغیر نفوس فقر کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کی نسبت جو ایسی قوم سے محبت رکھتا ہے جن سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی المرءُ مع من احب۔ یعنی انسان قیامت کے دن ان لوگوں کے زمرہ میں اُٹھے گا جن سے وہ محبت رکھتا تھا۔

(۴) حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ تجھ پر افسوس! تو نے اس دن کے لئے کیا تیار کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا میں نے کچھ تیار نہیں کیا۔ ہاں خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا کہ جس سے محبت رکھتا ہے۔ (درمنثور و ابونعیم)

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ بیان فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ بے شک میرے نزدیک میری جان اور میری اولاد سے زیادہ پیارے ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں مگر آپ یاد آجاتے ہیں تو جب تک آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو دیکھ نہ لوں صبر نہیں آتا جب میں اپنی موت اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو میں یقین کرتا ہوں کہ جنت میں داخل ہو کر آپ انبیاکرام کے ساتھ بلند مرتبہ میں اٹھائے جائیں گے اور میں جب جنت میں داخل ہوں گا تو ادنیٰ درجہ میں ہونے کے سبب سے مجھے ڈر ہے کہ آپ کو نہ دیکھ سکوں گا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ۔ پ۵ ع ۹	اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے۔ پس وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی پیغمبروں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ اور یہ اچھے رفیق ہیں۔

توثیق انیق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی محسوس نہ ہوئی جب سے ہمیں مژدہ بہار سنایا گیا کہ ہر ایک اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اسی لئے زاہد کو چاہیئے جنت تو عاشق کو چاہیئے جنت والا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی اسے احسن رفیق فرماتا ہے اور صحابہ کرام بھی یہی تمنا رکھتے تھے تو پھر امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اقتدا میں جنت سے مدینہ پاک کو ترجیح دے رہے ہیں تو حق بجانب ہیں۔

Marfat.com

لے طوق الم سے اب آزاد ہو لے قمری
چٹھی لئے بخشش کی وہ سروِ رواں آیا (۱۰)

حل لغات **طوق** ہنسلی۔ گلے کا پٹہ گلے کا حلقہ **الم**۔ غم و درد **قمری**۔ فاختہ کی طرح کا پرندہ جس کے گلے میں سیاہ حلقہ بنا رہتا ہے اس کی آواز درد و غم میں ڈوبی ہوئی محسوس ہوتی ہے مجازاً گناہ گار۔ سیاہ کار۔ **چٹھی** پروانہ خط۔ رقعہ **سرو رواں**۔ محبوب۔

شرح کل قیامت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کے اعمال جب تولے جائیں گے تو گناہ زیادہ۔ نیکیاں کم اُتریں گی۔ حکم الٰہی ہوگا کہ انہیں دوزخ میں بھیجا جائے۔ اس وقت ان پر عجیب درد و غم کا عالم طاری ہوگا جس سے وہ پریشان ہوتے ہوں گے۔ گویا غم والم کا طوق اُن کی گردن میں پڑ جائے گا اور وہ بے بسی کے عالم میں ہوں گے۔ فرشتے آئیں گے اور چاہیں گے کہ انہیں گھسیٹ کر جہنم میں لے جائیں۔ اتنے میں نبی رحمت غمخوار اُمت صلی اللہ علیہ وسلم میزان کے پاس تشریف لائیں گے جن سے وہ لوگ محبت کرتے تھے اور اپنے پاس سے ایک رقعہ نکال کر میزان پر رکھ دیں گے جس سے ان کی نیکیاں بڑھ جائیں گی اور اب انہیں دوسرا حکم ملے گا کہ ان کو جنت میں داخل کردو اس طرح رنج و غم کے طوق ان کے گلے سے نکل جائیں گے اور اس سے وہ آزاد ہو کر داخلِ جنّت ہوں گے۔ جب آپ ایسے لوگوں کے لئے نجات کا پروانہ دلوائیں گے تو وہ پوچھیں گے آپ کون ہیں اور کاغذ کیسا ہے آپ فرمائیں گے میں نبی علیہ السلام ہوں اور یہ کاغذ وہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا (جواہر البحار ص۲۵۷ ج ۱)

اس مضمون کو خود امام احمد رضا قدس سرہٗ اپنے انداز میں یوں ادا فرمایا ہے ؎

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر میری للہ لے خبر

Marfat.com

نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ برے کامو!
دیکھو مرے پلہ پر۔ وہ اچھے میاں آیا (۱۱)

حل لغات **نامہ** خط ۔رجسٹر۔ نامہ اعمال۔ **دیکھو** کلمہ تنبیہہ خبردار۔ **پلہ** ترازو کا پلڑہ ۔ **اچھے میاں** اعلحضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیرو مرشد جو مارہرہ ضلع ایٹہ کے رہنے والے تھے ۔

شرح عقیدۂ اہلسنت کی رو سے چونکہ کامل پیرو مرشد پابند شرع اپنے گرفتار مصیبت مرید کی مدد اور شفاعت کا مجاز ہوتا ہے اس لئے اعلحضرت احمد رضا خان قیامت کے برپا اور حساب وکتاب کے ہونے کا تصوّر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے میرے برے کامو! اب رضا کے نامۂ اعمال سے از خود مٹ جاؤ ورنہ (خبردار ہو جاؤ) ترازو کے میرے پلڑہ پر ابھی بنفس نفیس میرے مرشد کامل اچھے میاں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نہایت مقرب اور چہیتے ہیں آجائیں گے اور سب ہی سب برے کاموں کو مٹا ڈالیں گے ۔

شفاعت اولیاؑ شفاعت اولیاؑ کو ہم دوسرے معنوں میں مدد واعانت سے تعبیر کرتے ہیں وہ زندہ ہوں یا صاحبانِ وصال چنانچہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی جنہیں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی بیہقیٔ وقت فرمایا کرتے تھے اپنی کتاب تذکرۃ الموتیٰ میں لکھتے ہیں کہ صالحین کی ارواح زمین و آسمان بہشت وغیرہ جہاں چاہیں جاتی ہیں اور اولیاء اللہ و مشائخ عظام کی ارواح طیبہ کا تو کیا کہنا وہ تو مریدین و معتقدین کی مدد کے لئے بروقت مستعد اور ان کی حاجت پوری کرنے کے لئے موجود ہیں ۔ حضرت احمد رزوق اکابر علما و اولیاؑ و اولیائے دیارِ مغرب سے ہیں اپنے قصیدہ میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

انا لمریدی جامع لشتاتہ   اذا ما سطا جور الزمان بنکبۃ

Marfat.com

وان کنت فی ضیق وکرب ووحشۃ　　فنادیا زروق ات لسرعۃ

ہیں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی کرے اور اگر تو تنگی اور وحشت میں ہو تو یوں ندا کرو یا زروق میں فوراً آموجود ہوں گا۔

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی انفاس العارفین میں اپنے نانا ابو الرضا محمد کے حالات میں لکھتے ہیں کہ بڑھیا ان کی مریدہ تھی، جاڑہ بخار میں مبتلا ہوئی، حد سے زیادہ کمزور ہو گئی تھی شب کو اسے شدت سے پیاس لگی، کوئی پانی دینے والا موجود نہ تھا، جاڑے کی وجہ سے لحاف اڑھلنے کی اس کو ضرورت تھی۔ حضرت کی روح متمثل ہو کر تشریف لائی۔ اس کو پانی پلایا اور لحاف اڑھا کر غائب ہو گئی اور حضور پُرنور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تو اس قسم کے تصرفات بے شمار ہیں۔

قبور میں (۱) سیدنا بایزید کا مرید قبر میں دفنایا گیا تو نکیرین نے سوالات کئے من ربك الخ اس نے کہا میں نے کئی سال تک بایزید کی قبا اٹھائے رکھی (یعنی ان کا خادم ہوں اس پر اس کی نجات ہو گئی۔ (روح البیان)۔

فائدہ صرف اللہ والے کا نام ہی اس کی نجات کا موجب بن گیا۔

اور حدیث قدسی میں ہے ان رحمتی سبقت غضبی میری رحمت میرے غضب سے سبقت کر گئی۔ بخاری شریف میں ہے کل قیامت میں اللہ تعالیٰ ایک بندے مجرم کو صرف اس لئے بہشت عطا فرمائے گا کہ اس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا، ایک اور روایت میں ہے کہ ایک اور مجرم کو اس لئے بخش دے گا کہ اس نے راستے سے کانٹے ڈھیلے وغیرہ ہٹائے تھے۔ (بخاری شریف)

فائدہ اگر وہ پیاسے کتے کو پانی پلانے اور راستہ سے کانٹے ڈھیلے ہٹانے سے بخش دیتا ہے اگر وہ گنہگار نہیں اولیا کرام کی عزت و احترام کی پیش نظر بخشتا ہے تو انکار کیوں۔

Marfat.com

بدکار، رضا خوش ہو، بدکام بھلے ہونگے
وہ اچھے میاں پیارا اچھونکا میاں آیا (۱۲)

حل لغات **بدکار** اعلحضرت قدس سرہٗ نے اپنے آپ کو تواضعاً بدکار فرمایا۔
بدکام بُرا کام۔

شرح تواضعاً فرمارہے ہیں کہ اے بدکردار گنہگار رضا تو خوش ہوجا بُرے کام اب بھلے ہوجائیں گے کیونکہ وہ اچھے میاں جو اچھوں کے پیارے میاں ہیں وہ دیکھو تشریف لائے ہیں۔

شفاعت اولیاء حق منکرین شفاعت عجیب مخلوق ہے وہ انبیاء و اولیاء علیٰ نبینا علیہم السلام کی شفاعت کے منکر ہیں لیکن قرآن رمضان اور دیگر اعمال صالحہ کی شفاعت کے قائل ہیں حالانکہ اعمال عرض ہیں اور انبیاء و اولیاء جواہر، اعراض کا جواہر کے بغیر کوئی وجود نہیں مثلاً روزہ عمل ہے لیکن روزے دار کے وجود کا محتاج ہے نماز عرض ہے نمازی کے وجود کی محتاج ہے نیز جس طرح اعمال صالحہ کی شفاعت احادیث سے ثابت ہے ایسے ہی اولیاء کی شفاعت بھی احادیث سے ثابت ہے۔

آیاتِ مبارکہ (۱) وہ آیات جو اللہ تعالیٰ نے اذن شفاعت کے متعلق فرمائی ہیں انمیں انبیاء یا صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص نہیں بلکہ عام ہیں جسے بھی اللہ تعالیٰ اذنِ شفاعت بخشے اور اذن محبوب کو ہوگا نہ کہ مغضوب کو اور محبوب بندے انبیاء علیہم السلام کے بعد اولیاء ہی ہیں

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ؕ گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے۔

Marfat.com

فائدہ ان متقین کی عداوت کی نفی ان کی شفاعت کی دلیل ہے۔

احادیث مبارکہ اس موضوع کی بے شمار روایات ہیں بقدر ضرورت حاضر ہیں۔

① سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شفاعت سے ستر ہزار مجرموں کو نجات ملے گی۔

② سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی شفاعت سے مضر قبیلہ کی بکریوں کے بال کی گنتی پر مجرموں کو نجات ملے گی۔

③ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک بڑا دفتر دیکھا تو فرمایا گیا یہ آپکے مریدین کی فہرست ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا جو آج میرے سلسلہ میں شامل ہے میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (بہجۃ الاسرار)

④ کعبہ معظمہ حجر اسود کی شفاعت و دیگر بے شمار محبوبوں کی شفاعت کا سلسلہ بیشمار ہے فقیر نے تفصیل وار اپنی تصنیف "منظر شفاعت" میں لکھدی ہے۔

اچھے میاں کا تعارف (رحمہ اللہ تعالیٰ) آپ کا تفصیلی تعارف انشاء اللہ آئندہ اوراق میں آئے گا مختصر عرض ہے کہ آپ کی ولادت ۲۸ رمضان ۱۱۶۰ھ میں ہوئی اصل اسم گرامی آل احمد (رحمہ اللہ تعالیٰ) ہے۔ اچھے میاں لقب ہے آپ کا علمی پایہ اتنا بلند تھا کہ مسئلہ وحدۃ الوجود جیسا دقیق مسئلہ سمجھنے کے لئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے پاس لوگوں کو بھجواتے اور تصانیف میں سب سے ضخیم تصنیف آئین احمدی ہے جسکی چونتیس جلدیں ہیں آپ کا وصال ۱۲۳۵ھ میں ہوا۔

Marfat.com

نعت شریف* (۱۳)

(۱) خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا!
تمہارے کوچہ سے رخصت نے کیا نہال کیا

حل لغات پُرملال غمگین کوچہ گلی کیا برائے استفہام انکاری نہال سبز و شاداب۔ مسرور۔

شرح یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی مبارک گلی سے جدائی اور فراق نے میری حالت خراب کردی اور میرے دل کو غم واندوہ سے بھر دیا فراقِ دیار نے کسک اور ٹیسیں کے سوا شادابی و سرور نہ بخشا بلکہ اس سے میرے دل میں کچھ اور کسک اور ٹیسیں محسوس ہونے لگیں۔

مدینہ پاک کی جدائی جو حضرات مدینہ پاک ایک بار یا کئی بار حاضر ہو کر واپس لوٹتے ہیں واپسی پر ان پر کیا گذرتی ہے ان کی کیفیت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے بیان فرمائی۔

حج اوّل کا مختصر حال حرمین شریفین میں جلالت علمی کا مظاہرہ ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۸ء میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لئے والد ماجد کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ قیام مکہ کے دوران میں شافعی عالم شیخ حسین بن صالح جمل اللیل اُن سے بے حد متاثر ہوئے اور تحسین وتکریم کی۔ موصوف نے اپنی تالیف الجوھرۃ المضیۃ کی عربی شرح لکھنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ مولوی احمد رضا

---

* امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلی بار جب مدینۂ منورہ میں روضہ اقدس پر حاضری دی اور حج بیت اللہ کر کے ۱۲۹۶ھ میں ہند واپس تشریف لائے تو یہ اشعار کہے۔

Marfat.com

خان نے صرف دو روز میں اس کی شرح تحریر فرما دی اور اس کا تاریخی نام
النیرۃ الوضیئۃ فی شرح جوھرالمضیئۃ ۱۲۹۵ھ/ رکھا۔ بعد
میں (مزید) تعلیقات و حواشی کا اضافہ کر کے اس کا نام الطرۃ الرضیئۃ علی
المنیرۃ الوضیئۃ (۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء تجویز کیا۔
(تذکرہ علمائے ہند)

نہ روئے گل ابھی دیکھا، نہ بوئے گل سونگھا
(۲) قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا

حل لغات **روئے گل** پھول کا منہ۔ محبوب۔ مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم **بوئے گل** پھول کی خوشبو **قضا** تقدیر۔ فیصلہ الٰہی **قفس** پنجرہ (مراد وطن ہندوستان) **شکستہ بال** بازو توڑ دیا اُڑنے کے قابل نہ رکھا۔

شرح نہ تو ابھی سرکار کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی تھی، اور نہ ابھی اس پھول کی خوشبو سونگھی تھی دل کی تمنا دل ہی میں رہ گئی کہ تقدیر نے اس پاک سرزمین مدینہ منورہ سے مجھے اپنے وطن ہندوستان میں لا کر بازو توڑ دیا تاکہ اُڑ کر پھر جانے کے قابل ہی نہ رہوں اور باوجود تمنائے زیارت کے پھر دوبارہ اس دیارِ محبوب میں حاضری بظاہر ممکن نہیں ہے۔

Marfat.com

(۳) وہ دل کہ خوں شدہ ارماں تھے جس میں مل ڈالا
فغاں کہ گورِ شہیداں کو پائمال کیا

حل لغات **خوں شدہ** پورا نہ ہوتا **ارمان** حسرت اشتیاق۔ خوں شدۂ ارمان یعنی حسرت پوری نہ ہوئی **مل ڈالا** چٹکیوں سے مل ڈالا **فغاں** نالہ و فریاد **گورِ شہیداں** شہیدوں کا قبرستان۔ **پائمال** تباہ و برباد

شرح وہ دل جس میں ناکام حسرتیں دفن تھیں اس دل کو رنجِ سفر نے مسل ڈالا گویا شہیدوں کی قبروں کو مٹا دیا تو میں اس کی فریاد کر رہا ہوں۔

---

(۴) یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
ستمگر اُلٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

حل لغات **کیا تھی** استفہام انکاری یعنی ایسا نہ تھا **پلٹنے** کی لوٹنے کی۔ **نفس** دل **ستمگر** ظالم **اُلٹی چھری سے حلال کیا** محاورہ نہایت ظلم و ستم کرنا بہت ہی زیادتی کرنا۔

شرح اے میرے دل تو یہ بتا کہ کیا یہی رائے تھی کہ دیارِ حبیب میں جاکر ہم واپس لوٹ آئیں گے؟ نہیں ایسا ارادہ ہرگز نہ تھا ارے او ظالم دل تو نے ہمیں دیارِ حبیب سے لوٹنے کا ارادہ دے کر بڑا ہی ظلم و ستم کیا۔

Marfat.com

(۵)	یہ کب کی ۔ مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم چھڑا کے سنگ درِ پاک ۔ سر و بال کیا
(۶)	چمن سے پھینک دیا ۔ آشیانۂ بُلبُل اُجاڑا خانۂ بے کس، بڑ کمال کیا

حل لُغات (۵) عداوت دشمنی سنگ درِ پاک چوکھٹ مبارک سر و بال۔ عذاب

شرح اے ظالم دِل تو یہ تو کہ تیری مجھ سے کس وقت کی دشمنی تھی جو تو نے یہ حرکت کی کہ درپاک کی چوکھٹ چھڑوا کر میرے سر عذاب لگا دیا اور میرے سر کو جسم پر وبال بنا دیا کیونکہ ہر وقت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک چوکھٹ پر جبیں سائی کا شوق پریشان کئے رکھتا ہے ۔

حل لغات (۶) چمن باغ ۔ مراد دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آشیانہ گھونسلہ بُلبُل ایک مشہور چھوٹا سا پرندہ جو چمن کے پھولوں سے عشق رکھتا ہے اُجاڑا ۔ تباہ و برباد کیا خانۂ بیکس بے یار و مددگار، غریب و لاچار ۔

شرح اے ظالم دِل تو نے چمن ۔ دیارِ حبیب سے بلبل کا آشیانہ نوچ کر باہر پھینک دیا اور کسی غریب و لاچار کا ٹھکانہ اُجاڑ کر بھی تو یہ سمجھ رہا ہے کہ بڑا کمال کر دکھایا ۔

Marfat.com

ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا (۷) یہ کیا سمائی کہ دُور ان سے جمال کیا
حضور ان کے خیالِ وطن مٹانا تھا (۸) ہم آپ مٹ گئے، اچھا فراغ بال کیا

حل لغات (۷) ستم زدہ مظلوم۔ ستائی ہوئی۔ سمائی بس جانا۔ سرایت کر جانا۔

شرح میری مظلوم آنکھوں نے اے دل تیرا کیا نقصان کیا تھا اور میری آنکھوں کو اس جمالِ جہاں آرا سے دُور کرنے کی تجھ میں کیسے بس گئی اے میرے ظالم دِل تیرا میری آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا جس کی وجہ سے تونے پُرفضا اور خوبصورت مدینہ منورہ سے واپس دُور لا پھینکا جس کا مجھے بڑا ہی قلق ہے

حل لغات (۸) حضور بارگاہ فراغ بال بے فکری کی زندگی بسر کرنا

شرح جب ہم مدینہ پاک حاضر ہوگئے تو اے دِل وہاں پر وطن کا خیال مٹا دینا چاہیئے تھا لیکن تو نے وطن کا تصور لاکر ہمیں مٹا دیا ہمارا دل اچھا فارغ کیا۔ یہ عاشق کی آخری منزل ہے کہ محبوب کے فراق میں مٹ کر رہ جائے روح البیان پ ۱۹ ع ۱ میں ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جگر سے جل جانے کی بو سونگھی جاتی تھی جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے جل گیا۔

Marfat.com

نہ گھر کا رکھا، نہ اس در کا، ہائے ناکامی
(۹) ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

حل لغات (۹) ہائے کلمۂ افسوس بے بسی مجبوری سے خیال لحاظ

شرح اپنے ظالم دل نے کچھ ایسا طریقہ اختیار کیا کہ مجھے نہ تو اپنے گھر کا رکھا اور نہ اس پاک در کا۔ اس ناکامی پر افسوس اور صدمہ کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہماری اس بے بسی اور ناطاقتی کا بھی کچھ لحاظ نہ رکھا۔

جو دِل نے مر کے جلایا تھا منتوں کا چراغ
(۱۰) سِتم کہ عرض رہِ صرصرِ زوال کیا

حل لغات (۱۰) مر کے جلایا تھا بڑی کوششوں سے منتوں کا چراغ محاورہ۔ مراد پوری ہونے کے بعد جو چراغ مسجد یا کسی مزار کے اندر جلایا جائے۔ خوشی کا چراغ عرض پیش کرنا۔ رہِ راہ کا مخفف راستہ صرصر تیز آندھی جھکڑ زوال بجھنا۔ مٹنا۔ نیست و نابود ہونا۔

شرح میرے قلب جگر نے بڑی کوشش اور محنت سے مراد بر آنے کے بعد خوشی کا جو چراغ جلایا تھا خود میرے دل نے ہی ظلم یہ کیا کہ اسے نیستی کی تیز آندھی کی راہ میں پیش کر دیا اور وہ چراغ بجھ گیا مراد یہ تھی کہ کبھی مدینہ پاک پہنچکر اس محبوبِ کائنات کے سبز گنبد وغیرہ کا نظارہ کرتے اور وہیں رہ جاتے جو بحمدہٖ تعالیٰ اب پوری ہو چکی تھی اسی خوشی میں خوشی کا چراغ جلایا تھا جو تیز آندھی کا نذر ہو گیا اور وہاں رہ جانے کی تمنا پوری نہ ہو سکی۔ اور واپس وطن آ گئے۔

Marfat.com

(۱۱)	مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا یہ کیسا "ہائے" حواسوں نے اختلال کیا
(۱۲)	تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

حل لغات[۱۱] ویرانہ اُجڑا ہوا سنسان بیابان۔ ہند ہندوستان امام احمد رضا قدس سرہٗ کا وطن۔ حواسوں اوسان۔ عقل۔ اختلال۔ خلل ڈالنا۔

شرح مدینہ منورہ کی سرزمین پاک سے جب واپس چلا تو وہی ہندوستان کی اُجڑی ہوئی فضا مجھ پر چھا گئی۔ مدینہ پاک کے سامنے ہندوستان کی زمین اُجڑی ہوئی سنسان معلوم ہوتی ہے جہاں میرا دل نہیں لگتا مجھے اپنی عقل و اوسان پر واپسی کا سخت صدمہ ہے کہ آخر کیوں میرے اوسان اس وقت خطا کر گئے اور میری عقل پر پردہ پڑ گیا تھا کہ میں مدینہ پاک کو چھوڑ کر واپس ہندوستان پہنچ گیا۔

حل لغات[۱۲] سا مثل۔ جیسا ستم آرا ظلم سجانے والا۔ ظالم۔

شرح اپنے دل سے خطاب فرما کر کہتے ہیں کہ اے دل تو نے جس وطن کے لئے طیبہ جیسا عظمت و رحمت والا دیارِ محبوب چھوڑا۔ اب تو ہی بتا کہ اس ظالم وطن نے تجھے کون سا سرور اور کونسی خوشی بخشدی۔

Marfat.com

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ درد کیسا اُٹھا جس نے جی نڈھال کیا (۱۳)

الٰہی! سُن لے رضاؔ جیتے جی کہ مولیٰ نے
سگانِ کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا (۱۴)

حل لغات (۱۳) چہچہے پرندوں کا خوشی میں خوش الحانی سے بولنا۔ ناگاہ اچانک یکایک۔ جی جان۔ طبیعت نڈھال مضمحل جسم میں بے جانی اور بے طاقتی کی کیفیت۔

شرح چمن طیبہ (مدینہ منورہ) میں خوشی کے مارے بلبل کی طرح ابھی تو ہماری خوش الحانی کے ساتھ نغمہ سرائی تھی لیکن اچانک ہمارے پہلو میں دیارِ محبوب کے فراق کا درد کچھ ایسا اُٹھا ہے جس نے ہماری جان نڈھال کر دی ہے۔

حل لغات (۱۴) جیتے جی زندگی میں مولیٰ آقا و مالک سگان سگ کی جمع کُتّے۔ کوچہ گلی چہرہ مرا بحال کیا وقارِ رفتہ اور گئی ہوئی عظمت پھر سے قائم کر دینا۔

شرح اے میرے معبود! کاش اپنی زندگی ہی میں رضاؔ سُن لے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی گلی کے کتوں میں پھر سے میرا وقارِ رفتہ قائم کر دیا یعنی مجھے سرکارِ عظمت مدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوبارہ اپنے دیارِ روح پرور میں طلب فرمایا ہے۔

Marfat.com

نعت شریف (۱۳)

> (۱) بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
> لمعۂ باطن میں گمنے جلوہ ظاہر گیا

حل لغات حضرت پہلو، نزدیکی، مکان کے سامنے کا صحن درگاہ۔ لمعہ چمکارا۔ روشنی کرن گمنے مصدر گم ہونا کھویا جانا۔

شرح بندۂ محبوب قادر مطلق عزاسمہ کی درگاہ میں اسکی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے باطن کی کرن میں جلوۂ ظاہر گم ہونے کے لئے تشریف لے گیا۔

معراج مصرعہ اوّل میں اس مسلک پر اشکال نہیں جیسی ہے کہ شب معراج حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش سے ورا، جہاں نہ جہت نہ زماں نہ مکین نہ مکان تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کا ان ظاہری چشمان پاک سے بلاحجاب دیدار کیا اور یہی مسلک حق ہے اس پر کئی بار شواہد و دلائل عرض کر چکا ہوں یہاں بھی چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

احادیث مبارکہ (۱) حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

رأیت ربی (خصائص کبریٰ ص۱۶۱ ج ۱) میں نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا۔

قرآن مجید ثُمَّ دَنٰی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ (پ۲۷ النجم ع ۱)

پھر حضور علیہ السلام قریب ہوئے اور اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

فائدہ اس آیت سے اہل حق نے استدلال کیا کہ حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداتعالیٰ کو بلا حجاب سر مبارک کی آنکھوں سے دیکھا

Marfat.com

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
(۲) تیری اُنگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا!

حل لغات پھر اُلٹے قدم پیچھے آنا۔ رجعت قہقری۔ اُلٹے قدم واپس ہونا مہ ماہ کا مخفف چاند۔ کلیجہ جگر۔ چر گیا۔ پھٹ گیا۔

شرح یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی مرضی آفتاب عالمتاب نے مانی اور جس طرح ڈوبا تھا اسی طرح چپکے سے پیچھے واپس آگیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کی انگلی چاند کی طرف اُٹھی تو فوراً پھٹ کر رہ گیا۔

فائدہ اس شعر میں دو معجزوں کا ذکر ہے۔

(۱) ردّ الشمس کا واقعہ مقام صہبا میں پیش آیا۔ حضور کی ایک انگشت مبارک کے اشارہ سے ڈوبا ہوا سورج واپس لوٹ آیا اور حضرت علی نے اپنی نماز عصر ادا کی جو مشکل الآثار میں بسند صحیح امام جعفر طحاوی علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے اس کے علاوہ دیگر کتب سیر میں بھی تفصیلاً موجود ہے۔

(۲) شق القمر کا واقعہ مکہ میں پیش آیا بخاری ومسلم وغیرہ صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزۂ عظیمہ کا تفصیلی بیان موجود ہے۔ قرآن مجید میں اس عظیم معجزے کا ذکر یوں آیا ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر

ردالشمس اسے صحیح سند کے ساتھ امام طحاوی رضی اللہ عنہ نے روایت فرمایا ہے حدیث شریف یہ ہے۔

عن اسماء بنت عميس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوحى اليه وراسه في	یعنی حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ خیبر میں صہبا کے مقام پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المؤمنین

Marfat.com

حجر علی فلم یصل العصر حتی غربت الشمس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت یا علی قال لا فقال اَللّٰھُمَّ انہ کان فی طاعتک وطاعۃ رسولک فاردد علیہ الشمس قالت اسماء فرایتھا غربت ثم رایتھا غربت ثم رایتھا طلعت بعد ما غربت ووقفت علی الجبال والارض وذلک بالصہباء فی خیبر۔	علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے اور حضور علیہ السلام پر وحی نازل ہو رہی تھی سورج غروب ہو گیا اور حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے پیارے علی! کیا ابھی نماز نہیں پڑھی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے عرض کیا نہیں تو رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا کی یا اللہ پیارے علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے لہٰذا سورج کو واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے سورج کو دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر سورج واپس آیا اور پہاڑوں پر دھوپ چمکی۔

اس حدیث پاک کو بڑے بڑے علماً اور ثقہ محدثین نے صحیح ثابت کیا ہے مثلاً (۱) سیدنا امام طحاوی نے مشکل الحدیث میں (۲) حضرت قاضی عیاض نے شفاً شریف میں (۳) محدث طبرانی نے معجم میں (۴) ابن مندہ نے (۵) ابن شاہین نے (۶) ابن مردویہ نے بحوالہ نسیم الریاض (۷) امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں (۸) امام عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب میں (۹) امام احمد بن صالح نے بحوالہ زرقانی ونسیم الریاض۔ (۱۰) علامہ احمد خفاجی نے نسیم الریاض میں (۱۱) ملا علی قاری نے شرح شفاً میں (۱۲) امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں (۱۳) علامہ ابن عابدین شامی نے رد المحتار میں ان کے علاوہ چالیس سے زائد محدثین کرام کے اسماء گرامی فقیر نے رسالہ شرح حدیث رد الشمس میں لکھے ہیں اور یہ وہ فہرست ہے کہ جنہیں ایک محدث ہی مخالفین و منکرین شق القمر کے

Marfat.com

تمام اکابر کے لئے کافی ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ آج دین زندہ ہے تو ایسے آئمہ محدثین وعلمائے کرام کی علمی خدمات کی بدولت۔

علامہ ابن الجوزی اور ابنِ تیمیہ

مودودی ہو یا سلیمان ندوی یا کوئی اور ردالشمس سے لئے ان دونوں صاحبوں کا سہارا لیا ہے بلکہ صرف اور صرف ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع یا ضعیف ہے ان دونوں کے متعلق تقریباً مخالفین کو بھی اعتراف ہے کہ وہ احادیث موضوع یا ضعیف کہنے میں جلد باز اور خطاکار تھے چنانچہ چند حوالہ جات اسلاف صالحین اور محققین کے ملاحظہ ہوں۔

نوٹ : یاد رہے کہ علامہ ابن الجوزی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اولیاء کرام کے مخالف تھے لیکن ایک دفعہ اپنے چچا کے ساتھ بارگاہِ غوثیت میں حاضری دی۔ ایک نگاہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ سے یک لخت تبدیلی آگئی۔ اور اس وقت مُرید ہو کر خلافت سے نوازے گئے۔ تفصیل فقیر کی کتاب "غوث اعظم" میں ہے۔ لیکن ابن تیمیہ کی بدقسمتی کہ وہ مرتے دم تک جوں کا توں رہا اور اس کی نحوست ہے کہ آج جتنا گستاخ تحریکیں سر اُٹھا رہی ہیں اکثر اسی کی علمی سرمایہ کی مرہونِ منت ہیں۔

(۱) علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا کہ

وبهذا اسقط ما قاله ابن تيميه وابن الجوزی من ان هٰذا الحديث موضوع فانه مجازفة منهما (نسیم الریاض ص۱۲ ج۳)	یعنی اس تحقیق و تصحیح سے ابنِ تیمیہ اور ابن جوزی کا یہ قول ساقط ہو گیا کہ یہ حدیثِ اسماء موضوع ہے۔ بے شک ان کا یہ کہنا ان کی اپنی اٹکل ہے۔

(۲) امام زرقانی نے فرمایا کہ

قال الحافظ فی فتح الباری اخطا ابن الجوزی بذکره فی	یعنی امام حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں فرمایا کہ (ردالشمس) کی حدیثِ اسماء کو ابن جوزی

Marfat.com

الموضوعات وكذا ابن تيميه في كتاب على الرد على الروافض في زعم وضعه
کا موضوع کہنا غلط ہے یوں ہی ابنِ تیمیہ کا اس حدیث پاک کو اپنے گمان میں موضوع سمجھنا اور اسے کتاب الرد علی الروافض میں ذکر کرنا غلط ہے۔

(زرقانی شرح مواہب لدنیہ ص۱۱۵/۵)

اس حافظ ابنِ حجر کے ارشاد سے بھی ثابت ہوا کہ ابنِ تیمیہ نے صرف اپنے زعمِ باطل سے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

(۳) علامہ ابنِ عابدین صاحب دُرّ المختار نے فرمایا۔

واخطأ من جعله موضوعًا كابن الجوزى (رد المختار ص۳۶۱/۱)
یعنی ابنِ جوزی وغیرہ جنہوں نے اس حدیثِ اسماء کو موضوع کہا ان کا کہنا غلط ہے۔

(۴) امام زرقانی نے فرمایا۔

ولذالك استدرك السخاوى زعم وضعه فقال لكن قد صححه الطحاوى والقاضى عياض ناهيك بهما۔
یہی وجہ ہے کہ امام سخاوی نے ابنِ تیمیہ کے حدیث اسماء کو موضوع کہنے کے گمان کا تدارک فرمایا اور فرمایا کہ بالتحقیق اس حدیث کو امام طحاوی اور قاضی عیاض رحمہما اللہ تعالیٰ نے صحیح ثابت کیا ہے اور یہ دونوں امام کافی ہیں۔

نوٹ: بے شک جس شخص کے دل میں محبت و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کچھ حصہ ہے اس کے لئے یہ دونوں امام کافی ہیں۔

(۵) نیز امام زرقانی نے ابنِ تیمیہ کی تجہیل یوں فرمائی۔

وعلى ابن تيميه حديث اسمآء هذا بانها كانت مع زوجها بالحبشة قال الشامى وهو وهم
یعنی ابنِ تیمیہ نے یہ علت بیان کی کہ اسما اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ میں تھی۔ شامی نے فرمایا کہ یہ ابنِ تیمیہ کا وہم ہے بلاشک کیونکہ اس بات

Marfat.com

بلا شک اذ لا خلاف ان جعفرا اقدم من الحبشة هو وامراته علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بخیبر بعد فتحھا وقسم لھما والاصحاب السفینہ (زرقانی شرح مواہب ص ۱۱/۳)

میں کسی کا خلاف نہیں کہ حضرت جعفر اور ان کی بیوی حضرت اسماء حبشہ سے اس وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح خیبر کے بعد ابھی خیبر میں ہی جلوہ افروز تھے تو سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں کے لئے اور کشتی والوں کے لئے غنیمت سے بھی حصہ دیا تھا۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا

والذی غرہ کلام ابن الجوزی السابق ولم یقف علی ان کتابہ اکثرہ مردود وقد قال خاتمۃ الحفاظ السیوطی وکذا السخاوی ان ابن الجوزی فی موضوعاتہ تحامل تحاملا کثیرا وادرج فیہ کثیرا من الاحادیث الصحیحۃ

یعنی جس چیز نے ابن تیمیہ کو مغرور کیا ہے وہ اس سے پہلے ابن جوزی کا کلام ہے اور ابن تیمیہ نے یہ نہ دیکھا کہ ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں زیادہ ظلم و غلو کیا ہے کہ اس میں بے شمار احادیث صحیحہ کو موضوعات میں درج کیا۔

(نسیم الریاض ص ۱۱/۳)

(۳) بندھ گئی تیری ہوا ساوہ میں خاک اڑنے لگی
بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

حل لغات (۳) بندھ گئی تیری ہوا ہوا بندھنا محاورہ ہے۔ رعب جمانا۔ دھاک بیٹھنا ساوہ عراق عجم کے ایک شہر کا نام جہاں ایک دریا بہتا تھا اس کو دریائے ساوہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہ دریا تھا جس کی قبل اسلام پوجا کی جاتی تھی۔ آتش آگ پانی پھر گیا محاورہ تباہ و برباد ہوگیا۔ آتش پہ پانی پھر گیا۔

Marfat.com

یعنی آگ بجھ گئی۔

فائدہ یہ وہ آگ ہے جس کی قبل اسلام زمانۂ جاہلیت میں بھی پوجا کی جاتی تھی جس کے پجاریوں کو مجوسی یا آتش پرست کہا جاتا ہے۔

شرح اے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پیدا ہوتے ہی آپ کا رُعب و دبدبہ عالم پہ کچھ ایسا بیٹھا کہ دریائے سادہ جس کو لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے معبود مانتے اور اس کی عبادت کرتے تھے خشک ہو کر اس میں خاک اُڑنے لگی یعنی ہوا اور گرد کے بگولے اُٹھنے لگے۔

اور آپ کی ضیاء پاشیاں کچھ اتنی بڑھیں کہ آگ جس کو لوگوں نے اپنی نادانی کے سبب معبود سمجھ لیا تھا اور اس کی باقاعدہ پوجا کرتے تھے یکدم سرد ہو کر رہ گئی اور یہ اس بات کی دلیل تھی کہ دینِ حق والا صاحب اسلام حق و صداقت لے کر آگیا ہے اب جملہ معبودانِ باطلہ ختم ہو جائیں گے اور صرف دینِ حق اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا۔

بیہقی، ابونعیم، خرائطی اور ابنِ عساکر، ابو یعلی بن عمران بجلی سے، وہ مخزوم بن ہانی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں (اس وقت ان کی عمر ڈیڑھ سو سال تھی) کہ شب ولادت ایوانِ کسریٰ میں زلزلہ آگیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ نارِ فارس بجھ گئی جو ایک ہزار سال سے نہیں بجھی تھی۔ اور بحیرۂ ساوہ خشک ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو کسریٰ بہت خوفزدہ ہوا مگر اس نے صبر کیا، پھر جب زیادہ صبر نہ ہو سکا تو یہ سوچا کہ یہ بات اپنے وزراء سے نہ چھپانی چاہیئے۔ چنانچہ تاج پہن کر سریر آرا ہوا۔ لوگوں کو جمع کیا اور انہیں صورتحال سے باخبر کیا۔

اسی دوران پرچہ آیا کہ فارس کی آگ بجھ گئی، اس پر اسے اور رنج ہوا۔ موبذان نے کہا۔

"خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔ میں نے بھی آج خواب دیکھا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچ رہے ہیں اور دجلہ عبور کر کے سارے ملک میں پھیل گئے ہیں۔"

بادشاہ نے پوچھا "اے موبذان! اب کیا ہوگا؟" اس نے کہا "عرب کی جانب سے

Marfat.com

کوئی عظیم واقعہ پیش آنے والا ہے" اس کے بعد کسریٰ نے نعمان بن منذر کو لکھا کہ میرے پاس کسی عالم کو بھیجو میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے عبدالمسیح بن عمرو بن حسان غسانی کو بھیج دیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سے کیا پوچھنا چاہتا ہوں؟ اس نے کہا "بادشاہ سلامت مجھے بتایئے۔ اگر مجھے علم ہوا تو بتا دوں گا ورنہ اس شخص کا پتہ بتا دوں گا جو جانتا ہوگا" چنانچہ بادشاہ نے اس کو ساری بات بتائی جسے سن کر عبدالمسیح نے کہا "اس کا علم میرے ماموں سطیح کو ہے جو شام کے نواحی گاؤں میں رہتا ہے" بادشاہ نے کہا جا اسے لے آؤ میں اس سے پوچھوں گا۔

عبدالمسیح روانہ ہو گیا اور سطیح کے پاس پہنچا جو مرنے کے قریب تھا۔ عبدالمسیح نے اسے سلام کیا۔ سطیح نے سلام سن کر سر اٹھایا اور بولا

"عبدالمسیح ایک تیز رفتار اونٹ پر سطیح کے پاس آیا ہے جس کی موت قریب ہے تجھے ساسانیوں کے بادشاہ نے بھیجا۔ ایوان میں زلزلہ آ گیا۔ نارِ فارس بجھ گئی اور موبذان نے خواب دیکھا کہ ... اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچ رہے ہیں اور وہ دجلہ عبور کر کے سارے ملک میں پھیل گئے ہیں۔ اے عبدالمسیح جب تلاوت کی کثرت ہو جائے اور حامل ... ظاہر ہو جائیں وادیٔ سماوہ پانی سے ابلنے لگے بحیرۂ ساوہ خشک ہو ... اور نارِ فارس ٹھنڈی ہو جائے تو پھر سطیح کے لئے شام نہیں ہے پھر ... کے عدد کے مطابق بادشاہ ہوں گے جو کچھ ہونا ہوگا ہو جائے گا

یہ کہہ کر سطیح مر گیا اور عبدالمسیح نے آ کر بادشاہ کو ... واقعہ سنایا۔

(الخصائص الکبریٰ ...)

Marfat.com

(۴) بڑھ چلی تیری ضیاء، اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو تیرا، رحمت کا بادل گھر گیا!

حل لغات ضیا، روشنی گیسو سر کے دونوں طرف لٹکے ہوئے بال۔ گھرا چھا گیا۔

شرح یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی روشنی اور آپ کا نور کائنات میں پھیل چکا ہے جس کی وجہ سے دُنیا جہان کی تاریکی چھٹ گئی ہے اور جب کبھی آپ کا گیسوئے مبارک کھل گیا فوراً ہی رحمتوں کے بادل چھا گئے۔

ذکر میلاد حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی شان و شوکت اور اس کی برکات کا ذکر ہے حدیث میں ہے کہ آپ کی تشریف آوری یعنی ولادت باسعادت کے سال اللہ کریم نے اتنا لطف و کرم اور بے پایاں بخشش فرمائی کہ۔

قال اللہ للملائکۃ افتحوا ابواب السماء کلھا و ابواب الجنان والبست الشمس یومئذ نورا عظیما وکان قد اذن اللہ تعالیٰ تلک السنۃ لنساء الدنیا ان یحملن ذکورا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم	اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس سال دنیا کی عورتیں لڑکے جنیں یہ صرف حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام کے لئے ہے۔

حضرت مقدسہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بوقت ولادت مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا نور ظاہر ہوا کہ زمین سے آسمان تک روشن

Marfat.com

ہوگیا اور مجھ کو قصور (محلات) شام معلوم ہونے لگے اور ایسی خوشبو ظاہر ہوئی کہ دماغ عالم معطر ہوگیا اور میرے گھر کے ایک کونے سے آواز آئی کہ اے آمنہ آپ کو تین روز تک ظاہر مت کر کہ ملائکہ سلام کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور آپ مختون و ناف بریدہ اور آلائش اطفال سے پاک پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کہتی ہیں کہ میں وقت ولادت حضرت کی دایہ تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آگیا اور میں نے اس شب چھ عجیب چیزیں دیکھیں۔

اوّل: یہ کہ جب آپ مادر شکم سے جدا ہوئے تو آپ نے خداوند تعالیٰ جل شانہٗ کو سجدہ کیا ؎

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگار اُمت پہ لاکھوں سلام

دوسرا: یہ کہ آپ نے سر اُٹھایا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فرمایا۔

فتح باب نبوّت پہ بے حد درُود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

تیسرا: یہ کہ تمام گھر آپ کے نوُر سے روشن ہوگیا ؎

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

چوتھا: یہ کہ میں نے حسبِ دستور ارادہ آپ کے غسل کا کیا تو غیب سے آواز آئی۔ اے صفیہ تو غسل کی تکلیف گوارا نہ کر۔ کیونکہ ہم نے ان کو شکم مادر سے غسل دادہ پاک و صاف جدا کیا ہے۔ ؎

نورِ عین لطافت پہ اُلطف درُود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

پانچواں: یہ کہ آپ مختون و ناف بریدہ پیدا ہوئے ؎

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

چھٹا: یہ کہ جب میں نے چاہا کہ آپ کو کرتہ پہناؤں تو آپ کی پشتِ مبارک پر مہرِ نبوت دیکھی جس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا۔ (عطر الوردہ شرح بردہ) ؎

حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

معجزات میلاد شریف شب میلاد متعدد معجزات کا ظہور رہا چند یہاں شعر کی مناسبت سے عرض کر دوں۔

آگ بجھ گئی امام حلبی نے لکھا کہ

وخمدت نار فارس ان بیوت النار خمدت تلک اللیلة ولم تنخمد قبل ذلک بالف عام وغاضت ای غارت بحیرة ساوہ ای حیث مارت یابستة کان لم یکن شیءٌ من الماء مع اتساعھا۔

"فارس کی آگ بجھ گئی" حضور کی میلاد کی شب میں آگ والے گھر میں وہ آگ بجھ گئی جو اس سے پہلے ایک ہزار سال میں کبھی نہ بجھ سکی تھی اور گہرا دریائے ساوہ اپنا سارا پانی پی گیا یعنی بالکل خشک ہو گیا۔ اتنے وسیع و عریض ہونے کے باوجود ایسا ہو گیا گویا اس میں پانی تھا ہی نہیں۔

اور حضرت امام بوصیری فرماتے ہیں۔

وساء ساوہ ان غاضت بحیرتھا
ورد واردھا بالغیظ حین ظمی

ترجمہ، دریائے ساوہ نے برا کیا کیونکہ اپنے چشمے خشک کر لئے اور اس دریائے ساوہ

Marfat.com

پر آنے والے کو غصہ کی حالت میں پیاسا ہی لوٹا دیا گیا۔ ؎

والنار خامدۃ الانفاس من اسف

علیہ والنھر ساھی العین من سدم

ترجمہ: اور آگ حضور کے میلاد کے غم میں بجھ گئی اور نہر رنج و غم کی وجہ سے اپنے چشموں کو بھول گئی (قصیدہ بردہ شریف)

نور ہی نور

آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہادیٔ کونین کی میرے ہاں تشریف آوری ہوئی تو مشرق تا مغرب نور پھیل گیا، اس کی ضیا پاشیوں سے سرزمین شام کے محلات میری نظروں کے سامنے روشن اور واضح ہو گئے۔

ستاروں سے چراغاں

خالق کائنات نے اپنے حبیب کی آمد پر یہاں مشرق و مغرب میں نور ہی نور برسایا وہاں آپ کی جائے ولادت پر ستاروں سے چراغاں فرمایا۔ حضرت عثمان ابن ابی العاص کی والدہ حضرت فاطمہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ولادت کے وقت آپ کے گھر میں تھی۔

"میں نے دیکھا تمام نور سے معمور ہو گیا اور ستارے اتنے قریب آ گئے کہ میں محسوس کرنے لگی کہیں مجھ پر گر نہ پڑیں"۔

پرچم لہرائے گئے

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپ کی ولادت کے وقت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کے سامنے سے حجابات اُٹھا دیئے میں نے تمام روئے زمین کو مشرق تا مغرب دیکھا نیز "میں نے تین جھنڈے ان میں سے ایک مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر گاڑا گیا تھا"۔

تصدیق سیدنا عباس رضی اللہ عنہ

صحیح مستدرک حاکم ص ۲۲۷ ج ۲ خصائص کبری ص ۳۹ ج ا بروایت حاکم و طبرانی کتاب

Marfat.com

الاستیعاب صج ۱ ۱۶۱ حریم بن اوس سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ کی تعریف کروں۔ آپ نے فرمایا کہو تمہارے مُنہ کو اللہ تعالیٰ سالم رکھے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں آکر چند شعر پڑھے۔ ان میں سے آخری دو شعر یہ ہیں ؎

وانت لما ولدت اشرقت الارض

وضاءت بنورک الافق

فنحن فی ذالک الضیاء وفی

النور وسبل الرشاد نخترق

ان دونوں شعروں کا ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نشر الطیب ص۹ میں یوں تحریر کیا۔ اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نورُ سے آفاق منور ہوگئے سو ہم اس ضیا و نور میں رشد وہدایت کی راہوں پر گامزن ہیں۔

ستارے جو چمکے

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ فرماتی ہیں جب آپ کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ

حین وقع قد امتلا نورا ورایت النجوم تدنوا الخ

نور سے منور ہوگیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آگئے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔

حضرت سیدہ آمنہ فرماتی ہیں۔

فوضعت محمدا فنظرت الیہ فاذا ھو ساجد فسمعت منادیا ینادی طوفوابہ مشارق الارض ومغاربھا وادخلوا

جب میں حضور علیہ السلام کو اس رنگ و بو کی دنیا میں لانے کا سبب بنی تو میں نے آپ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا پھر میں نے ایک پکارنے والے کو سُنا کہ پکار رہا تھا کہ ان کو مشارق و مغارب میں پھراؤ اور

Marfat.com

البحار ليعرفو باسمه و نعته وصورته ۔ | سمندروں کی سیر کراؤ تاکہ وہ آپ کو نام اور صفت وصورت سے جان سکیں۔

یخ بخ قبض محمد علی الدنیا کلھا۔ (بحوالہ زرقانی علی المواہب وخصائص کبریٰ) | میں نے سنا کہ کوئی پکارنے والا پکار رہا تھا واہ واہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری دنیا کو اپنے قبضہ وتصرف میں لے لیا۔

علاوہ ازیں بے شمار معجزات کا ظہور ہوا جو کتب سیر و میلاد میں موجود ہیں۔

(۵) تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا!

حل لغات صفی اللہ: اللہ کا صفی۔ خطاب مبارک۔ ابوالبشر آدم علیہ السلام۔ بیڑا: کشتی۔ بیڑا پار ہونا محاورہ ہے یعنی کامیاب ہونا۔ مشکلات ومصائب حل ہو جانا۔ نجی اللہ: اللہ کا نجی۔ خطاب حضرت آدم ثانی نوح علیہ السلام۔ بجرا: ایک قسم کی گول اور خوبصورت کشتی۔

شرح یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی رحمت کی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی کشتی پار ہو گئی یعنی ان کی مشکلات ومصائب دور ہو گئے توبہ قبول ہو گئی اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور انہیں صفی اللہ کا مقدس خطاب مل گیا اور اے اللہ کے رسول آپ ہی کے صدقے سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پانی میں تیرتی رہی اور غرق ہونے سے محفوظ رہ گئی اور انہیں نجی اللہ کا مبارک خطاب مل گیا۔

حدائق بخشش کی ادبی و فنی خوبیاں

Marfat.com

انبیاء علیہم السلام کی مشکلیں حل

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور علیہ السلام کا وسیلہ کام آیا یہاں حضرت پیغمبران عظام کا ذکر فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنی اسئلك بجاہ محمد عبدك وکرامته علیك وان تغفر لی خطیئتی (طبرانی وغیرہ)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاہ و مرتبت کے طفیل اور اس کرامت کے صدقے میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔

نوح علیہ السلام

قرآن میں ہے

وَنُوحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗ مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ۔

اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی۔

فائدہ یہ نجات حضرت نوح علیہ السلام کو ملی حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت ہی سے ملی۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱) علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

عَنْ خَوَاصِّ اِسْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم اَنَّ سفینۃ نُوحٍ جَرَتْ بِہٖ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے خواص سے ہے کہ کشتی نوح اسی نام اقدس کی برکت سے جاری ہوئی۔

(۲) زرقانی علی المواہب ص ۱ میں ہے کہ جب نوح علیہ السلام کشتی تیار کرنے پر مامور ہوئے تو فرمان الٰہی جاری ہوا کہ ایک ہزار ایک سو بیس تختے ترتیب دیجئے اور ہر تختہ پر ایک نبی کا نام لکھئے۔ چنانچہ نوح علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور ہر تختہ پر انبیاء کرام

Marfat.com

کے نام کندہ کئے۔ مگر جب صبح دیکھا تو تمام نام محو تھے آپ نہایت پریشان ہوئے۔ پھر دوبارہ نام لکھے۔ مگر صبح وہ بھی محو تھے۔ بہت مضطرب ہوئے کہ روز محنت رائیگاں جاتی ہے آخر حکم الٰہی پہنچا۔ اے نوح! اسماء کو ہمارے نام سے شروع کرو اور ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر ختم کیجئے۔ تاکہ نام محو ہونے سے محفوظ رہیں۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ سب سے اول نام الٰہی لکھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ختم کیا جب آپ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی منقوش فرما چکے تو ملاء اعلیٰ نے ندا دی۔

یَا نُوْحُ اَلْاٰنَ قَدْ تَمَّتْ سَفِیْنَتُكَ اے نوح اب تمہاری کشتی تکمیل کو پہنچی۔

کسی شاعر نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے ؎

آئی یہ ندا اب ہوئی کشتی تیری کامل
جب نوح نے کشتی پہ لکھا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) حضرت عارفِ جامی قدس سرہٗ نے فرمایا ؎

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

ترجمہ: اگر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی آدم علیہ السلام وسیلہ میں نہ لاتے تو نہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوتی اور نہ ہی نوح علیہ السلام کی کشتی پار لگتی۔

قصیدہ عباس بھی ہمارے مؤقف کا مؤید ہے۔ قصیدہ عباس رضی اللہ تعالیٰ ہم نے اسی شرح میں بالتفصیل دوسرے مقام پر لکھا ہے۔

Marfat.com

> **تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا**
> **تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا!** (۱۷۱)

حل لغات بیت اللہ کعبہ معظمہ **مجرے** آداب وسلام **ہیبت** رعب و خوف **تھر تھرا کر** لرز کر کانپ کر۔

شرح یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی تشریف آوری (پیدائش مبارک ہوتے ہی اللہ کا گھر کعبہ معظمہ جس کی طرف لوگ جھکتے تھے آج آپکی خدمت میں آداب وسلام بجالانے کے لئے نہایت احترام کے ساتھ آپ کی جانب جھک گیا اور کعبہ کے اندر رکھے ہوئے تین سو ساٹھ بتوں پر آپ کا کچھ ایسا رعب و خوف طاری ہوا کہ ہر بت لرز لرز کر اوندھے منہ گر پڑا۔

دو معجزے: اس شعر میں دو معجزوں کا ذکر ہے۔

کعبہ مجرے کو جھکا نزہۃ المجالس ص۱۰۰ میں ہے کہ

قال عبد المطلب کنت تلک اللیلۃ اطوف بالکعبۃ فتما یلت الکعبۃ وخرت ساجدۃ نحو المقام

عبد المطلب (حضور کے دادا جان) نے کہا میں اس رات (ولادت کی شب بوقت ولادت) کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو کعبہ جھکا اور حضور کی جانب سجدہ میں گر پڑا۔

اور سیرت حلبیہ ص۷۸ ج۱ میں ہے

وعن عبد المطلب قال کنت فی الکعبۃ فرأیت الاصنام سقطت من اماکنھا وخرت ساجدۃ

کہ عبد المطلب نے کہا میں کعبہ میں تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ بت اپنی اپنی جگہوں سے نیچے گر پڑے اور سجدے میں پڑ گئے۔

اور یہی مضمون خصائص الصغریٰ للسیوطی اور دیگر سیر کی متعدد کتب میں موجود ہے

Marfat.com

مؤمن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہوگیا
کافر اُن سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا (۷)

حل لغات ان کا ہونا محب و عاشق۔ فرمانبردار ہونا کیا ہوا برائے تحسین و آفرین اور اظہار عقیدت کافر منکر و گستاخ۔ پھرا باغی و منحرف ہوا۔

شرح انسان مؤمن و مسلمان ہو کر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جب محب و مطیع ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مومن و مسلمان کا محب ہو جاتا ہے اور منکر رسالت اللہ تعالیٰ کے حبیب سے منحرف اور ان کا باغی بن جاتا ہے اور اس کی یہ بغاوت دراصل اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہو جاتی ہے اور اسی بناء پر دونوں کا حال الگ الگ بتایا گیا ہے مؤمن کا مآل و ٹھکانہ جنت ہے اور منکر و باغی کا جہنم۔

استدلال مصرعہ اوّل کی دلیل:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ فرمایئے اگر میری اتباع کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا

(پ۳ ع ۱۲)

دوسرے مصرعہ کی دلیل:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یحادون اللہ و رسولہ الخ بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی۔

(پ ۲۸ ع ۱)

مسئلے دو مقصد ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان اقدس کا کیا کہنا کہ جو آپ کی غلامی اختیار کرلے تو اس خوش بخت کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کا چاہنے والا ہو گیا اور اگر کوئی بدبخت مُنہ موڑے تو وہ یقین کرلے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے مُنہ موڑ لیا اب اگرچہ اس کی بندگی کرے ہزار بار

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو راضی کرے اسے لعنت اور پھٹکار کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ابلیس پر لعنت

سجدہ آدم سے دراصل تعظیم نورِ حضور مقصود تھا چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجْلِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مواہب اللدنیہ ص۲۸)

سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے ملائکہ کو سجدہ کا حکم اس لئے ہوا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد جلوہ گر تھا۔

حضرت امام ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمَقْصُوْدُ مِنْ خَلْقِ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمِنْ ثَمَّ لَمْ یَکُنْ سُجُوْدُ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلَّا لِنُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

خلق آدم سے مقصود حضور علیہ السلام ہی ہے اس لئے یہ سجدہ حقیقت میں نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا۔

اس حکم پر تمام فرشتوں نے حتیٰ کہ ملکوتیوں کے شہنشاہ جبریل امین نے بھی اپنی جبینِ نیاز جھکا۔ سوائے ابلیس کے جیسا قرآن مجید میں متعدد آیات میں یہ مضمون بیان ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ ابلیس حضور علیہ السلام کے نور اقدس کی تعظیم کا منکر ہوا تو ملعون ہوا۔ اور ہے اور تا قیامت اس پر لعنت برستی رہے گی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا منکر نہیں تاحال خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کا نہ صرف قائل بلکہ مدعی و عامل ہے۔

کفار کا اقرار

کفار کا ذات و صفات باری تعالیٰ کا اقرار قرآن مجید کی متعدد آیات میں ہے مثلاً:

وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ۔

اگر ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کس نے بنائے کافر جواب دیں گے اللہ تعالیٰ نے۔

Marfat.com

> وہ، کہ، اس در کا ہوا، خلقِ خدا اس کی ہوئی
> وہ، کہ، اس در سے پھرا، اللہ اس سے پھر گیا (۸)

شرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درِ پاک (چوکھٹ) سے ایمان و ایقان کے ساتھ لپٹ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق انس و جن، برگ و بر، خشک و تر اس شخص کی فرمانبردار بن جاتی ہے اور جو شخص اس کے پیارے حبیب سے مُنہ موڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے اپنا رُخِ رحمت پھیر لیتا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ کے سوا کہیں نہیں ہوتا۔ یہ شعر سابق کی تائید میں ہے۔

استدلال اس شعر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی تلقین نہایت پیارے انداز میں کی جا رہی ہے یہی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (پ۳ ع ۱۲)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

فائدہ گذشتہ شعر میں صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا بتایا اس شعر میں یہ بتایا ہے کہ غلامئ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صلہ و انعام یہ ہے کہ خالق بھی اسی کا تو مخلوق بھی۔ جیسا کہ محبوبانِ خدا کے واقعات شاہد ہیں کہ ان کے بعض کی پہلی زندگی اگرچہ جیسے گذری لیکن جونہی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اختیار کی تو خالق کے محبوب اور مخلوق کے آقا بن گئے مثلاً سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب حضور سرورِ عالم کے دامن سے وابستہ ہوئے تو خلقِ خدا کے شہنشاہ بن گئے۔

فاروقی کرامات سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی درجنوں کرامات ہیں جو کرامات صحابہ میں مندرج ہیں فقیر یہاں صرف ایک کرامت درج کرتا ہے۔

Marfat.com

یَا لَبَّیْکَاہُ یَا لَبَّیْکَاہُ

حضرت فاروق اعظم نے ایک مرتبہ بہت دور جہاد کے لئے ایک لشکر بھیجا ایک دن آپ نے مدینہ منورہ میں زور زور سے یہ فرمایا کہ یَا لَبَّیْکَاہُ یَا لَبَّیْکَاہُ یعنی اے شخص میں تیری پکار پر حاضر ہوں میں تیری پکار پر حاضر ہوں لوگوں کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا کہ امیر المؤمنین کس کی پکار پر لبیک فرما رہے ہیں؛ لیکن جب وہ لشکر مدینہ واپس آیا اور اس لشکر کا سپہ سالار اپنی فتوحات کا تذکرہ کرنے لگا تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھوڑو پہلے یہ بتاؤ کہ جس شخص کو تم نے زبردستی دریا میں اتارا تھا اس کا کیا حال ہوا؟ سپہ سالار نے لرزتے ہوئے عرض کیا کہ امیر المؤمنین میں نے اس کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ چونکہ مجھے لشکر کو دریا کے پار لے جانا تھا اس لئے پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کو برہنہ کر کے پانی میں اترنے کا حکم دیا تھا لیکن موسم بہت سرد تھا اس کو سردی لگ گئی اور کانپتے ہوئے اس نے دو مرتبہ یَا عمراہ یا عمراہ کہہ کر آپ کو پکارا۔ اور اس کی روح پرواز کر گئی۔ جب اہل مدینہ نے یہ سنا تو ان لوگوں کی سمجھ میں آگیا کہ امیر المؤمنین نے جو دو مرتبہ یالبیکاہ یالبیکاہ فرمایا تھا یہ اسی مظلوم کی پکار کا جواب تھا۔ امیر المؤمنین نے سپہ سالار کو ڈانٹا اور فرمایا کہ تم اپنے مال سے اس کے وارثوں کو خوں بہا ادا کرو اور خبردار آئندہ کسی مجاہد سے کبھی ایسا کوئی کام نہ لینا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے کیونکہ میرے نزدیک ایک مسلمان کا مقتول ہونا بڑی سے بڑی ہلاکت سے بھی بڑھ کر ہلاکت ہے۔ (ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ ص ۱۷۲ ج ۲)

> مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ ہوشیار ہوں
> (۹) پاؤں جب طوفِ حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

حل لغات طوفِ حرم طوافِ کعبہ۔ طوافِ روضہ مبارک یہاں روضۂ اقدس مراد ہے۔ سر پھر گیا دیوانہ ہوگیا۔ سر کے بل۔

Marfat.com

شرح اے مجھے دیکھنے والو! مجھے مدینہ پاک میں دیوانہ وار پھرتے دیکھ کر پاگل بتاتے ہو۔ حالانکہ میں اتنا ہوشیار اور باہوش و حواس ہوں کہ تم بھی نہ ہوگے دیکھو تو جب روضۂ اقدس کا طواف کرتے کرتے میرے پاؤں جواب دے دیتے ہیں تو اس وقت دیوانہ وار سر کے بل ہو جاتا ہوں بہر حال طواف حرم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت میری قسمت میں ہے جسے میں بغیر رُکے مسلسل اور متواتر کئے جاتا ہوں۔

حضرت شاہ جمالی قدس سرہٗ حضرت علامہ فیض محمد شاہ جمالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق سُنا ہے کہ آپ جب باب جبریل میں پہنچے تو حسبِ عادت چوکھٹ کو چومنے کے لئے جُھک گئے تو پہرہ داروں نے آپ کو اُٹھانے کی کوشش کی لیکن بدستور چومتے رہے جب پہرہ داروں نے دیکھا کہ یہ ہٹنے والے نہیں تو یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے "ھذا مجنون" یہ پاگل ہے۔

سندھی دوست فقیر کا ایک سندھی دوست سالوں سے بلا اقامہ مدینہ پاک میں مقیم تھا۔ نجدیوں کے نزدیک بلا اقامہ حجاز میں رہنا قانونی جرم ہے ایک دن وہ ان کے ہاتھ لگ گیا اسے پکڑ کر مدیر کے پاس لے گئے انہوں نے کہا این الکفیل تیرا کفیل کہاں ہے۔ جواب دیا کفیل فی میرا کفیل ہے۔ چلو دکھاؤں۔ مدیر نے ایک شرطہ ساتھ بھیجا۔ جونہی سندھی نے گنبد خضریٰ کو دیکھا تو شرطے کو جھنجھوڑ کر کہا ھذا کفیلی میرا کفیل یہ ہے شرطہ ہنس پڑا اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا "ھذا مجنون"

میرا ایک قصہ فقیر ۱۳۹۹ھ میں حج سے فراغت کے بعد گنبد خضریٰ کی حاضری کے لئے مدینہ طیبہ پہنچا۔ جالی مبارک کو چومنے کا ارادہ کیا تو شرطے نے ہاتھ پکڑ کر پیچھے دھکیل دیا وہ دھکیل کر جونہی پیچھے ہٹا تو میں نے اس کی پیٹھ چوم لی۔ اس نے مڑ کر کہا یہ کیا میں نے کہا جالی مبارک کو تم چومنے نہیں دیتے لیکن جالی کو پیٹھ دے کر کھڑے ہو تو میں نے تیری پیٹھ کو اسی لئے چوم لیا ہے کہ جالی مبارک کو تو مس کر رہی ہے تمہاری ہے۔ ہنس کر کہا مجنونٌ یہ مجنون ہے۔ میں نے

Marfat.com

(۱۰) رحمۃ للعالمین! آفت میں ہوں کیسی کروں!
میرے مولیٰ۔ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا

حل لغات رحمۃ للعالمین اے تمام عالم کی رحمت۔ یہ صرف حضور علیہ السلام کا خاص لقب ہے۔ کیسی کروں کس ڈھنگ سے کروں۔ کیا چارہ جوئی کروں۔ بلا مصیبت۔ زحمت۔

شرح اے رحمتِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آفت زدہ ہوگیا ہوں اب آپ ہی بتایئے میں اپنے دل کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوگیا ہوں کیونکہ وہ میرے آپکے دربارِ مبارک میں فرق ڈالنا چاہتا ہے اور میری طبیعت کے قطعاً خلاف ہے اب میں یہاں سے کہیں نہیں جا سکتا۔ ؎

تڑپ تڑپ کر تو پہنچا ہوں کوئے دلبر تک
یہاں سے اے تپش دل اُٹھوں کہاں کے لئے

نفس امارہ اس شعر میں نفس اَمّارہ کی شکایت اور اس کے علاج کا طریقہ بتایا ہے نفس اَمّارہ کی شرارتیں تو سب کو معلوم ہیں۔

حدیث شریف اعدیٰ عدوک نفسک التی بین جنبیک۔ سب سے تیرا بڑا دشمن بُرا نفس ہے جو ہر وقت تیرے پہلو میں ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ نفس امارہ کا علاج سوائے مُرشدِ کامل کے اور کوئی نہیں کر سکتا اور امام احمد رضا قدس سرہٗ نے حضور علیہ السلام سے اس کے علاج کا اس لئے عرض کیا ہے کہ آپ مُرشدِ کامل صرف اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں جیسا کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے اور مشہور ہے کہ جس کا

Marfat.com

پیر یا مرشد نہیں اس کا پیر ابلیس رشیطان ہے۔ امام احمد رضا خان اس خیال کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں انجام کار دستگاری کے واسطے نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔
(السنیۃ الانیقہ فی فتاوی افریقہ ص۱۴۳)

امام احمد رضا بیعت و مریدی کے خلاف بھی نہیں بلکہ اصلاح باطن کے لئے اس کو مفید قرار دیتے ہیں۔ (ایضاً ص۱۴۱) خود امام احمد رضا ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں۔

میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا (۱۱)

حل لغات صدقے قربان۔ کنکریاں کنکری کی جمع۔ سنگ ریزہ۔ دفعتاً۔ اچانک، ایک ہی دفعہ میں۔ منہ پھر گیا شکست کھا جانا بھاگ جانا۔

شرح (۱۱) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے ہاتھوں کے قربان جاؤں آخر وہ کس قسم کی اور کس صفت کی کنکریاں تھیں جسے آپ نے اپنے مقدس ہاتھوں میں لے کر جنگ بدر و حنین میں کافروں کی طرف پھینک دی تھیں جن کی وجہ سے بے شمار دشمن کافروں کو شکست ہوگئی اور وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے۔

معجزہ یہ شعر اس مشہور معجزہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو غزوۂ بدر میں پیش آیا تفصیل کتب سیر میں ہے۔ غزوۂ بدر میں جب کفار نابکار اپنی پوری طاقت و قوت کے ساتھ میدان کارزار میں اس تصور و گمان میں تھے کہ مٹھی بھر مسلمانوں کو تہس نہس کر دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ قادر مطلق نے کچھ اور چاہا تھا اس دوران اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار ملائکہ بھیجے پھر پانچ ہزار ہو گئے شیطان نے جو بصورت سراقہ کفار کے ساتھ تھا جب آسمانی مدد دیکھی تو اپنی جان کے ڈر سے بھاگ گیا۔ حضور نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنکریوں کی مٹھی لے کر کفار کی طرف پھینک دی۔ کوئی مشرک ایسا نہ تھا جس کی آنکھ میں کنکریاں نہ ہوں۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حملہ اجتماعی کا حکم دیا۔ گھمسان کے معرکہ کے وقت اللہ تعالیٰ نے کفار کو مسلمان اپنے سے دو چند دکھلائے جس سے ان پر رُعب طاری ہو گیا۔ قتل کا بازار گرم ہوا۔ فرشتے نظر نہ آتے تھے مگر ان کے افعال نمایاں تھے۔ کہیں کسی مشرک کے مُنہ اور ناک پر کوڑے کی ضرب کا نشان پایا جاتا۔ کہیں بے تلوار سر کٹتا نظر آتا۔ کہیں آواز آتی اقدم حیزوم آخر کفار کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ نکلے خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عریش سے ننگی تلوار لئے یہ پکارتے ہوئے نکلے۔

سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (قمر ع ۳) عنقریب کفار شکست کھا کر بھاگیں گے پیٹھ دے کر۔

فائدہ حیزوم جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے جبریل علیہ السلام غزوۂ بدر میں اسی پر سوار ہو کر تشریف لائے اور کفار پر حملہ کے وقت اسے یُوں کہتے۔ اقدم حیزوم۔ اے حیزوم آگے بڑھو۔

علم غیب آیۃ مذکورہ مکیہ ہے اس میں ایک مدت پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتا دیا کہ یہ کفار مکہ جب آپکے مقابلہ پر آئیں گے تو پیٹھ دے کر شکست کھا کر بھاگیں گے چنانچہ بدر میں یونہی ہوا اسی لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شکست پر آیت مذکورہ تلاوت فرمائی۔

یہ کتاب فروخت کے لیے نہیں

Marfat.com

(۱۲) کیوں جناب بوہریرہ! کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

حل لغات بوہریرہ ابوہریرہ (بلی والا) کنیت ہے۔ اصل نام عبدالرحمن بن عمر ہے ویسے ان کے نام میں تقریباً ۳۰ اقوال ہیں یہ اہلِ صفہ میں بڑے صاحبِ کمال بزرگ اور حضورؐ کے جاں نثار صحابی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انہیں چاہتے تھے۔ جام پیالہ شیر بروزن تیر۔ دودھ ۔منہ پھر گیا پیٹ بھر گیا۔ سیر ہو گئے

شرح اے محترم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ تو بتلایئے کہ وہ ایک پیالہ دودھ آخر کس قسم کا تھا کہ جس دودھ کو ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیٹ بھر کے پیا لیکن دودھ جوں کا توں رہا۔

معجزہ بخاری شریف وغیرہ میں ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اصحابِ صفہ میں شامل تھا اور کبھی کبھی بھوک کی وجہ سے ایسا ہو جاتا کہ پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں سرِ راہ آ بیٹھا جہاں سے لوگ زیادہ تر گزرتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر ادھر سے گذرے اور میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارہ میں دریافت کیا میرا مطلب یہ تھا کہ شاید وہ کچھ کھلا بھی دیں گے لیکن انہوں نے میرا دلی مدعا نہ سمجھا اور چلے گئے۔ اتنے میں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا جیسے آپ میرے دل کی بات سمجھ گئے ہوں۔ مجھ سے ارشاد فرمایا "ابوہریرہ! میرے ساتھ چلے آؤ" میں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ حضور گھر میں تشریف لے گئے جہاں حضورؐ نے پیالہ میں دودھ دیکھا اور گھر والوں نے حضور کو اس شخص کا نام بتایا جس نے دودھ کا ہدیہ بھیجا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "ابوہریرہ! جاؤ اہل صفہ کو بلا لاؤ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک تھی کہ کوئی صدقہ آتا تو سب اہلِ صفہ کو دے دیتے تھے اور اگر ہدیہ آتا تو ان کو اپنے ساتھ شامل فرما لیتے تھے تو میں نے اپنے دل میں

Marfat.com

کہا کہ تمام اہل صفہ میں انس دودھ کی حقیقت کیا ہوگی اگر یہ سارا دودھ مجھے ہی مل جاتا تو مجھ میں کچھ سکت آجاتی۔ اب دیکھئے اس میں سے کچھ ملتا ہے یا نہیں، یہی خیالات میرے دل میں آرہے تھے لیکن اطاعت خدا اور رسول کے بغیر چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں سب کو بلا لایا وہ آکر بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہی فرمایا "ابوہریرہ! یہ پیالہ لو اور سب کو پلاؤ" میں نے پیالہ لے لیا میں ہر ایک کو پیالہ دیتا جاتا تھا اور جب ایک شخص پی کر سیراب ہو جاتا تھا تو میں پھر دوسرے کو وہی پیالہ دیتا تھا۔ اسی طرح سب سیر ہو گئے رسول اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ کو لے کر اپنے دست مبارک پر رکھ لیا اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا "ابوہریرہ اب تم اور میں رہ گئے ہیں اور یا صرف تمہیں رہ گئے ہو" میں نے عرض کیا آپ سچ فرماتے ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا اب تم پی لو میں بیٹھ گیا اور جی بھر کر دودھ پیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا پھر آپ نے فرمایا اور پیو میں نے تعمیل کی اسی طرح کئی بار فرمایا میں نے بھی تعمیل کی بالآخر میں تھک گیا عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تو گنجائش نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ پیالہ میں نے پیالہ پیش کیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کر کے بسم اللہ شریف پڑھی اور دودھ کا پیالہ ختم کیا۔

معجزات

دودھ کے معجزات کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہے نہ صرف سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیالے کے دودھ میں برکت دکھائی درجنوں واقعات ایسے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کے دریا بہا دئے مثلاً

اُم معبد کی بکری رضی اللہ عنہ

ہجرت کے دوران حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گذر ام معبد کے خیمہ سے ہوا آپ نے اس سے پانی مانگا یہاں ایک لاغر بکری سے دودھ بھرپور حاصل ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا۔ باوجودیکہ اس میں دودھ نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے مختار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کی ندی بہا دی۔ (خلاصۃ الوفا)

Marfat.com

واسطہ پیارے کا۔ ایسا ہو کہ جو سُنی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا (١۴٣)

عرش پر دھومیں مچیں، وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا (١۴۴)

حل لغات **واسطہ پیارے کا** (محاورہ) اے اللہ اپنے پیارے حبیب کے طفیل ایسا ہو قبول فرما۔ **سُنّی** مسلک اہل سنت والجماعت رکھنے والا۔ **مرے** مر جائے۔ خاتمہ ہو جائے **ترے شاہد** تیری گواہی دینے والے (کلمۂ شہادت پڑھنے والے) لوگ **فاجر** بدکار و گنہگار۔ **دھومیں مچیں** خوشیاں منائی جائیں۔ **مومن صالح** نیک عمل کرنے والا مؤمن **فرش** زمین **ماتم** مردے پر نوحہ کرنا **طیّب و طاہر** پاک صاف۔

شرح (١۴٣ و ١۴۵) اے اللہ! اپنے پیارے حبیب کے طفیل میری یہ دُعا سُنّیوں کے حق میں قبول فرمالے کہ جو بھی صحیح العقیدہ (مسلک اہلسنت و جماعت رکھنے والا) بتقضائے الٰہی دُنیا کو خیرباد کہے تو وہ عامل بالسنت یعنی نیک نمازی مجاہد و غازی ہو کر خیرباد کہے تو وہ عامل بالسنت یعنی نیک نمازی۔ مجاہد و غازی ہو کر خیرباد کہہ کہے تیرا کلمہ پڑھنے والے دوسرے جو لوگ ہیں وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ وہ سنی مسلمان بدکار و گنہگار ہی دُنیا سے چلا گیا حسن عمل اور تردید۔ اعیار کی تلقین بڑے پیارے الفاظ میں دُعائیہ انداز میں کی جا رہی ہے۔

فائدہ یہ دو شعر قطع بند ہیں کہ جن کا مطلب دوسرے شعر کے ملانے کے بعد ادا ہوتا ہے۔ یعنی سنیوں کے مرنے کے بعد عرش عظیم پر جب اُس کی

Marfat.com

روح پہنچے تو دیکھ کر خوشیاں منائی جانے لگیں اور فرشتے پکار اُٹھیں کہ وہ نیک عمل مؤمن ہمیں آملا ہے اور جب اہلِ زمین سے اس کی مرنے کی آواز اُٹھے تو کہا جائے کہ وہ سُنّی مؤمن دُنیا سے گناہ بالکل پاک وصاف ہو کر گیا۔

عرش پر دھوم

احادیث مبارکہ میں ہے کہ بعض حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے وصال پر عالم برزخ میں جشن منائے جاتے ہیں ملائکہ کرام اور ارواحِ طیبہ ان کے استقبال کو آتی ہیں طویل مضامین میں سے نمونہ کے طور ملاحظہ ہو

(۱) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بے شک جب مؤمن مرجاتا ہے تو اس کے مرنے پر قبرستان اپنے آپ کو سجا لیتے ہیں لہٰذا ان میں سے ایسا کوئی حصہ نہیں ہوتا جو یہ تمنا نہ کرتا ہو کہ یہ مجھ میں دفن ہو۔ (ابنِ عساکر)

(۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کے مرنے پر چالیس دن تک زمین روتی ہے۔ (حاکم وغیرہ)

(۳) حضرت عطا الخراسانی فرماتے ہیں کہ جو بندہ زمین کے حصّہ میں سجدہ کرتا ہے وہ حصہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گا اور اس کے مرنے کے بعد روئے گا (ابونعیم)۔

سابق دور میں تو ایسے حضرات کی شمار ناممکن ہے ہم نے اپنے دور کے اپنے مشاہیر کی موت دیکھی سنی تو یقین آیا امام احمد رضا قدس سرہٗ کی دعا مستجاب ہے کہ اب دیکھیئے کہ علماء و مشائخ تو بڑی بات ہے عوام کی موت کا یہ حال ہے کہ عاشق کا جنازہ۔

ادھر مخالفین کا حال بھی عوام و خواص سے مخفی نہیں کہ ان کے بڑوں سے بڑے بدشکل ہو کر مرے کہ موت کے وقت چہرہ بگڑا ہوا صورت بدلی نہایت ہی بدشکل ہو کر مرے چند نمونے فقیر کی کتاب "گستاخوں کا بُرا انجام" میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

اللہ اللہ! یہ عُلُوّ خاص عبدیت رضاؔ
بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا (۱۵)

حل لغات اللہ اللہ! حیرت کے موقعہ پر بولا جاتا ہے حیران ہوں میں **عُلُوّ** خاص خاص بلندی **عبدیت** عبودیت بندہ و مملوک ہونا۔

شرح اسے رضاؔ اللہ اللہ! پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا بندہ و مملوک بنایا تو عبدیت کا خاص الخاص ایسا مرتبۂ بلند عطا فرمایا کہ وہ بندۂ خاص المرتبت بہر ملاقات اللہ قادر مطلق کی بارگاہِ خاص میں چلا گیا۔ یہ مرتبۂ خاص اوّلین و آخرین میں کسی بندۂ عام و خاص کو کبھی نہ نصیب ہوا اور نہ ہوگا

معراج اس اعزاز میں سرور کائنات فخر موجودات سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ منفرد ہے۔ اس شعر میں واقعۂ معراج کی طرف نہایت فصاحت کے ساتھ اشارہ ہے۔

واقعہ معراج اللہ تعالیٰ نے فرمایا

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾	پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

انبیا علیہم السلام کی معراجیں انبیا علیہم السلام کی معراجیں ہوئیں لیکن ان کی کیفیت کچھ اور تھی مثلاً آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ کے وقت اور دخول جنت سے ابراہیم علیہ السلام کی معراج یہ کہ آپ سے

Marfat.com

حجابات اُٹھائے گئے تو آپ عرش بریں سے تحت الثریٰ تک تمام مخلوق کو آنکھوں سے دیکھا عیسٰی علیہ السلام کو زندہ اُٹھا لیا۔ لیکن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہاں تک کی سیر کرائی، جہاں نہ جب ہے، نہ کب ہے نہ زمین نہ زمان نہ چنیں نہ چناں اور نہ مکیں نہ مکان، حضور علیہ السلام کی معراج پہلے انبیاء سے بالکل مختلف تھی کہ اس رات خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوا اے جبریل امین آج کی رات طاعت و عبادت چھوڑ کر تسبیح و تہلیل سے منہ موڑ کر پرِ طاؤسی اور زیورِ فردوسی سے آراستہ ہو، پٹکا خدمتگاری کمر پہ باندھ، کلاہِ فرمانبرداری سر پہ رکھ اور میکائیل سے کہہ کہ پیمانہ ارزاق ہاتھ سے رکھے تقسیم رزق موقوف کر دے اسرافیل صور نہ پھونکے، عزرائیل سے کہہ دو کہ ہاتھ قبض ارواح سے روکے، نوبت نوازان صدق و صفا نقارہائے جود و عطا تمام اطراف عالم میں بجائیں داروغہ بہشت بریں جنت کی آئینہ بندی کرے حورانِ خلد بریں آراستہ پیراستہ ہو کر ہاتھ میں طبق زر و جواہر لے کر غرف جنت میں صف بستہ کھڑی ہو جائیں، مالک جہنم دربانے دوزخ بند طبقات جہنم ٹھنڈی اور اہل دوزخ سے عذاب موقوف کرے، دریا موجیں نہ ماریں، ہواؤں کی روانی ختم ہو جائے آسمان گردش سے ٹھہرے، حاملانِ عرش لباس زیب تن کریں بعد ازاں حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے کہہ دو کہ اپنی روحوں کو روائح مقدس سے معطر و معنبر کریں پھر ستر ہزار فرشتے اپنے ساتھ لے کر جنت سے براق صبا رفتار اپنے ہمراہ لے کر میرے محبوب کی بارگاہ میں جا کر عرض کرو کہ آج کی رات آپ کو خدا تعالیٰ اپنے دیدار اور کلام سے مشرف فرمانا چاہتا ہے۔

چونکہ حضور علیہ السلام کی تین حیثیتیں ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے معراج کے بھی تین حصے کئے، حضور علیہ السلام مسجد حرام سے چل کر مسجد اقصیٰ پہنچے جہاں تمام نبیوں نے حضور علیہ السلام کی امامت میں نماز ادا کی، چنانچہ علامہ شہاب الدین آلوسی بغدادی تفسیر روح المعانی ص۱۲/۱۵ پر فرماتے ہیں کہ نبیوں کی سات صفیں تھیں ان میں سے تین مرسلین کی اور چار نبیوں کی علاوہ ازیں ملائکہ نے بھی آپ کے پیچھے نماز ادا کی، مسجد اقصیٰ عالم اجسام میں ہے اور اس میں حضور علیہ السلام

Marfat.com

کی بشریت کو یہ عروج حاصل ہوا کہ تمام انبیا علیہم السلام نے آپ کی بشریت مقدسہ کے پیچھے اقتدا کی اور یہ حضور علیہ السلام کی بشریت کا معراج ہے۔ اس حیثیت سے کہ عالم بشریت میں انسانیت اور بشریت کا کمال رکھنے والے انبیا علیہم السلام پیچھے اور حضور علیہ السلام کی بشریت آگے، پھر اس کے بعد حضور علیہ السلام آسمانوں پر تشریف لے گئے اور ساتوں آسمانوں سے گزر کر سدرۃ المنتہیٰ پہنچے، یہ وہ مقام ہے جہاں سے آگے اللہ کے بڑے بڑے فرشتے بھی نہیں جا سکتے۔ جبریل امین بھی اس مقام سے سے آگے نہ بڑھ سکے لیکن حضور علیہ السلام اس مقام سے آگے بڑھ گئے۔ ؎

جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کی شناسا تمہیں تو ہو

نہ پہنچے وہاں جبریل امین بھی
بلند اس قدر ہے مقام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مقام قاب قوسین

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان و زمان کی قیود سے بلند ہو کر فوق العرش اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔

معراج کے نکتے

(۱) نبوت کی مدت ۲۳ سال ہے جس کے نصف ۱۱½ معراج ہوئی۔ نبوت کا سال ربیع الاوّل سے شروع ہے جس کے بالکل وسط میں رجب واقع ہے۔ ہفتہ شرعاً جمعہ سے شروع ہوتا ہے دو شنبہ بالکل وسط میں رجب جس میں اشارہ ہے کہ اس نبی کا دین درمیانی دین ہے اور اُمت اُمتِ وسط لہٰذا معراج ماہ رجب دوشنبہ کی شب میں ہوئی۔

(۲) حضور علیہ السلام کی ولادت، ہجرت مدینہ منورہ میں داخلہ عطا نبوت، معراج اور وفات تمام اُمور دوشنبہ کو ہوئے۔ اسی لئے اس دن کا نام یوم الاثنین اور حضور کا ... بھی دوسرا ہے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

Marfat.com

غرضیکہ دوسرے درجہ والا دوسرے دن میں ہر نعمت سے سرفراز کیا اسی لئے اردو والے اس دن کو پیر کہتے ہیں کہ تمام ایام اس سے مستفیض اور فیضیاب ہیں

(۳) معراج رات میں ہوئی وہ بھی آخری رات میں ۲۷ کی کہ دشمنوں کو علم ہوا نہ دوستوں کو خبر۔ دو وجہ سے اوّل تو اس لئے کہ معراج میں وصال ہے اور وصال کے لئے رات موزوں اسی لئے عبادت و راز و نیاز کے لئے رات موزوں اسی لئے عبادت و راز و نیاز کے رات موزوں مانی گئی۔ دوم اس لئے کہ آج حقیقت محمدی اصلی رنگ میں جلوہ گر ہے کسی آنکھ میں طاقت نہیں ہے کہ اس کو دیکھ سکے ہاں ملائکہ کی آنکھ ہی ہے جو اس جلوہ کی متحمل ہو ان میں بھی حسب طاقت ہی ساتھ دے سکے۔

اس شب حضور کی مثال آفتاب کی سی تھی کہ جوں جوں چڑھتا ہے نور بڑھتا ہے۔

(۴) انبیا کرام سے آسمانوں پر ملاقات ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ براق کی رفتار تھی۔ انبیا کرام ابھی بیت المقدس میں تھے اور ابھی استقبال کے لئے اپنے مقامات پر آسمان میں پہنچ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیا کرام اور ارواح مقدسہ کی رفتار نگاہ کی رفتار سے بھی زیادہ تیز ہے۔

(۵) موسیٰ علیہ السلام کی عرض پر پچاس نمازیں صرف ۵ رہ گئیں تاکہ لوگ جان جائیں کہ ارواحِ مقدسہ کے بعد موت کے بھی زندوں کی مدد کرتی ہیں۔

تیز رفتاری

فلاسفہ حضور علیہ السلام کی سواری کی تیز رفتاری کے منکر ہیں اور وہابی دیوبندی آپ کے حاضر و ناظر کے ان دونوں کا رد ملاحظہ ہو۔

سب کو معلوم ہے کہ دور حاضرہ میں ابھی سواریاں تیار ہو گئی ہیں جو دنوں کا سفر گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کر لیتی ہیں اور آئے دن ایسے ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں جو چند منٹوں میں کئی کئی سو میل کا سفر طے کر لیتے ہیں اور پھر اس سے بھی زیادہ ترقی کرنا ممکن ہے اور یہ سب کچھ اس امر پر شاہد ہے کہ رات

Marfat.com

کے تھوڑے سے حصّہ میں ہزاروں میل کا سفر طے کر لینا ممکن ہے۔

حضور کی سواری براق برق سے ہے اور برق بجلی کو کہتے ہیں اور یہ بجلی آج کل لوازمات زندگی بن چکی ہے اس کی تیز رفتاری سب کے سامنے ہے۔ ریلوں، موٹروں اور ہوائی جہازوں کی تیز رفتاری کو جانے دو۔ گھروں کی بجلیوں، ٹیلیفونوں، ٹیلی گراموں اور وائرلیسوں کو دیکھو یہ کتنے تیز رفتار ہیں ان سب چیزوں کی محرک بجلی ہے ہزاروں میل دُور بیٹھ کر ٹیلیفون میں بات کرتے ہیں آپ کی اور آپکے مخاطب کی گفتگو اتنی مُسافت سیکنڈ بھر میں طے کر کے آتی اور جاتی ہے۔ یہ کیا بات ہے؟ یہی نا کہ آپ کی باتوں کو بجلی ایک سیکنڈ سے بھی کم مدت میں ہزاروں میل دُور پہنچا دیتی ہے۔ ٹیلیفونوں میں تو برقی تاروں کا واسطہ ہے۔ وائرلیس میں یہ بھی نہیں۔ اپنے یہاں بیٹھ کر آپ لندن اور نیویارک میں بھی اپنی آواز دم بھر میں پہنچا سکتے ہیں۔ کس طرح؟ بجلی کی طاقت سے؟ اور اب تو یہ بجلی متکلم کی تصویر بھی مخاطب کو پہنچانے لگی ہے۔ جسے ٹیلی ویژن کہتے ہیں تو یہ آپ کی بجلی ہے۔ اور براق تو خالق کی بجلی ہے جسے خالقِ بجلی نے اپنے محبوب کو بلانے کے لئے سواری بنا کر بھیجا تھا وہ اگر لحظہ بھر میں حضور کو معراج کی سیر کرا دے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟

ہمارے نورِ نظر کی سرعتِ سیر دیکھئے کہ ابھی تو ہماری نظر زمین پر تھی اوپر دیکھتے ہی یہ نظر آسمان پر پہنچ گئی۔ تو جب ہماری نظر کی سرعتِ سیر کا یہ عالم ہے تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا تعالیٰ کی خاص نظرِ رحمت ہیں وہ آن کی آن میں زمین سے لامکاں پھر وہاں سے زمین پر تشریف لائے تو کونسا اشکال ہے۔ مزید دلائل فقیر کی کتاب "معراج المصطفیٰ" کا مطالعہ کیجئے۔

Marfat.com

(۱۶) ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا آخر گیا

حل لغات ٹھوکریں کھاتے پھرو گے دھوکا اور صدمہ اُٹھاتے پھرو گے۔ پڑ رہو۔ سو رہو۔ مستقل قیام کرلو۔ دھونی رما لو۔ قافلہ مسافروں کا گروہ۔ کارواں۔

شرح اے احمد رضا درِ محبوب چھوڑ کر اب کہاں جاؤ گے یہی تو وہ در ہے جہاں پر رحمت و سکینہ۔ بندہ پروری و ذرّہ نوازی نصیب ہوتی ہے ان کے در کے سوا جہاں بھی جاؤ گے دھوکہ کے علاوہ صدمات ہی صدمات اُٹھاؤ گے فلہذا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سنگِ در پہ بوریا بستر جما لو ہر آفت و مصیبت سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

یوں تو مسافروں کا گروہ تمہاری نظروں کے سامنے کچھ پہلے چلا گیا اور کچھ بعد کو جانے والا ہے بہر حال یہ قافلے تو آتے جاتے ہی رہتے ہیں مگر خیال کرنا تم کہیں یہاں سے ہرگز نہ جانا۔

Marfat.com

نعت شریف (۱۴)

(۱) نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلمدان گیا

حل لغات نعمتیں، عطاؤ بخشش۔ بانٹنا تقسیم کرتے لٹاتے ہوئے سمت طرف۔ ذیشان شان و شوکت والا منشیٔ رحمت رحمت کا لکھنے والا فرشتہ

۱۔ شرح وہ شان و شوکت والے اور جود و کرم والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عطاو بخشش انس و جن چرند و پرند۔ جمادات نباتات اور حیوانات وغیرہ پر تقسیم کرتے ہوئے جس جانب تشریف لے جاتے ہیں تو ساتھ ہی ساتھ فرشتۂ رحمت کا قلمدان بھی اسی طرف پہنچ جاتا ہے اور ہر چیز کے لئے نعمتیں اور رحمتیں لکھ لی جاتی ہیں جو فوراً ہی ملنے لگتی ہیں۔

قاسم رزق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کمال کا بیان ہے کہ آپ قاسم رزق اللہ ہیں۔

اس کمال کا انکار اگر کسی کو ہو تو ہوتا رہے لیکن ہمیں تو اپنے وجود میں ہونے نہ ہونے کا وہم وگمان تو ہو سکتا ہے لیکن اس عقیدہ کا انکار توبہ توبہ۔ کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں فرمایا۔

اِنّما انا قاسم واللہ یعطی۔ (بخاری شریف) بیشک میں ہی تقسیم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

قاعدہ علم معانی علم معانی کا مسلّم قاعدہ ہے کہ فعل متعدی کا مفعول (ودیگر متعلقات) مذکور نہ ہو تو اس میں عموم ہوتا ہے یہاں

Marfat.com

قاسم اسم فاعل از قسمۃ فعل متعدی ہے اس کا مفعول مذکور نہیں اسی لئے لازماً خدا تعالیٰ کی جملہ نعمتوں اور عطاؤں کی تقسیم کے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاسم ہیں اگر کوئی سرے سے تقسیم کا منکر ہے تو بھی بدقسمت ہے اگر صرف یہ کہتا ہے کہ آپ صرف مالِ غنیمت یا علم کے قاسم ہیں تو بھی تنگ ظرف ہے ورنہ بقاعدہ مذکورہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم میں عموم ہے۔

قرینۂ عموم اس عموم میں شک وشبہ کی گنجائش کہاں جبکہ اسی حدیث میں جملہ "واللّٰہ یعطی" واقع ہے اور اس میں بھی عموم کا قاعدہ تو فرض ہے کہ ہر شے اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے اس جملہ میں بھی فعل متعدی کے ہر دو مفعول غیر مذکور ہیں تو یہ عموم قطعی ہے اس معنی پر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاسم ہونا بھی قطعی ماننا پڑے گا کیونکہ انا قاسم و اللہ یعطی معطوف معطوف علیہ ہیں اور ان کا حکم ایک ہوتا ہے۔ اسی لئے جس شے اور جس کا معطی خدا ہے اسی کا قاسم مصطفے ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجل جلالہٗ) اسی کا ترجمہ امام احمد رضا نے دوسرے مقام پہ یوں ادا فرمایا ہے ؎

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم　　　دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

تقسیم کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) سیدنا طلحہ کو جنت عطا فرمائی ایک دن دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صحابی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حاضر تھے ان کے نصیب جاگے۔ حضور اکرم نے فرمایا:

لَكَ الْجَنَّةُ عَلَيَّ يَا طَلْحَةُ غَدًا طلحہ کل تمہارے لئے جنت میرے ذمہ ہے (طبرانی)

فائدہ حضور اکرم نے حضرت طلحہ کو بلا مانگے جنت عطا فرمادی معلوم ہوا کہ رب کی نعمتوں کے قاسم حضور اکرم ہی ہیں۔

سوال یہ ایک خاص واقعہ ہے واقعات سے عموم ثابت نہیں ہوتا۔

Marfat.com

جواب اگرچہ سوال لایعنی ہے لیکن عموم تو دوسری روایات سے ہے مثلاً حضور علیہ السلام نے کئی اُمور کے لئے فرمایا کہ جو اس امر کی ضمانت دے اس کی ۔۔۔ کا میں ضامن ہوں اگر آپ کو اختیار نہیں تو ضمانت کیسی۔

جنت کی ضمانت حدیث شریف میں ہے کہ ایک دن ایک اعرابی بارگاہ ۔۔۔ میں حاضر ہوا اور اس نے سوال کیا۔ حضور علیہ السلام خاموش رہے۔ تیسری بار کے سوال پر حضور نے فرمایا سَلْ مَا شِئْتَ یَا اَعْرَابِی اے اعرابی جو تیرا جی چاہے مانگ لے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فَغَبَطْنَا فَقُلْنَا الْاٰنَ یَسْئَلُ الْجَنَّۃَ یہ حال دیکھ کر حضور مائل بہ کرم ہیں اور اعرابی سے فرما رہے ہیں کہ جو تیرا جی چاہے مانگ۔

ہمیں رشک آیا اور ہم نے اپنے جی میں کہا۔ اب یہ اعرابی حضور سے جنت مانگے گا مگر اس نے سواری کے لئے اونٹ اور زادِ راہ مانگا۔ حضور نے حکم دیا کہ دے دیا جائے اس کے بعد آپ نے فرمایا کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی اس بوڑھی عورت کے مانگنے میں۔ پھر حضور نے اس بوڑھی عورت کا واقعہ سنایا کہ

جب موسیٰ علیہ السلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا اور وہ کنارۂ دریا تک پہنچے تو سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے حضرت موسیٰ نے دربارِ باری میں عرض کی الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ تم قبر یوسف کے پاس ہو ان کا جسم اپنے ساتھ لے لو۔ حضرت موسیٰ کو یوسف علیہ السلام کی قبر معلوم نہ تھی۔ آخر انہوں نے ایک بوڑھی عورت سے اس کے متعلق استفسار کیا اس نے کہا لَا وَاللّٰہِ حتیٰ تعطینی لہا اَسْئَلُکَ موسیٰ! میں قبر کا پتہ ہرگز نہ بتاؤں گی حتیٰ کہ آپ مجھ کو وہ دے دیں جو میں آپ سے مانگوں۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا ذَالِکَ لَکِ ہمیں منظور ہے جو چاہے ہم سے مانگ لے۔ اس بڑھیا نے عرض کی قَالَتْ فَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ

Marfat.com

فی الدرجۃ التی تکون فیہا اس بوڑھی عورت نے عرض کی تو میں یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں آپ کے ساتھ اسی درجہ میں رہوں جس میں آپ ہوں۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا سلی الجنۃ بس جنت مانگ لے یعنی تجھے یہ ہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر۔ اس بوڑھی عورت نے کہا۔ خدا کی قسم اس کے سوا میں اور کچھ نہیں مانگوں گی۔ ابھی حضرت موسیٰ اور اس بڑھیا کی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اے موسیٰ! بڑھیا جو طلب کرتی ہے اس کو دے دو۔" (طبرانی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس واقعہ کو بیان کر کے اس اعرابی کی قصور ہمت پر تعجب فرمایا کہ دیکھو ہم نے اسے اختیار عام دے دیا تھا کہ جو چاہو مانگو، اگر وہ ہم سے جنت بلکہ جنت سے بھی اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم اس کو ضرور عطا فرما دیتے کیونکہ ہم اس کو زبان دے چکے تھے مگر یہ اعرابی تو بڑا پست نکلا اس نے ہم سے مانگا بھی تو کیا۔ سواری کے لئے اونٹ اور زادراہ جو دنیا کی بالکل معمولی شے ہے۔

فائدہ اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے تقسیم فرمانے والے ہیں اور آپ کے دستِ اقدس اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا و آخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ نعمت "جنت" جسے چاہیں بخش دیں۔

چنانچہ جب حضور نے اس اعرابی سے یہ فرمایا کہ مانگو جو چاہو تو حضرت علی نے تو یہاں تک فرمایا کہ یہ اعرابی ضرور حضور سے جنت مانگے گا جس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ

بخدا خدا کا یہ ہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

Marfat.com

بے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
(۲) میرے مولیٰ! میرے آقا!! تیرے قربان گیا

حل لغات **بے خبر** مدد کو آئیے۔ **غیروں** غیر مذاہب و مسالک والے بد مذہب لوگ۔ **مولیٰ** مددگار۔ **آقا** مالک۔

شرح (۲) اے میرے مالک کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد میری مدد کو آئیے کیونکہ میرا دھیان (خیال) غیر لوگوں (بد مذہبوں کی طرف جا رہا ہے۔ حالانکہ اے میرے مددگار اے میرے مالک میں آپ کے قربان جاؤں جلد از جلد دستگیری فرمائیے۔

یارسول اللہ مدد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ و توسل تو صحابہ کرام سے تاحال حق کرتے ہیں اور بعض ان میں نقد جواب پاتے ہیں اس مسئلہ پر ابن تیمیہ نے اختلاف کیا اسی کی تقلید میں اب وہابی دیوبندی اور نجدی اور ان کی دیگر ذیلی جماعتیں نہ صرف ان کا بلکہ استمداد کو شرک کے فتویٰ سے داغدار کرتے ہیں اسی موضوع پر ہزاروں تصانیف لکھی گئیں اور لکھی جا رہی ہیں فقیر شعر کی مناسبت سے چند حوالے عرض کرتا ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب "ندائے یارسول اللہ" میں ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنا مستحسن ہے اس کو مختلف الفاظ توسل و استغاثہ و تشفع و توجہ سے تعبیر کیا جاتا ہے بعض وقت توسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہوتا ہے کہ آپ سے کوئی چیز طلب کی جائے بدیں معنیٰ کہ آپ اس میں تسبب پر قادر ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں یا شفاعت فرمائیں اس کا مطلب بھی حضور سے طلب دعا ہے۔

حضور علیہ السلام سے توسل و استغاثہ فعل انبیاء و مرسلین علی نبینا وعلیہم السلام اور

Marfat.com

اور سیرت سلف صالحین ہے اور توسل و استغاثہ کے متعلق ؛

(۱) علامہ یوسف نبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ حجۃ اللہ علی العالمین ص پر ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد الملک بن سعید کے پاس آیا آپ نے اس کا پیٹ ٹٹولا اور فرمایا تجھے لا علاج بیماری ہے اس نے پوچھا کیا بیماری ہے؟ ابن جبیر نے کہا کہ دبیلہ یہ سن کر وہ لوٹ آیا اور اس نے تین بار یوں دُعا مانگی (دبیلہ پیٹ کی ایک بیماری کا نام ہے)

اللہ اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا اللّٰھم انی اتوجہ الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک و ربی ان یرحمنی مما بی رحمۃ یغنینی بھا عن رحمۃ من سواہ - اللہ، اللہ، اللہ میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے پیش ہوتا ہوں۔ یا محمد! میں آپ کے اور اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کے وسیلے سے پیش ہوتا ہوں کہ وہ اس بیماری میں مجھ پر ایسی رحمت کر جس سے کسی غیر کی رحمت سے مجھے بے نیاز کر دے - اس دُعا کے بعد وہ پھر ابن جبیر کے پاس گیا۔ اس نے اس کا پیٹ ٹٹولا تو کہا تو تندرست ہو گیا ہے تجھے کوئی بیماری نہیں ہے (حجۃ اللہ علی العالمین)

(۲) ابو عبد اللہ سالم معروف بہ خواجہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دریائے نیل کے ایک جزیرہ میں ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مگرمچھ مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا۔ ناگاہ ایک شخص نے جو میرے ذہن میں آیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مجھ سے فرمایا کہ جب تو کسی سختی میں ہو تو یوں پکارا کر:

اَنَا مُسْتَجِیْرٌ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یا رسول اللہ میں آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں

اتفاق سے ان ہی ایام میں ایک نابینا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ارادہ کر لیا اور کہہ دیا جب تو کسی سختی میں مبتلا ہو تو یوں پکارا کر انا مستجیر بک یا رسول اللہ

Marfat.com

وہ روانہ ہو کر رابغ میں پہنچا وہاں پانی کی قلت تھی۔ اس کا خدمت گار پانی کی تلاش میں نکلا۔ راوی کا قول ہے کہ اس نابینا نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ہاتھ میں مشک خالی رہ گئی۔ میں پانی کی تلاش سے تنگ آگیا۔ اسی اثنا میں مجھے تمہارا قول یاد آگیا۔ میں نے کہا اَنَا مستجیر بِكَ یا رسول اللہ اسی حال میں ناگاہ ایک شخص کی آواز میرے کان میں پڑی کہ تو اپنی مشک بھر لے میں نے مشک میں پانی کے گرنے کی آواز سنی یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ شخص کہاں سے آگیا (حجۃ اللہ ص ۸۶۷)

(۳) ابوالحسن علی بن مصطفےٰ عسقلانی ذکر کرتے ہیں کہ ہم بحر عیذاب میں کشتی میں جدہ کو روانہ ہوئے۔ سمندر میں طغیانی آگئی۔ ہم نے اپنا اسباب سمندر میں پھینک دیا۔ جب ہم ڈوبنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ کرنے لگے اور یوں پکارنے لگے۔ یا محمداہ یا محمداہ ہمارے ساتھ مغرب کا ایک نیک دل شخص تھا۔ وہ بولا۔ حاجیو مت گھبراؤ تم بچ جاؤ گے۔ کیونکہ ابھی میں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ میں نے حضور سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کی اُمت آپ سے استغاثہ کر رہی ہے۔ حضور نے حضرت ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مدد کرو۔ مغربی کا قول ہے کہ میں اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر سمندر میں گھس گئے انہوں نے کشتی کے پتوار پر اپنا ہاتھ ڈالا اور کھینچتے رہے یہاں تک کہ خشکی سے جا لگے چنانچہ ہم صحیح و سالم رہے اور اس کے بعد بجز خیر ہم نے کچھ نہ دیکھا اور صحیح و سالم خشکی پر جا لگے۔ (حجۃ اللہ ص ۸۶۷)

(۴) علامہ نبہانی شواہد الحق میں عبدالرحمٰن جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ ہر سال خراب ہو جایا کرتی تھی۔ ایک سال مدینہ منورہ میں میری آنکھ دُکھنے لگی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فریاد کی "یا رسول اللہ! میں آپ کی حمایت میں ہوں اور میری آنکھ دُکھ رہی ہے

Marfat.com

پس مجھے آرام ہوگیا اور حضور کی برکت سے اب تک مجھے آنکھ کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۵) علامہ نبہانی شواہد الحق میں کتاب الاشارات الی معرفۃ الزیارات سے نقل کرتے ہیں کہ اس کے مصنف شیخ ابوالحسن علی ابن ابی بکر السائح الہروی (م ۶۱۱ھ بحلب) کہتے ہیں کہ جزیرہ میں ایک شہر تونہ ہے وہاں مشہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہیں میں نے جزیرہ والوں سے ان مشاہد کی نسبت دریافت کیا کہ کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر بنائے گئے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ قصہ تفصیل طلب ہے پھر ایک خوبصورت شیخ کو بلا کر بتلایا کہ یہ شخص جذام میں مبتلا ہوگیا تھا۔ لوگوں نے اس کی بیماری سے ڈر کر اسے جزیرہ کے ایک طرف نکال دیا۔ ایک رات اس نے ایسا غل مچایا کہ لوگ وہاں پہنچ گئے اور سے تندرست کھڑا دیکھا جب اس کا حال دریافت کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ اس جگہ میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں "یہاں مسجد بنواؤ" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیمار ہوں لوگ میری بات کا یقین نہ کریں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے علی! اس کا ہاتھ پکڑو۔ حضرت علی نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا میں تندرست ہو کر کھڑا ہوگیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

امام ابن نعمان مصنف مصباح الظلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسجد کو دیکھا ہے ہمارے استاد حافظ دمیاطی اور دیگر شیوخ اس قصہ کا ذکر فرماتے تھے اور اس کو صحیح بتاتے تھے۔ یہ قصہ وہاں مشہور ہے اس مسجد کو مسجد النبی کہتے ہیں۔

(۶) علامہ نبہانی اپنی کتاب سعادت الدارین میں اپنے استغاثہ کا قصہ یوں تحریر فرماتے ہیں کہ کسی ناخدا ترس دشمن نے میرے اوپر ایسا افترا باندھا کہ سلطان عبدالحمید خان نے حکم دیا کہ مجھے معزول کر کے دُور کے علاقہ میں بھیج دیا جائے یہ سُن کر مجھے بے قراری ہوئی۔ جمعرات کا دن تھا جمعہ کی رات میں نے ایک ہزار دفعہ استغفار پڑھا اور تین سو پچاس

Marfat.com

بار یہ درود شریف پڑھا: اَللّٰھُمَّ صل علی سید نا محمد و علیٰ اٰل سیدنا محمد۔ قد ضاقت حیلتی ادرکنی یا رسول اللہ۔ مجھے نیند آ گئی۔ آخر رات پھر جاگا اور ہزار دفعہ درود شریف پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا جمعہ کی شام ہی کو سلطان کی طرف سے تار آ گیا کہ مجھے بحال رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ سلطان کو نصرت دے اور مفتری کو رسوا کرے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۷) امام شرف الدین بوصیری (م ۶۹۴ھ) اپنے قصیدہ بردہ کا سبب تصنیف یوں بیان فرماتے ہیں

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت سے قصیدے لکھے جن میں بعض وزیر زین الدین یعقوب بن زبیر کی درخواست پر تصنیف ہوئے۔ بعد ازاں ایسا اتفاق ہوا کہ میں مرض فالج میں مبتلا ہوا اور اس سے میرا نصف بدن بے کار ہو گیا میرے جی میں آیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ایک اور قصیدہ لکھوں۔ چنانچہ میں نے یہ قصیدہ بردہ تیار کیا اور بتوسل حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ باری تعالیٰ میں اپنی عافیت کے لئے دعا کی اور سو گیا۔ میں نے اس قصیدے کو بار بار پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے دعا کی اور سو گیا اب دیکھئے احمد مختار کی مسیحائی اور محمد عربی کی چارہ فرمائی۔ خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست شفا میرے مفلوج حصہ پر پھیرا۔ اور اپنی چادر (بردہ) مبارک مجھ پر ڈال دی۔ آنکھ کھلی تو میں نے اپنے تئیں تندرست و قوی پایا۔ میں نے اس قصیدے کا ذکر کسی سے نہ کیا تھا۔ مگر جب میں صبح کو گھر سے نکلا تو راستے میں ایک درویش نے مجھ سے کہا کہ وہ قصیدہ مجھے عنایت فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے میں نے کہا کہ آپ کونسا قصیدہ طلب فرماتے ہیں؟ وہ بولے کہ جو تم نے بحالت مرض لکھا ہے اور اس کا مطلع بھی بتا دیا اور یہ بھی فرمایا کہ خدا کی قسم! رات کو یہی قصیدہ میں نے

Marfat.com

دربار نبوی میں سنانا ہے۔ جب یہ پڑھا جا رہا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو سن سن کر یوں جھوم رہے تھے۔ جیسا کہ بادِ نسیم کے جھونکے سے میوہ دار درخت کی شاخیں جھومتی ہیں۔ حضورِ انور نے ان کو پسند فرمایا اور پڑھنے والے پر ایک چادر ڈال دی۔ یہ سن کر میں نے اپنا خواب بیان کیا اور یہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔ اس نے لوگوں سے ذکر کر دیا اور یہ خواب مشہور ہو گیا۔ (عطر الوردہ و دیگر شروح قصیدۂ بردہ شریف)

شیخ شمس الدین محمد بن محمد جزری شافعی (متوفی ۸۳۳ھ) اپنی مشہور کتاب حصن حصین من کلام سید المرسلین کے دیباچہ میں اپنے استغاثہ کا ذکر یوں کرتے ہیں:

جب میں اس کی ترتیب و تہذیب پوری کر چکا تو مجھے ایسے دشمن (امیر تیمور) نے طلب کیا کہ اللہ کے سوا کوئی اس کو دفع نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس دشمن سے چھپ کر بھاگ گیا اور اس کتاب کو میں نے اپنا حصین بنایا۔ میں نے حضور سید المرسلین کو خواب میں دیکھا میں بائیں جانب بیٹھا ہوا ہوں۔ حضور گویا فرما رہے ہیں کہ تو کیا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے لئے اور مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک اُٹھائے میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے دُعا مانگی پھر دستِ مُبارک چہرے پر ملے۔ یہ زیارت شبِ پنجشنبہ کو ہوئی اور شب یک شنبہ کو دشمن بھاگ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان احادیث کی برکت سے جو اس کتاب میں ہیں مجھے اور مسلمانوں کو دشمن سے نجات دی۔ (حواشی حصن حصین)

(۹) فقیہ ابو محمد اشبیلی نے اپنی کتاب فضیلت حج میں لکھا ہے کہ اہل غرناطہ میں سے ایک شخص کو ایسا مرض لاحق ہو گیا کہ اس کے علاج سے اطباء عاجز آ گئے اور شفا سے نا امید ہو گئے۔ وزیر ابو عبد اللہ محمد بن ابی الخصال نے ایک نامہ بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا اور اس مریض کی شفا کے لئے اشعار میں حضور سے توسل کیا۔ یہ نامہ کسی کے ہاتھ

Marfat.com

مدینہ منورہ کو بھیج دیا گیا۔ جب وہ اشعار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ شریف پر پڑھے گئے تو بیمار اپنے وطن میں اسی وقت تندرست ہو گیا۔ نامہ لے جانے والے نے واپس آ کر اسے دیکھا تو ایسا تندرست پایا کہ گویا وہ کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔ (وفا الوفا صہ ۴۳ ج ۲)

(۱۰) ابو محمد عبداللہ بن محمد ازوی کہ حال جو اندلس میں ایک نیک شخص تھا بیان کرتا ہے کہ اندلس میں ایک شخص کا بیٹا قید ہو گیا وہ اپنے بیٹے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنے کے لئے اپنے شہر سے نکلا۔ راستے میں اس کا کوئی واقف ملا۔ اس نے کہا۔ کہاں جاتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کرنے جاتا ہوں۔ کیونکہ رومیوں نے میرے بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے اور تین سو دینار زرِ فدیہ قرار دیا ہے۔ مجھ میں استطاعت نہیں۔ اس واقف نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ ہر جگہ مفید نہیں ہے مگر وہ نہ مانا۔ جب مدینہ میں پہنچا تو روضہ شریف پر حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توسل کیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم اپنے وطن لوٹ جاؤ۔ جب وہ واپس اپنے وطن آیا تو اپنے بیٹے کو موجود پایا اس سے حال دریافت کیا تو بیٹے نے کہا کہ فلاں رات مجھ کو اور بہت سے قیدیوں کو خدا تعالیٰ نے رہائی دی۔ وہ رات وہی تھی جس میں اس کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (شواہد الحق) (تلک عشرۃ کاملہ)

(نوٹ) آج بھی یہ سودا نقد نصیب ہو سکتا ہے لیکن عقیدت صالحہ بھی تو ہو۔ امام بوصیری کی عقیدت سامنے رکھ کر اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کیجئے۔ انشاء اللہ نقد انعام پائیں گے۔ اس لئے کہ ؎

امتی جو فریاد کرے حال زار میں ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

Marfat.com

(۳) آہ! وہ آنکھ کہ ناکام تمنّا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا

حل لغات آہ کلمۂ افسوس۔ ہائے افسوس۔ تمنّا آرزو۔ پُر ارمان ارمانوں سے بھرا۔

شرح (۳) ہائے افسوس اپنی ان آنکھوں پر جو اپنی آرزوؤں کے دیکھنے میں ناکام ہی رہی ہیں۔ ہائے افسوس اس دل پر جو آپ کے سنگِ در پر قدمبوسی کی حسرتیں وہ حسرتیں پوری نہ ہوئیں بلکہ ارمان بھرا دل ویسے ہی چلا گیا۔ یہ اس عاشق کی حالت زار کا بیان ہے جو دراقدس پر حاضر تو ہو گیا لیکن دیدار سے سرشار نہ ہو سکا۔ بیمار عشاق میں سے یہاں ایک عاشق کا واقعہ حاضر ہے۔

ایک یہودی تورات پڑھ رہا تھا۔ اس نے تورات میں ایک صفحہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اقدس لکھا دیکھا۔ یہودی نے بغض و کینہ سے اس نام پاک کو کھرچ ڈالا۔ دوسرے روز تورات کھولی تو اس صفحہ پر پھر یہ نام اقدس چار جگہ لکھا دیکھا غصہ میں آکر اُس نے اس نام پاک کو پھر کھرچ ڈالا۔ تیسرے روز اُس نے دیکھا کہ اسی صفحہ پر یہ نام اقدس آٹھ جگہ لکھا ہوا ہے۔ اُس نے پھر یہ نام پاک سب جگہ سے کھرچ دیا چوتھے دن اس نے اس نام کو بارہ جگہ لکھا دیکھا۔ اب اُس کی حالت بدلی اور اس نام پاک کی دل میں محبت پیدا ہو گئی اور اُس نام والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے شام سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اتفاق دیکھئے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ مگر ادھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال پاک ہو چکا تھا۔ جب یہ مدینہ منورہ پہنچا تو اس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور حضرت علی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا علم ہوا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

(۴) دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

حل لغات معمور آباد۔ قربان نچھاور

شرح دل درحقیقت وہی دل ہے جو کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی یاد سے ہمیشہ آباد رہتا ہے ورنہ وہ ایک عضو معطل بیکار گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اور سر درحقیقت وہی سر ہے جو آپ کے قدموں پر نچھاور ہے۔

قلب حقیقی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ المرشد الامین ص۲۶۴ میں لکھتے ہیں
لفظ القلب وھو یطلق علی معنیین احدھما اللحم
والثانی ہو لطیفۃ ربانیہ روحانیۃ ولھا لھذا اللحم ونصال ما

(گذشتہ سے پیوستہ) اب تو سخت بے چین ہوا اور حضرت علی سے کہنے لگا کہ مجھے حضور کے بدن کا کوئی کپڑا نکال کر دکھایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا ایک کپڑا مبارک اُسے دیا۔ اس یہودی نے پہلے تو اُسے سونگھا پھر حضور کے روضہ انور کے سامنے آکر کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو کر دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے میرا اسلام قبول کر لیا ہے تو مجھے اپنے محبوب کے پاس بلا لے۔ اتنا کہا اور حضور کے سامنے ہی انتقال کر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسے غسل دیا اور جنت البقیع میں اُسے دفن کیا (نزہتہ المجالس ص۱۴۴ ج ۲)

فائدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک کوئی لاکھ مٹانا چاہے اور رکھ چھپنا چاہے مگر

؎ تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

Marfat.com

و ھو تعلق غامض لا یدرک بالبیان بل تیوقف علی المشاھدۃ والعیان۔ قلب کے دو معنے ہیں ایک گوشت کا لوتھڑا دوسرا ایک ربانی روحانی لطیفہ ہے ہاں اسے قلب سے ایک قسم کا تعلق ہے لیکن وہ مطلق ایک مخفی امر جسے بیان نہیں کیا جاسکتا ہے مشاہدہ ومعائنہ سے سمجھا جاسکتا ہے۔

یہی قلب حقیقی ہے جو صرف انسان کو نصیب ہے ورنہ وہ لحمی لوتھڑا تو ہر جانور میں ہے (ایضاً)

امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دل وہی حقیقی دل ہے جو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد سے معمور ہے ورنہ وہ دِل صرف گوشت کا لوتھڑا ہے اور بس۔ اسی لئے دوسرے مقام پہ فرمایا ؎

نور الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی۔ جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے۔

قرآن مجید (۱) ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون (۲) ان الدواب عند اللہ الذین لا یؤمنون

فائدہ ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا کے تمام جانوروں سے اعدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بدترین کہا ہے۔

حدیث شریف حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ما من شی الا و یعرفنی انی رسول اللہ الا مردۃ الجن والانس (شفا) کوئی شے ایسی نہیں جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے سرکش انسان وجن کے۔

فائدہ قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صحیح تعلق نہیں وہ بدترین مخلوق ہے۔

(۲) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خوارج کے علامات بتا کر آخر میں فیصلہ فرمایا "ھم شر الخلق والخلیقہ (بخاری ومشکوٰۃ) وہ تمام انسانوں اور جملہ حیوانوں

Marfat.com

سے بدتر ہے

حق بر حق | فقیر چند جانوروں کے نمونے عرض کرے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنا نیازمندی اور عقیدت رکھتے ہیں۔

میمنہ کا عشق | سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک بکری کا بچہ تھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف فرما ہوتے تو وہ نہ اچھلتا کودتا اور نہ ہی حرکت کرتا بلکہ آپ کی تعظیم و تکریم کی وجہ سے کھڑا رہتا۔

فائدہ حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جانور کا اپنی فطرت کے خلاف حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و ادب میں ٹھہرا رہنا اور کوئی حرکت نہ کرنا آپ کا معجزہ ہے۔

تبصرہ اُویسی | یہ ادا ادب اور تعظیم عشق سے ہوتی ہے ورنہ

سب عشق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھاتے ہیں بخاری

آتا ہے بخار ان کو بخاری نہیں آتی

بکری سجدہ گذار | حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور ایک شخص انصاری ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں کچھ بکریاں تھیں انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ آپ کی تعظیم واجب ہے ہم بھی آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا نہ چاہیئے۔ (رواہ احمد و بزار) (الکلام المبین صفحہ ۱۴۹)

Marfat.com

شیر کی غلامی اور عشق

امام ابونعیم و بیہقی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں کشتی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ گئی اور میں ایک تختہ پر بہتا ہوا ایک جزیرہ میں پہنچا اور میرا شیر سے سامنا ہوا میں نے شیر کو دیکھا تو اس سے کہا

یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا سَفِیْنَۃُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اے ابوالحارث میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔

(خصائص ج ۲ ص ۶۵)

حضرت سفینہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر شیر دُم ہلانے لگا۔ پھر میرے ساتھ چلا اور مجھے کو کے راستہ پر کھڑا کر دیا۔ جب میں روانہ ہوا تو شیر گرجنے لگا۔ گویا مجھے الوداع کر رہا تھا۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں یہ ہے کہ حضرت سفینہ اسلامی لشکر سے بچھڑ گئے۔ اور کفار نے آپ کو گرفتار کر لیا جس وقت آپ جیل سے بھاگے تو راستہ میں شیر مل گیا ہو سکتا ہے کہ حضرت سفینہ کا دو مرتبہ شیر سے سامنا ہوا ہو۔ اور آپ دونوں مرتبہ یہ کہہ کر چھوٹ گئے ہوں کہ میں سید المرسلین ﷺ کا غلام ہوں بہر حال یہ تو ظاہر ہی ہے کہ حضور تو حضور ہیں آپ کے غلام بھی شیروں پر حکومت کرتے ہیں سے ان کو شیروں پر شرف حاصل ہوا جو بنا ادنیٰ سگ کوئے حبیب

بکریوں پر نظر کرم

جن دنوں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل خیبر سے جنگ میں مصروف تھے ایک شخص آکر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والوں کی بکریاں چراتا تھا اُس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بکریوں کو میں کیا کروں آپ نے فرمایا کہ تو اُن کے منہ پر کنکریاں مار دے اللہ تیری امانت ادا کر دے گا اور ان سب بکریوں کو اپنے اپنے گھر پہنچا دے گا سو اُس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریاں اپنے اپنے گھر پہنچ گئیں۔ (رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ الکلام المبین ص ۱۵۰)

فائدہ وہ کنکریاں کیا تھیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت تھی جو بکریوں پر پڑ گئی تو وہ بلا خطر و خوف مالک کے گھر پہنچ گئیں۔

پرندے کی عقیدت

بیہقی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور کسی جنگل میں قضائے

Marfat.com

حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ اور آپ نے نعلین مبارک اتار دیں۔ پھر ایک نعلین پہن لی۔

فَجَاءَ طَيْرٌ نَاخَذَ الْخُفَّ الْآخَرَ فَحَلَّقَ بِهَا فِي السَّمَاءِ فَانْسَلَّ مِنْهَا اَسْوَدُ سَالِخٌ۔ | ایک پرندہ آیا۔ اور وہ حضور کی نعلین مبارک کو لے کر اڑا اور اس سے ایک کالا سانپ نکلا۔

(خصائص ص۱۶۵ ج ۲)

چڑیا کا استغاثہ

بیہقی حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور کے ہمراہ تھے۔ پھر ہمارا ایک درخت سے گذر ہوا۔ جس میں چڑیا کے بچے تھے۔ ہم نے ان بچوں کو اٹھا لیا۔ ہم نے دیکھا کہ وہ چڑیا حضور کے اردگرد پھرنے لگی۔ (یعنی فریاد کرنے لگی)

فَقَالَ مَنْ فَجَعَ بِفَرْخَيْهَا قُلْنَا نَحْنُ قَالَ رُدُّوهَا (دلائل النبوۃ للبیہقی، خصائص ج ۲ ص۶۳) | حضور نے فرمایا کہ اس چڑیا کے بچوں کو کس نے تکلیف پہنچائی۔ ہم نے عرض کی۔ ہم نے فرمایا کہ اس کے بچے واپس کر دو۔ ؎

اسی در پہ شُتُران ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں
نالہ یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریادیں الہمیں مجتی ہیں حضرت جاد

کبوتر کی محبت

ابن وہب روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام مکہ معظمہ میں خانہ داخل ہوئے۔

اِنَّ حَمَامَ مَكَّةَ اَظَلَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِهَا فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ (خصائص ج ۲ ص۔۔) | تو مکہ معظمہ کے کبوتروں نے آپ پر سایہ کیا۔ حضور نے کبوتروں کے لئے دعائے برکت فرمائی۔

اونٹ سجدہ ریز

امام احمد و ابو نعیم حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام ایک باغ میں داخل ہوئے۔

فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ | اتنے میں ایک اونٹ آیا۔ اور اس نے آپکو سجدہ کیا

بکریاں سجدہ میں امام ابو نعیم حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام حضرت ابو بکر و عمر رضوان اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لائے۔

وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهٗ (خصائص ج ۲ ص۔۔) | اس باغ میں بھیڑیں تھیں۔ سب نے آپ کو دیکھ کر آپ کو سجدہ کیا۔

اونٹ کا سجدہ

امام بیہقی حضرت عبداللہ بن ادفیٰ سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم دربار رسالت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص حاضر ہوا۔ عرض کی۔ حضور میرا اونٹ بھاگ گیا ہے۔ میرے ہاتھ نہیں آتا۔ حضور علیہ السلام اس شخص کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ صحابہ نے عرض کی۔ سرکار یہ اونٹ بہت شریر ہے اس کے قریب نہ جائیے۔ لیکن جب حضور اس کے قریب ہوئے؛

Marfat.com

فَلَمَّا رَأَى الْبَعِيْرُ سَجَدَ لَهُ۔ | تو اونٹ نے آپکو دیکھ کر سجدہ کیا۔ آپنے اونٹ کے نکیل ڈالدی۔

مستانہ اونٹ

امام ابونعیم حضرت بریدہ سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری اپنے اونٹ کی شکایت لے کر دربار نبوت میں حاضر ہوا۔ عرض کی۔ سرکار ہمارا اونٹ پاگل ہو گیا ہے۔ اور ہم میں سے کسی کو یہ طاقت نہیں ہے کہ اس کے قریب ہوں یا نکیل ڈالیں۔ حضور اس انصاری کے ہمراہ اس کے مکان پر تشریف لے گئے اور دروازہ کھلوایا۔

فَلَمَّا رَأَى الْجَمَلُ جَاءَ إِلَيْهِ وَسَجَدَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهٖ فَخَطَمَهٗ | اونٹ نے حضورؐ کو دیکھتے ہی سجدہ کیا۔ آپ نے اسے سر سے پکڑ کر نکیل ڈالدی۔

خصائص ج ۲ ص

اونٹ عشق کا بندہ

امام احمد حضرت جابر سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ہمراہ بنی نجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ اس باغ میں ایک اونٹ تھا۔ جو بھی اس باغ میں داخل ہوتا اسے کاٹتا تھا۔

فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهٗ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ | جب حضور اس کے قریب گئے تو اونٹ سربسجود حاضر ہوا۔ اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔

انتباہ

صحابہ کرام اونٹ کی شکایت حضورؐ سے کر رہے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام جانتے ہیں کہ اونٹ حیوان ہے بہ ظاہر آپ کا مالک نہیں ہے صحابہ کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ حیوانات حضور کے ہیں اور جانور بھی اس مقدس رسول کی عظمت و بزرگی کا احساس رکھتے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو دربار نبوی میں اونٹ کی شکایت کے کیا معنیٰ ہیں۔

اونٹ فریادی

امام ابونعیم و بیہقی حضرت عبداللہ بن جعفر سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے اس باغ میں ایک اونٹ تھا۔

فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ إِلَيْهِ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ۔ (خصائص ج ۲ ص) | جب حضور علیہ السلام کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

پھر حضورؐ نے اس اونٹ کے مالک سے فرمایا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے

سر قربان

امام ابونعیم و طبرانی حضرت ابن سے راوی وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف

Marfat.com

لائے۔ اتنے میں ایک اونٹ آیا۔ اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ حضورؐ نے فرمایا یہ اونٹ اپنے مالک کی شکایت کرتا ہے۔

خَدَمَ مَوَالِيَهُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً حَتّٰى اِذَا كَبِرَ زَادُوْا فِيْ عَمَلِهِ وَنَقَصُوْا فِيْ عَلَفِهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ الْيَوْمُ عُرْسٌ اَخَذُوا الشِّفَارَ لِيَنْحَرُوْهُ (خصائص ج ۲ ص ۵۸)

اس کی شکایت یہ ہے کہ اس کے مالک نے اس سے چالیس برس تک خدمت لی۔ جب یہ بوڑھا ہوگیا۔ تو اس کے چارے میں کمی اور کام میں زیادتی کردی۔ آج اس کے مالک کے گھر شادی ہے۔ وہ اسے ذبح کرنا چاہتے تھے کہ یہ میرے پاس فریاد لے کر آگیا۔

پھر آپ نے اونٹ کے مالک کو بلایا۔ مالک نے اونٹ کی شکایت کی تصدیق کی۔ حضور نے فرمایا کہ اس اونٹ کو میرے لئے چھوڑ دو۔ یعنی ذبح نہ کرو۔

ہرن کی فریاد

امام ابونعیم حضرت ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ایک جنگل سے گزر ہوا۔ ایک ہرنی نے پکارا۔ یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کیا چاہتی ہے۔ ہرنی نے عرض کی۔

اِنَّ لِيْ خِشْفَيْنِ فِيْ هٰذَا الْجَبَلِ فَخَلِّنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاُرْضِعَهُمَا فَاَطْلَقَهَا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ ۔ (خصائص ج ۲ ص ۶۱)

سرکار اس پہاڑی میں میرے دو بچے ہیں مجھے اس شکاری نے گرفتار کرلیا ہے آپ مجھے اپنی ضمانت پر چھوڑ دیجئے۔ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ حضورؐ نے اس کو آزاد کردیا۔ ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آگئی۔

پھر آپ نے ہرن کو بدستور سابق باندھ دیا۔ اتنے میں شکاری جو سو رہا تھا۔ وہ بھی بیدار ہوگیا۔ حضورؐ کو دیکھ کر عرض کرنے لگا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس ہرن کو آزاد کردے۔ اس نے آزاد کردیا۔ ہرن کلمہ پڑھتا ہوا جنگل کی طرف روانہ ہوا۔ ؎

میرے کریم نہ آہو کو قید دیکھ سکے
عبث اسیرِ الم انتظار کرتے ہیں

فائدہ جانور بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشا دافع البلا سمجھتے ہیں اور آپ کی عزت و عظمت و بزرگی کا انہیں بھی احساس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مشکل پڑتی ہے بلا میں مبتلا ہوتے ہیں تو دربار رحمت اللعالمین میں حاضر ہوکر حضورؐ سے دستگیری چاہتے ہیں ؎

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

ایک بیدم ہی نہیں

امام ابونعیم وطبرانی حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت کرتے ہیں کہ عید الضحیٰ کے دن حضور کی خدمت میں چند اونٹ ذبح کرنے کے لئے لائے گئے

فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ (خصائص ج ۲ ص ۶۲)

تو ہر ایک اونٹ اچھل کر آپ کے نزدیک ہوتا تھا۔ کہ اسے آپ پہلے ذبح فرمائیں۔

Marfat.com

فائدہ یہ بھی کیا منظر ہوگا کہ وہ عالم کے سردار کے دستِ اقدس میں چھری ہوگی اور ہر اونٹ محبوبِ دلنواز کے دستِ ناز سے ذبح ہونے کے لئے اپنا سر خود جھکا رہا ہوگا۔

ہر ایک کی آرزو ہے کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں ۔۔۔ تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

گدھا کی عقیدت

ابن عساکر ابن منظور سے روایت کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو حضور علیہ السلام سے ایک سیاہ رنگ کے گدھے نے کلام کیا۔ آپ نے فرمایا تیرا نام کیا ہے۔ گدھے نے عرض کی میرا نام یزید ابن شہاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا فرمائے۔ سب انبیاء کرام کے مرکب بنے۔ اب چونکہ میرے دادا کی نسل سے میں ہی باقی ہوں اور آپ کے بعد بھی اب کوئی نبی نہیں ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ سرکار مجھ پر سواری فرمائیں۔ اس سے قبل میں ایک یہودی کے پاس تھا۔ جب وہ مجھ پر سوار ہوتا تو میں اس کو قصداً گرا دیتا۔ وہ مجھے بھوکا رکھتا اور چابک مارتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اب تیرا نام یعفور ہے۔

فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث به إلى باب الرجل فيأتي الباب فيقرعه برأسه فإذا خرج إليه صاحب الدار أومأ إليه برأسه أن أجيب رسول الله صلى الله عليه وسلم (خصائص ج ۲ ص ۳)

حضورؐ کو جب کسی شخص کو بلانا منظور ہوتا تو اس گدھے کو بھیجتے۔ یہ جاتا اور اپنے سر سے دروازہ کھٹکھٹاتا جب وہ آدمی باہر نکلتا۔ تو اشارے سے بتاتا کہ تجھے سرکار یاد فرما رہے ہیں۔

حاشیہ: حضورؐ کے وصال کے بعد اس گدھے نے آپ کے غم میں ابو الہیثم کے کنویں میں گر کر جان دے دی۔

گوہ مانتی ہے کھانے والے نہیں مانتے

امام ابو نعیم و بیہقی حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور محفل صحابہ میں تشریف فرما تھے۔ ایک اعرابی گوہ کا شکار کر کے لایا اور عرض کرنے لگا۔ مجھے لات و عزیٰ کی قسم میں آپ پر ایمان نہ لاؤں گا۔ جب تک یہ گوہ آپ سے کلام نہ کرے۔

حضور نے گوہ سے فرمایا۔ تو کسے پوجتی ہے گوہ نے بزبان فصیح کہا اس کو جس کا آسمان پر عرش ہے زمین پر حکومت ہے۔ سمندر میں راستے ہیں۔ جنت میں رحمت اور دوزخ میں عذاب ہے۔

حضور نے فرمایا میں کون ہوں۔ گوہ نے عرض کی۔

أنت رسول رب العالمين وخاتم النبيين

آپ رب العالمین کے آخری رسول ہیں جس نے

قد أفلح من صدقك وقد خاب من كذبك فأسلم الأعرابي (خصائص ج ۲ ص ۶۵)

آپ کی تصدیق کی اس نے فلاح پالی۔ جس نے آپ کو جھٹلایا۔ وہ خسارے میں رہا چنانچہ اعرابی ایمان لے آیا۔

بھیڑیوں کی فریاد

امام بیہقی حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے

Marfat.com

سامنے بیٹھ کر اپنی دم ہلانے لگا۔ حضور نے صحابہ سے فرمایا۔

هٰذَا وَافِدُ الذِّئَابِ جَاءَ اِلَيْكُمْ اَنْ تَجْعَلُوْا مِنْ اَمْوَالِكُمْ شَيْئًا۔ (خصائص ج ۲ ص ۶۲)

یہ بھیڑیوں کا قاصد ہے اس لئے آیا ہے کہ تم اپنے اموال سے ان کا حصّہ مقرر کر دو۔

امام ابونعیم عبداللہ بن حنطب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم دربار رسالت میں حاضر تھے۔ ناگاہ ایک بھیڑیا آیا۔ اور حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ بھیڑیوں کا قاصد ہے۔ اگر تم پسند کرو۔ تو اپنے اموال سے ان کا حصّہ مقرر کر دو تاکہ بھیڑیے کسی دوسرے جانور کا شکار نہ کریں۔ اور اگر تم چاہو تو یونہی رہنے دو۔ جس پر ان کا قابو چلے وہی ان جنگلی درندوں کا رزق ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کی۔

مَا تَطِيْبُ اَنْفُسُنَا بِشَيْءٍ فَاَوْمٰى بِاَصَابِعِهٖ الثَّلَاثِ فَوَلّٰى۔ (خصائص ج ۲ ص ۶۲)

حضور ہمارا دل یہ گوارا نہیں کرتا کہ اپنے ہاتھ سے جنگلی درندوں کے لئے حصّہ مقرر کیا جائے۔ چنانچہ حضور نے تین انگلیوں سے بھیڑیئے کو اشارہ کیا۔ وہ چلا گیا۔

فائدہ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر حضور علیہ السلام گائے بھینس بکری وغیرہ میں سے جنگلی درندوں کا حصّہ مقرر فرما دیتے۔ تو آج شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے۔ مگر صحابہ نے یہ پسند نہ کیا کہ اپنے ہاتھ سے ان درندوں کا حصّہ مقرر کر دیا جائے۔ اس لئے حضور نے جنگلی درندوں کو اجازت دے دی کہ جس پر تمہارا قابو چلے شکار کر لو۔

بھیڑیئے کی بھی سنو

امام احمد و ابن سعد و بزار و حاکم و بیہقی و ابونعیم۔ یہ تمام جلیل القدر محدثین حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا۔ ایک بھیڑیا آیا اور بکری لے گیا۔ چرواہے نے بھیڑیئے سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے کہا خدا نے مجھے رزق دیا اور تو نے مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا۔ عجیب بات ہے کہ حیوان کلام کر رہا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا عجیب بات تو یہ ہے کہ:

رَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِاَنْبَاءِ مَا سَبَقَ (وفی روایتہ) يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ۔

اللہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک رسول پیدا ہوئے ہیں۔ جو زمانہ آئندہ و گزشتہ کی خبریں سناتے ہیں۔

یہودی بھیڑیئے کے کہنے پر حضور علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا:

صدق صدق (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۶۱) اس نے سچ کہا۔ دو بار فرمایا۔

دوسرا مصرعہ سر بھی وہی حقیقی سر ہے جو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام پر فدا ہے ورنہ وہ چند ہڈیوں اور چمڑہ ہے جسے آگ میں ڈال دیا

Marfat.com

جلائے تو اسی میں بھلائی ہے۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عملی طور پر فدا کر دکھلایا لیکن فقیر چند بے جان درختوں وغیرہ کی مثالیں قائم کرتا ہے کہ وہ کس طرح حضور پر قربان تھے

طواف اشجار حدیث شریف میں ہے کہ آپ سفر کے دوران ایک مقام پر قیام فرمایا اور سو گئے۔ فجاءت شجرة تشق الارض وطافت به (حجۃ الاسلام ص۴۲۳) تو درخت زمین کو چیرتے ہوئے آیا اور آپ کے گرد طواف کیا۔ جب آپ بیدار ہوئے میں نے درخت کا حال سنایا آپ نے فرمایا یہ وہ درخت تھا جس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ وہ مجھے سلام کرے اسے اجازت ملی تو آیا۔ یہ طواف اس کا سلام تھا (رواہ احمد وطبرانی)

غلامی اشجار امام ابو نعیم حضرت بریدہ سے روایت کرتے ہیں ایک اعرابی آیا اور اسلام لانے کے بعد اس نے عرض کی

رسول اللہ مجھے کوئی نشان دکھلایئے تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا نشان چاہتا ہے عرض کی اس درخت کو بلایئے۔ حضور نے فرمایا جا تو ہی ان درختوں کو بلا۔ وہ اعرابی درخت کے پاس گیا اور کہا۔

أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَتْ عَنْ جَوَانِبِهَا وَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُهَا حَتَّى أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ۔

کہ تمہیں حضورؐ بلاتے ہیں۔ درخت نے۔ انہوں نے اپنی جڑیں زمین سے نکالیں۔ پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کو یوں سلام عرض کیا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ۔

پھر حضورؐ نے درختوں سے فرمایا۔ (خصائص ج۲ ص [illegible])

ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَجَلَسَتْ عَلَى عُرُوقِهَا

واپس چلے جاؤ۔ درخت اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

(حوالہ مذکور)

یہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کی:

ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَكَ وَرِجْلَيْكَ فَفَعَلَ۔

یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے سر اقدس اور پائے مبارک کو بوسہ دوں۔ حضورؐ نے اجازت دی۔ اس نے قدم پاک چوم لئے۔

فائدہ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بزرگان دین کے قدم چومنا جائز ہیں۔ بدعت نہیں ہیں اگر کسی کے قدم چومنا بدعت ہوتا تو حضور علیہ السلام اعرابی کو کبھی اجازت نہ دیتے۔

درختوں کی اطاعت امام بیہقی و ابو نعیم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر

Marfat.com

میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے اعرابی ملا اسے آپ نے دعوت اسلام دی اس کی عرض کی آپ کی رسالت کا گواہ کون ہے فرمایا یہ درخت۔ خدعاها رسول اللہ فاقبلت تجد الارض حتی جاءت بین یدیه فاستشهد ها ثلاثا (خصائص صـ۳۶ ج ۱)

خوشۂ نخل کی غلامی

ایک اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں کیسے جانوں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس کھجور کے خوشہ کو بلاتا ہوں۔ وہ میری رسالت کی گواہی دے گا۔ پھر آپ نے اسے بلایا۔

فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ۔ (خصائص ج ۲ صـ۱۴)

وہ درخت سے اترنے لگا۔ یہاں تک کہ حضور کی طرف مائل ہوا۔ پھر حضور نے اسے واپسی کا حکم دیا۔ وہ واپس ہوا۔ اور اعرابی اسلام لے آیا۔

درخت سجدہ ریز

خوشہ خرما والی حدیث جو دوسرے طریق سے مروی ہے اس میں یہ لفظ اور زیادہ ہیں کہ

حَتّٰی سَقَطَ عَلَی الْاَرْضِ وَھُوَ یَسْجُدُ وَیَرْفَعُ۔ (حجۃ اللہ صـ۴۶ وشرح دلائل الخیرات)

وہ درخت زمین کی طرف گرا۔ اور اس نے حضور کو سجدہ بھی کیا۔

اشجار واحجار کا سلام

امام ترمذی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں تھے۔ حضور کسی طرف روانہ ہوئے۔

فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا مَدَرٌ اِلَّا ھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (حجۃ اللہ صـ۱۸)

تو جو بھی درخت، پہاڑ اور پتھر سامنے آیا۔ اس نے اس طرح سلام عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔

حجر و شجر کا سلام اور نقد جواب

ابو نعیم و بزار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ نے محمد کو وحی فرمائی تو لا امر بحجر والا شجار و قال السلام علیك یا رسول اللہ (حجۃ اللہ علی العالمین صـ۴۴) جب پتھر سے اور درخت سے گذرتا وہ مجھے عرض کرتا السلام علیك یا رسول اللہ۔ امام ابو نعیم نے فرمایا کہ مروی ہے کہ آپ انہیں سلام کا جواب عنایت فرماتے (حجۃ اللہ صـ۴۴)

Marfat.com

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد! میں دُنیا سے مسلمان گیا (۵)

حل لغات للہ الحمد خدا کا شکر ہے۔

شرح صرف اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو پہنچانا اور انہیں کو ہر کام میں اپنا پیشوا مانا اور غیروں سے نہ کوئی لگاؤ رکھا نہ کوئی تعلق قائم کیا۔ خدا کا شکر ہے کہ آج میں دنیا کو ایسی حالت میں خیرباد کہہ رہا ہوں کہ میں پکا سچا مسلمان ہوں اس لئے کہ توحید الٰہی یہی ہے کہ اللہ کے رسول کو جانا اور مانا جائے اس میں ان بدھوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کسی کو جاننا اور ماننا نہیں چاہئیے کیونکہ حضور کا ماننا اور جاننا ہی اللہ کا ماننا اور جاننا ہے تصدیق رسالت توحید الٰہی سے الگ نہیں ہو سکتی۔ کلمۂ توحید اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

ایمان کی تعریف شرح عقائد نسفی میں ایمان کی تعریف میں لکھا۔ الایمان ھو التصدیق بما جاء بہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایمان اس کا نام ہے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے لائے ہیں اس کی تصدیق کرنا (اور زبان سے اقرار کرنا) ایمان کی اس تعریف سے ثابت ہوا کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ جو کچھ فرمایا وہی حق ہے کہ مؤمن ہے وہی جو صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانے اور مانے اللہ تعالیٰ کا ماننا بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (پ۵) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔

Marfat.com

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا (۶)

حل لغات نجدیو! نجد کی جمع نجد کا رہنے والا۔ شیخ نجدی شیطان ملعون کا لقب ہے (عنایات) یہ ایک مذہب بن گیا ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا اپنے آپ کو پیروکار سمجھتے ہیں جو شعائر اسلام کو مٹانے کی اپنی پوری زندگی بھرپور کوشش کرتا رہا ہے اس سلسلہ میں انبیاً اولیاً علمأ و صلحا کی شان میں بڑی گستاخیاں بھی کیں اور آج بھی نجدی وہابی دیوبندی گروہ آقا و مولیٰ شہنشاہِ کونین اور اولیائے کرام کی شان رفیع میں بکواس کرنا اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو توحید پرست بتاتے ہیں۔

شرح اے گم کردہ راہ نجدیو وہابیو! دیوبندیو! میرے آقا و مولیٰ قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے اوپر عنایتیں اگر نہیں مانتے تو نہ مانو مگر ذرا سنو تو سرکار کے دیگر احسانات کو تو چھوڑو تم جو آج تک کلمہ پڑھتے اور پڑھاتے ہو اور لوگوں کو باور کراتے پھرتے ہو کہ ہم سچے پکے مسلمان ہیں تو آخر یہ بھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے تمہیں سکھایا ہے کیا اتنے کھلے ہوئے احسان کے بعد بھی احسان فراموشی کی کوئی گنجائش ہے۔ اگر نہیں تو اللہ کے حبیب کا مقام وعظمت اور وقار پہچانو اور توحید پرستی کے زعم میں حبیب خدا کی توہین سے باز آجاؤ۔

تعارف امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے جس فرقہ کو خطاب کیا ہے وہ نجدی ہیں جنہیں عرف عام میں وہابی کہا جاتا ہے اس کی ذیلی جماعت دیوبندی ہے جو خود کو حنفی ظاہر کرتے ہیں اور درحقیقت وہ بھی وہابی ہیں۔
اس نجدی وہابی کا بانی انگریز کا تیار کردہ ایک چوٹی کا فتنہ انگیز محمد بن عبدالوہاب نجد کا باشی تھا جس کے فتنہ کی خبر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیوں پہلے دی تھی اسے انگریز نے ترکوں کے خلاف تیار کیا جسکی تفصیل "انگریز جاسوس" کی تحریر "ہمفرے

Marfat.com

کے اعترافات میں ہے مذہبی لحاظ سے سخت خطرناک تھا اس کے تعارف اور اس کی غلط عقائد کے خلاف ہزاروں عقلمند کتابیں شائع ہوئیں اور ہو رہی ہیں مختصراً یہاں دیوبندی فرقہ کے شیخ الاسلام حسین احمد کانگرسی عرف مدنی کی کتاب "شہاب ثاقب" کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

(۱) شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانۂ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی اور ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور اور فائدہ آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ہے (الشہاب ص۴۷)

(۲) نجدی اور اس کے اتباع (ماننے والوں) کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانے تک تھی جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مؤمنین موت میں برابر ہیں۔ (الشہاب ص۴۵)

نجدی حوالے خود محمد بن عبدالوہاب کی اپنی تحریر و تصنیف کے حوالے ملاحظہ ہوں۔

نبی کریم سے توسل ناجائز فلو جاز ان یتوسل عمر و اصحابۃ بذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ لما صلح منھم بعد لوا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی العباس علم ان التواسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ لایجوز

ترجمہ: پس اگر حضرت عمر اور صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے آپ کے انتقال کے بعد توسل کرنا جائز ہوتا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حضرت عباس کی طرف متوجہ نہ ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی وفات کے بعد وسیلہ بنانا جائز نہیں۔

Marfat.com

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے۔ قیامت میں اگر مان گیا (۷)

حل لغات لے ان کی پناہ ان کا سہارا لے لو۔ عافیت حاصل کر لو۔
اگر مان گیا۔ اگر تو مان گیا۔ تونے تسلیم کر لیا۔

شرح اے منکرین فضائلِ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور پُر نور تو کائنات کے لئے سراپا سہارا بن کر تشریف لائے حضور جس طرح قبلِ وصال انس وجن۔ چرند پرند۔ حیوانات وجمادات حور وغلمان۔ ملک وفلک سبھی کے لئے سہارا تھے اسی طرح بعد وصال بھی قیامت تک سہارا ہیں اور کائنات عالم کو مسلسل قیامت تک سہارا دیتے رہیں گے۔ دنیا کی زندگی میں اگر سرکار کی مدد وشفاعت کے قابل بن کر رہو گے تو کل قیامت میں یقیناً سرکار شفاعت مدار شفیع ومددگار ہوں گے لہٰذا آج کی زندگی میں اس محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سہارا اور ان کی مدد اغثنی یارسول اللہ کہہ کر مانگو اور جان ودل سے اس بات کے قابل ہو جاؤ کہ سرکار سہارا اور مدد دے سکتے ہیں اور قیامت تک دیتے رہیں گے یہ بات تمہارے مشاہدہ میں آئے یا نہ آئے مگر حقیقت پر مبنی ہے جس کا مرنے کے بعد کل قیامت میں تم مشاہدہ ضرور کرو گے اس وقت تو تم ماننے پر مجبور ہو گے اور حضور کے سہارا اور ان کی مدد کی بھیک مانگنا شروع کر دو گے لیکن اس وقت حضور تمہیں سہارا و مدد دینے پر رضامند نہ ہوں گے کیونکہ وقت نکل چکا ہو گا اور تم میدانِ حشر میں بالکل بے سہارا اور بے یار ومددگار مارے پھرو گے۔

قرآن مجید وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

Marfat.com

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت کرے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

پھر جب غلطی کرنے والے کسی جرم یا گناہ کے مرتکبین بارگاہِ مصطفوی میں حاضر ہو گئے تو اللہ کریم نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما دیا کہ ایسوں کو رحمت و بخشش کی نوید سنا دیں۔ سورۃ الانعام میں ہے:

(۲) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اِنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
(پ انعام ع ۲)

اور جب تمہارے حضور حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے فرماؤ، تم پر سلام۔ تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے)۔

چنانچہ جو مؤمن اپنی غلطیوں پر شرمندہ، توبہ کرتا ہوا آستانہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حاضر ہو گا" اسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے "سلام علیکم" کا تحفہ نصیب ہو گا تو اس کی بخشش و غفران میں کیا شک رہ جاتے گا۔

وہ شخص تو بہت خوش قسمت ہے جسے مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری نصیب ہو" اور وہ وہاں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے "سلام علیکم" کا اعزاز حاصل کر لے لیکن جب تک وہاں حاضری کی تمنا پوری نہ ہو غلطی کے مرتکب

Marfat.com

مؤمن کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دربارِ مصطفوی میں حاضر تصور کر کے خشوع و خضوع اور محبت و عقیدت کے ساتھ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے احادیث مبارکہ میں ہے کہ سرکار اپنے محب امتی کے درود و سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ یہاں بیٹھے ہوئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر جان عرض کرے الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ نقد جواب پائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

احادیث مبارکہ (۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ (رواہ ابوداؤد، البیہقی فی الدعوات الکبیر مشکوٰۃ شریف ص ۸۶ ۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ مجھ پر میری روح واپس لوٹاتا ہے حتّٰی کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

صلوٰۃ وسلام عرض کرنے والا خواہ قبر انور پر حاضر ہو۔ یا دنیا کے کسی خطے میں ہو۔ سرکار سنتے ہیں اور جواب ارشاد فرماتے ہیں۔

ازالۂ وہم یہاں روح لوٹانے سے توجہ مراد ہے کیونکہ وہ جانِ جہاں ہیں جن سے جہانِ عالم قائم ہے۔ حضور تو بحیات دائمی زندہ ہیں اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ (معاذ اللہ) میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے درود شریف پڑھنے پر زندہ ہو کر جواب دیتا ہوں ورنہ ہر آن لاکھوں بار آپ کی روح اقدس نکلتی اور جسم اطہر میں داخل ہوتی ہے خیال رہے حضور ایک آن میں درود و سلام خوانوں کی طرف توجہ یکساں رکھتے ہیں سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے بیک وقت سارے عالم پر توجہ کر لیتا ہے۔ ایسے ہی آسمانِ نبوت کے سورج ایک وقت میں سب کا درود و سلام سن لیتے ہیں اور ان کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن

Marfat.com

اس میں آپ کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی کیوں ہو جبکہ آپ مظہر ذاتِ کبریا ہیں
اللہ تعالیٰ بیک وقت سب کی دعائیں سنتا ہے اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ میں ہر ایک کا درود شریف سنتا ہوں اور قیامت
تک سنتا رہوں گا۔

(۲) وَقِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ صَلٰوةَ
الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَاْتِيْ بَعْدَكَ مَاحَالُهُمَا
عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ
عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔ (دلائل الخیرات ص۳۹ مطبوعہ تاج کمپنی)

اور عرض کی گئی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگوں کے درود و سلام کو جانتے ہیں جو آپ
سے غائب ہیں یا ابھی پیدا نہیں ہوئے ان کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ میں اہل محبت کے
درود و سلام خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں، ہاں جو ان کے غیر ہیں ان کا درود و سلام
پہنچایا جاتا ہوں۔

اس حدیث پر تبصرہ و تنقید اور تائید و توثیق ہم نے دوسری مقام میں لکھی ہے شعر
کا مطلب واضح ہے کہ دنیا میں جس نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن تھاما
دارین میں فلاح پاگیا اور جو محروم رہا تو قیامت میں مجبوراً دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو گوارہ نہ ہوگا نہ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم گلے لگائیں گے جیسے بخاری ومسلم و دیگر صحاح ستہ کی روایات صحیحہ میں ہے کہ حضور
علیہ السلام منکرین شفاعت کو سحقاً سحقاً دور ہو جاؤ فرمائیں گے۔ ایک اور روایت
میں ہے کہ آج دنیا میں جو شفاعت کا منکر ہے اسے قیامت میں شفاعت نصیب نہ ہوگی۔
تفصیل دوسرے مقام پر آگئی ہے۔

Marfat.com

اُف رے مُنکر یہ بڑھا جوشِ تعصّب آخر
(۸) بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

حل لغات اُف کلمہ تحقیر وکراہت۔ افسوس۔ رے۔ ارے کا مخفف برائے ندا جیسے اللہ رے۔ ہائے رے۔ **جوش تعصّب** تعصّب کا جوش۔ تعصب کی زیادتی وفراوانی **بھیڑ** انبوہ۔ مجمع۔

شرح (۸) ہائے رے منکر مردود شفاعت آخر حضور کے فضائل سے انکار اور تعصّب کی زیادتی وفراوانی یہاں تک بڑھ گئی آخر اس دُنیا کی بھری سبھا میں اس بدنصیب کے ہاتھ سے ایمان جیسی دولت بھی چھن گئی۔ اے منکرو! یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ حضور علیہ السلام کے فضائل ومناقب کو شرک وکفر اور بدعت ہونے کی نگاہ سے دیکھا۔

اور خود کردہ را علاجے نیست کے مصداق نتیجہ یہ نکلا کہ تم بے ایمان ہو گئے۔

فراست رضوی امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے گستاخوں کی ایک گندی عادت کی علامت اور اس کی بدبختی کا انجام بد اپنی فراست سے ایسے بہترین انداز میں ظاہر فرمایا ہے کہ آج اسے ہر معمولی سمجھ والا سنی مسلمان یقین کر سکتا ہے کہ امام اہلسنت نے جو کچھ فرمایا حق فرمایا۔ وہ یہ کہ یہ لوگ توحید کا نام لے کر مقربان الٰہی سے عداوت اور رسالت کی عظمت اور مرتبہ ومقام کو مضمحل کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں تجربہ شاہد ہے کہ ان کا مقصد تو ہوتا ہے توحید اُجاگر کرنا ہے۔ اسی لئے تعظیم وتکریم انبیاء واولیاء اور ان سے عقیدت ومحبت اور عشق ان کے نزدیک فسق وضلالت بلکہ شرک سمجھا جا رہا ہے پھر اسی توحید کے نشہ میں آ کر فضائل وکمالات بلکہ اکثر معجزات کو شرک

Marfat.com

کے خطرہ سے انکار کرتے چلے جاتے ہیں پھر اس پہ نازاں ہوتے ہیں کہ وہ پکے موحد ہیں حالانکہ انکار معجزات و کمالات و فضائل سے وہ ملحد بن بیٹھے اس طرز اور روش اور صرف توحید پہ ڈٹ جانا اور عظمتِ انبیاؑ و اولیا کو شرک سمجھنا ابلیس کا کارنامہ ہے۔ صرف اسی توحید کی عقیدہ میں راسخ الاعتقادی کی بنیاد پر کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو لائق ہے اس کے غیر کو سجدہ حرام حالانکہ اللہ نے ہی حکم فرمایا تھا صرف اسی لئے کہ انہیں یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ اس کے محبوبوں کی تعظیم و تکریم بھی عین توحید ہے لیکن ابلیس نے تعظیم غیر اللہ کو شرک کہہ کر ٹھکرا دیا۔ نہ صرف اس وقت بلکہ آج تک ہی توحید کے اپنے فاسد نظریہ پر بضد ہے چنانچہ روح البیان اور روض الریاض وغیرہ میں ہے کہ ابلیس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی میری معافی کی صورت ہو سکتی ہے حضرت موسیٰ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ دوسرے دن جب ابلیس حضرت موسیٰ سے ملا تو جواب کا تقاضہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے تو معافی مل سکتی ہے۔ اس پر ابلیس نے کہا کہ میں نے تو زندہ کو سجدہ کرنا توحید کے منافی سمجھا تو اب مردے کو کیسے سجدہ کر سکتا ہوں۔

انتباہ گویا وہ مزار کی حاضری اور بعد وصال بندۂ خدا کی تعظیم کو شرک سمجھا۔ یہی کیفیت دور حاضرہ کے توحیدی کو دیکھ لیں کہ وہ ہزاروں میل بستر سر پر رکھ کر ہزاروں دکھ اٹھا کر توحید کی تبلیغ کرنے کے لئے در در کے دھکے کھائے گا۔ لیکن ایک فرلانگ پر کسی ولی اللہ کے مزار پر نہیں جائے گا۔ زیارت القبور کی حدیث کو صحیح ماننے کے باوجود مزار پر جانا شرک سمجھتا ہے بلکہ دوسرے جانے والے اہلسنت کو مشرک کہتا ہے۔

ابلیسی توحید کے حامل افراد کا کردار بھی اسی قسم کا ہے ابلیسی توحید کے مریض مقبولان

Marfat.com

بارگاہ انبیاکرام خصوصاً حضور سید عالم نور مجسم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فضل وشرف مرتبہ ومقام کی عظمت کے اقرار کو توحید کے منافی سمجھتے ہیں۔ توحید کا نام لے کر رسالت سے نفرت دلاتے ہیں لیکن وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ توحید کی نعمت زبان رسالت ہی ہے۔ اگر رسالت کی زبان نہ کھلتی تو ہمیں توحید کہاں نصیب ہوتی حق ہے کہ توحید کی نعمت جو ہمیں ملی وہ نطق رسول امی کی رہین منت ہے اس سید امتنام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر رسالت کو گھٹانا سخت قسم کی بے دینی اور گمراہی ہے ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ابلیس لعین نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا حالانکہ سجدہ کا حکم رب العالمین نے دیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جو سجدہ کا حکم دیا گیا وہ عبادت کا نہیں تعظیمی سجدہ تھا۔ غیر اللہ کو سجدہ عبادت واقعی شرک جلی ہے اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے کا حکم نہیں دیتا اللہ تعالیٰ احاکم مطلق ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے عزت وکرامت سے نوازے ابلیس کی بنیادی غلطی یہی تھی کہ اس نے حکم الٰہی کی بجاآوری سے انکار کر دیا تھا۔

توحید کے نشہ میں توہین رسالت فقیر کے اکابر اہلسنت نے توحیدیوں کی گستاخیوں پر بہت کچھ لکھا ہے ان کے فیض وبرکت سے فقیر نے چند رسائل وکتب لکھے ہیں مثلاً دیوبندی وہابی کی نشانی اور دیوبندی بریلوی فرق وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ چند اقتباسات توحید کے گھمنڈ بازوں کے ملاحظہ ہوں۔

حوالہ ۱: نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

نشہ توحید یہ اس ارادہ پر لکھا را کہ نماز خدا کی' اسمیں رسول کا خیال بری بات ہے۔ (معاذ اللہ)۔

Marfat.com

حوالہ ۲ : میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پلصراط پر لے گئے اور دیکھا حضور علیہ السلام گرے جا رہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا (بلغتہ الجیران، بشرات مولوی حسین علی واں بھچراں شاگرد مولوی رشید احمد گنگوہی۔

نشۂ توحید اس سے مقصد یہ ہے کہ ہم توحیدی ایسے بلند مرتبہ پر ہیں کہ اسلام ہمارے سہارے پر ہے اور بس جیسا کہ اس نے اس خواب کی تعبیر میں لکھا اگرچہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ خواب ہی جھوٹا ہے لیکن بقول احمد رضا قدس سرہٗ بھیڑ میں مولوی مذکور اپنا ایمان کیسے برباد کیا۔

حوالہ ۳ : جہد المقل و فتاوی رشیدیہ و براہین قاطعہ میں لکھا کہ " اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے ۔ یعنی جھوٹ بول سکتا ہے (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ) ملخصا۔

انتباہ توحید کے نشہ میں دیکھا کیسے ایمان برباد کیا حالانکہ اہلسنت کا مسلّم عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ وغیرہ بولنے سے پاک اور منزہ ہے اور یہ اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ جھوٹ بولے گو وہ ہر شے پر قادر ہے مگر صفاتِ مذمومہ کے ارتکاب پر نہیں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کذب بالاتفاق ممتنع ہے ۔ اور کذب نقص ہے اور نقص خدا پر بالاجماع محال ہے اور جب کذب خدا پر ممتنع ہوا تو واجب ہے کہ کلام صادق ہے ۔

حوالہ ۴ : براہین قاطعہ میں ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ملک الموت اور شیطان کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر ہے ۔

نشۂ توحید علم الغیب حضور علیہ السلام سے نفی کرنے بیٹھا تو ہمارے عالم دین نے ملک الموت و شیطان کی بات کی تو توحید کے نشہ میں لکھ دیا کہ ان کا علم تو نصوص سے ثابت ہے حضور علیہ السلام کے لئے کونسی نص ہے فلہٰذا ان کا علم زیادہ ہے (معاذ اللہ) دیکھا کمبخت کا کیسے ایمان گیا۔

حوالہ ۵ : مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو جانوروں ۔ پاگلوں وغیرہ سے تشبیہ دے دی۔

Marfat.com

(۹) جان و دل۔ ہوش و خرد۔ سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

(۹) شرح اس سے امام اہلسنت کا منشا یہ ہے کہ دل و دماغ ہوش و حواس سب کچھ مدینہ منورہ پہنچ چکے ہیں اے رضا آخر تم یہاں سے مدینہ شریف کیوں نہیں چلتے۔ تمہارا سارے کا سارا سامان تو پہلے مدینہ پاک پہنچ گیا ہے یہ عاشق کامل کی ایک علامت بیان فرمائی ہے وہ یہ کہ ع

میں یہاں ہوں میرا دل مدینے میں ہے

حضرت عارف جامی قدس سرہٗ اپنی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ

بود در جہاں ہر کسے را خیالے
مرا از ہمہ خوش خیالے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

جہاں میں ہر ایک کا کوئی نہ کوئی خیال ضرور ہوتا ہے لیکن میرا خیال اور تصور سب سے بہتر اور روشن تر ہے کہ میں ہر وقت حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تصور اور خیال میں رہتا ہوں لیکن امام احمد رضا قدس سرہٗ کے عشق کا کمال دیکھئے کہ وہ صرف خیال اور تصور تو مدینے میں نہیں سمجھتے بلکہ سارا سامان (جان۔ دل۔ ہوش خرد) مدینہ میں کہہ رہے ہیں۔ یہاں صرف خالی ڈھانچہ ہے اسے بھی مدینے جلنے پر زور دے رہے ہیں۔

یہی تمنائے ہر عاشق (۱) حضرت مولانا حسن رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ؎

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبارِ مدینہ

Marfat.com

مرا دِل بُلبُلِ بے نوا ہے
خدا یاد کھا دے بہارِ مدینہ

(۲) حضرت علامہ حافظ پیلی بھیتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ؎

دکھا یا رب در و بامِ مدینہ نصیبِ دل ہو آرامِ مدینہ

(۳) جناب حسرت موہانی نے کہا ؎

ان کی اس بندہ پروری کے نثار ہم کہاں ورنہ اور کہاں یہ نصیب
لو مدینے کو پھر چلے حسرت دیدنی ہے یہ ماجرائے غریب

نہ مرنے کی باتیں نہ جینے کی باتیں
کرو ہمصفیرو مدینے کی باتیں

حضرت علامہ اختر الحامدی مرحوم نے کہا ؎

زائر ہیں رواں شام و سحر سُوئے مدینہ
اے کاش، ہو اپنا بھی سفر سوئے مدینہ
سر سُوئے حرم، دل ہے مگر سوئے مدینہ
اتنی تو ہو وارفتگیٔ شوق نظارہ
کب دیکھئے سرکار سے آتا ہے بُلاوا
دن رات ہے اختر کی نظر سوئے مدینہ

اپنے دور کے دو عاشقوں کی دو نعتوں کو زینت شرح کر رہا ہوں۔

(۱) حضرت بہزاد لکھنوی مرحوم

عاشق کے لئے کعبۂ اُلفت ہے مدینہ
عارف کے لئے منزلِ رحمت ہے مدینہ
اے طالبِ نعمت، تجھے اِک راز بتا دوں
اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے مدینہ

Marfat.com

جاؤ گے تو دیکھو گے وہاں بارشِ تسکیں
عین کرم و عین محبت ہے مدینہ

بگڑی ہوئی تقدیر وہیں بنتی ہے جاکر
کونین میں اللہ کی رحمت ہے مدینہ

ملتی ہے تو پھر اس میں کمی ہی نہیں ہوتی
وہ گنج گراں مایہ، وہ دولت ہے مدینہ

تم جاؤ کہیں پر بھی، مگر دل نہ لگے گا
بہزاد حزیں قلب کی حسرت ہے مدینہ

(۲) حضرت علامہ حافظ محمد مظہر الدین مرحوم

لب پہ ہے گفتگو مدینے کی
اسے ذہے آرزو مدینے کی
نام لے باوضو مدینے کا
بات کر باوضو مدینے کی
میں کہاں نامراد جاؤں گا
دلنوازی ہے خو مدینے کی
روحِ کونین کیوں نہ وجد کرے
کیف آگیں ہے بُو مدینے کی
تیری مٹی ہے یثربی مظہر
تجھ سے آتی ہے بو مدینے کی

Marfat.com

باب الباء

نعت (۱۹)

تابِ مرآتِ سحر۔ گردِ بیابانِ عرب
(۱)
غازۂ روئے قمر، دودِ چراغانِ عرب

حل لغات تابِ مرآتِ سحر صبح کے آئینہ کی چمک۔ گردِ بیابانِ عرب۔ عرب کے میدان کی گرد۔ غازۂ روئے قمر، چاند کے چہرے کا غازہ (پوڈر)۔ دودِ چراغانِ عرب۔ عرب کے چراغوں کا دھواں۔

شرح (۱) عرب (جو دیارِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے) کے میدان کی گرد و غبار صبح کے آئینہ کی چمک دمک ہے اور عرب کے چراغوں کا دھواں دراصل چاند کے چہرہ کا غازہ پوڈر ہے اس لئے کہ سحر ہو یا قمر سب ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مریدین میں شامل ہیں اور ہر مرید صادق کے لئے مرشد کے علاقہ کی ہر شے تبرک ہوتی ہے تو سحر کے لئے دیارِ عرب کی گرد و غبار چمک دمک سے بڑھ کر نہ ہو گی تو اور کیا ہو گی ایسے چاند کے چہرہ پر عرب کا دھواں غازہ (پوڈر) نہ بنے گا تو اسے اور کیا چاہیئے لیکن اس راز کو وہ سمجھے جس کا مرشد ہو جو سرے سے ہو ہی بے مرشد اسے کیا خبر۔

Marfat.com

اللہ اللہ بہارِ چمنستانِ عرب
(۲) پاک ہیں لوثِ خزاں سے گل و ریحانِ عرب

حل لغات اللہ اللہ حیرت و استعجاب کے وقت بولا جاتا ہے لوث عیب گل پھول۔ ریحان ہر خوشبودار گھاس۔

شرح (۲) دنیا کی ہر جگہ اور ہر چمن پہ بہار آتی ہے اور جلد ہی ختم ہو جاتی ہے مگر چمنستانِ عرب کی بہار پر میں حیرت زدہ ہوں کہ عرب کے چمنستان کے پھول بلکہ اس کے خس و خاشاک پر بھی ہمیشہ ہی بہار رہتی ہے۔ چمنستان عرب سے مدینہ پاک مراد ہے لیکن یہ بات عاشقانِ مدینہ جانتے ہیں جو مدینہ پاک کا قدر داں نہیں اس بے قدر کو مدینہ پاک کی قدر کا کیا علم۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو جگہ بالقابل حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو کی حامل ہے اس کے بالمقابل مشک و عنبر کی کیا حقیقت ہے اس جگہ کی خوشبو تمام خوشبودار اشیاء سے مخصوص اور نرالی ہے مدینہ پاک جیسی خوشبو کسی دوسری جگہ نہیں پائی جاتی گلاب کی خوشبو اگرچہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے وہ بھی یہاں کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

زنسیم جاں فزایت تن مردہ زندہ گردد۔

توکدام باغ اے گل کہ چنیں خوش است بویت

تیری نسیم جانفزا سے مردہ جسم زندہ ہوتے ہیں اے گل پیارا تو کس باغ کا ہے کہ تمہیں ایسی خوشبو نصیب ہے۔

شاہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ (شہر) اور مزار رسول

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کے درو دیوار سے ایسی خوشبو بھی مہکا تی رہتی ہے جو دوسری اشیاء سے نہیں سونگھی جا سکتی۔ شاید تھوڑی سی خوشبو عاشقان مدینہ" غریب الوطن دوستوں نے سونگھی ہو۔

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها

المسک والکافور والصندل

رسول اللہ کی خوشبو سے ہی مدینہ کی نسیم کو خوشبو مشک کافور صندل نصیب ہے (جذب القلوب)۔

الحمد للہ! ہم اپنے ایمان کی تازگی سمجھتے ہیں کہ

وہ مزہ جو مدینہ کی گلیوں کو دیکھا

نہ جنت نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا

مذہب عشاق امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کہے کہ مدینہ پاک کی زمین میں کوئی خوشبو نہیں نہ ہی اس کی ہوا خوشگوار اسے قید کیا جائے یہاں تک کہ خلوص سے توبہ نہ کرے۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ" اور اس کے حواشی میں پڑھیئے۔

(۳) جوششِ ابر سے خونِ گلُ فردوس گرے
چھیڑ دے رگ کو اگر خارِ بیابانِ عرب

حل لغات **جوشش** جوش۔ اُبال۔ تیزی ابر۔ بادل **گل فردوس** جنت الفردوس کے پھولوں کا خون۔ **چھیڑ دے رگ کو** کہدے

Marfat.com

بھڑکا دے۔ اشتعال دلا دے **خارِ بیابانِ عرب** عرب کے ویرانے کا کانٹا۔

شرح عرب کے ویرانوں کے کانٹوں کی یہ عظمت و جلال ہے کہ اگر جنت الفردوس کے پھولوں کی رگوں کو چھیڑ دیں (کہہ دیں) تو اسی وقت ان پھولوں کی رگوں کا سارا خون بادل بن کر آسمان پر چھا جائے اور نہایت جوش و ولولہ کے ساتھ روئے زمین پر برسنے لگے۔ یعنی بہشت کے پھول سے بیابانِ عرب زیادہ اچھے ہیں۔ یہ بھی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ حقیقت ہے اس لئے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر نسبت کل کائنات کی مخدوم و محبوب ہے آپکے مدینہ عالیہ کے خارِ بیابان بھی جنت الفردوس کے پھولوں کے مخدوم و محبوب ہیں۔ اعلیحضرت قدس سرہٗ نے پھر بھی جملہ شرطیہ استعمال فرمایا ہے ہم ذیل میں روایات سے ثابت کرتے ہیں کہ ہر شے کو نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی تڑپ ہے۔

حضرت سفینہ کا شیر بیہقی نے روایت کی ہے کہ سفینہ سُمندر کے سفر میں تھے کشتی ٹوٹ گئی آپ ایک تختہ پر بیٹھے ہوئے ایک جنگل کے کنارے جا لگے۔ تختہ سے اُترتے ہی شیر کو دیکھا کہ شیر انہیں لقمہ بنانے کے لئے ان کی طرف جھپٹا۔ جب پاس پہنچا تو سفینہ نے اُس سے کہا: انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور کا آزاد کیا ہوا غلام ہوں۔ شیر نے حضور کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی سُنا تو کانپ گیا۔ سفینہ کی طرف بڑھ کے اپنا کندھا اُن سے لگایا اور اُن کے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ انہیں بحفاظت تمام شارع عام پر پہنچا گیا پھر تھوڑی دیر ٹھہر کے باریک آواز سے کچھ کہا اور اپنی دُم اُن کے ہاتھ سے لگا کر جنگل میں گم ہو گیا۔

فائدہ سفینہ کا نام رومان یا مہران یا طہمان تھا۔ ایک سفر میں آنحضرت نے اُنکو بہت سا اسباب اُٹھائے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ تو سفینہ ہے جب سے اُن کا لقب سفینہ یعنی کشتی ہو گیا۔ اب ان کا عشق دیکھئے کہ اس کے بعد اصل نام پکارنے پر

Marfat.com

کسی کو جواب نہ دیتے جب تک انہیں سفینہ کہہ کر نہ پکارا جاتا۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ جنگل کے شیر (خونخوار) کو کسی نے بتایا کہ ایک محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسولِ خدا ہیں اگر ان کا کوئی غلام مل جائے تو اسے نہ کھانا بلکہ نوکر بن کر انہیں سرحد انسانی تک پہنچانا؟ دراصل بات وہی ہے جو امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اشارہ فرمایا کہ ہر شے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی فدائی و شیدائی ہے اور یہی حدیث شریف میں ہے۔

حدیث شریف حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ما من شیٔ الا یعرفنی انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا مردۃ الجن والانس (شفا شریف و مواہب) ہر شے جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے سرکش جن وانس کے۔

فائدہ نکرہ پر نفی اور پھر تاکیدی مِنْ داخل ہو تو وہاں عموم ہوتا ہے (اتقان) اور خود شیٔ ماسوا اللہ کو کہا جاتا ہے (کبیر) اس سے عموم میں گل فردوس بھی ہیں جو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم سب بڑھ کر عشق و پیار رکھتے ہیں۔

لطیفہ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قدس سرہٗ کے ساتھ ایک دیوبندی کی علم کلی پہ گفتگو ہوئی اس نے ایک تنکا اٹھا کر پوچھا کیا حضور علیہ السلام اسے بھی جانتے ہیں۔ آپ نے برجستہ فرمایا۔ کیا یہ تنکا جانتا ہے کہ میرے نبی محمد عربی ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ تنکے کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم ہے تو کیا نبی (علیہ السلام) کو علم نہیں کہ فلاں میرا امتی ہے۔

باغ کے درخت شفا شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی جس درخت سے گذرتی درخت ٹہنیاں جھکا کر بزبانِ حال گویا ہوتا کہ میری ٹہنیاں قبول فرمایئے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

تشنۂ نہرِ جناں ہر عربی و عجمی !
لب ہر نہرِ جناں تشنہ نیسان عرب (۴)

حل لغات تشنۂ نہرِ جناں جنتوں کی نہروں کا پیا سا۔ عجمی۔ غیر عربی۔ ملک عرب کے سوا دُنیا کے سارے ملک۔ عجمی منسوب بعجم۔ عجم کا رہنے والا۔
لب ہر نہرِ جناں جنتوں کی نہروں کا ہر لب (ہونٹ) تشنہ پیاسا۔ نیسان بارش جو سمندر میں موتی پیدا کرتی ہے۔

شرح ہر عربی و ہر عجمی جنتوں کی نہروں کا پیاسا دکھائی دیتا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خود جنتوں کی نہروں کے لب ہائے تشنہ عرب کی موتیاں پیدا کرنے والی بارش کے پیاسے ہیں ۔ کیونکہ عربی و عجمی انسانوں کو جنت کی طلب ہے لیکن جنت کی نہریں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہیں اور ہر اُمتی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے گھر اور شہر بلکہ درو دیوار کا دیوانہ ہے ؎

ولو قیل للمجنون ارض امابہا غبار شری لیلی لجد و اس عا

اور اگر مجنوں کو کہا جائے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں لیلیٰ کے علاقہ کی غبار پہنچی ہے تو وہ اس کے لئے جدوجہد کرے گا۔ (ارشاد الباری شرح منسک القاری)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ دنیا کی ہر شے سے بہشت کی ہر نعمت اس میں گُل فردوس زیادہ باشعور ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ہے والاخر وابقی (پ۳۰ الاعلیٰ) آخرت اور اس کی ہر شے بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

Marfat.com

طوق غم آپ ہولے پرِ قمری سے گرے
اگر آزاد کرے سروِ خرامانِ عرب (۵)

حل لغات: طوق گلے کا حلقہ آپ خود بخود ہوا اشتیاق۔ پر، پروبال۔ قمری ایک خوبصورت پرندہ ہے۔ فاختہ۔ آزاد کرے رہا کرے۔ دیدار کی کھلی چھٹی دیدے۔ سروِ خرامانِ عرب عرب کا محبوب

شرح (۵): اگر عرب کے محبوب (محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) انعام و کرام فرمائیں اور ہمیں اپنے جمالِ جہاں آرا کے دیدار کی کھلی چھٹی دے دیں تو غم ہائے زندگی کا طوق جو ہمارے نرم و نازک گلے میں پڑا ہوا ہے خود بخود اشتیاق دیدار سے کٹ کر گر جائے اور ہمیں مصائب اور غمہائے روزگار سے گلو خلاصی مل جائے اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں شاہد ہیں کہ وہ کیسے غمہائے روزگار رنجات پا گئے اور انہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت بابرکت کتنا سکون و قرار نصیب ہوا۔ اگرچہ بظاہر معاش و معاشرت میں انہیں تنگی محسوس ہوتی یا غزوات میں بہت ان پر صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے لیکن وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت بابرکت کو ہی راحت جان و ایمان سمجھتے۔

عاشق نبی حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ: جو اصحاب ہیں سے عمر میں سب سے بڑے تھے۔ شیبہ نے تلوار کی دھار حضرت ابو عبیدہ کے پاؤں پر ماری جو پنڈلی کے گوشت پر لگی اور اسے کاٹ دیا۔ پھر حضرت حمزہ اور حضرت علی شیبہ پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا۔ اور حضرت عبیدہ کو اٹھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لائے حضرت عبیدہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا میں شہید نہیں؟ حضور علیہ السلام

Marfat.com

نے فرمایا "ہاں!" پھر حضرت عبیدہ نے کہا۔ اگر ابو طالب اس حالت میں مجھے دیکھتا تو مان جاتا کہ میں اس کی نسبت اس کے شعر ذیل کا زیادہ مستحق ہوں۔ ؎

ونسلمه حتّٰی نصرع حوله ۔۔۔ ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم محمد کو حوالہ نہ کریں گے یہاں تک کہ ان کے گرد لڑ کر مر جائیں اور اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں۔

ابو جندل و ابو بصیر رضی اللہ عنہما

کفار سے صلح کر کے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے مدینہ واپس تشریف لائے تو ابو جندل کی طرح ابو بصیر ثقفی حلیف بنی زہرہ مکہ سے بھاگ کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ قریش نے دو شخص اس کے تعاقب میں بھیجے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب معاہدہ ابو بصیر کو ان دونوں کے حوالے کر دیا۔ جب وہ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ابو بصیر نے ان میں سے ایک سے دیکھنے کے بہانہ سے تلوار لی اور اس کا کام تمام کر دیا۔ دوسرا بھاگ کر خدمت اقدس میں آیا۔ ابو بصیر بھی اس کے پیچھے آپہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کا وعدہ پورا ہو چکا۔ آپ نے فرمایا کہ پورا نہیں ہوا تو جہاں چاہتا ہے چلا جا۔ اس لئے ابو بصیر ساحل بحر پر چلا گیا۔ ابو جندل بھی بھاگ کر ذومرہ کے قریب ابو بصیر سے آملا۔ اور رفتہ رفتہ ایک جماعت ان کے ساتھ ہو گئی۔ ابو جندل نے قریش کا شامی راستہ روک لیا۔ قریش تنگ آکر حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طالب رحم ہوئے اور واپسی کی شرط بھی اڑا دی۔ پس حضور انور نے ابو بصیر اور ابو جندل کے نام ایک نامہ بھیجا۔ ابو بصیر اس وقت قریب الموت تھا وہ نامہ مبارک اس کے ہاتھ ہی میں تھا کہ انتقال کر گیا اور ابو جندل ساتھیوں سمیت مدینہ میں حاضر خدمت اقدس ہو گیا اور مدینہ ہی میں رہا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق کے عہد میں ملک شام میں شہید ہو گئے۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین) (زرقانی علی المواہب مختصراً)

Marfat.com

لنگڑا جنتی حضرت عمرو بن جموح لنگڑے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ معذور ہیں آپ پر جہاد فرض نہیں۔ مگر وہ مسلح ہو کر نکلے اور کہنے لگا کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اسی طرح بہشت میں ٹہلا کروں گا پھر قبلہ رو ہو کر یوں دُعا کی "خدایا مجھے شہادت نصیب کر اور اپنے اہل کی طرف محروم واپس نہ لا" چنانچہ اُحد میں شہید ہو گئے۔ (الاستیعاب)

عجیب جنتی اثنائے جنگ میں ایک مسلمان کھڑا کھجوریں کھا رہا تھا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا اگر میں مارا گیا تو کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا "بہشت میں" یہ سُن کر اُس نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا (بخاری)۔

اس قسم کے واقعاتِ صحابہ تائید کرتے ہیں کہ سچ کہا امام احمد رضا قدس سرہٗ نے کہ ؎

طوق غم آپ ہوا الخ

مہر میزان میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے
(۶) ڈالے اِک بوند شبِ دے میں جو بارانِ عرب

حل لغات مہر آفتاب۔ سورج۔ میزان بارہ آسمانی برجوں میں سے ساتواں برج حمل مینڈھے کی شکل کا پہلا آسمانی برج شب، رات۔ دے ہر شمسی مہینہ کی نویں تاریخ۔ نوروز۔ بارانِ عرب، عرب کی بارشیں۔

شرح (۶) آسمان کے بارہ برج (گنبد) یعنی ستاروں کے مقامات ہیں جن میں سیارگان شمس و قمر۔ زحل و عطارد۔ مریخ و مشتری اور زہرہ جاتے ہیں تو بقدرت خداوندی اپنی نئی نئی تاثیر دکھاتے ہیں۔ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگرچہ خشک سالی

Marfat.com

کا موسم ہو موسم باد و باراں میں تبدیل ہو جائے یہ صرف عقیدت کا اظہار نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ سیرت نبویہ اور احادیث مبارکہ کا وسیع مطالعہ سے سرشار حضرات بخوبی واقف ہیں کہ نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شمار خشک کنوئیں لعاب دہن سے سمندر بنا دیتے اور خالی پیالوں میں پنجہ ڈال کر پنجند (پانچ دریاؤں سے بڑھ کر پانی بہا دیا۔ تفصیل بحجے لئے یہ شرح حامل نہیں صرف ایک نقشہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

نبوی چشمے یا خدائی سمندر

نمبر شمار	نام مقام	کیفیت	نام کتاب	پیاسوں کی تعداد	کس طرح پانی جاری فرمایا
۱	ذالمجاز	عرفہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے		بحالتِ سفر صرف ابو طالب ہمراہ تھے	حضور علیہ السلام نے زمین یا پتھر پر ایڑی ماری عظیم الشان چشمہ جاری ہو گیا۔
۲	ایک سفر کا واقعہ ہے	ـ	بخاری باب علامات النبوت	چالیس آدمیوں نے پیا اور اپنے برتن اور مشکیزے بھر لئے	حضور نے صرف مشکیزہ کو ہاتھ لگا دیا۔ پانی بڑھ گیا
۳	زوراء	بوقت نماز عصر	بخاری باب المعجزات	تین سو اشخاص نے وضو کیا	برتن میں دستِ مبارک رکھ دیا۔ انگشتان مبارک سے پانی کے فوارے پھوٹ پڑے
۴	کسی سفر میں	نماز کے وقت	بخاری باب المعجزات	اسی آدمیوں نے پانی پیا	ایک لگن میں دستِ اقدس رکھا۔ انگلیوں سے پانی بہنے لگا

Marfat.com

۵	کسی سفر میں	—	ترمذی باب المعجزات	ستر آدمیوں نے وضو کیا	ایک پیالہ میں دست اقدس رکھا۔ انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے
۶	حدیبیہ	صلح کے موقع پر	بخاری باب المعجزات	پندرہ سو نمازیوں نے پانی پیا اور وضو بھی کیا	چمڑے کے مشکیزہ میں دستِ مبارک رکھا انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا
۷	حدیبیہ	یہ دوسرا واقعہ ہے	بخاری باب المعجزات	ڈیڑھ ہزار اشخاص نے پانی پیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا	کنویں کا پانی سوکھ گیا تھا حضورؐ نے کلی فرمائی پانی ابل پڑا۔ یہاں تک کہ کنویں کی منڈیر تک آگیا
۸	—	بحالت سفر	مسلم حدیث جابر	ہمراہیوں نے پیا تعداد معلوم نہیں	حضرت جابر نے ایک طشت میں حضورؐ کو وضو کرایا۔ انگلیوں سے پانی نکلا اور طشت بھر گیا
۹	تبوک	بحالت سفر	مسلم باب المعجزات	پورا قافلہ تھا	حضورؐ نے اپنے وضو کا پانی نہر میں ڈالا تھا نہر پانی سے بھر کر ابل پڑی
۱۰	—	بوقتِ عصر	بخاری ج ۲ ص ۳۴۳ اصح المطابع دہلی	چودہ سو اشخاص نے وضو کیا اور پانی پیا	ذرا سے پانی میں حضور نے انگلیاں رکھ دیں پانی جوش مارنے لگا

یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں

Marfat.com

١١	ایک دن نمازِ فجر کے بعد	آفتاب نکل آیا نمازِ فجر قضا ہوگئی	مسلم باب قضاء الصلوٰۃ	تمام لوگوں نے پیا	حضورؐ نے اپنے وضو کا پانی لوگوں کو پلانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ سب سیراب ہوگئے
١٢	حضرت حبان بن صدائی کے ہمراہ	ایک سفر	مسند امام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۶۹	حضور علیہ السلام نے سب سے فرمایا وضو کرلو	وضو کرنے کے بعد حضور نے برتن میں ہاتھ ڈال دیا پانی ابلنے لگا
١٣	ایک سفر	ابن مسعود راوی ہیں	بخاری علامات النبوت	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک پانی کی طرف دوڑو	ایک برتن میں آپ کے سامنے پانی پیش ہوا۔ آپؐ نے اس میں انگلیاں رکھ دیں پانی کے فوارے جاری ہو گئے

فائدہ نقشہ ہذا میں جو حدیثیں نقل کی گئی ہیں وہ ایک ہی واقعہ کی متعدد حکایتیں نہیں ہیں۔ ہر ایک علیحدہ اور مستقل واقعہ ہے نقشہ کو دیکھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر واقعہ کا عنوان موقع ومحل علیحدہ علیحدہ ہے اور یہ فرق امتیاز ہر ایک کو مستقل واقعہ بنا دیتا ہے۔

سوال یہ تو معجزات ہیں اور معجزہ نبی علیہ السلام کے اختیار و تصرف میں نہیں ہوتا۔

جواب یہ عقیدہ منکرین کمالاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ معجزات وکرامات نبی ولی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہتے ہیں دکھا سکتے ہیں۔ معجزات مذکور کے علاوہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چاہتے ہیں اور جس وقت چاہتے ہیں بغیر عصا کے بھی پانی جاری فرما لیتے ہیں۔ امام ابنِ سبع

یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضور کے خصائص میں یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کا ارادہ فرماتے اور پانی نہ پاتے تو

مَدَّ اَصَابِعَہٗ فَتَفَجَّرَ مِنْھَا الْمَاءُ حَتّٰی یَقْضِیَ طَھُوْرَہٗ (جواہر البیان ج ۱ ص ۲۹۱) آپ انگشتِ مبارک اٹھاتے۔ اس سے پانی جاری ہو جاتا اور آپ طہارت فرما لیتے ؎

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری
جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہیں جب غم خواری
تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

دودھ کے دریا

پانی کے دریا بہانے سبحان اللہ لیکن اس سے بڑھ کر دودھ کے چشمے بہا دینا بڑی بات ہے اس پر مستقل مضمون تو انشاء اللہ آئے گا آئے گا لیکن صرف یہاں ایک واقعہ حاضر ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے میں جگر تھام کر زمین پر گر جاتا اور کبھی پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک دن میں سرِ راہ آ بیٹھا حضرت ابوبکر میرے قریب سے گذرے اور میں نے ان سے قرآن کی چند آیات کے متعلق دریافت کیا۔ میرا مقصود یہ تھا کہ شاید وہ مجھے کھلا دیں گے۔ مگر وہ یونہی تشریف لے گئے پھر عمر فاروق آئے۔ ان سے بھی ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ ان سے بھی غرض وہی تھی۔ مگر وہ بھی تشریف لے گئے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے مجھے دیکھا۔

فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَعَرَفَ مَا فِیْ وَجْھِیْ۔ (خصائص ج ۲ ص ۹) اور دیکھ کر تبسم فرمایا۔ یعنی میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرہ کو تاڑ لیا۔

پھر فرمایا کہ میرے ساتھ چلے آؤ۔ میں پیچھے پیچھے ہو لیا۔ حضور دولت کدہ پر تشریف لائے اور وہاں ایک پیالہ دودھ سے بھرا ہوا پایا۔ حضور نے فرمایا۔ ابوہریرہ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ میں نے خیال کیا کہ اصحاب صفہ ستر آدمی ہیں۔ ان میں ایک پیالہ دودھ کی کیا حقیقت ہوگی اگر مجھے مل جاتا تو مجھ میں کچھ سکت آجاتی (لیکن پیٹ پھر بھی نہ بھرتا) خیر اطاعت رسول مقدم تھی۔ میں نے اصحاب صفہ کو بلایا۔ وہ حاضر ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے وہ دودھ کا پیالہ مجھے دے دیا اور فرمایا کہ ان سب کو پلاؤ۔ میں نے یکے بعد دیگرے سب کو پلایا اور وہ سب سیر ہو گئے۔ پھر آخیر میں وہ پیالہ خدمتِ اقدس میں پیش کیا حضور نے پیالہ کو اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔

اور مجھے دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا اے ابوہریرہ اب میں رہ گیا ہوں یا تم۔ میں نے عرض کی سچ ہے یا رسول اللہ

Marfat.com

حضورؐ نے فرمایا اچھا بیٹھ جا اور اب تو پی۔ میں نے
پینا شروع کیا۔ فرمایا اور پی میں نے پیا۔ پھر حضورؐ یہ
ہی فرماتے رہے کہ پی پی۔

حَتّٰی قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ مَسْلَکًا لَہٗ

آخر میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ مجھے اس ذاتِ مقدس کی قسم ہے۔ جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے اب تو پیٹ میں بالکل گنجائش نہیں ہے۔

خصائص ج ۲ صـ۸۱
بخاری کتاب الدقائق

فائدہ یہ دودھ کا پیالہ تھا کوئی بڑا مٹکا نہ تھا وہ کتنا بڑا تھا۔ خود ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ صرف ایک آدمی کیلئے بھی ناکافی تھا اور اصحابِ صفہ ستر اصحاب تھے۔ حضورؐ کا اعجاز دیکھئے کہ آپ نے ایک پیالہ دودھ کو دودھ کا سمندر بنا دیا۔ ستر اصحابِ صفہ نے پیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے تو اتنا پیا کہ قسم کھانی پڑی کہ اب گنجائش نہیں ہے۔

کیا اس پیالہ کو کوئی بڑی سے بڑی جماعت ختم کر سکتی تھی۔ ہرگز نہیں۔ لاکھ ہوتے تو کیا اور کروڑ ہوتے تو کیا۔ سب کے لئے کافی ہوتا۔ اس پیالہ کو ختم کر دینے کی طاقت بھی اسی میں تھی۔ جس نے اس پیالہ میں دودھ کی نہریں جاری کر دی تھیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ یہ پیالہ اس وقت دودھ سے خالی ہوا۔ جب حضور علیہ السلام نے نوش فرمایا۔

چنانچہ حدیث بالا کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ جب ابو ہریرہ خوب سیر ہو کر پی چکے تو انہوں نے وہ پیالہ حضور علیہ السلام کو واپس دے دیا۔

بِحَمْدُ اللّٰہِ وَسَمّٰی وَشَرِبَ اَلْفَضْلَۃَ

(خصائص حوالہ مذکور)

اور حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور بسم اللہ پڑھ کر اس پیالہ کا بقیہ دودھ نوش فرما لیا ہے

کیوں جناب بوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

(۷) عرش سے مژدۂ بلقیسِ شفاعت لایا
طائرِ سدرہ نشیں۔ مرغِ سلیمان عرب

حل لغات مژدہ خوشخبری۔ بلقیس شہر سبا کی ملکہ زوجۂ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ شفاعت سفارش۔ طائر سدرہ نشین حضرت جبریل

Marfat.com

علیہ السلام۔ مُرغ۔ پرندہ۔ ہُدہُد۔ قاصد۔ سلیمانؑ (سلیمان بن داؤد علیہ السلام جو اپنے عہد میں پوری دُنیا کے چرند و پرند جن و انس۔ ہوا اور دواد غیرہ کے حاکم تھے) سلیمانِ عرب سے مراد عرب کے حکمران تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

شرح (۷) حضرت جبریل علیہ السلام جو سلیمانِ عرب یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بمنزل ہُدہُد (قاصد) ہیں جس طرح سلیمان علیہ السلام کے قاصد ہُدہُد نے ملک سبا سے آکر ملکہ سبا بلقیس کا مژدہ سلیمان علیہ السلام کو سنایا تھا اسی طرح عرش الٰہی سے حضرت جبریل امین علیہ السلام گنہگار اُمت کے لئے مژدۂ شفاعت لے کر حضور کے پاس آئے۔

یہ حدیث مسلم شریف کی طرف اشارہ ہے جسے فقیر نے تفصیل کے ساتھ اسی شرح میں بیان کر دیا ہے۔

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
(۸) سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

حل لغات حُسنِ یُوسف یوسف علیہ السلام کا حُسن وجمال کٹیں کٹ گئیں۔ مصر ایک ملک کا نام ہے جہاں حضرت یوسف علیہ السلام۔ بیچے گئے قید کئے گئے۔ آخر ش مصر کے حکمران بن گئے۔ انگشت انگلی۔ زنان زن کی جمع عورتیں۔

مردانِ عرب عرب کے پہلوان۔

شرح (۸) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت یوسف علیہ السلام کا ظاہری حسن وجمال دیکھ کر حیرانگی اور بے خودی کے عالم میں مصر کے اندر سنگترا کاٹتے ہوئے عورتوں کی اپنی اپنی انگلیاں کٹ گئیں تھیں جس کا انہیں احساس تک نہ ہو سکا

Marfat.com

تھا مگر عرب کے جاں باز شیدائی آپ کے نام پر جان بوجھ کر عزم و استقلال کے ساتھ اپنے سر کٹا دیا کرتے ہیں۔

فائدہ یہ شعر فصاحت و بلاغت سے پُر ہے اس کے ایک ایک لفظ میں حضرت یوسف علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ حسن کا تقابل ہے۔ (مثلاً) ایک طرف حسن یُوسف ہے تو دوسری طرف نام محمد اسی طرح ادھر کٹیں یعنی بلا قصد و ارادہ بے خودی کے عالم میں تو اِدھر کٹاتے ہیں یعنی قصداً کٹا دیا کرتے ہیں اسی طرح اُدھر لفظ مصر ہے یعنی جس میں کسی نہ کسی طرح علم و تہذیب کی روشنی پائی جاتی تھی۔ لیکن ادھر لفظ عرب ہے جہاں کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں سرکشی و خودسری میں یکتا تھے استعمال کیا گیا۔ اُدھر انگشت اور اِدھر سر۔ اسی طرح اُدھر زنان اور اِدھر مردان کے لفظ استعمال کئے گئے ہیں پھر لطف یہ ہے کہ انگلیاں کٹیں کہا گیا جس سے محض ایک مرتبہ کٹ جانا معلوم ہوا مگر دوسری طرف سر کٹاتے ہیں کہا گیا جس سے استمرار و دوام ثابت ہے یعنی ہمیشہ آپ کے نام مبارک پر اپنے سر کٹاتے ہی رہتے ہیں۔

نقشہ تقابلی

شانِ یوسفی علیٰ نبینا علیہ السلام	شانِ مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام	نمبر شمار
حسن شریف	صرف نام پاک	۱
کٹنا بلا قصد و ارادہ	کٹانا عمداً و قصداً	۲
مصر جہاں تہذیب و تمدن کے اطوار پائے جاتے ہیں۔	عرب کی جاہلیت میں سرکشی و خودسری مشہور تھی۔	۳
صرف انگلیاں	سر قربان	۴
زنان مصر	مردان عرب	۵
انگلیاں کٹیں ایک بار ہوا اور بس	سر کٹاتے رہے ہر وقت سر ہتھیلی پر اور ہمیشہ ہمیشہ	۶

Marfat.com

بلکہ یوں کہئے کہ انکا تو منشور و دستور بلکہ اُمنگ تھی ؎

کردوں تیرے نام پہ جاں فِداء، نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

شواہد

اگر جوانانِ عرب کے نام کے سر کٹانے کے یہاں چند شواہد عرض کردوں تو موزوں رہے گا۔

عروہ بن مسعود کی گواہی

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے تو بدیل بن ورقاخزاعی کے بعد عروہ بن مسعود جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوئے وہ واپس جاکر قریش سے یوں کہنے لگے۔

یا قوم واللہ لقد وفدت علی الملوك ووفدعلیٰ قیصر و کسریٰ والنجاشی واللہ ان رایت ملکا قط یعظمه اصحابه مایعظمه اصحابه محمد محمدًا واللہ تنخم نخامة الّا وقعت فی کف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا آمرهٗ واذا توضأ کادوا یقتتلون علیٰ وضوئه واذا تکلم خفضوا اصواتهم عندهٗ وما یحمدون علیه النظر تعظیمًا لهٗ وانه قدعرض علیکم خطة رشد فاقبلوها۔ اے میری قوم: اللہ کی قسم! میں البتہ بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں اور قیصر و کسریٰ و نجاشی کے ہاں گیا ہوں اللہ کی قسم میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ جس کے اصحاب اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم اس (محمد) نے جب کبھی کھنکار پھینکا ہے تو وہ اصحاب میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرا ہے جسے انہوں نے اپنے منہ اور جسم پر مل لیا ہے جب وہ اپنے اصحاب کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس کی تعمیل کے لئے دوڑتے ہیں۔ اور جب وضو کرتے ہیں تو ان

Marfat.com

کے وضو کے پانی کے لئے باہم جھگڑے کی نوبت پہنچنے لگتی ہے اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو اصحاب ان کے سامنے اپنی آوازیں دھیمی کر دیتے ہیں اور از روئے تعظیم ان کی طرف تیز نگاہ نہیں کرتے۔ انہوں نے تم پر ایک نیک امر پیش کیا ہے اسے قبول کر لو۔ (بخاری شریف کتاب الشروط)

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ صحابی رسول حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیٹھ نظر آ گئی آپ نے دیکھا کہ پوری پشت میں سفید سفید زخموں کے نشان ہیں دریافت فرمایا کہ اے خباب یہ تمہاری پیٹھ میں زخموں کے نشان کیسے ہیں آپ نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کو ان زخموں کی کیا خبر؟ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ ننگی تلوار لے کر حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سر کاٹنے کے لئے دوڑتے پھرتے تھے اس وقت ہم نے محبتِ رسول کا چراغ اپنے دل میں جلایا اور مسلمان ہو گئے اس وقت کفار مکہ نے مجھ کو آگ کے دہکتے کوئلوں پر پیٹھ کے بل لٹا دیا اور میری پیٹھ سے اتنی چربی پگھلی کہ کوئلے بجھ گئے اور میں گھنٹوں بے ہوش رہا مگر رب کعبہ کی قسم! کہ جب مجھے ہوش آیا تو سب سے پہلے میری زبان سے کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** نکلا۔ امیر المؤمنین حضرت خباب کی مصیبت سنکر آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ اے خباب کرتہ اٹھاؤ! میں اس پیٹھ کی زیارت کروں گا اللہ اللہ یہ پیٹھ کتنی مبارک و مقدس ہے جو محبتِ رسول کی بدولت آگ میں جلائی گئی (اسد الغابہ)

فائدہ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا پیٹھ مبارک کی زیارت بھی قابلِ توجہ امر ہے کہ ان حضرات کو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے کتنا عشق تھا۔

غزوۂ بدر سے قبل مشورہ اور اس کا پس منظر جنگ جانے سے پہلے حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا سیدنا

Marfat.com

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت مقداد بن عمرو کھڑے ہوئے اور بولے کہ "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو بتایا ہے وہ کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم نہیں کہتے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا تھا۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا ۔ "تم اور تمہارا رب جاؤ اور جا کر لڑو"

"بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے لڑیں گے"۔ یہ سُن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہوئے اور حضرت مقداد کے حق میں دُعائے خیر فرمائی۔ پھر آپ نے انصار کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مجھے مشورہ دو۔ انصار کی طرف اشارہ کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے بیعت عقبہ کے وقت کہا تھا "یا رسول اللہ ہم آپ کے ذمام یعنی عہد سے بری ہیں یہاں تک کہ آپ ہمارے دیار میں پہنچ جائیں۔ جب آپ ہمارے دیار میں پہنچیں گے تو ہمارے امان و عہد میں ہوں گے۔ اور ہم آپ کی حمایت کریں گے ہر ایسے امر سے کہ اس سے ہم اپنی اولاد اور عورتوں کی حمایت کرتے ہیں"۔ چونکہ اس عبارت سے ایک طرح کا وہم ہوتا تھا کہ انصار پر صرف مدینے ہی میں حضور کی حمایت واجب تھی۔ لہٰذا آپ نے اس مقام پر محض ان کے حال سے استکشاف و استمزاج کے لئے ایسا کیا۔ انصار نے جب حضور کا ارشاد سُنا تو حضرت سعد بن معاذ نے جو اکابر انصار میں تھے یوں جواب دیا "ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور شاہد ہیں اس امر پر کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہی حق ہے اور اس تصدیق پر ہم نے آپ کو اپنی اطاعت کے عہد و مواثیق دیئے ہوئے ہیں یا رسول اللہ آپ جہاں چاہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے اگر آپ ہمارے ساتھ اس سمندر کو عبور کرنا چاہیں اور اس میں کود پڑیں تو بے شک ہم بھی آپ کے ساتھ اس میں کود پڑیں گے اور ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہ رہے گا ہمیں یہ ناگوار نہیں کہ کل کو آپ ہمیں ساتھ لے کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ ہم لڑائی میں صابر اور دشمن کے مقابلہ کے وقت صادق ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ مقابلے میں ہمارے ہاتھ سے آپ کو وہ دکھائے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ لہٰذا آپ ہم کو اللہ کی برکت سے لے چلیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے اس قول سے خوش ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی برکت

Marfat.com

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ — حضرت خبیب کا واقعہ ہے کہ ان کو مسیلمہ کذّاب مدعی نبوت نے گرفتار کر لیا اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رکھ کر نہایت بے دردی سے قتل کیا لیکن عہد کے خلاف کوئی کلمہ منہ سے نہ نکالا یہ ظالم مسیلمہ ان سے دریافت کرتا تھا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں تو وہ فرماتے بے شک پھر پوچھتا کہ اس کی گواہی بھی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو فرماتے ہرگز نہیں۔ اس پر وہ ان کے عضو کاٹ لیتا تھا پھر اسی طرح دریافت کرتا اور جب وہ اس کی نبوت ماننے سے انکار کرتے تو کم بخت ایک اور عضو کاٹ ڈالتا اسی طرح ایک ایک عضو کو کے تمام بدن کے ٹکڑے کر دیئے۔ الغرض شہید ہو گئے مگر اس کو گوارا نہ کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے خلاف اور مسیلمہ کذاب کی حمایت میں شہادت دیں۔

فائدہ — اس سے بڑھ کر جان نثاری کیا ہوگی کہ جس کی مثال کسی امت کے کسی فرد میں ملنی مشکل ہے۔

ابنِ زبیر رضی اللہ عنہ — آپ سولہ سالہ تھے کہ ایمان لائے کم سنی کے باوجود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سخت جان نثار تھے جب یہ افواہ سنی کہ آپ کو گرفتار کر لیا ہے آپ ننگی تلوار لے کر گھر سے نکلے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس جان نثارانہ کیفیت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا عرض کی سنا تھا کہ آپ کو گرفتار کر لیا گیا ہے میں دشمنوں سے لڑنے کے آیا تھا آپ کو بسلامت دیکھ کر جان میں جان آئی ہے آپ ان کی اس جرأتمندانہ گفتگو سن کر خوش ہوئے اور دعاؤں سے نوازا۔

دوسرا واقعہ — آپ اسلام لانے کے بعد مشرکین کی اذیتوں سے دوچار ہوئے لیکن کبھی ترک اسلام کا خیال تک نہ کیا۔ آپکے چچا نے اسلام ترک پر یہ سزا مقرر کی کہ چٹائی میں لپیٹ کر باندھ دیتا تھا اس میں اتنا دھونی دیتا تھا کہ دم گھٹنے لگتا پھر پوچھتا اسلام چھوڑے گا یا نہ۔ جواب دیتے کہ مرجاؤں گا لیکن دامن مصطفےٰ ہرگز نہ چھوڑوں گا۔

انس ابن نضر — غزوۂ احد میں جب مشہور ہو گیا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا وصال ہو گیا تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر جوڑ کر بیٹھے تھے حضرت ابن نضر رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا کیوں بیٹھ رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت پا چکے ہیں۔ ابن نضر نے کہا کہ حضورؐ کے بعد تم زندہ رہ کر کیا کرو گے۔ تم بھی اُسی طرح دین پر شہید ہو جاؤ پھر ابنِ نضر نے جنگ کیا اور شہید ہو گئے (ابن ہشام)

فائدہ یہ حضرت مشہور صحابی انس رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں جنگ بدر میں حاضر نہ تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں پہلے قتال میں کہ آپ نے بذات شریف مشرکین سے کیا ہے حاضر نہ تھا۔ اگر خدا مجھے مشرکین کے قتال میں حاضر کرے تو دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ جب اُحد کا دن آیا اور مسلمانوں نے شکست کھائی تو کہا یا رسول اللہ میں عذر چاہتا ہوں تیرے آگے اس سے جو ان لوگوں نے کیا۔ یعنی صحابہ کرام نے اور بیزار ہوں تیرے آگے اس سے جو ان لوگوں نے کئے یعنی مشرکوں نے۔ پھر لڑائی کے لئے آئے۔ حضرت سعد بن معاذ ان کو ملے۔ ابنِ نضر نے کہا سعد! میں بہشت چاہتا ہوں اور نضر کے رب کی قسم کہ میں اُحد کی طرف سے اس کی خوشبو پاتا ہوں۔ سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نہ کر سکا جو نضر نے کیا۔ انس بن مالک کا قول ہے کہ ہم نے ابنِ نضر پر اسّی سے کچھ اوپر تلوار و نیزہ و تیر کے زخم پائے اور وہ شہید تھے۔ مشرکین نے ان کو مُثلہ بنا دیا تھا ان کو فقط ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم گمان کرتے تھے کہ آیت ذیل ابن نضر اور اس کی مثل دوسروں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا	مسلمانوں میں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کر دکھلایا
مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ	انہوں نے اس چیز کو کہ عہد باندھا اللہ سے
مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ	اس پر۔ پس بعض ان میں سے وہ ہے کہ پورا
يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا	کر چکا کام اپنا اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ

Marfat.com

(احزاب ع ۳) انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا انہوں نے کچھ بدل ڈالا۔ (رواہ البخاری باب الجہاد)۔

ثابت بن وحداح

حضرت ابن نضر کی طرح ثابت بن وحداح آئے اور انصار سے یوں خطاب کیا: اے گروہِ انصار! اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو چکے تو اللہ تو زندہ ہے مرتا نہیں تم اپنے دین کے لئے لڑو۔ یہ کہہ کر انہوں نے چند انصار کے ساتھ خالد بن ولید کی فوج پر حملہ کیا مگر خالد بن ولید نے ان کو شہید کر دیا۔

(الاصابہ)۔

فائدہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن جب اسلام سے نوازے گئے تو خالد سے سیف اللہ (اللہ کی تلوار لقب پایا۔

خبیب رضی اللہ تعالیٰ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں ایک حضرت خبیب تھے جوان آدمی تھے لیکن مفلسی کی تصویر شکل وصورت بھی واجبی سی تھی۔

چہرے پر چیچک کے داغ تھے۔ لیکن طبیعت میں کچھ ہنسی مذاق تھا۔ اس لئے بعض حضرات آپ سے کچھ الگ رہتے۔ آپ کبھی جنگل کی طرف نکل جاتے اور لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور انہیں بازار میں بیچ کر گزر اوقات کرتے۔ اکثر فاقہ سے رہتے لیکن کسی کے آگے دست سوال نہ دراز نہ کرتے۔ عموماً مسجدِ نبوی میں پڑے رہتے ایک روز کچھ اداس اداس بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تو پاس بلا کر حال پوچھا۔ حضرت خبیب نے عرض کیا:

یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ بہ تقاضائے شریعت میرا دل چاہتا ہے کہ میری شادی ہو جائے۔ لیکن سوچتا ہوں مجھ سے کون شادی کرے گی۔ نہ پیسہ نہ بدن پر کپڑا۔ جوتا پاؤں کو کبھی نصیب نہ ہوا۔ نہ گھر نہ گھاٹ، پھر شکل وصورت بھی جیسی ہے

Marfat.com

حضور دیکھ رہے ہیں۔ میری عادات کچھ ایسی ہیں کہ میرے مسلمان بھائی مجھ سے الگ الگ رہتے ہیں۔ ایک اللہ کی ذات اور حضور ہیں۔ یہی میری دنیا ہے اور یہی میرا دین رہا ہے۔

حضور اکرم نے فرمایا: اگر اللہ ہے تو سب کچھ ہے۔ جسے اللہ پر بھروسہ ہو۔ وہ کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ شکل وصورت بھی اچھی ہے جو اللہ تعالٰی نے بنا دی۔ ہنسنا ہنسانا بھی کوئی بری بات نہیں۔

حضرت خبیب سر جھکائے خاموش بیٹھے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سن رہے تھے۔

حضور اکرم نے پھر ارشاد فرمایا

خبیب اللہ پر بھروسہ رکھو۔ انشاءاللہ تمہاری شادی کا انتظام بھی کہیں ہو جائے گا۔ میں بھی خیال رکھوں گا۔

جس روز خبیب نے اپنی شادی کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں عرض کیا اس سے اگلے ہی روز مدینہ کے ایک کھاتے پیتے انصاری نے جس کی لڑکی شادی کی عمر کو پہنچ چکی تھی۔ بارگاہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر لڑکی کی شادی کے متعلق خیر و برکت کی درخواست کی۔ اس انصاری کے جانے کے بعد حضور انور نے حضرت خبیب بلا کر اس انصاری کا نام پتہ دیا اور فرمایا کہ تم اس انصاری کے پاس جاؤ اور میرا سلام کہو اور میری طرف سے رشتہ کی درخواست کرو حضرت خبیب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر بڑی حیرت ہوئی اور وہ کچھ سوچ میں پڑ گئے۔

حضور نے فرمایا: خبیب کیا سوچ رہے ہو ؟

Marfat.com

یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں . . . . . لیکن اور کچھ نہ کہہ سکے اور سر جھکا لیا ۔

حضور نے فرمایا: ہاں ہاں کہو، چپ کیوں ہو گئے بات کرو

حضرت خبیب نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضور کا حکم ہے کہ میں اس انصاری کے گھر جاؤں اور اس کی لڑکی کیلئے شادی کا پیغام دوں حضور میری ان کی کیا مناسبت، وہ عزت والے، کنبے والے صاحب حیثیت اور غلام کی جو حالت ہے۔ حضور کو معلوم ہے۔ نہ گھر نہ زر اور نہ شکل وصورت کس بھروسہ پر جاؤں۔ ارشاد ہوا: خدا کے بھروسہ پر تم اس انصاری کے پاس جاؤ اور میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہہ دینا کہ میں نے تمہیں بھیجا ہے۔"

دوسرے دن حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اس انصاری کے مکان پر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے ایک لونڈی باہر آئی۔ حضرت خبیب بولے۔

"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ ذرا اپنے آقا سے کہہ دو۔" لونڈی اندر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ انصاری آ گئے اور سبقت کر کے السلام علیکم کہا اور بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھادی۔

حضرت خبیب نے حضور پر نور کا سلام دیا اور کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے . . . . . پھر ذرا جھجکتے ہوئے اور دبی زبان سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ انصاری یہ سن کر کہ خبیب ان کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ کچھ کشمکش و پیچ میں پڑ گئے اور کچھ کہے سنے بغیر اٹھ کر اندر چلے گئے۔ بیوی نے شوہر کو کچھ پریشان سا دیکھ

Marfat.com

کر پوچھا۔ خیر تو ہے، خبیب کیسے آیا ہے۔؟

انصاری نے بیوی کی طرف دیکھا اور کہا۔

میں نے حضور اکرم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر لڑکی کی شادی کیلئے عرض کیا تھا۔ حضور نے اسی لئے خبیب کو میرے پاس بھیجا ہے۔

تمہارا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی لڑکی خبیب کے نکاح میں دیدیں۔

"ہاں" شوہر نے کہا۔ یہ سنتے ہی گھر والی کے تو پتنگے ہی اڑ گئے۔ بولی۔

جب اُس نے لڑکی کی شادی کے لئے کہا تھا تو تم نے کان پکڑ کر راستہ دکھا دیا ہوتا۔ . . . . . نہ شکل نہ صورت . . . . نہ بدن پر کپڑا . . . . . نہ پاؤں میں جوتا نہ پلے دھیلہ نہ پیسہ۔ ابھی جاؤ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر

میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انکار کر دوں۔ ہرگز نہیں میں تو ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔ توبہ! توبہ!

ان کی لڑکی ماں اور باپ کی تکرار سن کر کوٹھے پر سے اتر کر نیچے آئی اور باپ سے پوچھا: " بابا امی کیوں بگڑ رہی ہیں کیا بات ہے۔؟

امی ہی سے پوچھو: باپ نے کہا۔

اور ماں بولی: تیرا باپ تجھے اس بھوکے خبیب کے پلے باندھنا چاہتا ہے۔ سُن لیا۔"!

" مجھے پلے باندھنا چاہتا ہے " لڑکی نے ذرا تعجب سے کہا میں سمجھی نہیں"!

" اپنے باپ سے پوچھ " ماں نے کہا۔

Marfat.com

باپ بولا: تمہاری امی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہارے لئے وَر کی درخواست کروں۔ آج حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے خبیب تمہارے نکاح کی درخواست کرنے میرے پاس آیا ہے۔ اب تمہاری امی مجھ پر بگڑ رہی ہے۔ خبیب (رضی اللہ عنہ) باہر بیٹھا انتظار کر رہا ہے بتاؤ کیا جواب دوں؟

لڑکی بولی: بابا! جایئے اور اس سے کہہ دیجئے کہ آپ اس سے میرا نکاح کرنے کو تیار ہیں جلدی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"کیا کہہ رہی ہو؟" ماں نے تڑک کر غصے سے کہا۔ "تم خبیب کی بیوی ہو گی۔ شکل دیکھ کر ڈر آتا ہے۔ میں نے کئی بار سنا ہے کہ مسلمان اس کے پاس بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ نہ کریں۔ بیٹی بولی: وہ خدا کے رسول اکرم کو تو پسند ہے۔ تم خدا کا شکر کرو۔ میری اور اپنی قسمت پر ناز کرو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پھر باپ سے بولی:

"بابا: جا کے ان سے کہہ دیجئے کہ حضور کا حکم سر آنکھوں پر۔ آپ ان سے میرا نکاح کرنے کو تیار ہیں۔"

اندر یہ باتیں ہو رہی تھیں اور خبیب باہر بیٹھے اندر سے اونچی اونچی غصیلی آوازیں سن رہے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ انہیں کا قصہ چل رہا ہے اور گھر والی ناراض ہو رہی ہے۔ اس خیال سے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آجائے۔ چپکے چپکے اٹھ کر چلے گئے۔ لڑکی

Marfat.com

کا باپ جب باہر آیا تو خبیب کہیں نظر نہ آئے۔ وہ واپس اندر گئے۔ بیٹی نے پوچھا۔ "بابا کہہ آئے"

"کس سے کہتا۔ باپ بولا۔" وہ تو غالباً واپس جا چکے ...

بہت برا ہوا۔ "یہ تو واقعی بہت برا ہوا۔" لڑکی بولی۔

"اگر خبیب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کر دی تو پھر ہم کہیں کے نہ رہیں گے۔" "پھر"؟

"بابا آپ فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور خبیب سے میری شادی کی حامی بھر لیں۔ جلدی جایئے ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری شکایت کر دیں۔"

انصاری جس وقت مسجد نبوی میں پہنچے تو لوگ نماز کی تیاری کر رہے تھے اور خبیب بھی وہیں ایک طرف بیٹھے تھے۔ انصاری نے اطمینان کا سانس لیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ کو خدمت میں کچھ کہنے کا ابھی موقع نہیں ملا تھا۔ نماز کے بعد وہ انصاری موقع پا کر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میرے

ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضور کا ارشاد ہے۔ ہمارے لئے باعثِ عزت بھی ہے اور فخر بھی۔ حضور خبیب سے فرما دیں کہ پرسوں جمعہ کی نماز کے بعد وہ آئیں اور نکاح پڑھوا کر بیوی کو لے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر خیر و برکت کی دعا دی اور انصاری دل ہی دل میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوا کہ عزت رہ گئی، واپس چلا گیا۔ اِس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیب کو بلا کر مبارک باد دی۔

Marfat.com

یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد میں انصاری کی لڑکی سے نکاح کرکے بیوی کو رخصت کرلاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ میرا نہ کوئی گھر ہے۔ نہ میرے پاس پیسہ ہے۔ ایک اللہ کا نام ہی ہے"۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالی سب مشکلیں حل فرمادے گا۔ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ کبھی مایوس نہ ہو اللہ ہی سب کا کارساز ہے اور مالک ہے اور اپنے بندوں کی طرف سے غافل نہیں ہوتا۔"

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عثمان کے پاس جاؤ۔ ان سے میرا سلام کہنا اور اپنی حاجت بیان کرنا انشاء اللہ سب انتظام ہوجائے گا۔"

خبیب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جاکر ملے۔ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا۔ پھر اپنی حاجت بیان کی۔ حضرت عثمان نے اسی وقت رہنے کو مکان اور شادی کے اخراجات کے لئے روپے دیدیئے اور کہا کہ جب کبھی کچھ ضرورت ہوا کرے تو مجھ سے کہہ دیا کرو۔ حضور اکرم کو تکلیف مت دیا کرو۔

نکاح میں ایک روز باقی تھا۔ حضرت خبیب بازار میں بیاہ کے لئے سامان خرید رہے تھے۔ پاس سے ایک ملنے والے گزرے انہوں نے پوچھا: "خبیب کیا لے رہے ہو؟"

"خبیب بولے: "کل نماز کے بعد میرا نکاح ہے تم بھی ضرور آنا۔ کہاں جارہے ہو اس وقت؟" دوسرے نے جواب دیا:

Marfat.com

اسلام کا دشمن ابو سفیان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے کو آگیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی روک تھام کے لیے جا چکے ہیں. میں بھی جا رہا ہوں۔ دعا کرو کہ لڑائی سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاؤں۔

اتنا کہہ کر اس نے اپنی راہ لی خبیب نے جب سنا کہ پیغمبر خدا صلی علیہ الصلوٰۃ والسلام کفار سے لڑنے کو گئے ہیں تو غیرت نے جوش مارا۔ سب سامان وہیں چھوڑا۔ ایک تلوار اور گھوڑا خرید کر جدھر مجاہدین اسلام گئے تھے ادھر کی راہ لی. لیکن غلطی سے اپنے لشکر کی جانب جانے کی بجائے ابو سفیان کے لشکر کے عقب میں جا نکلے اور نعرے مارتے ہوئے لشکر کفار پر لوٹ پڑے اور بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے

ابو سفیان کو خیال تھا کہ وہ بے خبری میں مسلمانوں پر حملہ کر دیگا لیکن یہاں آکر لینے کے دینے پڑ گئے. جاسوسوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے آنے کی اطلاع دیدی تھی. اور حضور اکرم دشمنوں کے آنے سے پہلے ہی اپنے جانثاروں کے ساتھ مدینہ سے باہر نکل آتے تھے، ایک مختصر سے مقابلہ کے بعد ابو سفیان میدان چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ دونوں طرف سے کچھ آدمی اس معرکہ میں کام آئے تھے۔ مسلمان ادھر ادھر سے اپنے شہید بھائیوں کو اٹھا کر لاتے تھے اور دفن کر دیتے تھے۔ جب شہدا دفن ہو چکے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لڑائی کے دوران مجھے اپنے دوست کی دو چار بار آواز سنائی

Marfat.com

دی تھی۔ کہیں اسے بھی دیکھو۔

لوگوں کو تعجب تھا کہ وہ کون خوش قسمت تھا جسے حضور اکرم اپنا دوست فرما رہے ہیں۔ حضور نے خود ہی فرمایا

"میں نے ابوسفیان کے لشکر کی طرف سے خبیب کے نعروں کی آواز سنی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کفار کے لشکر پر عقب سے حملہ کیا تھا۔

کچھ دیر بعد چند مجاہد حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش اٹھا لائے ان کا بدن زخموں سے چھلنی ہو رہا تھا۔ وہ خدا کی راہ میں شہید ہو چکے تھے کچھ دیر بعد جب حضرت خبیب کا جنازہ اٹھایا گیا تو حضور تاجدار مدینہ بھی ساتھ تھے۔ لوگوں نے دیکھا کہ حضور چلتے چلتے اپنا پاؤں اس طرح بچا لیتے تھے جیسے کسی کے پاؤں کے نیچے کچل جانے کا اندیشہ ہو جب لوگ حضرت خبیب کو قبر میں اتار رہے تھے تو اکثر رقیق القلب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ مبارک پر مسراہٹ کھیل رہی تھی۔ یہ بھی لوگوں کے لئے بڑی عجیب بات تھی۔ اس واقعہ کے دو ایک روز کے بعد کچھ صحابہ مسجد میں بیٹھے حضرت خبیب کی شہادت اور حضور اکرم کے جنازہ کے ہمراہ جانے کے متعلق باتیں کر رہے تھے کبھی حضور اکرم کی طرف کنکھیوں سے دیکھ لیتے۔ حضور اقدس سمجھ گئے کہ وہ لوگ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ حضور کے پوچھنے پر صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ حضور پر فدا ہوں۔ جس روز خبیب کو دفن کیا گیا تھا۔ ہم نے دو عجیب سی باتیں دیکھیں اجازت ہو تو عرض کر دوں۔

Marfat.com

حضور کی اجازت دینے پر صحابی نے عرض کی۔

یارسول اللہ! حضورؐ جب خبیبؓ کے جنازہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے تو غلاموں نے دیکھا کہ حضورؐ چلتے چلتے اپنا پاؤں مبارک کھینچ لیتے ہیں پھر جب خبیب کی میت قبر میں اُتاری جا رہی تھی تو حضورؐ مسکرا رہے تھے۔ یہ دونوں باتیں ہم غلاموں کے لئے کچھ عجیب سی تھیں۔ حضورؐ اکرم نے ارشاد فرمایا۔

تم لوگ جب خبیب کا جنازہ اُٹھائے لیئے جا رہے تھے تو جنازے میں اتنے فرشتے شامل تھے کہ چلتے چلتے میرا پاؤں ان کے پاؤں پڑا اور ان کے پاؤں میرے پاؤں پڑ جاتے تھے جب تم لوگ میت قبر میں اُتار رہے تھے تو حورانِ جنت شہید کے استقبال کے لئے اس کثرت سے موجود تھیں کہ میں مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا کہ یہ اسی خبیب کا جنازہ ہے کہ جس کے پاس بیٹھنا بھی تمہیں پسند نہ تھا۔ اس کا مرتبہ دیکھ کر میں خوش ہو رہا تھا۔ (اسد الغابہ)

کفن بر دوش

یہ جان نثاری نہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تھی بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وفادار امتی اب بھی اسی طرح آپ کے نام پر جان ہتھیلی پر رکھتا ہے ہر دور میں ہزاروں واقعات شاہد ہیں ابھی چودھویں صدی گذری ہے اس میں کئی واقعات اس قسم کے ہو گذرے ہیں۔ غازی علم الدین شہید اٹھارہ سالہ نوجوان اسی کوچۂ عشق کی یادگار ہے جو لاہور کے قبرستان آرام فرما ہے۔

دو نوجوان عاشقانِ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم

ایک کا نام عبد اللہ اور دوسرے کا امیر احمد تھا۔ کلکتہ کے ایک تاجر کتب نے کوئی کتاب چھاپی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دی گئی تھی اس پر ملک میں احتجاجی جلسے ہوئے۔ گڑھی شاہو کے جلسہ میں مولانا ابو الحسنات نے اس مذموم حرکت کے خلاف تقریر کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ کتاب ضبط کر لی جائے اور پبلشر کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ اس جلسہ میں دو شہید عبد اللہ اور امیر احمد بھی موجود تھے۔

Marfat.com

ایک قلعی گری کا کام کرتا تھا اور دوسرا ریلوے ورکشاپ میں ملازم تھا۔ جلسے کے بعد ان دونوں نے اس کافر کو ٹھکانے لگانے کا پروگرام بنایا اور کلکتے چلے گئے۔

اس سے قبل وہ کبھی کلکتے نہیں گئے تھے۔ رات مسافر خانے رہے صبح بازار میں نکلے اور ہر دکان کو غور سے دیکھتے گئے۔ آخر میں سین گپتا کی دکان پر پہنچ گئے وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہی سین گپتا ہے۔ لیکن ان کی بصیرت کہہ رہی تھی کہ یہی وہ مردود ہے سین گپتا کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کا سیلز مین سیڑھی پر چڑھ کر کتابیں درست کر رہا تھا کہ انہوں نے سین گپتا پر ایک چھوٹے سے چاقو پر حملہ کر دیا۔ اور وہیں ڈھیر ہو گیا اس کی مدد کو اس کا سیلز مین اتر آیا وہ بھی زخمی ہو گیا یہ دونوں نوجوان پکڑے گئے کلکتہ کی عدالت میں ان کو سزائے موت ملی اور انہوں نے ہنسی خوشی اس زندگی بخش موت کو خوش آمدید کہا۔

(اخبار نوائے وقت لاہور)

فائدہ عشق ایسا امام ہے کہ جسے بھی اقتداء نصیب ہو جائے وہ جہاں بھر کا امام بن جاتا ہے جیسے آپ نے ان دونوں بھائیوں کا حال پڑھا ہے کہ عامی بچے تھے لیکن اب انہیں دنیا کا امام کہنے کو جی چاہتا ہے۔

بھائی نے بھائی کو قتل کر دیا اسی اخبار میں ایک اور واقعہ درج ہوا کہ ضلع شیخوپورہ دو سکھ بھائی تھے ایک نے کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی دوسرے بھائی نے منع کیا کہ کسی کے بزرگوں کو برا نہیں کہنا چاہیئے اس میں دونوں بھائیوں میں تلخ کلامی ہو گئی بعد میں دوسرا بھائی مسلمان ہو گیا اور اس نے اپنے سگے بھائی کو قتل کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کا بدلہ چکا دیا۔

Marfat.com

فائدہ مشہور مقولہ ہے باادب بانصیب بے ادب بے نصیب، جس بھائی نے ادب کیا اسے نہ صرف اسلام بلکہ درجہ شہادت نصیب ہوا اور گستاخ بے ادب قتل ہو کر واصل جہنم ہوا۔

سوال اعلیحضرت قدس سرہٗ نے اسی تقابل میں اپنے نبی علیہ السلام کی شان بڑھا کر یوسف علیہ السلام گھٹا دی۔

جواب یہ قاعدہ مسلم ہے کہ کسی صاحب شان کی رفعت و منزلت بیان کی جائے تو اس سے کم والے کی شان کی تنقیص مطلوب نہیں ہوتی اور بدیہی امر ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان و رفعت کے بیان سے کسی کی شان میں کمی نہیں آتی اس لئے کہ آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے آقا ہیں اوسطہ نہیں جو کچھ ملا انہی کے صدقہ ملا۔ اُلٹا اسی طرح سے سیدنا یوسف علیہ السلام کی عزت وعظمت میں اضافہ ہوا۔ اور یہی اعلیحضرت قدس سرہٗ کا منشا ہے چنانچہ علامہ محمود رضوی صاحب جامع الصفات میں لکھتے ہیں کہ "میرے والد محترم واستاد معظم حضرت مولانا الحاج علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی ناظم ومفتی دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور نے ایک مرتبہ فرمایا اعلیحضرت بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی مجلس میں کسی نے یہ مصرعہ پڑھا کہ ؎

شانِ یوسف بھی گھٹی ہے تو اسی در سے گھٹی

اعلیحضرت ناراض ہوئے فرمایا یہ غلط ہے یہ کہو کہ ؎

شانِ یوسف بھی بڑھی ہے تو اسی در سے بڑھی۔

اور واقعی سچی بات ہے ہمارے نبی کسی کو گھٹانے نہیں آئے بلکہ بڑھانے آئے ہیں۔ حضور کو کسی سے عزت نہ ملی ان کو معزز فرمانے والا ان کا رب ہے لیکن حضور سے سب کو عزت ملی۔

Marfat.com

(۹) کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص
یوسفستاں ہے ہر گوشۂ کنعانِ عرب

حل لغات کوچہ کوچہ گلی گلی۔ بوئے قمیص قمیص و کرتے کی خوشبو۔ یوسفستان یوسف علیہ السلام کے رہنے کی جگہ۔ ہر گوشۂ کنعان عرب۔ ملک عرب کے شہر کنعان کا ہر گوشہ

شرح (۹) یہاں ملکِ عرب کی گلی گلی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملبوسات مقدسہ کی خوشبوؤں سے بسی ہوئی ہے۔ عرب کے کنعان کا گوشہ گوشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے یوسفستان بنا ہوا ہے۔ اس شعر میں امام بریلوی قدس سرہٗ نے مدینہ پاک کی خوشبو کی خبر دی ہے۔ اور یہ مبنی بر حقیقت ہے اسی لیے مدینہ پاک کا نام طیبہ۔ طابہ۔ طیّبہ (بتشدید الیاء) طائب۔ مطیبہ ہے۔

اس شعر میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ سیدنا یوسف علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا قمیص مبارک اپنے والدِ گرامی سیدنا یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت بصارت کے لیے کنعان سے روانہ کیا تو یعقوب علیہ السلام نے کنعان سے اس کی خوشبو محسوس فرمائی۔ اور جب قمیص کو آنکھوں پر لگایا تو فوراً بینائی میں تیزی آگئی۔ اس شعر میں امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محبوب کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود پاک کی عطر بیزیوں سے عرب کا ہر گوشۂ کنعان کی طرح یوسفستان نظر آتا ہے اور محمدی پیرہن کی خوشبوؤں سے یہاں کا کوچہ کوچہ ہر رہگزر مشکبار و خوشبو دار نظر آتی ہے۔

Marfat.com

لطیفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے لفظ یوسفستان استعمال فرما کر اہلِ فن سے داد لی ہے کہ ایسا لفظ ایسے محاورہ میں کسی نے استعمال نہیں کیا۔

خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقیر اس موضوع کی روایات متعدد مقامات پر نقل کرتا چلا جا رہا ہے لیکن الحمد للہ تکرار نہیں۔ الحمد للہ ہر بار نیا مضمون سامنے آتا ہے اور فقیر لکھ دیتا ہے۔

خلاصۃ الوفاء میں ہے کہ حضرت الشبیلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مدینہ پاک کی خاک مبارک میں ایسی خوشبو ہے جو کسی مشک عنبر سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ یہاں کی خوشبو عجیب تر ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ خاک مدینہ پاک کی خوشبو کا طویل مضمون لکھ کر آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

عرف من ذاق واجد من عرف (جذب القلوب)	پہچانا اس نے جس نے چکھا اور پایا جس نے پہچانا۔

پھر فرمایا نجد اقطع نظر باطنی لذتوں اور حضور قلب کے یہ نتیجہ ہے سچی محبت اور اور حسن اعتقاد کا اصل حسن و زیبائی جو قلب کی آنکھوں کو حاصل ہوتی ہے وہ اسی شہر پاک میں ہے۔ ؎

ہر کجا نوریست تاباں باکمال
ظاہر است از آفتاب ایں جمال

Marfat.com

بزم قدسی میں ہے یادِ لبِ جاں بخش حضور
عالمِ نور میں ہے چشمۂ حیوانِ عرب (۱۰)

حل لغات

بزم قدسی فرشتوں کی محفل۔ لبِ جاں بخش۔ روح عطاء کرنے والا ہونٹ۔ عالمِ نور۔ نور کی حالت وکیفیت

چشمۂ حیواں آبِ حیات۔

شرح

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندگی بخشنے والے مبارک ہونٹوں کی یاد (چرچا) ملا اعلیٰ کے فرشتوں میں ہے اور عرب کے پانی میں نور کی کیفیت ہے۔ وہ آبِ حیات سے کم نہیں ہے جو زندگی جاوید عطا کر دیتا ہے۔

ملأ الاعلیٰ

ویسے تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے چرچے چار دانگ عالم ہیں۔ خصوصیت سے ملأ الاعلیٰ کا چرچہ مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہے۔

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالےٰ کو حسین ترین صورت میں دیکھا۔ مجھ سے فرمایا کہ ملا الاعلیٰ کس مسئلہ میں جھگڑ رہے ہیں (الحدیث) مشکوٰۃ منٹ ان جھگڑنے والوں کا مسئلہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حل فرمایا۔

Marfat.com

پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا القاب (۱۱)
خسروِ خیلِ ملک، خادمِ سلطانِ عرب

حل لغات القاب لقب کی جمع خسرو بادشاہ سردار خیل جماعت۔ گروہ۔ ملک۔ فرشتہ۔ خادم سلطانِ عرب عرب کے بادشاہ کا خدمت گزار۔

شرح (۱۱) حضور سرورِ عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ سے جبرئیل علیہ السلام نے بڑے بڑے اونچے القاب وخطابات پائے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بڑے بڑے اونچے القابات و خطابات پائے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے گروہ کے بادشاہ ہیں مگر عرب کے سلطان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در کے غلام ہیں۔

جبریلِ امین خادم و دربان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تخیل شاعرانہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام جملہ ملکوت کے سربراہ ہونے کے باوجود ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربان اور خادم ہیں بلکہ غور وفکر سے دیکھا جائے تو جبریل علیہ السلام کی تخلیق بھی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لئے ہوئی۔

حضرت علامہ یوسف نبہانی قدس سرہ نے لکھا کہ حضرت سیدی عبد العزیز دباغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وَسَیِّدُنَا جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ	جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اِنَّمَا خُلِقَ لِخِدْمَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (جواہر البحار ج ۱ ص ۶۵۴)	کی خدمت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں۔

غوث کبیر سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کی توثیق احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

معرکۂ بدر

(۱) امام بخاری حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ بدر کی لڑائی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ھٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَاسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ الْحَرْبِ۔ (خصائص ج ۱ ص ۲)	یہ جبریل ہیں اپنے گھوڑے کی لگامیں پکڑے ہوئے ہیں ان کے ساتھ جنگ کا پورا سامان ہے۔

(۲) ابو یعلیٰ و حاکم و بیہقی۔ علی مرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر میں تین مرتبہ سخت آندھی آئی۔ ایسی آندھی میں نے کبھی نہ دیکھی۔ پہلی آندھی جبریل تھے۔ جو ایک لاکھ ملائکہ کے ہمراہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ دوسری آندھی میکائیل تھے جو ایک ہزار ملائکہ کی فوج کے ساتھ آئے اور حضورؐ کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے اور تیسری آندھی۔

اِسْرَافِیْلُ نَزَلَ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ عَنْ مَیْسَرَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (خصائص ج ۱ ص ۲۰۔)	اسرافیل تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میسرہ بنے۔

(۳) امام بیہقی ربیع سے راوی۔ حضرت انس نے فرمایا۔ جنگِ بدر میں جن کافروں کو ملائکہ نے قتل کیا۔ ان کو ہم اس طرح جانتے ہیں۔

مِمَّنْ قَتَلُوْھُمْ بِضَرْبٍ فَوْقَ	جن کو فرشتے قتل کرتے تھے ان کی

Marfat.com

الْاَعْنَاقِ وَعَلَى الْبَنَانِ مِثْلَ سِمَةِ النَّارِ قَدْ اُحْرِقَ بِہٖ (خصائص ج ۱ ص ۲۰۱)	گردنوں کے اوپر اور جوڑوں پر آگ کے جلے ہوئے کا نشان ہوتا تھا۔

(۴) امام بیہقی قدیشی سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر میں جب ہم کسی کافر پر تلوار اٹھاتے تو وہ ہماری تلوار کے لگنے سے پہلے اس کا سر زمین پر آ پڑتا۔

فَعَرَفْتُ اَنَّ غَيْرِیْ قَدْ قَتَلَہٗ (خصائص ج ۱ ص ۲۰۱)	تو اسے ہم نے یہ سمجھا کہ ملائکہ ان کو قتل کر دیتے تھے۔

فائدہ بدر میں جبریل و میکائیل اور ملائکہ حاضر ہیں اور حضور علیہ السلام کی کمان میں مصروفِ جنگ ہیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ بدر کے معرکہ میں فوج کا سپہ سالار کون تھا۔ وہ ذاتِ نبوی تھی جن کی قیادت اور ماتحتی میں معصوم ملائکہ جہاد کر رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ جبرائیل و میکائیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ہیں اور فرشتے آپ کی فوج کے سپاہی ہیں۔

جن و ملک ہیں ان کے سپاہی
رب کی خدائی میں ان کی شاہی

مزید براں صرف جبریل ہی نہیں، بلکہ تمام ملائکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ابن سعد حضرت عطیہ بن قیس سے راوی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب بدر کی لڑائی ختم ہوئی تو حضرت جبریل ہتھیاروں سے مرصع ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اُفَارِقَکَ حَتّٰی تَرْضٰی	یا رسول اللہ مجھے اللہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ میں آپ سے اس

Marfat.com

هَلْ رَضِیْتَ قَالَ نَعَمْ رَضِیْتُ فَانْصَرَفَ (خصائص ج ۱ ص ۲۰۳)

وقت تک نہ جدا ہوں جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے راضی نہ ہو جائیں تو کیا سرکار مجھ سے راضی ہو گئے، حضور نے فرمایا میں راضی ہوں۔

جبریل علیہ السلام واپس چلے گئے۔

مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمان سرائے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اسے کیا کہیے | اس شان وشوکت پہ قربان لیکن وفادار امتی ورنہ غدار امتی تو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ثابت کرتا ہے

جبریل علیہ السلام استاد اور حضور علیہ السلام ان کے شاگرد (معاذ اللہ) کہاں جبریل علیہ السلام یہاں تو یہ حال ہے۔

صد ہزاراں جبریل اندر بشر ۔ بہر حق سوئے غریباں یک نظر

مزید دلائل فقیر کے رسالہ "جبریل امین خادم دربان" میں پڑھیئے۔

بلبل و نیلپر و کبک بنو پروانو!
مہ و خورشید پہ ہنستے ہیں چراغانِ عرب (۱۲)

حل لغات | بلبل ہزار داستان۔ مشہور پرندہ۔ نیلپر نیل کنٹھ۔ ایک پرندہ جس کے پَر اور گردن نیلی ہوتی ہے۔ کبک۔ چکور۔ مہ ماہ کا مخفف چاند۔ خورشید سورج۔ ہنستے ہیں۔ مذاق اڑاتے ہیں۔

Marfat.com

شرح اے پروانو! اے شمع ماہ و خورشید پر خاموشی سے جان دینے والو. بلبل چمنستانِ رسول بنو! نیل کنٹھ بنو! چکور بنو! اور پیارے حبیب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گیت اپنی پیاری پیاری آوازوں میں گاؤ. یہ کیا کہ جہاں کہیں فانی اور عارضی روشنی دیکھی وہیں مر مٹے. حضور منبع نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیارِ پاک عرب کے چراغوں کی روشنی کا یہ عالم ہے کہ چاند و سورج اس کے سامنے شرمندہ ہیں.

اس شعر میں امام احمد رضا قدس سرہٗ نے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لو لگانے کا درس دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان سے عشق و محبت سے تمام کام سنور جائیں گے اس لیے کہ آپ کے سوا جس سے لو لگاؤ گے غور سے دیکھو گے تو وہ خود آپ کے نظرِ کرم کا محتاج ہوگا اور آپ سے لو لگانے سے ذرہ بیمقدار ہمدوشِ سلیمان بن جاتا ہے.

- ابن ابی قحافہ تھے صدیق اکبر بن گئے.
- ابن الخطاب تھے فاروق اعظم بن گئے.
- عثمان بن عفّان تھے ذوالنّورین بن گئے
- فرزند ابی طالب تھے حیدر کرار بن گئے

یہاں تک کہ آپ کا ہر صحابی اغواث. اقطاب و ابدال و اوتاد سے افضل قرار پا گیا.

Marfat.com

حور سے کیا کہیں موسیٰ سے مگر عرض کریں
کہ ہے خود حسنِ ازل طالبِ جانانِ عرب (۱۳)

حل لغات حور — حوراء کی جمع اور اردو میں واحد مستعمل ہے۔ گورے رنگ والی ایسی سیاہ اور بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں جن کی آنکھوں کے ڈھیلوں کا سفید حصہ نہایت سفید اور سیاہ حصہ (پتلی) نہایت سیاہ چمکدار ہو اس سے جنتی عورتیں مراد ہیں۔ موسیٰ نام مشہور پیغمبر خدا علیٰ نبینا و علیہ السلام جنہوں نے تجلیات الٰہی پر نظر ڈالی ہے اگرچہ تاب نہ لا سکے اور بیہوش ہو گئے لیکن خدا کے حسن و جمال کی اہمیت سے ہیں کیونکہ وہ تجلیات سوئی کے ناکہ کے کروڑویں حصہ سے بھی کم تھیں۔ حسنِ ازل قدیم حسن۔ خدائے ازلی کا حسنِ ازلی۔ طالب جانانِ عرب۔ عرب کے محبوب کا طالب چاہنے والا۔

شرح ہم حوروں سے کیا کہیں جو خدائے ازلی کے حسن و جمال سے ناواقف ہیں ہاں موسیٰ علیہ السلام سے ضرور عرض کریں گے کیونکہ انہوں نے کچھ حصہ حسن پر نظر کی ہے انہیں اس کی اہمیت سے واقفیت ہے کہ خود خدائے ازلی کا حسن ازلی عرب کے محبوب کا طالب (چاہنے والا) ہے۔

دیدار موسیٰ علیہ السلام تفسیر فارسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے یا عرش کے نور سے سوئی کے ناکہ کے برابر اپنا جلوہ ظاہر فرمایا۔

Marfat.com

اس کے باوجود ؎

موسیٰ بیہوش رفت زیر پرتو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

موسیٰ علیہ السلام صفاتی پرتو سے بیہوش ہوگئے آپ عین ذات کو دیکھ کر تبسم فرماتے رہے۔

کیا ہے شان احمدی

(۱) موسیٰ علیہ السلام کو تمنا پر دیدار ہوا۔ ہمارے حضور علیہ السلام کو دعوت دیدار کی گئی۔

(۲) موسیٰ علیہ السلام کو دیدار کے لیے انتظار کرنا پڑا ہمارے حضور علیہ السلام کے تشریف لے جانے تک لامکاں تک انتظار ؎

او سراپا انتظار داین سراپا مُنتظَر | سن کا انتظار کیا جائے۔

موسیٰ علیہ السلام کو دیدار کرلنے کا سبب پہاڑ بنا اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اسلام کے لیے جملہ حجابات اٹھا دیئے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کو صفاتی جلوہ سے ایک معمولی جھلک سے نوازا گیا اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عین ذات کے بلا حجاب کمل جلوے نصیب ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوگئے یہاں خود ذات حق فرما رہی ہے" ما زاغ البصر وما طغیٰ" اور فرمایا " ماکذب الفواد مارآی

باپردہ واپسی

موسیٰ علیہ السلام واپس ہوئے تو زوجہ مکرمہ نے زیارت کی خواہش کی اس لیے کہ آپ واپس ہوئے تو چہرہ پر نقاب تھا کیونکہ چہرہ پرنور کی چمک سے لوگ دیکھتے ہی بیہوش ہو جاتے آپ نے نقاب ہٹایا تو چہرہ سورج کی طرح چمک رہا تھا۔ یہاں تک کہ بی بی کو اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھنا پڑا۔ (روح البیان پ ۹)

مخالفین کے نانوتوی صاحب بھی لکھ گئے کہ ؎

رہا رُخ پہ تیرے حجاب بشریت   نہ جانا تجھے جز ستار

Marfat.com

کرم نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسانِ عرب (۱۹)

حل لغات

کرم نعت — نعت گوئی کے سلسلے میں بخشش و کرم کرنے والے (منبع جود و کرم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کچھ دور نہیں کچھ بعید نہیں کوئی مشکل نہیں۔ سگ کتا مجازاً شیدا۔ گلستانِ عرب۔ عرب کے رہنے والے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت فصیح و بلیغ شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، جن کو نعت گوئی کے صلے میں خوش ہو کر سرکار نے اپنی چادر مبارک اتار کر عطا فرما دی تھی۔ اس کے علاوہ اور بہت سے انعامات عطا فرمائے تھے جو نعت ہی کہنے کے صلے میں تھے۔

شرح

نعت گوئی کے صلے میں بخشش کرنے والے منبع جود و کرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک یہ بات کوئی دشوار نہیں ہے کہ عجم کے باشندہ اعلیٰحضرت احمد رضا خاں قدس سرہٗ کو حسان عربی شاعر رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کتا (جو بچے کھچے پر اکتفا کر لیتا ہے یعنی وفادار اور خادم بنا دیں یا حضرت حسان کے کتے کا خادم بنا دے اور یہ بہت بڑا اعزاز ہوگا۔

کمال ادب و تواضع

اعلیٰحضرت کی شاعری کا لوہا مخالفین بھی مان گئے بلکہ جو لوگ اپنی شاعری کے گھمنڈ میں کسی کو کچھ نہیں سمجھتے تھے وہ بھی آپ کو امام الشعراء تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے اتنا کمال کے باوجود خود کو سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے کُتّے (خادم بننے) فخر و ناز بلکہ اس کی تمنا و آرزو کرتے ہیں

Marfat.com

نعت پاک ۱۶

پھر اُٹھا ولولۂ یاد مغیلان عرب
(۱) پھر کھنچا دامنِ دل سوئے بیابانِ عرب

حل لغات

پھر اُٹھا دوبارہ ابھرا۔ ولولہ جوش وخروش
مغیلان ببول کا درخت بیابان جنگل۔ میدان

شرح

(۱) مجھے اپنے محبوب تاجدارِ عرب وعجم محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرزمین عرب بلکہ اسی سرزمین کے خس وخاشاک اور کانٹوں بھرے درختوں اور جھاڑیوں سے بھی انتہائی عقیدت و محبت ہے۔ اس دیارِ محبوب میں جا کر کبھی وہاں کی خاک کو چوما اور کبھی پھولوں کو آنکھوں سے لگایا اور کبھی وہاں کے خاردار درختوں کو دیوانہ وار چوما اور آنکھوں سے لگایا تھا اور ان کی خوش قسمتی پر رشک کیا تھا اب دوبارہ ہند میں بیٹھے عرب کے ببولوں اور خاردار درختوں کی یاد کا جوش وخروش پھر ابھر آیا ہے اور اب پھر عرب کے بیابان کی جانب میرا دِل کھنچ رہا ہے۔

عشاق کا حال زار

اس شعر میں ان عاشقان مدینہ کا بیان ہے جو ایک دفعہ مدینہ پاک کی زیارت کر لیتے ہیں اس کے بعد وطن پہنچ کر ان کا کیا حال ہوتا۔

Marfat.com

باغِ فردوس کو جاتے ہیں ہزارانِ عرب
(۲)
ہائے صحرائے عرب. ہائے بیابانِ عرب

حل لغات باغِ فردوس جنت الفردوس ہزارانِ عرب عرب کی بلبلیں. ہائے درد کی آواز. صحرائے عرب عرب کا چٹیل میدان. بیابان عرب، عرب کا جنگل

شرح (۲) جب عرب کے محب اور مدحت سرائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال کرجاتے ہیں تو سیدھے جنت الفردوس کو چلے جاتے ہیں اور اپنے محبوب و ممدوح کی پیاری سرزمین کو خیرباد کہہ دیتے ہیں مگر ہند میں بیٹھے میرے دل کے اندر تو عرب کے جنگلوں اور اس کے چٹیل میدانوں کے فراق کا انتہائی درد و کرب ہے. میرے لیے اس کی جدائی ناقابلِ برداشت ہے نامعلوم لوگ اس کی جدائی کیسے گوارہ کرکے جنت کو جاتے ہیں. میرے نزدیک تو میرے محبوب کے دیار "عرب" کے صحرا و بیابان جنت الفردوس سے کہیں بہتر و جاذب ہیں.

مدینہ کیا ہے بعض لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مدینہ پاک جنت الفردوس سے بڑھ کر کیوں ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ قیامت میں انسان کو بہشت میں آرام ملے گا اور اسی کا ہر ایک خواہشمند ہے لیکن اس میں مرکزیت، مدینہ پاک کے مقام کو ہوگی. فقیر نے محبوبِ مدینہ (تصنیف) میں تفصیل لکھی ہے. تلخیص کے طور ملاحظہ ہو

(۱) مقام محمود افضل ترین جگہ اور وہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیام گاہ وہ

Marfat.com

مقام کہاں سے آئے گا یہی قیامگاہ بہشت میں منتقل ہو گی۔ جہاں آج اب آرام فرما ہیں کیونکہ جملہ مذاہب کا اتفاق ہے کہ موجودہ آرامگاہ ہر مقام سے افضل یہاں تک کہ کعبہ و عرش سے بھی۔

(۲) ریاض الجنۃ: مسجد نبوی پاک کا ایک مخصوص حصّہ جس کے لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ (صحیحین)	میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

(فائدہ) فقیر نے محبوب مدینہ میں امام سمہودی کی تحقیق سے بدلائل ثابت کیا ہے کہ ریاض الجنۃ کو بہشت میں منتقل کیا جائے گا۔

تمام مسجد نبوی ریاض الجنۃ

یہی امام سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عرف میں تو صرف وہی ٹکڑا ریاض الجنۃ لیکن درحقیقت تمام مسجد ریاض الجنۃ ہے۔

حدود مسجد نبویؐ

یہ بھی متفق علیہ فیصلہ ہے کہ مسجد نبوی سے صرف حضور علیہ السلام نے فرمایا میری مسجد (نبوی شریف) اگرچہ صنعاء (نام مقام) بڑھ جائے تب بھی میری مسجد ہے (وفاء الوفاء) ۱۴۰۵ھ کے بعد سعودی حکومت اس علم غیب کی تائید کر دی ہے کہ اب قدیم مدینہ جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مکانات تھے وہ اکثر مسجد نبوی میں ہیں۔ اور مسجد نبوی ریاض الجنۃ ہے اور ریاض الجنۃ بہشت کا ایک حصّہ ہے نتیجہ نکال لیے کہ مدینہ بہشت کا ایک حصّہ ہے۔

حجرات الرسول جنّت ہیں

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

Marfat.com

مابین ھذہ البیوت الی منبری روضۃ من ریاض الجنۃ والمنبر ترعۃ من ترع الجنۃ (وفاء الوفاء برجال الصحیحین)

ان گھروں سے میرے منبر تک بہشت کے باغات ہیں اور منبر جنت کا ایک دروازہ ہے۔

جبلِ اُحد باب الجنۃ ہے

جیسا کہ حدیث شریف میں اور روایات صحیحہ میں ہے کہ مدینہ پاک کے ہر دروازہ پر فرشتہ پہرہ دے رہا ہے اسی لیے اس میں دجال کا داخلہ بند ہے۔

امام احمد رضا کا موقف

امام احمد رضا قدس سرہٗ کا مؤقف ہے جو جملہ عشاق کا ہے کہ جنت اور جنت کے جملہ مقامات سے مدینہ پاک کا خطہ محبوب و مطلوب ہے اس لیے کہ کل قیامت میں یہی مقام (مدینہ پاک) جملہ جنّات کے لیے دارالخلافہ کی طرح ہوگا اس وقت معلوم ہوگا کہ مدینہ پاک کی کیا قدر و منزلت ہے اسی لیے اب جو بھی مدینہ پاک سے منہ موڑتا ہے اس کے لیے سمجھ لیں کہ اسے بہشت کی بُو تک نصیب نہ ہو۔ جو لوگ مکہ معظمہ جاکر مدینہ پاک نہیں جاتے ان جیسا بدبخت دنیا میں اور کوئی نہ ہوگا۔

مدینہ پاک کی قدر و منزلت کا راز

یہ تو سب جانتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی عظمتیں سرکار والاتبار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم قدم سے ہیں لیکن یہ شہر خدا تعالیٰ کا محبوب اور پسندیدہ ہے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینۂ طیبہ کو ہجرت فرماتے وقت ربِ کریم سے دعا فرمائی "اے اللہ! تو نے میری محبوب ترین جگہ سے مجھے ہجرت کرائی۔ اب تو مجھے اس قطعۂ زمین میں آباد کر جو تجھے سب سے

Marfat.com

زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو (مستدرک حاکم) چنانچہ معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو تمام شہروں میں سب سے پیارا اور محبوب و مرغوب شہر مدینہ منورہ ہے۔ جہاں اُس نے اپنے محبوبؐ کو آباد کیا۔

حدیث بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عظمتِ مدینہ کے ذکر میں فرمایا: "ایمان مدینہ کی طرف اس طرح کھنچ آتا ہے جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف کھنچ آتا ہے۔"

موت مدینے کی تمام اہلِ محبت مسلمان مدینہ طیبہ میں اپنی موت اور تدفین پسند کرتے ہیں تو اس کا سبب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُن کی محبت ہے۔ اور لوگ یہ خواہش کیوں نہ کریں کہ وہاں تدفین کی عظمت ہی بہت ہے۔ موطا امام مالک میں حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص نے کہا کہ مومن کے لیے یہ اچھا ٹھکانہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "تُو نے بہت بُرا کہا" اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرا یہ مقصد نہیں تھا۔ میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ شہادت فی سبیل اللہ مومن کے لیے اچھا ٹھکانہ ہے۔ اس کے مقابلے میں گھر پر مرنا اچھا ٹھکانہ نہیں۔ حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "مدینہ کی موت قتلِ فی سبیل اللہ جیسی نہیں بلکہ اس سے افضل ہے۔ اور کوئی قطعۂ زمین ایسا نہیں جہاں مجھے اپنی قبر پسند ہو، سوائے مدینہ کے"۔ مسلم شریف میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے۔
اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ یعنی مدینہ منورہ

Marfat.com

ان لوگوں کے لیے بہتر ہے، اگر جانتے ہوں۔ بیہقی میں ارشادِ نبویؐ ہے۔

"جو شخص مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اس کو چاہیئے کہ مدینہ ہی میں مرے۔ اس لیے کہ جو شخص مدینے میں مرے گا، میں اس کا گواہ اور سفارشی بنوں گا۔"

محبوبِ خالق و مطلوب خلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا۔ مسلم شریف میں ہے: سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "الٰہی! میں مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی حصے کو باحرمت قرار دیتا ہوں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا۔" ایک دوسری روایت میں ہے کہ "الٰہی! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا، میں مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی حصے کو حرم بناتا ہوں، نہ اس میں خون بہایا جائے، نہ لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھایا جائے اور نہ اس کے درخت کو کاٹا جائے۔ صرف جانوروں کو چرانے کے لیے درخت استعمال کیے جا سکتے ہیں۔" مؤطا امام مالک میں بھی مدینہ پاک کو حرم قرار دینے کی حدیثِ پاک روایت کی گئی ہے۔

اللہ کریم جل شانہٗ نے اپنے محبوب اور پسندیدہ ترین شہر میں اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بسایا، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حرم فرمایا، اس میں موت اور تدفین کی عظمت بیان فرمائی اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مقدس زمین میں آرام فرما ہیں۔ اِن وجوہ سے اس سرزمین کی فضیلت و عظمت میں اضافہ ہوتا گیا ہے۔ اب ہمارے لیے یہ کئی وجوہ سے محترم ٹھہری۔ لیکن سب سے بڑا باعث تو ہمارے آقا و مولا، کائنات کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کا اس سرزمین میں تشریف فرما ہونا ہے۔

—— اور ہم ایسے گناہگار تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کھاتے میں ڈال

Marfat.com

رکھے ہیں کہ "اَلصّٰلِحُ لِی"۔ جن سے کوئی غلطی بھی سرزد ہو جائے، ان کے لیے حکم یہی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ سورۂ النساء میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوبؐ! تمہارے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسولؐ ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

پھر جب غلطی کرنے والے، کسی جرم یا گناہ کے مرتکبین بارگاہِ مصطفویؐ میں حاضر ہو گئے تو اللہ کریم نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرما دیا کہ ایسوں کو رحمت و بخشش کی نوید سنا دیں۔ سورۂ الانعام میں ہے۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو اُن سے فرماؤ تم پر سلام۔ تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

چنانچہ جو مومن اپنی غلطیوں پر شرمندہ، توبہ کرتا ہوا آستانۂ نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حاضر ہو گا، اُسے حضور سیدِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے "سلامٌ علیکم" کا تحفہ نصیب ہو گا تو اس کی بخشش و غفران میں کیا شک رہ جائے گا۔

Marfat.com

وہ شخص تو بہت خوش قسمت ہے جسے مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری نصیب ہو، اور وہ وہاں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے "سلامٌ علیکم"، کا اعزاز حاصل کرلے۔ لیکن جب تک۔۔۔ وہاں حاضری کی تمنّا پوری نہ ہو، غلطی کے مرتکب مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دربارِ مصطفویؐ میں حاضر تصوّر کرکے خضوع وخشوع اور محبت وعقیدت کے ساتھ درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے۔ احادیثِ مبارکہ میں ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے مُحب اُمتی کے درود وسلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ یہاں بیٹھے ہوئے بھی آپ کو آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے "سلامٌ علیکم" کا اعزاز نصیب ہوگیا تو سمجھیے کہ آپ نے غفران وبخشش کی حد کو چھُو لیا۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت کے قصد سے مدینۂ منورہ میں حاضری دینے سے سرکارؐ کی شفاعت نصیب ہو جاتی ہے۔ دار قطنی میں ہے، آقا ومولیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا۔ جو شخص میری قبر کی زیارت کرے، اس کے لیے میری سفارش لازم ہو جاتی ہے۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

طبرانی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ سرکارؐ نے فرمایا۔ جو زائر میرے پاس آئے اور اس کا مقصد محض میری زیارت ہو اور میری زیارت کے علاوہ کوئی اور مقصدِ سفر نہ ہو تو میرے لیے لازمی ہے کہ میں اس کا سفارشی (شفیع) بن جاؤں۔

بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیثِ پاک مروی ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کرے، وہ روزِ حشر میرے پڑوس میں ہوگا اور میں اس کا سفارشی ہوں گا۔

ان احادیثِ مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مدینۂ پاک میں حاضر ہو کر روضۂ مقدّسہ کی زیارت کرنا خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی زیارت کرنا ہے،

Marfat.com

(۳) میٹھی باتیں تری دینِ عجم۔ ایمان عرب
نمکین حسن ترا جانِ عجم شانِ عرب

(۳) شرح اے محبوب عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری باتیں ہی عجم والوں کا دین اور عرب والوں کا ایمان ہے اور آپ کا حسنِ نمکیں عجم والوں کی روح و جان اور عرب والوں کی سراپا شان ہے۔

گفتگوئے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میٹھی اور پیاری پیاری گفتگو عجمیوں کا دین اور عربوں کا ایمان کیوں نہ ہو جب خود اللہ تعالٰی کو محبوب کی گفتگو مرغوب و محبوب بلکہ اس کی قسمیں یاد فرماتا ہے۔

قرآن مجید (۱) وقیلہ یارب ان ھٰؤلاءِ قوم لا یؤمنون پ۲۵
مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (۲) وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (پ۲۷ النجم ع ۱)

اور یہ نبی (علیہ السلام) اپنی خواہش سے نہیں بولتا اس کی گفتگو تو وحی ربانی ہے۔

احادیث مبارکہ (۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں لکھ لیتا تھا تاکہ یاد کر سکوں۔ ایک دفعہ قریش کے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تمہارا عمل درست نہیں اس لیے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مختلف اوقات میں مختلف احوال ہوتے ہیں۔

Marfat.com

کبھی خوش۔ کبھی رنج۔ کبھی غصہ وغیرہ وغیرہ اور انسان جو بات غصہ میں کہہ دیتا ہے دوسری حالت میں نہیں کہتا اس لیے تمہارا ہر گفتگو کا لکھنا درست ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے میں متاثر ہو کر

فامسکت عن الکتاب فذکرت ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	میں نے آپ کی گفتگو کو لکھنا چھوڑ دیا۔ اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض بھی کر دیا۔

آپ نے اپنے منہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منہ الا حق۔	لکھ لیا کر اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس سے حق کے سوا کچھ خارج نہیں ہوتا۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ جو خبر میں دیتا ہوں وہ یقیناً اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہوتا

صحابہ نے عرض کی

انک تداعبنا یا رسول اللہ	یا رسول اللہ ہم سے کبھی کبھی آپ خوش طبعی تو فرماتے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

انی لا اقول الا حق	میں حق کے سوا اور کچھ نہیں کہتا۔

فائدہ دراصل یہ مسئلہ فنائیت کا ہے یہ وہ سمجھے گا جو مقام فنائیت سے واقف یا کم از کم اس پر یقین رکھتا ہے یہ مسئلہ حدیث مذکورہ سے بھی ثابت ہے۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ

Marfat.com

اَقْسَمَ عَلَى اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے بال الجھے ہوئے اور گرد و غبار میں اَٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے خستہ حال ہوتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کے دروازوں پر جائیں تو لوگ حقارت سے انہیں دھکا دے کر نکال دیں۔ لیکن خدا کے دربار میں ان کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھالیں تو پروردگار عالم ضرور ضرور ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ اور ان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ بہت ہے۔ ؎

گفتہ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ان کا کہا ہوا کلام اگرچہ اللہ کے بندے کی زبان سے نکل رہا ہے۔ مگر تم یہ سمجھو کہ وہ اللہ کا فرمان ہے جو ایک بندے کی زبان سے نکل رہا ہے گویا جو کچھ ان کی زبان سے نکل جاتا ہے وہی تقدیر الٰہی ہوا کرتی ہے۔

حضرت مولائے روم انہی لوگوں کے بارے ارشاد فرماتے ہیں کہ ؎

بے ادب ہرگز نہ باشی با ملنگ ہست او دریائے وحدت را نہنگ

خبردار! ہرگز مجذوبوں کے ساتھ کبھی بے ادبی مت کرنا یہ لوگ دریائے وحدت کے مگرمچھ ہیں۔ جس طرح مگرمچھ دریا میں بے خوف و خطر پھرتا ہے اسی طرح یہ لوگ ہر خوف و غم سے بے نیاز ہو کر دنیا میں چلتے پھرتے رہتے ہیں۔

گرچہ ظاہر می شود از خاکسار
باطنش از نور معنی بر شمار

اگرچہ ظاہر میں یہ لوگ خاک آلود میلے کچیلے ہوتے ہیں مگر ان کے باطن کو نور حق سے مالا مال سمجھو۔

قبل مردن خویش را فانی کند درجہان دین سلطانی کند

مرنے سے پہلے بندہ خود کو فانی کرے پھر جہان دین و دنیا میں شاہی کرے۔

Marfat.com

اب تو ہے گریۂ خوں گوہرِ دامانِ عرب
(۴)
جس میں دو لعل تھے زہرا کے وہ تھی کانِ عرب

حل لغات گریہ آنسو۔ گوہرِ دامانِ عرب۔ عرب کے دامنوں کے گہر (موتی) لعل لال کا معرب۔ سرخ قیمتی پتھر۔ یاقوت۔ زہرا لختِ جگرِ رسول حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لقبِ مبارک اس لیے کہ ان کا رنگ پھول کی طرح تھا۔ کانِ عرب عرب کا معدن۔

(۴) شرح عرب کی کان اور معدنِ بیش بہا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جس نے اپنے قیمتی جواہر یا قوت حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو عرب کے دامن میں رکھ دیا تھا جنہیں عرب ہی کے لوگوں نے ظلماً مار کر شہید کر دیا اس کے بعد عرب کے دامن میں خون کے آنسو ہی گوہر نایاب بنے ہوئے ہیں یعنی ہر وہ شخص جو ان دو لعلوں سے محبت و عقیدت رکھتا ہے ان کی شہادت اور ان پر کیے گئے ظلم و ستم پر دو آنسو ضرور بہا دیتا ہے۔

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب
(۵)
آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربانِ عرب

(۵) شرح دراصل دل وہی کہلانے کے لائق ہے جو اپنی آنکھوں سے عرب کے عجائبات و زریں اشیاء کا نظارہ کرکے

Marfat.com

حیرت زدہ "ہکا بکا" رہ جائے اور آنکھیں درحقیقت وہی کہلائیں گی جو دل وجان سے عرب کے قربان ہو جائیں۔ اس لیے کہ عرب محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیس ہے اور محبوب کا دیس بھی محبوب ہوتا ہے۔ خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

احبوا العرب فانی عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنۃ عربی

عرب سے پیار کرو اس لیے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی میں ہے اور اہلِ جنت کی بولی بھی عربی ہے۔

> ہائے کس وقت لگی پھانس الم کی دل میں (۶)
> کہ بہت دور رہے خارِ مغیلانِ عرب

حل لغات ہائے کلمۂ افسوس۔ اس سے درد واندوہ کا پتہ چلتا ہے لگی پھانس۔ پھانس لگنا تنکا چبھنا۔ لکڑی کا ریشہ جسم میں گڑ جانا۔ الم درد

شرح (۶) میرے دل میں دیارِ محبوب کی یاد کے درد کی پھانس ہائے کیسے عجیب وقت میں چبھی ہے کہ عرب کے ببولوں کے کانٹے تو ابھی بہت دور دراز ہیں۔ ابھی سے درد واضطراب۔ قلق اور تڑپ بہت ہی جانکاہ ہے۔

Marfat.com

فصلِ گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار
(۷)
پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستان عرب

حل لغات

فصلِ گل موسمِ بہار۔ وصل محبوب سے ملاپ
آس اُمید۔

(۷) شرح

بہار کا موسم نہیں ہے تو نہ سہی لاکھ مرتبہ نہ ہو مگر محبوب سے ملاپ کی ایک ہزار مرتبہ امید رکھو کیونکہ عرب کے باغ سدا بہار ہیں۔ بے فصل بھی پھولتے پھلتے رہتے ہیں موسم بہار کے محتاج نہیں۔

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
(۸)
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستان عرب

حل لغات

کچھ عجب رنگ سے کچھ عجیب کیفیت سے۔

(۸) شرح

چمنستانِ عرب کچھ ایسی عجیب کیفیت سے پھولا (کھلا) ہے کہ ہر روز لاکھوں چمن (فرشتے) اس پر قربان ہونے کے لئے چلے آتے ہیں۔

اس میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبی کشش کا ذکر ہے کہ آپ کے طفیل عرب کی جانب لاکھوں بندگانِ خدا ہر دور میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں مثلاً موسم حج میں یہ بندگانِ خدا حاضری دیتے ہیں اب تو عمرہ کا

Marfat.com

بہانہ کر کے بیشمار عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضری سے مشرف ہو رہے ہیں بالخصوص مدینہ طیبہ کی بیتابی دیدنی ہے کہ سعودی اپنے قانون کو جتنا زیادہ متحرک کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ہزاروں کی تعداد میں روزانہ آ جا رہے ہیں ادھر وہ بے قانونے لوگوں کو ٹرکوں پر لاد کر جدہ تک پہنچتے ہیں تو ان کی واپسی پر لیجانے والوں سے بڑھ کر نئے آنے والے آجاتے ہیں۔

> عندلیبی پہ جھگڑتے ہیں کٹے مرتے ہیں
> گل و بلبل کو لڑاتا ہے گلستان عرب (۹)

حل لغات

عندلیبی پہ عندلیب ہونے پر۔ نغمہ سرائی پر۔

شرح (۹)

پھول اور بلبل دونوں گلستان عرب کے عندلیب ہونے اور اس کی ثنا میں نغمہ سرا ہونے پر لڑتے جھگڑتے اور آپس میں کٹے مرے جا رہے ہیں۔

گلستان عرب کچھ ایسا پُرکیف ہے کہ جس کی وجہ سے گل و بلبل دونوں ہی بے قرار کٹے ہوئے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال

شعر میں اشارہ ہے کہ جملہ حسینانِ عالم سے حسین تر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے کہ جن کے حسن و جمال پر جملہ عشاق بلکہ خود ان کے معشوق اپنے حسن و جمال کے باوجود حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کے گرویدہ ہیں۔

Marfat.com

رُخ انور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روئے مبارک جو جمال الٰہی کا آئینہ اور انوار تجلی حق کا مظہر تھا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ دیکھتے ہی پکار اٹھے

رُخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

فائدہ خداوند ذوالجلال نے اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلقت اپنے نور سے فرما کر بشری لباس میں اس لیے مبعوث فرمایا تاکہ انسان رشد و ہدایت کی دولت سے سرفراز ہو سکیں۔ اگر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حقیقی حسن وجمال میں جلوہ گر ہوتے تو انسان نہ صرف فیض و برکت سے بلکہ دیدار پُر انوار کی سعادت سے بھی محروم رہتے چنانچہ محققین علماء فرماتے ہیں۔

(۱) محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۹ - ۱۱۰ میں ارقام فرماتے ہیں۔
"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از فرق تا بقدم ہمہ نور بود کہ دیدۂ حیرت در جمالِ و کمال خیرہ می شود مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نقاب بشریت پوشیدہ بودے ہیچ کس را مجال نظر و ادراک حسن او ممکن نبودے"!

(۲) علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ ج ۵ ص ۱۹۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسنِ تمام عطا فرمایا ہے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام حسن وجمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے ورنہ ہماری آنکھیں آپ کے دیدار کی تاب نہ لا سکتیں۔

Marfat.com

(۳) علامہ علی قاری محدث جمع الرسائل بشرح الشمائل صفحہ پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

قال بعض المحققین ان جمال نبینا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کان فی غایۃ الکمال وان من جملۃ صفاتہ وکثرۃ ضیائہ علی ما روی ان عبودتہ کان یقع نورھا علی الجدار بحیث یصیر کالمرأۃ یحکی علی ما قابلہ من مرہ ولکن اللّٰہ ستر عن اصحابہ کثیرا من ذلک الجمال الزھر والکمال الباھر اذ لو برز الیھم لصعب النظر الیہ علیھم۔

بعض محققین نے بیان فرمایا کہ "سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال انتہائی درجۂ کمال پر تھا روایات سے ثابت ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر منیرہ کا نور دیواروں پر پڑتا تھا اور وہ دیواریں آئینہ کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی حکایت کرتی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن جمال اور نورانی کمال کو صحابہ کرامؓ کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھا کیونکہ اگر وہ پوری آب و تاب سے جلوہ فگن ہوتا اور مکمل جمال ظاہر ہو جاتا تو صحابہ پاکؓ کو آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا مشکل ہو جاتا۔

(۴) یہی علامہ موصوف اسی کتاب کی صفحہ ۹/۱ پر لکھتے ہیں۔

قال بعض الصوفیۃ اکثر الناس عرفوا اللّٰہ عزوجل وما عرفوا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لان حجاب البشریۃ غطی ابصارھم۔

صوفیائے کرام نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اکثر لوگوں کو حاصل ہے مگر رسولِ پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت تامہ کسی کو بھی حاصل

Marfat.com

نہیں اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بشری حجاب اُن کی آنکھوں کے لیے پردہ ہے یعنی آپ کا بشری لباس آپ کی حقیقت نفس الامری کو ظاہر نہیں ہونے دیتا۔

(۵) خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

یَا اَبَا بَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ۔ اے ابوبکرؓ! مجھے جیسا حقیقت میں مَیں ہوں، میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا (مطالع المسرات)

تم ذاتِ خُدا سے نہ جُدا ہو نہ خُدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو!

(۶) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنے والدِ ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عجیب وغریب خواب اپنی کتاب دُرالثمین فی مبشرات النبی الامین میں نقل کرتے ہیں کہ "میرے والد ماجد جب سرورِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سیّدنا یوسف علیہ السّلام کے حُسن وجمال کا یہ عالم تھا کہ مصر کی دوشیزاؤں نے عالم وارفتگی میں اپنی انگلیاں کاٹ لیں تھیں۔ مگر جناب کو دیکھ کر کسی پر ایسی کیفیّت طاری نہیں ہوئی۔ یہ کیا بات ہے؟

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جَمَالِیْ مَسْتُوْرٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَۃً مِّنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ وَلَوْ ظَہَرَ لَفَعَلَ النَّاسُ اَکْثَرَ مَا فَعَلُوْا حِیْنَ رَاَوْ یُوْسُفَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، اے عبدالرحیم! اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے میرا حسن وجمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اگر میرا حسنُ وجمال آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف علیہ السّلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔

Marfat.com

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو

وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو؟

مولوی محمد قاسم بانئ دارالعلوم دیوبند نے کیا خوب کہا ؎

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریّت

نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستّار

ہمارے علاقہ سرائیکی کے مشہور عالم دین حضرت علامہ مولانا محمد یار صاحب گڑھی اختیار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

محمد دی حقیقت پا کوئی نہیں سکدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

اتھاں جبیب دی جا ہے الا کوئی نہیں سکدا

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت کو کوئی پا نہیں سکتا یہاں خاموشی کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

Marfat.com

صدقے رحمت کے کہاں پھول. کہاں خار کا کام
(۱۰) خود ہے دامن کشِ بلبل۔ گُلِ خندان عرب

حل لغات کہاں پھول کہاں خار کا کام کہاں پھول جیسی نرم ونازک چیز اور کہاں ان پھولوں سے کانٹوں کا کام۔ دامن کش دامن کھینچنے والا۔ گُل خندان کِھلا ہوا پھول۔

(۱۰) شرح اے پیارے محبوب میں آپ کی رحمت کے قربان جاؤں کیسی خوبی کے ساتھ نرم ونازک پھولوں سے کانٹوں کا کام لیا گیا ہے۔

یعنی عرب کے کھلے ہوئے پھولوں نے خود بلبلوں کے دامن دِل کھینچ لیے کہ ہر حسین اور ہر بلند قدر خواہ وہ نبی ہو (علیہ السّلام) یا فرشتہ (اولیاء اور دیگر عوام کی بات ہی کیا ہے) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرشار ہونے کو بے تاب ہے۔

انبیاء علیہ السّلام ہر نبی علیہ السّلام کے ذکرِ خیر کی گنجائش کہاں چند حضرات کے متعلق عرض کر دوں۔

آدم علیہ السّلام حضرت آدم علیہ السّلام کا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں وقت بسر کرنا سب سے زیادہ منقول ہے مثلاً

(۱) آپ سے اکثر سنا جاتا تھا

یا ابنی ظاہر ویا ابای معنی | میرے بیٹے ظاہر میں اور باطن میرے رب (اصل)

Marfat.com

(۲) پیدا ہوتے ہی حضور علیہ السلام کا اسم گرامی ہر جگہ منقوش و مرقوم دیکھا

(۳) ملائکہ کے سجدہ کی وجہ پوچھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا بتا دیا۔ عرض کی میں بھی زیارت کروں تو نور محمدی ان کے انگوٹھوں کے مقام پر ظاہر کر دیا۔ آدم علیہ السلام نے انگوٹھوں کو چوما جو تاحال آپ کی اولاد میں سنت (طریقہ) جاری ہے (کنز العباد)

(۴) جب زمین پہ تشریف لائے محزون و مغموم تھے تو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو اذان سنانے کا فرمایا آدم علیہ السلام نے آپ کو اسم گرامی سنکر سکون پایا (مدارج)

(۵) تین سو سال رونے کے بعد اپنی معافی کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی وسیلہ پیش کیا (المستدرک للحاکم ص ۶۱۵ ج ۲) مزید واقعات اور تفصیل فقیر کی کتاب "شہد سے میٹھا نام محمد" میں ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کشتی نوح

معارج میں ہے کہ جب نوح علیہ السلام کشتی تیار کرنے پر مامور ہوئے فرمان الٰہی پہنچا کہ ایک ہزار ایک سو بیس تختے ترتیب دیجئے اور ہر تختے پر ایک ایک نبی کا نام لکھ دیجئے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بموجب حکم الٰہی تمام تختوں پر انبیاء علیہم السلام کے نام لکھے۔ صبح اٹھ کر سب کو محو پایا۔ نہایت حیران و پریشان ہوئے اور پھر دوسرے روز سب کے نام لکھے پھر محو پایا۔ بہت مضطر ہوئے کہ ہر روز محنت رائیگاں ہوتی ہے۔ وحی الٰہی آئی حکم ہوا کہ اے نوح علیہ السلام ان اسماء کو ہمارے نام سے ابتدا کرو اور ہمارے حبیب علیہ السلام پر ختم کرو۔ یہی نام محو ہونے سے محفوظ رہیں گے اس کے بعد آپ روزانہ کی پریشانی سے بچیں گے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے ایسا ہی کیا کہ سب سے پہلے نام الٰہی لکھا اور بعد ازاں حضور سید دوجہان

Marfat.com

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام منقوش کیا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام نامی منقوش فرما چکے تو ملاءِ الاعلیٰ نے ندا دی۔

یَا نُوح الاٰن قد تمت سفینتك یعنے اے نوح علیہ السلام اب آپ کی کشتی تمام اور کامل ہوئی۔ حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں ؎

بجودی کے رسید سے کشتیٔ نوح　　رجودش گر نگشتے راہ مفتوح

کشتی نوح کے تمام تختے جوڑ دیئے گئے تو آخر میں صرف چار تختوں کی جگہ باقی رہ گئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے مشورہ کیا کہ ان چار تختوں پر کن اسماء کو لکھا جائے حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے شیخ الانبیاء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چار دوست ہوں گے ان تختوں پر ان کے نام لکھ دیئے جائیں۔ یہ چار نام اسلام کے درخشاں ستارے ہیں۔ ان اسماء کی برکت سے آفات سماوی سے محفوظ رہا جاسکتا ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی یہ عظیم الشان کشتی انبیاء کرام کے اسماء گرامی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموں سے معمور ہوگئی۔ ان پاکیزہ ناموں کی برکت سے اس تاریخی طوفان۔

اس طرح اگر انسان اللہ تعالیٰ کی محبت انبیاء علیہم السلام کی تصدیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اور چہار صحابۂ رسول کی اُلفت سے آراستہ نہ ہوگا۔ اور اس کے دل پر یہ اسما نقش نہ ہوں گے تو طوفان برزخ سے اپنے آپ کو سلامت نہیں لے جاسکے گا۔ معارج النبوۃ جلد اول ؎

اگر نام محمد را نیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

(عارف جامی قدس سرہٗ)

اسی طرح شیث وادریس اور ان کے بعد آنے والے انبیاء علیٰ نبینا و

Marfat.com

علیہم السلام یہاں تک ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب و دیگر حضرات اپنے اپنے دور میں، گل خندان عرب کی یاد کے دیئے جلائے رکھے۔

تفسیر ابن جریر میں ہے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

لم یبعث اللہ نبینا من آدم فمن دونہ إلا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لئن بعث وھو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذلك علی قومہ

فائدہ جن پر حسن کو ناز تھا وہ بھی ہمارے حضور علیہ السلام کے حسن کے متوالے۔

حضرت یوسف علیہ السّلام کو نجات ملی

حضرت یوسف علیہ السلام کو چاہ کنعان میں بعض غیبی احوال واضح ہوئے چنانچہ درجاتِ جنت حُور و قصور دیکھے عرش مجید کو ملائکہ کی نوری جماعتوں کے ساتھ دیکھا۔ عرش کے اِرد گرد کے ماحول کو ملاحظہ کیا۔ بہت سے ملائکہ کو مشغولِ استغفار پایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے بتایا حضور نبی الرحمۃ وشفیع الاُمّۃ ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السّلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اس مصیبت سے نجات چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس نام کی برکت سے کنوئیں میں ایک ایسا درخت پیدا کیا جس کی شاخیں کناروں کو چھُو رہی تھیں۔ میوے پکے اور یوسف علیہ السّلام کی صبر و قناعت کا ثمرہ بن کر خوراک بنے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اس چاہ قناعت سے نجات پائی اور حضرت کی دولت اور عزت و منزلت کے مقامات پر پہنچے۔

(معارج النبوۃ صـ)

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام کی تمنّا

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو خبر دے دیں کہ جو احمد کو نہ مانے گا اُسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ عرض کی اے میرے پروردگار احمد کون ہیں۔ فرمایا میں نے کوئی مخلوق اس سے عزت والی نہیں بنائی۔ مَیں آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور جب تک ان کی امت بہشت میں داخل نہ ہو لے میں نے تمام مخلوق پر جنّت حرام کی۔ عرض کی الٰہی اُس کی امّت کون ہے فرمایا وہ بڑی حمد کرنیوالی ہے اور بھی ان کے صفات جلیلہ ہیں۔ عرض کی الٰہی مجھے اس اُمّت کا نبی کر۔ فرمایا آپ ان سے مقدّم ہیں اِس لیے اُن کے نبی نہیں بن سکتے پھر عرض کی مجھے اُس نبی کا امتی بنا۔ اللہ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو گا۔ ہاں دارالخلا میں انہیں اور آپ کو جمع کروں گا۔

کرد نقش خدا بخلق عظیم
گفت بر مومناں رؤف ورحیم

حضرت داؤد علیہ السّلام کا وجد

حضرت داؤد علیہ السّلام بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔ اے اللہ میں جب زبور کی تلاوت کرتا ہوں تو مجھے ایک نور نظر آتا ہے۔ میرا محراب خوشی سے جھومنے لگتا ہے۔ اور میرا قلب و جگر انتہائی راحت محسوس کرتا ہے۔ میرا حجرہ منور ہو جاتا ہے۔ اللہ! وہ نور کیسا ہے فرمایا یہ نورِ محمدی ہے۔ مَیں نے اس نور کی طفیل دُنیا آخرت آدم حوا، جنّت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے بلند آواز سے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہا تو پرندے، جنگلی وحشیوں کی، کوہ، دشت، بیابان صحرا سے ایک گونج آئی کہ صَدَقْتَ یَا دَاؤد۔ اے داؤد آپ نے صحیح کہا۔ اسی مضمون کو کلام الٰہی سے بیان کیا۔

Marfat.com

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ
اس دن کے بعد جب کبھی زبور کی تلاوت فرمانے لگتے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیتے۔

آپ آگ میں اُترے جب کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کو اپنے میں امانتدار تھے تو وہ کیونکر جل سکتے تھے۔

فائدہ قصیدۂ عباس رضی اللہ عنہ تو ہر محدث اور کتب سیر کے ہر مصنف نے نقل فرمایا ہے۔ یہاں تک ہمارے گروہ کے حکیم الامت نے بھی نشر الطیب میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی خصائص کبریٰ ص ج ۱ میں درج کیا ہے۔

مہر سلیمان پر نام نبی آخر الزمان (۱) اخرج الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کان فصّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ (علیہما السلام) اُلْقِیَ اِلَیْهِ فَوَضَعَهٗ فِیْ خَاتَمِهٖ وَکَانَ نَقْشُهٗ اَنَا اللّٰهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) تھا۔

اِنَّ فص خَاتَمَ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ کَانَ سماویا القی الیہ فوضعہ فی خاتمہ (وکان نقشہ) انا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد عبدی ورسولی۔

بیشک سلیمان علیہ السلام کی مُہر آسمان سے اُتری جسے انہوں نے اپنی انگشتری میں ڈال رکھا تھا اس پر لَا اِلٰهَ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ ورسولی۔ منقوش تھا۔

Marfat.com

سلیمانی سلطنت اسم محمد کی مرہون منت

اس کی شرح میں علامہ نور الدین حلبی لکھتے ہیں کہ آپ کی سلطنت اور ملکی انتظام کا دارومدار اسی مُہر پہ تھا. جس کا نتیجہ نِکلا کہ وہ سلطنت درحقیقت ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسم گرامی کی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام کا ادب برائے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

موصوف الیصدر تحریر فرماتے ہیں وہ یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام اپنی اس مُہر کو قضائے حاجت اور جماع کے وقت اُتار لیتے تھے. غور کیجئے کہ سلیمان علیہ السّلام کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا کتنا ادب تھا لیکن افسوس ایک معمولی انسان بدبختی سے ادب کے بجائے خود بھی بے ادب اور اوروں کو بھی بے ادبی کا سبق دیتا ہے۔

برکات کا کیا کہنا

حضرت موصوف لکھتے ہیں کہ جب سلیمان علیہ السّلام کی انگشتری انگلی میں رہتے تو اس وقت وہی کیفیّت ہوتی جو سب کو معلوم ہے یعنی کل کائنات زیر قبضہ ہے لیکن جب انگشتری اتار لیتے تو پھر شاہی امور میں تغیّر و تبدل اور معاملات دگرگوں ہو جاتے چنانچہ ہم اس کی تفصیل ابھی لکھتے ہیں۔

انس الجلیل میں ہے سلیمان علیہ السّلام کی مہر پہ مکتوب تھا لاالٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ محمد عبدہٗ و رسولہ (سیرۃ حلبی ص ۳۵۴ ج ۱) اور یہ سب کو معلوم ہے کہ سلیمان علیہ السّلام کی تمام روئے زمین پر شاہی تھی اور جن وانس اور چرند و پرند۔ وہ پریاں تمام آپ کے زیر نگین تھے۔ اور اسی انگشتری سے چند روز گم ہو گئی

Marfat.com

تو وہ شاہی بھی نہ رہی۔ جب انگشتری واپس ہوئی تو پھر وہی راج قائم ہوا۔ جس کا نتیجہ نکلا کہ حقیقتہً شاہی اسمِ گرامی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔

نار بجھ گئی تیرا نام سن کر

حضرت الشیخ الامام محمد المہدی الفاسی مطالع المسرات میں لکھتے ہیں کہ ردی

ان قوما من حملۃ القرآن یدخلونہا فینسہم اللہ تعالےٰ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتی ذکرھم جبرئیل علیہ السلام فیذکرونہ فتخمد النار وتیزوی عنھم (ص ۴۹)

ترجمہ: کہ حُفاظ قرآن کی جماعت دوزخ میں داخل ہوگی ان کے دل سے اسمِ گرامی بُھلا دیا جائے گا لیکن بعد کو حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں یاد دلائیں گے تو پھر جب وہ حضور علیہ السلام کا اسمِ گرامی زبان پر لائیں گے تو ان پر آگ بجھ جائے گی۔ اس کے بعد انہیں دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

فائدہ

اور یہ حق ہے اس لیے کہ جب ایک کامل مومن کے گذر سے (آگ کہے گی "جُز یا مومن فان نار عشقك تطفی ناری") نارِ جہنم بجھ سکتی ہے تو اس کے آقا کے نام سے کیوں نہ بجھے۔

ایک ظالم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نے مار مٹایا۔

ایک پاک نفس کہتا ہے کہ میں ایک جابر و ظالم بادشاہ سے بھاگ کر ایک جنگل میں نکل گیا اور ایک زمین میں چند قدم چل کر ٹھہر گیا اور وہاں ایک خاک کے تودے کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزار فرض کر کے آپ پر ہزار دفعہ درود پڑھ کر کہا الٰہی میں مزار والے کو اپنا سفارشی بنا کر تیری جناب میں پیش کرتا ہوں اور اس کے وسیلے سے التجا کر کے کہتا ہوں کہ تو مجھے بحرمت

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ظالم بادشاہ سے بے خوف اور مطمئن کر دے. اُس وقت ایک ہاتف نے زور سے مجھے آواز دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے سفارشی ہیں اور اگرچہ وہ مسافت کے اعتبار سے بہت دور ہیں. مگر منزلت وکرامت سے بہت ہی قریب ہے جا ہم نے تیرے دشمن کو برباد کر ڈالا میں جو اس شہر میں واپس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا (نزہتہ المجالس صج۲)

فائدہ اس حکایت سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کو اتنا پیار ہے کہ معمولی سے تعلق کے وسیلہ سے بڑی سے بڑی مشکلیں حل فرماتا ہے. لیکن عقیدہ کی پختگی اور خلوص عقیدت لازمی ہے۔

اسم محمدؐ سے ہبل کا سر جھک گیا

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ان حالات کا مشاہدہ کیا تو میں نے آپ کو مکہ واپس لے جانے کا عزم کیا تاکہ میں امانت سے عہدہ برآ ہو سکوں۔ جب میں عازم مکہ ہوئی تو منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا اے سرزمین بطحا تجھے مبارک ہو کہ آج نور دین حسن وجمال دین کمال بلندی واقبال اور عزت وجلال تیری طرف لوٹ رہا اور ابدالآباد تک تمام آلام ومصائب چلے گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا رشک

ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لاؤ لشکر سمیت اصطخر سے یمن جا رہے تھے. یہ لشکر ہوا میں اڑتا جا رہا تھا کہ مدینہ پاک کی سرزمین کے نزدیک ہو کر گزرا تو فرمانے لگے اِنَّ ھٰذا دار ھجرة نبی آخر الزمان طوبیٰ لمن آمن بہٖ وتبعہٗ) یہ مقام نبی آخر الزمان کا دار الہجرت ہے. وہ بڑا خوش نصیب ہو گا جو آپ کی اتباع کرے اور آپ پر ایمان لائے گا وادی مدینہ سے

Marfat.com

گذر کر جب آپ سرزمین مکہ میں پہنچے تو دیکھا کہ مشرکین مکہ ہزاروں بُت خانے آباد کر رہے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس مقام سے خاموشی سے آگے بڑھ گئے تو کعبۃ اللہ بارگاہِ رب العزت میں رویا اور عرض کیا کہ اے اللہ یہ تیرے پیغمبر جس کے پاس اولیاء اللہ کا ایک لشکر ہے اور تیرے نیک بندوں کا مجمع ہے۔ وادی مکہ سے گذر گئے اور قدم رنجہ نہیں فرمایا۔ نہ نماز ادا کی نہ تسبیح و ذکر کیا حالانکہ مشرکین اپنے بتوں کو پُوج رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اے کعبہ عنقریب وہ وقت آنیوالا ہے کہ تیری سرزمین کو سجدہ کرنے والوں سے بھر دیا جائے گا اور اپنا آخری کلام قرآن مجید اسی سرزمین پر نازل کروں گا اور عظیم اور پیارا نبی اسی شہر میں مبعوث کروں گا وہ نبی مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو گا میں ایک ایسی جماعت بھیجوں گا جو تعمیر کعبہ میں لگ جائے گی اور پھر لوگ کعبۃ اللہ کا طواف کریں گے اور زیارت کو آیا کریں گے حتیٰ کہ اس خطۂ پاک کو پُرامن بنا دوں گا اور سرزمین سے بتوں کی آلائش اور نجاست کو صاف کر دیا جائے گا۔ اور شیاطین یہاں سے بھاگ جائیں گے اور مشرکین کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی میں تشریف لائے اور کعبۃ اللہ میں نماز و قیام فرمایا اور کعبہ کے پاس ہی پانچ ہزار اونٹ، پانچ ہزار گائے اور بیس ہزار دُنبے قربان کیے اور اپنی قوم کے معززین کو خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں گے۔ اللہ کی نصرت اور تائید انہیں حاصل ہو گی۔ آپ کا حسن اور تازیانہ مخالفین پر نافذ ہو گا۔ آپ کی ہیبت اور شوکت سے مخالف ایک ماہ کی راہ تک دُور رہیں گے۔ دُور و نزدیک کے لوگ اپنے بیگانے سب حکم حق پر ایمان لائیں گے۔ انکار کرنے والوں کے تحفے اور پیغامِ رسالت کی راہ میں کھڑے ہونے والی رکاوٹیں ان کے مقاصد کے سامنے نہ ٹھہر سکیں گے۔ وہ کتنے خوش نصیب ہوں گے جو

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت موجود ہوں گے اور دولتِ ایمان سے مالا مال ہوں گے۔ حاضرین نے دریافت کیا یا نبی اللہ آپ کے اور نبی آخرالزمان کے درمیان کتنا عرصہ ہوگا۔ آپ نے بتایا تقریباً ایک ہزار سال یہ بشارت دینے کے بعد آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور وادی نمل سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے (عرائس)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُمتی بننے کا شوق

حضرت ابو امامہؓ باہلی نے حضور علیہ السلام کی حدیث بیان کی ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بہشت کو خواب میں دیکھا۔ بہشت کی وسعت زمین و آسمان دونوں کی وسعت کے برابر ہے۔ آپ نے پُوچھا یہ مبارک جگہ اور پُرامن مقام کس کی ملکیت ہے۔ آواز آئی اُعِدَّتْ لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاُمَّتِہٖ (اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمّت کے لیے تیار کیا گیا ہے۔) جنّت کے باغوں کی جڑوں کی تلاش کی گئی تو وہ شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے بنائی گئی تھیں کونپلیں دیکھی گئیں تو مُحمدٌ رَّسُولُ اللہ سے بنی تھیں۔ پھلوں کو دیکھا گیا تو وہ سُبْحَانَ اللّٰہ والْحَمْدُ لِلّٰہ سے بنائے گئے تھے خواب سے بیدار ہوئے تو اپنی قوم کو بُلا کر سارا واقعہ بیان کیا۔ قوم نے پوچھا کہ یا خلیلُ اللہ ہمیں محمد رسول اللہ اور ان کی امت کا پورا پورا تعارف کرائیں تا کہ ان کی جلالت اور قدر و منزلت کا ہمیں بھی علم ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجانب اور حضور علیہ السلام اور آپ کی امت کے فضائل بتائے گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا مانگی۔

یا رب اجعلنی من امتہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اے رب مجھے آپ کی امت سے بنا۔

Marfat.com

شادیِ حشر ہے صدقے میں چھٹیں گے قیدی
عرش پر دھوم سے ہے دعوتِ مہمانِ عرب (۱۱)

حل لغات

شادی خوشی حشر جلا وطن کرنا۔ اپنے وطن سے دوسری جگہ جانا۔ دھوم سے نہایت خوشی سے۔
مہمانِ عرب، عرب کا مہمان مراد سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

شرح (۱۱)

معراج کی شب میں سفرِ معراج کرنے کی خوشی میں حضور منبعِ نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے میں قیدی رہا کئے جائیں گے یعنی گنہگار اُمّت کو جہنم سے رہائی ملے گی اور جنّت میں داخل کیے جائیں گے۔

عرشِ اعظم پہ عرب کے مہمان سرورِ کون و مکان علیہ السلام کی بڑی دھوم دھام سے دعوت ہو رہی ہے۔ یعنی بُلایا جا رہا ہے۔

معراج کی علّتِ غائی

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شبِ معراج عرش پہ پھر اس کے بعد لامکان پہ تشریف لے جانے محدثین کرام و علمائے محققین عظام رحمہم اللہ نے متعدد وجوہ بیان فرمائے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اس شب امت کی بخشش کے عہد و پیمان ہوئے۔

یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں

Marfat.com

(۱۲) چرچے ہوتے ہیں یہ کمھلائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھتے. پاتے جو بیابان عرب

(۱۲) **شرح** مرجھائے اور سوکھے ہوئے پھولوں میں تذکرہ عام ہے کہ اے کاش ہم کو عرب کے بیابان میں پھولنے کا موقعہ میسر آیا ہوتا تو آج ہم یہ مرجھانے کے دن نہ دیکھتے۔ اس لئے کہ مدینہ پاک میں مرجھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے مدینہ پاک کے اسماء میں سے اسم مبارک جابرہ و جبارہ بھی ہے۔

حدیث شریف میں ہے لِلْمَدِیْنَةِ عَشَرَةُ اَسْمَاءٍ یعنی مدینہ پاک کے دس نام ہیں اس میں ایک نام جابرہ ہے اگر جبر بمعنے نقصان کی تلافی سے ہو تو اس لئے کہ مدینہ پاک بہت سے نقصانات کی تلافی کر رہا ہے ، گداگروں کو تونگر بنا رہا ہے۔ اگر بمعنے غلبہ سے ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے ہی اسلام نے بلاد پر غلبہ پایا۔

(۱۳) تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسانِ عجم
تیرے بے دام کے بندی ہیں ہزاران عرب

حل لغات بے دام بے قیمت۔ مفت۔ بندے غلام مملوک۔ رئیسان۔ رئیس کی جمع دولت مند عجم عرب کے سوا سارے ملک، بندی قیدی۔ ہزاران ہزار کی جمع۔ بلبل۔

Marfat.com

شرح (۱۳) اے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجم کے بڑے بڑے دولت مند رؤسا۔ آپ کے بے قیمت کے غلام ہیں اور عرب کے آزاد منش لوگ جو بلبلوں کی طرح خوش الحانی کرتے ہیں۔ خود بخود مفت کے آپ کے قیدی بن گئے ہیں جو آپ کا در چھوڑ کر جاتے ہی نہیں۔

---

(۱۴)
ہشت خُلد آئیں وہاں کسبِ لطافت کو رضاؔ
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

حل لغات ہشت خُلد آٹھ جنتیں وہ یہ ہیں۔
۱۔ دارالخُلد ۲۔ دارالسلام ۳۔ دارالقرار ۴۔ جنتِ عدن ۵۔ جنت الماوی ۶۔ جنت النعیم ۷۔ علیین ۸۔ جنت الفردوس
کسب لطافت تازگی و پاکیزگی حاصل کرنا۔

شرح (۱۴) عرب کی بہاروں کے بادل جہاں کہیں بھی حاصل کرنے کے لیے اُتر آئیں۔ اس لیے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ جانتا ہے اور مانتا ہے کہ

دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں۔

اس قاعدہ پر ہشت خلد واقعی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ صرف وہ حکم خداوندی اور اس کی اجازت کی پابند ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com